

BUNYAN'S HOLY WAR.

جنگ مقدس

جو اتفاقاً دوسرے ایلیس پر کی تاکہ اس عالم کی وار اس بلطینت کو پھر
حاصل کرے یعنی انسان کی روح کی پریشانی اور اس کا پھر مفتوح ہونا

تصنیف جان بنیان صاحب

مترجم بابو یونس سنگھ باہتمام یادری والی صاحب



میں تمثیل گزرا شاہوں - ہونے ۱۲ باب ۱۰ آیت

واسطے پنجاب رلیجیون بک سوسائٹی کے

لودیانہ

امریکن مشن پریس میں باہتمام یادری وریلیا صاحب چھپا

سہ ماہیہ

۱۰۰۰ جلد

طبع نویم

ویساچہ

خدا کے فضل سے یہ کتاب موسوم بہ جنگ مقدس بحیرت تمام ہوئی اور اب ناظرین کے مطالعہ کے لئے پیش کی جاتی ہے۔ یہ کتاب بنیان صاحب کی تصنیفات میں سے ہے۔ جن لوگوں نے بنیان صاحب کے سیحی مسافر کا ترجمہ پڑھا ہے وہ صاحب موصوف کی تصنیف کی خوبی سے واقف ہیں۔ اُن کی تصنیفات بہت سی زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہیں اور ہر ملک کے سیحیوں کو اُن سے بڑا فائدہ ہوا ہے۔ وہ جتنی زیادہ غور سے پڑھی جاتی ہیں اُس قدر اُن میں ایک نیا لطف پیدا ہوتا ہے اور سیحی مذہب کی سچائی کی سمجھ حاصل کرنے کے لئے نہایت مفید مطلب پڑتی ہے۔

بنیان صاحب کا دل اچھے مضمون سے یہاں تک جوش مارتا تھا کہ قید خانہ میں بھی وہ چپکانہ رہ سکا اور قید خانہ کے اندر سے اُس نے روحانی قید خانے اور اُس سے رہائی پانے کا ایسا دلچسپ بیان لکھا کہ جس کے وسیلے سے گنہگار انسان

کا دل اپنی رنجات کے خداوند سے خوشنود ہو کر اپنا پناہ و سارا کھنے کے لئے اٹھایا
جائے۔ ایسی خیال سے یہ کہ کتاب ترجمہ کی گئی اور اس ترجمہ کی یہ مدت اور دعا ہو کہ
خدا اپنے فضل سے اس کتاب کے پڑھنے والوں پر ایسی تاثیر کرے کہ صبح کی
نجات کی خوبی ان پر آشکارا ہو اور ان کو ایمان کی مضبوطی عطا کرے مسیح سے
دینے کے لئے مددگار ہو۔ آمین۔

فہرست

مضمون ابواب

صفحہ کتاب

پہلا باب

دیا چھ۔ عالم میں جہان اور مشہور آغا نگراور اسکی خبریوں کا تذکرہ۔ ۱ سے ۵
ابلیس اسکی حالت کا بیان۔

دوسرا باب

اسکے جہن میں کہ ابلیس اور اسکے ساتھیوں نے مشہور آغا نگرا کے ۱ سے ۱۱
ضبط کرتے کے لئے کیسی شورت کی۔

تیسرا باب

اسکے بیان میں کہ ابلیس مشہور آغا نگرا کو کیسی جیلہ باری سے اپنے ۱۱ سے ۱۶
قبضہ میں لایا۔

چوتھا باب

اسکے بیان میں کہ پولیس نے شہر آٹانگریس کیسا انتظام کیا اور کس طرح سے خداوند اور اک اور خداوند کا ونگو کو پست کر دیا۔

پانچواں باب

اسکے بیان میں کہ خداوند خود شہر آٹانگریس سے بگڑ گیا اور اس کے غمزدار نائب کا احوال۔

چھٹواں باب

شہر آٹانگریس پولیس کے اور انتظام کے بیان میں۔

ساتواں باب

اسکے بیان میں کہ آٹانگریس کی بادی کی خبر القادر کے دربار میں پہنچی اور اس کے سبب سے کیا اصلاح ٹھہری۔

آٹھواں باب

اسکے بیان میں کہ بادشاہ القادر کیسا اشتہار جاری کرتا ہوا اسکے سبب پولیس نے کس طرح کا منصوبہ بنا دیا۔

نواں باب

پولیس کا مکر آمیز بیٹے اسکی صلاحیت تہذیب اور اسکے ہتھیاروں کا تذکرہ۔

دسواں باب

القادر کا پولیس پر چڑھائی کرنے کی تیاری کرنا اپنے سرداروں کو سندس حکم کرنا۔ اور اس کا آٹانگریس کی طرف روانہ ہونا۔

گیارہواں باب

اسکے بیان میں کہ اس جزائر شانداز فوج کے دیکھنے سے پولیس کے دل میں کیسا خوف سما یا اور کہ اس فوج آٹانگریس کو کشادہ کرنے کے لئے اسنے تدبیر کی۔ القادر بزرگ کے سرداروں کا آٹانگریس کو مطلع کرنے کے لئے کوشش کرنا۔

بارہواں باب

اتحاد کے سرداروں کا آقا نگر کو شہزادی کی طرف مخاطب ہونا اور ۹۶ سے ۱۰۰

اسکا بنانا اپنا پیام شناسنا۔

تیرہواں باب

اتحاد بزرگ کے شریف سرداروں کے پیام کا جواب جو اہل ملیوں ۸۶ سے ۸۹

نے دیا اور دونوں جانب سے لڑائی کی طیارہ ہونا۔

چودھواں باب

کچھانوں کا اپنی امداد کے قریابی کی ندامت سے آقا نگر والوں کے ۸۹ سے ۱۰۱

پاس دوبارہ سہ بارہ پیام بھیجنا۔ ان کا اپنی تابعداری کے لئے

شرعیہ پیش کرنا اور اس مقدمہ میں جانیں کی گفتگو اور آقا نگر

کی حالت کا تذکرہ۔

پندرہواں باب

اتحاد کے سرداروں کا اپنے سرداروں میں لوٹ آئے کے ۱۰۱ سے ۱۱۱

اب آقا نگر کو محکوم بنانے کی نسبت تدبیریں سوچنا ان کی آئینہ کشش

اپنی کوششوں میں ناکامیاب ہونے کے باعث سے سرداروں کا

اتحاد کے پاس مدرسے لئے نامہ بھیجنا اور شہزادہ خانوئل کا ان کی

اعداد کے لئے جاسنے پر راضی ہونا۔

سولہواں باب

شہزادہ خانوئل کا آقا نگر کو ملیس کی غلامی سے رہائی دینے کے ۱۱۱ سے ۱۱۸

لئے اس تعلیم کی طرف کچھ کرنا۔ اور اسکی فوج و سردار اور آقا نگر کی نسبت

اس کی تدبیرات کا بیان۔

سترہواں باب

اسکا تذکرہ کہ خانوئل کی خبر کے سننے سے اہل ملیس کیسے خوف زدہ ۱۱۸ سے ۱۲۵

ہوا اور اسکے اور شہزادہ کے درمیان بات چیت ہونا شہزادہ

کا آقا نگر سے فرامی شروع کر نیکی پہلے اخیر مرتبہ پیغام کرنا۔

اٹھارہواں باب

خانوئل کا اہل ملیس سے مقابلہ ہونے کی اہلیاری کرنا خانوئل کے ۱۲۵ سے ۱۳۰

صفحہ کتاب	مضمون الباب
	سرور اور اوردان کے کاموں کا تذکرہ پہلی بارانی کی کیفیت ابلیس کا عاقبت کی طرف مصلحت کے لئے رجوع ہونا اور عاقبت کی وجہ سے
	انیسواں باب
۱۳۹ سے ۱۴۱	عاقبت کی وجہ سے ابلیس کی خطرناکی - آخر لڑائی اور اس کے فتیحوں کا تذکرہ۔
	بیسواں باب
۱۴۲ سے ۱۴۷	عاقبت کی خداوند فہم میاں میں اور خداوند خدوختار کے قید کرنے کا حکم صادر کرنا۔ ان کی اور بستی والوں کی خطرناکی کا بیان اور اسکا جان بخشی کے لئے عاقبت کی غنیمت ہونا۔
	اکیسواں باب
۱۴۸ سے ۱۵۴	شہزادہ کا قصوں کی طرف مخاطب ہر کران کی درخواست کا جواب دینا۔ قیدیوں کا لشکر گاہ میں طلب کیا جانا اور شہزادہ کا ان کی تقصیر پر معاف کرنا۔

صفحہ کتاب	مضمون الباب
	بانیسواں باب
۱۵۵ سے ۱۶۰	قبیلوں کا چھٹکارا پاکے آغا نگر کے اندر تانہ بستی والوں کا سنگین حال کرنے کا غرض نامہ کا خلاصہ پڑھا جانا اور عاقبت کی کامیابی کی بستی کے اندر آنا اور بستی والوں کا ان کی خاطر داری کی فکر اور تدبیریں کرنا اور شہزادہ کا ان کے لئے خوشی کی مجلس آہستہ کرنا اور نئے سے عہدہ داروں کے تقرر کا تذکرہ۔
	تینیسواں باب
۱۶۱ سے ۱۶۳	تین ہزار سو ابلیسی سرور اور اوردان اور تخت ملکوں اور شہزادوں کی گرفتاری اور ان کے مقدمہ کی تحقیقات کا تذکرہ۔
	چوبیسواں باب
۱۶۴ سے ۱۶۷	قیدی مذکران کی نہایت بے جبری کے حکام کے فیصلے اور ان کے قبیل کے جانے کا تذکرہ۔

پچیسواں باب

آتماگر کی نصیحت عاقل کے تفکر اور اسکی محنت میں تیز رفتاری کا ذکر اور ۲۲۸ سے ۲۲۹
عاقل کے آتماگر کے لئے نئے نئے ناموں اور جملہ دواؤں کو مصلح دینے
کا تذکرہ۔

چھبیسواں باب

عاقل کے آتماگر کے بزرگوں کو اپنے اعلیٰ راجہ شریعت سرور کے ساتھ ۲۳۰ سے ۲۳۱
پیش کرنے کی تاکید کرنی۔ اسکو صحت دینی۔ اور اس کے ساتھ
اس کی شفقت کا تذکرہ۔

ستائیسواں باب

میاں عطاء جہانی کی کیفیت جسکے باعث سے آتماگر کی حالت دگرگون ۲۳۲ سے ۲۳۳
ہو گئی اور عاقل ناراض ہو کر تیزی سے چھوڑ کر نکل گیا اور خوف خدا اور
دوا کو چیک کے وسیلے سے آتماگر کا اپنی صحت زدہ حالت سے
آگاہ کر دیا جانا۔

اٹھائیسواں باب

دوا کو چیک کے وسیلے سے آتماگر اور اس کے سرور اور اس کا بیدار ۲۳۴ سے ۲۳۵
اپنی خراب حالی پر شکا کرنا اور عاقل کو آتماگر میں پھیر لانے کے لئے
تدبیر کرنے کا تذکرہ۔

اُستیسواں باب

اس باب کا تذکرہ کہ جب اُستیسوں نے دیکھا کہ آتماگر نے اپنے ۲۳۶ سے ۲۳۷
شاہ کو ناراض کیا اور وہ ان کے بیچ سے رخصت ہو گیا تو ان لوگوں
نے اُستیس کے پاس نامہ لکھ کے آتماگر کے تباہ کرنے کے لئے کیا
کیا تدبیریں سوچیں۔

تیسواں باب

اُستیسوں کا آتماگر کی تباہی کی فکر کر کے اُستیس کے ساتھ نامہ و پیام ۲۳۸ سے ۲۳۹

اکھتیسواں باب

اُستیس کا اپنے سرور اور اس کے رفیقوں کو تباہ کرنا اور اس کا ۲۴۰ سے ۲۴۱

صفحہ کتاب	مضمون الباب
	ایلیسیوں کے پاس جو آتماگر میں تھے انکی تباہی اور بربادی کی نسبت نامہ بھیجنا۔
	بتیسواں باب
۳۱۵ سے ۳۱۸	سباں جو تارے کے وسیلے سے آتماگر کی تباہی کی نسبت ایلیسیوں کی فطرتوں کی خبر پہنچانا اور انکی والدین کا ایلیسیوں کی پاکت کی فکر میں لگنا۔
	تینتیسواں باب
۳۲۵ سے ۳۳۱	ایلیسی کا آتماگر چھلک کر کے لئے فرج تیار کر کے چڑھ آنا اور انکو اپنے تابع میں لانے کے لئے تدبیریں کرنا۔
	چونتیسواں باب
۳۳۲ سے ۳۳۷	آتماگر اور ایلیسی دونوں جانب کی کوششوں کا تذکرہ۔
	پینتیسواں باب
۳۳۸ سے ۳۴۵	ایکے بیان میں کہ آتماگر کی کافر جادی کی باعث سے ایلیسی اور اسکے

صفحہ کتاب	مضمون الباب
	ہمراہی کیلئے پریشان ہوئے اور کہ اسکے بعد اسکے اور آتماگر کے درمیان کیسے کیسے سر کر پڑے اور آتماگر کیا نتیجہ ہوا۔
	چھتیسواں باب
۳۵۲ سے ۳۵۵	ایلیسی کا زیادہ کوشش کر کے آتماگر پر غالب آنے کا ذکر اور اکیلیان کہ اس غرابت کے باعث سے سستی میں کیسی کیسی تمنیں رہا ہوئیں۔
	سینتیسواں باب
۳۵۸ سے ۳۶۳	آتماگر کے گروں کا دشمن سے راہی درپناہ پانے کے لئے عازمیں لے کے پاس درخواست بھیجنا اور اکیلیان کہ اس خط کا حال سنکر ایلیسی نے کیا کیا کوششیں کیں۔
	اٹھتیسواں باب
۳۶۶ سے ۳۷۱	اسبات کا ذکر کہ کپتن یاقین عازمیں کے دوبار سے آتماگر کے سر وادوں کے لئے نامے لیکر سستی میں وارد ہوا اور انکی کیفیت۔

صفحہ کتاب	مضمون الباب
	انتالیسواں باب
۳۷۶ سے ۳۷۹	اس بات کے بیان میں کہ جب ایلیس نے دیکھا کہ خداوند باختر نے میرا منہ تھام لیا اور خوف خدا نے میری رکھناہی تو اس نے کیا اصلاح فرمودہ کیا۔
	چالیسواں باب
۳۸۴ سے ۳۸۷	اس کے بیان میں کہ ملاؤئیل نے میرا تانگر پروردگی اور اس کے پاس تسلی کا خط لکھا جسکے باعث سے اُن لوگوں نے نئی بہت پیدا کی اور ایلیس سے مقابل ہوئے۔
	اکتالیسواں باب
۳۹۱ سے ۳۹۵	ملاؤئیل کا آنا تانگر کے اندر داخل ہونا سببواؤں کو دلاسا دینا اور تانگر کے دامن کرنے کا تذکرہ۔
	بیالیسواں باب
۳۹۶ سے ۳۹۷	ایلیس کی ہرگز نہت نہیب سے کہ وہ ملاؤئیل کے آگے سے

صفحہ کتاب	مضمون الباب
	ہر بہت کھا کے بھاگاتھا اور اس کے باب کی کوششوں کا تذکرہ۔
	تینتالیسواں باب
۳۹۷ سے ۴۰۲	ملاؤئیل کا ایلیس اور اس کے غمی اور تنگی لشکر سے مقابلہ کرنے کی عیاری کرتی۔ اور تانگوں کی گرفتاری کا تذکرہ۔
	چوالیسواں باب
۴۰۳ سے ۴۰۷	تنگیوں میں سے تین فراریوں کا احوال۔ خداوند خود غنا کا اُن کو اور اُن کے پناہ دینے والوں کو گرفتار کرے۔ اُن کے مقدمہ اور اُن کے قتل کا تذکرہ۔
	پینتالیسواں باب
۴۱۱ سے ۴۱۵	اُن ایلیسوں کے چوتھا تانگر کی ہستی کے اندر چھپے چھپائے پڑے تھے قتل اور نہایت کیا جانے کا تذکرہ۔

صفحہ کتاب	مضمون الباب
	<p style="text-align: center;">پچھیا الیسواں باب</p> <p>شہزادہ کے ساتھ آتا نگر کا فضل آمیز اور محبتاً نہ کلام کرتا۔ انہیں ۴۲۱ سے ۴۳۱ تا گید کرنا اور انہیں تسلی دینا۔ +</p> <hr style="width: 20%; margin: 20px auto;"/>

جنگ مقدس

پہلا باب

دیساچہ علم یفجیان اور شہر آتمانگراور
اسکی خویو نکاتنا کوہ پلس اور اسکی حال سکایان

ہیں پنی سارو میں ملکوں اور قلموں کی سر سے کرتے اتفاق سے اس
شہر وراظم ہیں پوجا سے جہان کے تریں دوست ہی وسیع اور کتنا ملک کی درد و
تعب کے بچ و تر و کھن پر اب چم کے ٹھیک و سماں میں پر وہ سیراب ٹھہر رہی و
پیدا ہو اور رادوں سے آہستہ در نہایت مناسبہ موقع پر و قح پر اکثر سے جہاں
انہیں میں کی میں سے نہایت زرخیز اور بہت آیا، وہ اس کی تب و مرا کر بہت ہی
عمدہ و مرقع بنا و

نہیکے اشارے سب ایک رنگ کے ہیں ہیں اور نہ یک باں نہ دستور
نہ سب کے بلکہ کچھ میں کہ جتنا فرق تا وہ میں ہو تا ہی اس واک کے بچ میں
فرق بطور تازی صفت حق پر میں، جس ناخن پر جیسے کہ اکثر جوئے ملکوں میں رہتا ہو و

اس شہر رستی آٹھ انگریں تھو وقت کسے پہنچ چھاٹک بنے تھے اور وہ
 شہر شاہ کے موافق اہل چٹانے گئے تھے اور غریب مشنگوں کی مرضی در ۴ رات کے کوئی
 و اس شہر۔
 ان کو کٹر لیا لانا نہ سکتا تھا۔ ان چھاٹکوں کے نام یہ ہیں
 کاس چھاٹک، آٹھ چھاٹک، چن چھاٹک، ٹاک چھاٹک اور سن چھاٹک۔
 علاوہ اسکے اس رستی آٹھ انگریں کئی اور باتیں تھیں کہ جن سے اسکا حلال اور
 اس کی خدمت میں سبوں پر ظاہر شاہ جوگی وہ ہمیشہ اپنے پاس کھینکے مائل چٹانیت
 سے کہتی تھی اور اسکے میں اور تان سب سے ہر سارے چٹان میں اس وقت
 راجے تھے۔
 راجے تھے اور دربارت وہ افضل تھے اور اس کی دیواروں
 کے اندر ایک بھی بو ذات و شہر و دربار شاہ سے آدھی تھے تھے اور آپس میں
 پورا میل دیکھتے تھے اور یہ تو بڑی بات جو دربار ان پ راتوں کے صحت و دیار شاہ
 اتھا اور کامر باہر دربارت تک وہ خود ہی اس کی حفاظت اور نگہبان کرتا تھا۔
 اس کی خوشنوی تھا۔
 شہر ایک وقت ایسا ہر کہ ملیں گے ایک نور اور پہون سے اس
 شہر رستی آٹھ انگریں تھا اس عرض سے کہ اسکا ضبط کرے
 و اپنے اپنے کی جگہ بنائے یہ پہلو ان سیدہ کامر و گوں کا
 بادشاہ و نہایت وحشی شاہزادہ تھا مرضی پر تو پہلے اس پولیس کی اصل کا
 یہاں کریں اور بعد اسکے اس شہر رستی آٹھ انگریں کے خاصہ کا احوال لکھیں۔
 یہ پولیس تو ایک ہزار اور آٹھ شاہزادہ جو اس پر بھی لگال اور بدست اس کی

اس شہر۔

راجے تھے۔

مستطاب۔

مہرنگا پرستہ فرشتے۔

اس کی بات پہنچے وہاں شاہ و غلام کے ڈاکروں میں سے
 تھا۔ اسے اسکو بیا و بڑے بلکہ شہر پر سفر کر کے اور
 معرفت یہ بلکہ اپنے سارے ملک کے سب سے بڑے صوبوں کا حکم کیا یہ سب
 اور یہ میں صوبہ کیا تھا و اسکا حق نہایت سعادتمند تھا
 اسکے سبب سے وہ تیرا حلال والا دربار کا ہوا و اسکا کمرہ
 ایسا تھا کہ اسکا حوالہ نہ دل سیری سے ۷۰ درجہ تک ماسد گہ نہ ہوتا تو سرد
 اسکا اور سبب میں دن اس سے سہوہ ہو جاتا۔
 میں اپنے تئیں بے فکر کی گئی اور مہ کی پر سفر و کچھ اور اس سے بھی
 زیادہ قدر کی خواہش سے ایسا ہو کر رہا ہے۔ میں یہ جیل کرنے لگا کہیں کس طرح
 سے بتے تیں سب کا کھانا ٹاؤں اور الفا اسکے دربار متبہ و غائب دیکھوں میرے
 دربار و ما و ما و نے اپنے پیش کے دربار کھا تے بلکہ اسکو دے بھی پکا تھا۔
 میں وہ پیر و پیر بی آپ متور کرس لگا کہ موسیٰ تدبیر چھی
 ہوگی بھر ہے جس ساتھیوں سے اپنے اس کا مطلب بیان کیا
 چنانچہ ان کے خدائیں میں سے متفق ہو گئے اس میں نئی جو زمین شہر کی کیا و شاہ
 کے سبب کو جس سے یہ تاکہ اس کی سیرت سے میں۔
 اسکا بنادشہ ہر پار ملی وقت شہر دیا گیا، شاہ و صحن متفر ہو گئے، مافی جج
 جو بے و حد کی تیار دی تھیں گئی چوٹک و دستا اور اسکا شہر بہ دن تھے وہیر تک تھا
 کہ ان کے ہر اس کے ملک میں جو دروہ و غیرہ میں اور ہر جگہ شاہ و اپنے بیٹے کو

میں کی میں

ملاوہ ۱۳۴۴ ہجری

۷۰ پڑاں ۱۳۴۴ ہجری

جو ۱۳۴۴ ہجری

۱
 اپنے پر پیر کرنا تھا وہ اس کام سے جس کو اس سے دیکھ کر اس کا دل مضبوط ہو جاتا تھا
 ہوا اس نے اس سے حین وقت پر جبکہ وہ اپنے مطلب کی طرف پہلا قدم اٹھاتا تھا
 اس کو کچل دیا اور اس کا وقت اور ہونا تک سرکشی اور لانا چھوڑی کے سبب سے وہ ہوں
 نے کی تھی اور تب وہ اپنی قدم مار چکے تھے مگر وہ نہیں کہ کو ساری مانت و نعت
 اور رگی اور حق کے چہرے سے موقوف کر دیا چھوڑ دے خارج ترک انگوشتاں
 اگر وہوں میں گر آویز گیا کہ انہیں رنجیدہ دل سے بٹا دیکر یا کہ جہاں اس کی طرف
 سے ذرا ہی جبرانی کی بھی نہایت بکھسکیں پر ہر ملک اس حدایت کے جیسے اس سے
 مقرر کی نظر میں ہے

دوسرا باب

ہسکے ہیں میں کہ بدعا اور ہسکے ساتھیوں
 ہے شہر آنگر کے صلیکرنیکے لئے کیسی صورت کی

ایک چنگر و سلاخی مانت اور نعت اور بزرگی کے مرتب سے یوں خارج کئے
 گئے اور انہوں نے یہ بھی معلوم کیا کہ اسیم ہم نے اور ملک اپنے بادشاہ کی مہربانی کو
 اٹھو دیا اور اس کے دروازے سے نکالے گئے اور اس چوں تک گڑھے میں ڈالے گئے ہیں تہا
 انہوں نے اپنی اگلی مژدہ پر اٹھا اور اس کے بیٹے کے حق میں انصاف اور عقوبت کا
 بڑھایا اس واسطے وہ مہارت غضب میں مگر چاروں طرف پھرنے اور بیکر کرنے لگے

تاکہ چہتر بادشاہ کی بائیں سکو غرب کر کے پناہ دلائیں
 تاکہ وہ عام بیٹے جہان کے وسیع ملک میں سے اور
 تاکہ ان کے مستہر کی طرف چلے یہ نہ سمجھنے کہ مستہر مذکور بادشاہ و انصار کی سب کا بیکار
 میں سب سے عمدہ اور اس کی پری حوسی کا سبب تھا چنانچہ انہوں نے تپس میں
 مشورت کر کے کے بعد اس پر حملہ کیا کیونکہ وہ جاسے تھے کہ تاکہ ان کا دربار سے منق
 ہو کر وہ سب اس نے اس کے ہاتھ اور اپنے واسطے راستہ کیا تب وہ وہاں حاضر تھے
 چنانچہ انہوں نے جب اس کو ملک کو یہاں سے خوشی کے ہیبت تاکہ نعرہ مارا اور اس پر
 اپنے گرجے جیسے سنیر پر نکار پڑا کرتا ہی اور کہنے لگے کہ اب ہم نے ان کا دربار سے جو کچھ
 کہ اس نے ہم سے کئی سکا دلائیے کا موقع پایا ہے سب وہ ملے بیٹھے درجنگ
 کے سے مسلح کر کے لگے اور آپس میں خود کیا کہ کون کون سا ہم سے کرنے میں سب
 سے بہتر ہوگا تاکہ اس شہر سے تمام انکار کو مرکز میں چنانچہ ان کی توجہ کے سے بہر
 چا مقرر پیش کی گئیں

پہلی کیا یہ بات سنا سنہ ہوگی کہ ہم سب ملے اس دروازے کے پورا
 کرنے کے سے اپنے نہیں شہر و انکار پڑا کر کے
 دوسری کیا یہ بہتر ہوگا کہ ہم سب اپنے اس ہی پتھر سے در پیٹے
 گئے بیٹے جیسے جیسے ہمیں میں ہدائے تاکہ ان کا مقابلہ کریں
 (تیسری) کیا یہ خوب ہوگا کہ ہم سب تاکہ ان پر اپنا ارادہ ظاہر کریں اور کہ
 کس شخص سے ہم آئے ہیں یا یہ کہ کس کی راہ اور باتوں سے ہم یہاں پہنچے ہیں

درجہ فنی ایک یہ اچھا نہ ہوگا کہ ہم اپنے بعض ساتھیوں کو حصہ حکم وین کے تحت
 میں لگے ہیں کہ جب ایک یا دو مت پر کے پڑے پڑاؤں کو دیکھیں تو ان بروں
 چوں میں کہ یہ سب سمجھا جائے کہ ہمارے دو صلح سے ملو پر ہوگا۔
 (۱۱) ان باتوں میں سے پہلی بات کو تو انہوں نے یہ کہہ کر مایوس کیا کہ یہ
 بات مناسب نہ ہوگی کہ ہم سب اپنے تئیں شہر پر ظہر کریں کہ کہ ہم میں سے ہر ایک
 کا ہر ایک شہر کو کہہ کر پھر کاویکا دور در دیکھا دیکھیں اسے اگر تھوڑے سے آدمی جیوں یا کہ
 ایک ہی ہم میں سے جسے تو سب بات کا اعلان نہ ہوگا در میں صلح کا مصوفی
 فتنے کے لئے نہیں ہے کیونکہ وہی اس وقت کام کرتا تھا کہ اگر قاتل کو ہر کا یا
 تو یہ بات تو اس شہر کو تو ہمیں قاتل کا حال ہوگا کہ پھر اس کی رہنمائی کے
 کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا اس واسطے ہم میں سے تھوڑے سے بلکہ ایک ہی
 شخص قاتل کو کہے اور ہمیں بلکہ میری دوست میں یہ بہتر ہو کہ میں ہی ایسا
 کروں اس پر وہ سب مایوس ہوئے تب دوسری بات کی طرف رجوع ہونے پڑے
 ۲ کیا یہ بہتر ہوگا کہ ہم سب اپنے اس بی ٹوٹے پھٹے اور ہیکھ سیکھتے
 میں جاکے قاتل کا سامنا کریں اسکو جی انہوں نے یہ کہہ کر منہ کیا کہ کسی طرح سے
 یہ ہو نہیں سکتا کیونکہ اگرچہ اس سے پیشتر قاتل کو بدلی چیزوں کے دیکھے اور جنہیں سے
 سرکار کھسے کے لئے بنا گیا تھا مگر تو انہوں نے کسی کو اپنے ہمیں میں ایسی بڑی اور
 بوجہ حالت میں نہیں دیکھا کہ یہ صلح نہ لگے تو اسے کی غمی تہ اپنا جان بیسے گا اسے
 ہوا کہ یہ صلح معقول ہو کہ اگر ایک ہر میں سے جیسے کہ اب ہم میں ان پر ہر ہر ہر ہر

ان کے میں میں سے خیال یہ ہوئے کہ ان کی روح تھیں بہت میں پڑ جائیگی۔
 دوسرے اپنی حفاظت کے لئے تہہ کر گئے تہہ اب اس پھر دلا کر اس پر تہہ پڑا۔
 کے لئے میں نے کہا میں اس کا عبت ہو تب اس نے زور اور زور جلد سے کہہ کر یہ صلح
 یہ بھی دی گئی دست پر ہوئے کہ اگرچہ قاتل کو کہے کہ اس سے صلح ایسی ہی نہیں ہوگی
 پر یہ سب سے لگے ہمارے ہمیں دیکھیں اب تک انہوں نے وہ صلح میں نہیں دیکھیں
 جو اب ہمارا ہیں دوسری داستان میں یہ سب سے چھانچا کہ اس کے پاس اسے
 ہمیں میں میں ہو کہ اس کے دوسرے میں باج پر درجہ سب وہ خوب ہو رہا
 اس پر جب وہ راضی ہوئے تو پھر فرست گئے کہ اس کے دست اور نکت یا
 جیسے میں ہو کے قاتل کو اپنے پیچھے میں کہہ کہ اسے تب تک نے کیا صلح
 کی بات کہی اور دوسرے سے رابطہ کر کے دوسری بات کہی اور کو وسیع فرماتے
 تو ہمارے نے خوب دیکھا یہی داستان میں یہ بہتر ہوگا کہ جس دن جاو رہے ہیں
 سے جس پر شہر کے لوگ سنا سنا ہی کا نہیں ہو کہ کہ وہ نہ نقطہ اس سے مانوس
 میں بلکہ وہ نہ اپنا یہ حکومت جاتے کھیں ایسا صلح ہی نہ کرینگے کہ شہر پر ظہر
 کرنے کی کوئی ضرورت ان سے ہوگی اور انہوں کو ادا کرنے کے لئے چاہئے کہ ہمیں

ایسے جاو کی صورت پکڑے کہ کو قاتل سب مائوس سے
 ہر شہر یا جانا یہ صلح سمجھوں کو یہ نہ اہل چھانچہ ہو پھر
 ہوا کہ وہ دیکھنے اب اس نے اس کی صورت پکڑے کہ اس نے اس سے صلح
 قاتل سے ایسا مانوس تھا جیسے فی الحال پڑ پڑ کے سے مانوس ہوئے کہ کوئی شہر

یہاں پر یہ بات
 کا حقائق یہ بات

چرا اپنی اصل حالت میں ہی ان کو گھبراہٹ ملتی تھی تب وہ تیسری رات برقرار کرتے گئے
 جو یہ بھی ہے۔
 ۲۔ کیا یہ جو یہ کہاکہ وہ اپنے بیکار وہاں بونٹن کانگریس کر رہے تھے
 یہ بات بھی اس سے نامعلوم ہوئی کہ اس میں بھی وہی بڑے بڑے شخص
 ہوتے تھے جو ان کی اگلی دلیوں میں تھے جیسے کہ کانگریس کے اعلیٰ ترین ذور و لوگ
 میں ایک تو راقم ایک عضو و شہر میں جس کی دیواروں اور بھانگوں کا ان کے
 قلعوں کو چیر کر تھخیر کرنا ممکن ہو اور بھڑان کی رسائی کے وہ کسی اور طرح سے
 قبضہ میں نہیں آسکتا جو شب بجاؤں نامے پر کہیں گے اس نے اس بات کا جواب
 دیا کہ ہمارے اداوں کے ان پر ظہر کرنے سے یہ قیامت ہوگی کہ وہ اپنے بانی شاہ
 کو اپنی مرگ کے لئے بلا لینگے اور اگر یہ ہوگا تو میں ہی جاؤں کہ کیا قیامت پر ہونگی
 اس واسطے تمام ہر طرح کی جیلہ بازی سے اپنے اداوں کو چھپائیں وہ سب طرح کی
 جھوٹ اور چالوں اور فریبہ بازی سے ان پر فائدہ کریں اور ایسی باتوں سے ان کو
 پیدا نہیں کر سکیں اور ان جیلوں کا وہ ذکر کریں جن میں وہ ہرگز بائیں سکتے کانگریس
 پر تکیہ نہ کر سکیں اور جو اس سے وہ خوشی و رضا ہمارے سے بھاگوں کو
 ان کو اپنے بلکہ وہ ہم کام نہ لے لے سکے گی میری دانست میں ہی تو یہ
 کانگریس کے لئے کہ کانگریس کے لوگ ہوں سا وہ ہے عیب اور راستہ جو ہے میں وہ
 ان کو ملنے اس بات کی خبر نہیں ہے کہ وہ دفریب اور کارائی سے مضروب ہو گیا ہے
 یہ وہ جھوٹے اور بھڑان جو ان سے اٹھ رہے ہیں اس واسطے کہ ہم اپنے جہرہ پر

یہ کا عیب ادا میں تو وہ ہم کو بالکل پہچان سکیں گے مگر یہ جھوٹے ہوں کہ وہ بھی
 یا جیسے وہ جہان فریبہ بازی کو وہ استہازی کا کام سمجھتے تھے کہ ان سے وعدہ
 کہیں گے کہ سکوت میں کرینگے فاسک کے اگر ہم اپنی فریبہ دور جھوٹے ہوں سے ایش
 ہی محبت رکھنے کا ہم صرف اور کہیں کہ ہماری خوش فضا میں کا فائدہ اور عزت پر ہمارا
 در اس بات پر کسی سے اسامی اور رض نہ کیا یا یہ کہ یہ اس سیلاب کی مانند
 تیزی کے ساتھ ہی بھی جو وہ سے پہلے گری زمین میں گرا ہر سہ وہ تری بات
 کی طرف ہر سہ جو یہ بھی ہے۔
 ۳۔ کیا یہ چھانڈ ہر کا کہ ہم اپنے بعض ساتھیوں کو غیہ ملک میں کہ وہ گھات
 میں لگے ہیں کہ جب ایک یا دو شہر تیرے بڑے ادا میں کو دیکھیں تو ان پر گری
 جلا میں اگر یہ مناسب سمجھا جائے کہ ہمارا ادا میں جلد پر ہوگا۔
 اسکو سمجھوں نے نظر کیا وہ اس شخص کا نام جس کے قتل کرنے کے سے بہ
 تدریج ہوئی تھی مفادہ صاحب پاکستان مفادہ تھا یہ کہیں مفادہ کانگریس ہر صاحب
 وہ مفادہ ایسا تھا وہ وہ نہیں وہ اس کے ساتھی شہر کانگریس کے سب باشندوں
 کی بہ نسبت اس سے زیادہ ڈرتے تھے یہ یہ سواں جیسے ہوا کہ ان اسکو قتل کر گئے
 تب سمجھو اسے بالاتفاق مسیفرن نامے ایک عورت کو جس کا کام انعام یہاں
 درجیل کی ایک وہیں شہر پر اس کام کے لئے مقرر کیا ہے
 اس طرح سے جب وہ جنگ کی سورت کو قائم کر چکے تھے وہ نے وہ جو کچھ
 اسوں نے غمہ ایا تھا اسکو یہ ایک ہر مستعد ہوا اور چو کو کے کانگریس کی طرف سے

کہا چاہتا ہوں۔ آپ کے یاد خدا کے پاس میں ہیں۔ وہ سب جاننا ہوں کہ وہ بڑی
 تہ تیغ ہو چکی ہے۔ آپ نے کہا کہ سوئے نوح پر اوہ اس نے تیکو
 کچھ فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس کی ہمت چاہیں کہ وہ کہ جس کا جس نے
 تم کو اب تک ڈرا کر وہ ہرگز قریع میں نہ بچا۔ اگرچہ قریع کو نہ کر بھی نہ وہ جس کے
 گروے کو اس نے منع کیا ہے۔ اور اگر قریع ہو بھی تو یہ کہ کسی قتل کی ہر کہ ایک اوہ
 کام کرنے پہنچے۔ وہ سب پہل کھینے کے سے سینہ ایسی ہی سر کے جوہ میں
 پرتے ہو۔ اس کی تربیت کی مانت میں یہ کہتا ہوں کہ وہ
 غیر واقعی و بیچ ہنسی اور ہر داشت سے باہر ہو رہی ہیں
 اس کے دکھ رہا اس لئے کہ سر تا دے نہ کے و حق میں بھری گئی ہو کہ نہ نہ
 وہ جسک سب میں شرف و مقام نہ ہو تو بھی تہ رہے اور کی شریعت کے مطابق
 فقہ ایک سید کی خاطر تہا رہی ہاں باقی رہ گئی۔ وہ ہم بیچ ہی رہے کہ پتہ
 تو کد پاکر سب دست کا نکل کھانہ بعد کے منع کیا کہ جس کا پہل رکھا۔
 اتھریں یہ ہمت خزا پر داشت سے باہر ہو گئی کہ کہ جس حالت میں وہ پہل کر کے
 اٹھائے کہ نہیں منع کیے۔ اگر تم کو تو پہل منع ہو تو ہی ہر پہل کھانے سے تہ رہیں
 خدا ہی ہو سکتی ہو جس سے قرب نہ رنا و قریع ہو یہ ہمت تو اس وقت کے تا ہی
 تہ آٹکا ہر ہی ہر پہل سے یک دیک ہی ہاں کا و حست و کہ تم سے وہ پہل حال
 کی ہو ہیں میں۔ بلکہ تہ یہ حال میں کہ کہ جسکی حدائی کیسی ہوئی۔ کہ کہ
 کہی کہ وہ شہد ہی تھا کہ نہ ہی ہر اسن داشت سے تو اس وقت تک نہ واقع ہو گے

سلطان کا ہزار کی
 میں دھوٹا خلیج



دیس کا کاہانک کے مصل جاننا عقہ

جب تک کہ تم اپنے بادشاہ کے حکم میں بنے رہو گے۔ کیونکہ تم ایسی نادانی اور اندھے
 بن میں پڑے رہو گے تمہارا علم اور تمہاری دانائی کیوں ترقی پذیر نہیں ہو سکتی اب
 اس شہر و شہر آغا نگر کے باشندوں سنو۔ میں خاص کر تمہاری بابت کہتا ہوں۔ کہ تم آزاد ہو
 ہو۔ تم ایک سخت و جھکی کے باعث سے غلامی میں گرفتار ہو اور بسکا کوئی سبب نہیں
 ہو سوا اسکے کہ میں ایسا کہتا ہوں اور ایسا ہی ہو گا کیا یہ افسوس کی بات نہیں ہے
 کہ وہی کام جسکا کرنا تم کو منع ہے اگر تم کرتے تو تم کو دانائی اور عزت بخشا کیونکہ تب تمہاری
 آنکھیں کھل جاتیں۔ اور تم ابراہیم کی مانند ہو جاتے۔ ابلیس نے کہا۔ اب اگر یہ بات
 یوں ہی ہو تو کیا تم کو کوئی بادشاہ اس سے بڑھیکے غلامی میں رکھ سکتا ہے اور اس سے
 زیادہ ترقید میں ڈال سکتا ہے جیسا کہ آج کے دن تم ہو تم تو زیر دست ہو اور جیسا میں
 نے تجھ کو واضح کر کے بیان کیا تم بڑی قباحت میں پھنسے ہو کیونکہ اس سے زیادہ اور
 کون سی قید سخت ہو گی کہ اندھا پن میں پڑے رہو کیا عقل تم کو نہیں بتلاتی کہ تابینائی
 سے بیٹھنی بہتر ہے اور ایک تاریک اور پرہیزگرنیوالی مانند میں قید رہنے سے آزادی پانا
 بہتر ہے *

اب ایسا ہوا کہ جب ابلیس آغا نگر سے یہ باتیں کہہ رہا تھا تو یکایک ٹیبنوئی
 یعنی انتقام نے کپتان مقابلہ پر جب وہ پھاٹک پر کھڑا تھا گولی چلائی اور ایسی شدت
 سے زخم اس کے سر میں لگا کہ وہ دیوار کے اوپر سے مروہ گر پڑا اور اس ماجرے سے شہر
 کے باشندے از حد تعجب ہوئے اور ابلیس اور بھی دلیر ہو گیا۔ اب ایسا ہوا کہ جب
 کپتان مقابلہ مر گیا اور وہی اکیلا شہر میں بڑا بہادر تھا تو بچا۔ آغا نگر بالکل بیدل

ہو گیا اور اس میں بھیڑ مچا کر کئے کی ضرورت نہ رہی پر تھپڑاں تو یہی چاہتے تھے۔
 تب وہ نیچے توقف بھی نہ کرے جسکو ابلیس اپنے منہ لایا اور جو کچھ اس کا منہ
 اٹھتا وہ اس نے شہر پر قائم کر کے طرف مخالف ہو کر کئے اس سے اس طرح کام کیا۔
 یہ صاحب جو سنو میرے قاتل کے دن ایک سال اور تربیت پر پڑھتا ہوئی تھی
 کئے سبب خوش ہو رہا ہی امید یہ کہ ہم نیک صلاح دینے میں تم پر غالب آجئے شہر
 آقا تم سے بہت محبت کھتا ہو اور اگرچہ وہ خوب جانتا ہے کہ ایسا کرنے سے وہ ہوشیار
 کے منصب میں بڑے کے غمزدہ میں ہی وہ بھی نہیں ہی محبت اس پر ایسی غالب ہو کہ اس سے
 بھی بڑھ کے اس سے کام کرانے کی بات کہ ابھی اس نے کبھی اس کی سچائی کے ثبوت
 میں ایک نطق بھی کہنے کی ضرورت نہیں ہو کر کئے اس کے وہ اس ایک بات بھی ہی
 میں باقی جاتی ہے جو میرا ہے آپ اپنے میں کو ہی نہ کھتی ہو اس درخت کا نام ہے اس
 سفید کا بیج نہ کرو تیار ہو اس واسطے میں اس وقت تم کو اپنے خداوند سے اصرار ہاں
 یہ کہ کئے اس نے ابلیس کہ بڑے غمزدہ کے ساتھ عہد کیا فقط یہ صلاح دیتا ہوں کہ
 اس کی باتوں پر غور کرو درخت پر نظر کرو اور اس کے خوشنما پھل کو کچھو اور اس بات کو
 بھی یاد کرو کہ ابھی تو تم تمہارا سا چلتے ہو لیکن اس طور سے تم بڑے جانفرواں ہو جاؤ گے
 اور اگر تمہاری عقل ایسی نیک صلاح کو قبول نہ کرے تو میں اس کو کھانا کہ تمہارا ہی
 نہیں ہو جیسا کہ میں نے تم کو کچھا تھا۔
 جتنا چہ شہر کے لوگوں نے جب دیکھا کہ درخت اچھا ہو اور انھیں پسند ہو
 معدوم ہوتا وہ ایسا درخت ہو کہ جسکا پھل کھانے سے دانا حاصل ہوتی ہے جو انہوں

پہلو تھاپا باب

اسے جیسا کہ ہڈے (نصف) چھانے صلاح دی تھی وہی ہی کیسا ہے اس سے اس کا
 پھل بیکے کھا یا لیکن یہ بات بہت ستری کہا جائے تھا جس نے جبکہ یہ نفع پہاں
 شہر کے لوگوں سے عظیم کر پاتا تھا وہ وہ معدوم (نہیں معلوم کہ دیو کے کہ پسند
 کسی نے سپر گئی چلائی یا کوئی ناگیا ہی دھڑکا اس میں ہا گیا یہ اس کا کار ہی ترے
 توقف جیسا کہ اس کی دہوتے کیونکہ اب یہی میرا گمان ہی جس شہر پر کھڑا تھا
 یہ پوش ہو کے گر گیا وہ پھر کسی طرح سے اس کی تونگی پھال بہ ہوں ہی بہت
 جو فروم گئے میں ان کو مرد اسلئے کہتا ہوں کہ وہ قاتل کی حسب تک اس میں
 ہے جوہر تھی وہ میں نے سب قاتل کیوں عالی صبر نہ رہی وہ سب کے
 سب گر گئے اس میں کی فرما تھو ان تسمیہ کرنی اور اس کے ظالم اور ظالم گئے جیسا
 کہ اب بیان ہو گا۔

اس کے بیان میں کہ ابلیس نے شہر آقا انکھ میں کیا اس نظام
 کیا اور کس طرح سے خلل و فساد کو اور خطا و غلطی کو بیکر کر دیا
 اب تو یہ پتہ کچھتاں انھیں درخت وہ معدوم مر گئے لیکن دیکھو شہر کے
 تکی کو کھ کیا کرتے ہیں کہ وہ نور ان آدمیوں کی مانند نہیں ہے کسی جتن کی پشت
 پانی ہو جیسا کہ اس کے ذکر ہو اور لو کی باتوں کی سچی ناست کرتے لگے اور پہلے انہوں

نے دیکھا ہی کیا حدیسا تو رفت بجائے انہیں نصیر کی بھی بنے وہ دیکھنے لگے اور کمر سے
 لگے اور وہ فرعون سے پھسلانے لگے، انہوں نے "سکویہ" لکھا، او! سکویہ تیری وہ
 قوت اسوے پر گئے چنانچہ انہوں نے لکھ لکھ کر ایک درکان چھانک دووں لکھوں
 وہ اور اہلیس کی اس کی ساری جماعت کے ساتھ جیتے رہے رہا اور اپنے ہر اہل انکار
 اور اس کی نہایت اور اس اوصاف کو جو شریعت کے کوڑا بننے کے باب میں آئے
 بڑی دھمکیوں کے ساتھ منہر آیا تھا بالکل بھلا دیا +

اب اہلیس نے شہر کے چھانکوں میں دل پکے کئے جو پچ میں جاتے
 کے سے کوچ کیا تاکہ اس کی محتیاں نصیر بخوبی ثابت ہو جائے۔ اور اس عرصہ میں یہ
 دیکھنے لگے کہ ان کے لوگوں کی محبت اس کی طرف نہایت چشہ مار رہی ہے اور یہ خیال کر کے
 کہ وہاں جب تک کہ یہ "سکویہ" کے رہا تا بہتر ہی اس سے ان سے مکر کر رہا رہا
 کیا وہ کہا جسوس اور یہ ہے "تا نگریں" نے حقیقت میں تیرے سے یہ کلمہ پایا
 تاکہ تیری عزت بڑھاویں اور میری تادی کو زیادہ کر کر سیں جسوس اسے سنوٹوں
 بجلا رہا، تا نگریں مجھے ایسے شخص کی حرمت ہی جو تیری جانت کہ تیرے تھیں جاں
 کہ جب انکاروں کا سوس کی مہر پر سے میں پایا لگا تو وہ تنگوار بننے لگے کہ تو نے اس کے
 بدھن کو توڑا، اس کے انہوں کو جیسے س نے مجھے اندھ رکھا تھا جیسے تو پر
 سے توڑ چھینکا ہو وہ نا اصر ہوگا تب تو یہ کر چکا کہ تو دی پائے کے جد بھر چئی
 اور دی کو محبوب ہوئے دیکھا کہ بچہ سے بچیں ایسے یا کوئی سوز تو چنے ہوا
 کے لئے کر چکا +

تب انہوں نے تعلق ہو کر اسٹاکٹ سے لکھا کہ مل تو چاہا ہا ونا ہر اس نے
 وہاں سے سطر کی اور شہر کا ٹکڑا ہا ونا ہو گیا جب یہ ہو چکا تو دوسرا کام یہ تھا
 کہ قلعہ کو اور اس کی شہر کی قلعہ صلی کو اسکے نیٹے میں کر دیں۔ چنانچہ وہ قلعہ کے
 قلعہ پر یہ ہی قلعہ تھا جسے انکار نے "تا نگریں" اپنی خوشی اور حرمت کے لئے
 پایا تھا سو اب وہ اہلیس کے رہنے کے لئے ایک ماند و مسکن بن گیا +

اب اس حالت میں مل یا قلعہ کو اپنے قبضہ میں کر کے اس نے "سکویہ"
 نے یکسر گھر بنا دیا اور بادشاہ انکار سے مقابلہ کرنے کے لئے اس کو خوب مہیا
 کیا اور ہر قسم کے سامان جنگ و درخیوں سے اس کو مہیا کیا تاکہ وہ بھر انکار
 کے قبضہ میں نہ پڑے +

تب یہ کر چکا تب بھی اپنی ساتھی کے اس کو کافی نہ جانکر اسے شہر
 کا ایک پادشاہ پر بنا لیا اور وہ کیا چنانچہ اسے "یہی" کیا اور یہی بعض کے
 "سغان" کہتے تھے وہ دیا اور دوسرے کہتے تھے کہ "اورند" اور "ناظم" کہتے تھے وہ
 اتھا رہا، لگو صاحب کہ جبکہ ماویاں ہتھیاروں کے اسلی مقام سے خارج کیا اور
 "شکار" قلعہ چھین دیا +

خداوند ناظم کا حال یہ ہے کہ اگرچہ وہ ایک دانا شخص تھا اور شہر کا ٹکڑے
 اور انگوں کے ساتھ وہ بھی دیوڑ کو شہر میں داخل دینے کے لئے "اضی" تھا تب
 بھی اہلیس نے سنا سب نہ جانکہ اس کو اپنی اہلی نورنی

اور جلالی حال میں رہتے تھے کہ یہ وہ نگہ داران تھا۔

میری یہ وہ دیکھ

اس واسطے اس نے نہ فقط ان کا کام دوسرے لیے سے سکھانہ دیا اور ان کے
 محل کی کھڑکیوں اور سوچ کی روشنی کے جو بیچ میں ایک ایسا پردہ عظیم
 سیر کیا جس کے سبب سے وہ گھر وہ سب سے ہندسے سے تاریک ہو گئے
 مگر جو پائیدار ہی تائی گئے ہوں روشنی کے ایک بڑے وہ تپ ایسا ہو گیا
 جیسے کوئی تائید پیدا ہو جو خداوند اور ان کے اپنے اس گھر
 میں ایک قیدی کی مانند عقیدہ تھا اور اس کو یہاں تک بھی
 بابت نہ تھی کہ پناہ دل تک نہ دے اپنی سرحد سے باہر مل سکے وہ گرنے کی
 مصیبت جانتی تھی کہ قانگر کے حق میں کچھ بھلائی گرت کر کیا کر سکتا اور کونسا قایم
 ہو سکتا تھا اس کا اس واسطے سبب تھا کہ قانگر اعلیٰ کے مقصد اور صلہ میں باور
 یہ حال تو اس وقت جب تک کہ وہ اس کا فرما پرور ہا رہے تھے جب تک ایک بڑے
 رنگ کے سبب سے اس کے اٹھنے سے بچتا رہا نہ گیا، جب تک خداوند عالم تہرہ شہر
 قانگر کے حق میں غیب ہونے کے خلاف ایک مداخلت تھا +
 قانگر کو صاحب کی یہ کیفیت ہو کر کہ اس شہر کے سر جوئے سے بڑا تھوڑا ہے
 مگر اس کی شریعت میں بڑا عام شخص تھا اور ہر ایک باب میں بچا ہوا تھا اور
 دروفا اور وہ اور جیسا اس کا معاملہ سے پڑھا ویسے ہی اس کی زبان سے
 ہونے لگی تھی اب اس عروے میں کسی طرح سے خوش رہتا کہ اگرچہ
 بیس کوٹ ہر جس اصل دسے تین وہ بھی تھا جس کی بیس اپنی عام سیدہ مانو
 اور اتھا ہوں اور بد شمس اور فریب انیس سے اس کو ہنہ کر کا حقیقت میں وہ بھی

میرزا محمد علی
 صاحب

پنے نگے بادشاہ کی طاقت سے چرگیا تھا اور وہ کی خدمت اور اس کی مابت
 سے تینوں سے خوش تھا۔ ایک یہ کہ وہ بالکل اعلیٰ کی کا ہوتی ہو گیا
 تھا۔ سب سے وہ اکثر دقا شہر کا انداز کا بیان کرتا اور اس کی شہرت سے خوف
 تھا۔ تو ایک بڑی بلند دار سے اعلیٰ کی حالت میں مشیر سر کی ہانڈا کرتا ہوں۔
 بعض اوقات جب جون سپر تانا کی نگہ جا چا ہے کہ اکثر اوقات سپر تانت سے
 جون چرمت تھا تو قانگر کی ساری بیسی کو اپنے شہر سے ہلا دیتا دیا اس واسطے
 قانگر کا پناہ دیتا اس کی پروا نہ تھی کہ کر سکتا تھا +
 اس ہی سبب سے اعلیٰ شہر قانگر کے اور لوگوں کی بدستور ہو
 زور و چوڑے گئے تھے قانگر کو صاحب سے یاد رہتا تھا کہ وہ صاحب ماکر ہوا اس کی
 باتیں جو بادل کی مانند گرتی اور بجلی کی مانند گرتی تھیں تمام شہر کو ہلا دیتی تھیں۔
 چونکہ وہ لوگ اس سبب سے اس کو بالکل اپنا کر سکا تو اپنے مقصد پر اس پر ہر طرح
 کے غور یہ کرنے میں سماجی ہوا اور اس کے گراہ کرنے سے اس کی ہر وہی تھی کہ اس کی
 طبیعت کو جو اس کر دے اور اس طرح سے اس کے دل کو ہودگی کی راہوں میں اور
 بھی سخت کر دے اور جیسا اس نے فرما دیا وہ کیا ویسا ہی اس نے اپنی مرضی پوری
 بھی کی اس نے اس کو کہ بکا یا اور تہہ تہہ اس کو گناہ اور ہر کی ماہ میں
 بھیج دیا ایسا کہ آخر کو وہ نہ صرف گراہ ہی ہو گیا بلکہ آخر کار وہ گناہ کے دھڑکے سے
 بھی بچ کر چر گیا اور اس سبب سے کہ اعلیٰ اس سے زیادہ کچھ کرنے کی طاقت نہ
 رکھتا تھا اس نے ایک دوسری جگہ سوچی لیکن کہ شہر کے لوگوں کے نہیں نہیں

اگر کسی کا نام لکھا صاحب میرے واسطے اس کی بات پر کوئی بھی طعن نہ کرے۔ اور اس کے
 نبوت میں اس نے اس کے چوتھے چوتھے کی اور کہا کہ اگر وہ منی میں ہو تو یوں
 جہد ہمیشہ یوں کہا نہیں کرتا ایک مجلس دیوانوں کا دہتر ہو کہ بہتوں میں سے
 فرما کر کہ میں دیکھا ہی اس سا بھیجے میرا دعا بھی حال ہو۔

یوں کسی نہ کسی وسیلہ سے علما و فاضلین کو اس بات پر راضی کیا کہ جو کچھ
 قادیان کا صاحب کہے اس کو سبک جانیوں میں اور حقیر سمجھیں کہ ان کے پاس
 اس بھی قریب نہ تھا۔ ایسے سے ایک اور تہذیب کا بیٹے جب قادیان کا صاحب خوش ہوتا
 تو کچھ اس نے اپنی جوں کی حد سے کہا تھا اس سے جا کر تا۔ اور حقیقت میں
 پیدا تو ایسی ایک تہذیب تھی کہ جس سے اس نے اپنے اس سحر بے تالا اور اس سبب
 سے کوئی اس کی بات کا شبہ نہیں کرتا۔ جس کے کو کو بھی بادشاہ عادی کی بات خوش
 سے ہوں۔ اس کا لکھ کر ہمیشہ بڑے دہ میں اس کے مایوسی کے

کی کو میری یہ بات ہو
 صاحب کا نام لکھا صاحب میرے واسطے اس کی بات پر کوئی بھی طعن نہ کرے۔ اور اس کے

دیکھا تا دوسرے وقت اس ہی بات میں سکوت کھینچ جاتا۔ یوں ہی اب وہ اپنے
 حاکموں میں تنہا رہتا۔ بعض وقت وہ ایسا بیخبر ہوتا کہ گویا عجمی بندہ میں ہو
 و پھر بعض وقت فرد سے کی مانند ہوتا تھا۔ اس کے جیب سا شہر آتا تو گریز کی
 وہ میں چلا جاتا۔ اور وہ گریز کی ماسلی کی آواز پر ناچتا تھا۔

اس واسطے بعض بعض وقت جب قادیان کا صاحب کی ہونا تک اور
 سے فوراً جاتا اور جیب سے اس کی بات بلیں سے دیکھتے ہو وہ اس میں یوں جواب

دیکھا کہ کچھ دو سپرد شرف کہتا سونہ اس سبب سے ہو کہ وہ مجھ سے محبت
 کہتا اور اس باعث سے کہ وہ تم پر زور نہ کرے۔ مگر ایک دن وہ بڑا بیکار شوق چ
 ہو کر اس کے سبب سے ہی جو اس طرح وہ نہیں حاضر اس اور چپ کرنا اور سبک
 پھر یہ طریق سے رکھتا۔ تاکہ وہ انہیں محفوظ رکھنے کے لئے کئی سبب سے
 اس کو کہتا کہ تاکہ قادیان گریز کی بات جو اس سپرد شرف کے لئے اس کی
 بلند اور ہونا تک۔ تو اس کی گریز کے تمام الفاظ کا معنی نہیں سمجھتا۔ وہ
 با میں اس لئے کہتا تھا کیونکہ وہ سمجھتا تھا۔ فریبی ہی حقیقت میں قادیان کا صاحب
 کے گناہ کی مانت فریب کرنا گویا خدا کی طرف سے اس کے لئے آتی۔ اس سے یہ
 میں کہا کہ تم دیکھتے ہو کہ اسے سبب قادیان کی بربادی یا خدا کی کچھ پرہیز میں
 اور نہ وہ کسی تکلیف کا شکار نہ ہو کہ اپنے سبب سے میرے قبضہ میں ہونا کی بات
 کچھ صاحب سے وہ قادیان کے گریز کی بات کے لئے لیکن اب جو کہ مسدود قادیان
 ہوئے وہ ہم کو ہمدرد ہو کہ ہم سے رستہ ہو۔ ہو ہی ہے

علاوہ اس کے یہ بھی کہ قادیان گریز میں اس کے تہذیبی
 کیسی حد تک کی جیسا تک کہ اپنے مقدور کچھ کہ سبب سے جی جی میرے پاس
 بھی یا قادیان میں جہاں تک میں شمار کے لئے حاصل کر لیا اس سے جس نے تہذیب
 حد تک کی جو اس کے میں میری سے یہ کہتا میں کہ جن قادیان اور سندھوں کے
 تخت میں تم بھی ہو اور جس سے میری اعانت کرتے ہو وہ اس کے لئے قادیان
 کی بدست ہو نہیں پلے۔ مگر میں کہیں زیادہ تسلی بخش اور سیر میں نہ ہوا کی گاہی

مجھے چاہیے کہ تم آپ پر جواب دیتے ہو میرے سبب سے نہایت وسعت کے ساتھ
 پروردگار کی برکت میں سے تم کو ایک عقیدہ نوہم پیدا تھا جس سے تم کی شیخ کا بندہ نہ رہا
 جن سے تہیں خوف دلانے کے لئے، یہ حرف سے کوئی ترس یا ناؤں یا مکہ
 میر [صاف ہیں کی و نو اس مرد، یا اس کے، درجہ سے میری
 اور اس سے تر مجھے تم میں سے کسی کے حال کا حال نہ پہنچا اس میں سے تم
 اس سے ایک ایک آتی کو یہ کہتا ہے کہ ایک تہہ سے ایک تہہ سے پہنچا میں
 اگر وہ کسی کو میری طرف سے درسی نہیں، وہ نہ ہر صفا کہ مجھ کو بھی تم
 میں سے کسی سے ملحق نہ ہو میں ہر جہ

میں کسی نہ کو کو قید، یہ کہ کو کو چھوڑا تو اب میں شہر تانگو کو اس طرح مسان
 اور اس کی حاضری کرتا، میں ویسی ایسی یا میں خیر ہر جہ
 سے جو کہ میں وہ سے شہر کو اس میری طرف پر
 تاج کر رہے ہیں
 علامہ جہا ہے میں
 جدید و عجب میں لانا بلکہ اس پائی کا سمت سے اکثر وقاب اسے مار دیا ہے
 پیمان میں سے تو اسنا کہ اکثر نہیں نے یہ نہ ہر جس کی کہ کاش وہ ہم سے بکھرا کو اس
 دور میں اس کی صحت اس کی پاؤں ہوا سکے، کھینچنے سے بھی وہ نا امن ہے
 انھیں کر صفا وہ یاد کرتے کہ وہاں قدیم میں کیا نہ اس نے کہ وہ بکھلا یا اور عزم
 آپ صفا، و جو کہ وہ وہ ایسا لگ رہا تھا، تو وہ رہا ہے اور بہت بھگتیں ہونے لگے وہ
 کس نے سب خواہیں بھٹ تھیں کیونکہ میں نہیں جانتا کہ کیرا افادہ کی
 قدرت کے وہ کاشی کھت سے ان کے کہ وہ بن میں محمود ہیں۔ وہ اس کے اس کا

انگریز مسٹر ویڈ تھا جس کا قلعہ و شہر و گا کی ایک مسجد و گزنی کے نزدیک واقع تھا
 علامہ اس کے اگر کسی وقت کوئی اس عیسائی جرم میں سے سکے مارا سکے کہ کشش
 کرتا وہ سو روپوں کو بدل، نہادوں میں سے سے سیلاب [نہ ہوں۔]
 یا ہی کر کہ جو سکے روگڑی نہیں وہ نہ ہی پائی بناؤں [جو کہ سیلاب

پانچواں باب

ایکے بیان میں کہ خداوندی خود عساکر طرح

سے لگا لیا اور سکے پھر اسے انتظام حال

اب میں بیان قادیان کا کہ کہ چھوڑ سکے، و خود عساکر کا جو اس شہر شہر
 تھا لگا کر ایک دوسرا دس ہزار کرنا ہوں خود تہہ رکھ کر [نہ ہوں۔]

تاکہ میں عالی نسب تھا، و شہر رکھ کر کے ہر سے یہ مشندوں سے زیادہ رہا
 کھتا تھا سو اس کے گز میں اپنی کہانی کی یادداشت درست رکھتا ہوں تو وہ اس نامی
 شہر تانگو میں کچھ سے حقوق رکھتا تھا جو اس کے لئے خاص تھے۔ علامہ ان سب
 باتوں کے وہ بڑی طاقت و غلبہ اور بہت کاشی تھا وہ اس کی خواہش سے کوئی
 نہ نہ کر چھوڑ نہیں سکتا تھا، یہ تو وہ ہی ملکیت یا حقوق یا عانت کے سبب سے خود
 تھا، دیکھ کر حقیقت کسی میر کی ضروری کے سبب سے تھا کہ جس کے باعث سے اب وہ
 تھا تاکہ میں غلام رہنے سے نفرت کرنا جو اس واسطے وہ وعدہ کرنا چکا کہ اس کے پیچھے

کہہ کرے گا۔ آغا گریس ایک چھوٹا سا دلورہم جو جانے اور چوگہ بہتر ہے۔ انھیں
تھانے سے یہ کام نہ شروع کر دیا کہ نگہ بہرہ ہی جس سے جو ابلیس کی باتوں سے
بہتر کہ اس نے اس کا بھانگہ بہرہ اپنی خوش تقریری کی غرض سے راضی ہو اور اس
شہرت پر سفید جا کر منظور کیا۔ اس کے لئے بھانگہ کھونکر اسے شہہ ہر کار میں
داخل ہوئے وہاں سے ابلیس نے سپر ہر ہاں تھا درہی سمیت اسے اور وہ کیا
کہ اسے کوئی نصیب دے اور مردانہ کی ہر وانگی اور قوت کو دریافت کر کے اسے
چاہا کہ اسے اپنے امروں میں داخل کرے تاکہ بھانگہ بھی رہی ہو حاصلوں میں اس
سے کام لے سکے۔

چنانچہ اس نے اسے بلا بھیجا اور اسے مقدمہ پر جو اس نے پے دل میں
چھپا رکھا تھا اس سے گفتگو کی لیکن اس بات میں اسے بہت نرمیہ دینا ضروری
تھا کہ نگہ بہرہ وہ ابلیس کو شہرہ کو میں داخل ہوئے اور راضی تھا ابلیس ہی اس
بھی اس کی خدمت کرنے کو کہیں ہوا۔ اسو سطر جہہ اس
طافہ نے معلوم کیا کہ خداوند موصوفہ اس کی خدمت کرنے کو
راضی ہوا۔ اسکا دل اس طرف رجوع ہو تو بھٹ پٹ سے قلعہ کا کیساں اور شہر بہ
دل بہرہ میں اسکا حکم اور آغا گریس کے چھانگوں کا نگہ بہرہ مقرر کر دیا بلکہ اس کے
وقت نام میں ایک شہرہ بھی کہ تمام شہرہ آغا گریس میں جہرہ کی اجازت کے کچھ
شہرہ پے پے چنانچہ تمام شہرہ آغا گریس ابلیس کے بعد سوا خداوند خود ختم کے اور
کوئی نہ تھا اور شہرہ آغا گریس اس سوچے سے اس شہرہ تک اب کوئی کام نہ رہا

فرنی اور خوشی کے نہ ہو سکتا تھا اس کے پاس میں اس نے ایک خبر بھی تھی جو
بہرہ میں ہے۔ قاتالی سی گستاخ کہ نگہ وہ اور اسکا قاتالی اور شہرہ بہرہ بہرہ بہرہ
صل میں بہرہ ہی تھے اور اس میں بہرہ بہرہ تھے جسٹیا بہرہ قلعہ کے بہرہ
کے سے آغا گریس راہ پر لایا گیا اور مرضی اور اس کی جہرہ میں جہرہ
کر کے سے ڈھنگ پر لایا گیا۔

نیک بہرہ بات میرے خیال سے ہرگز نہ جا ہیگی کہ جب خود خدا کا بہرہ ختم
ملا وہ کہیں نہ پند ہوگی۔ پتے نو اس نے صاف انکا کہیا کہ نگہ بہرہ سے لگے
یا و شہرہ اور خداوند صحت کے کچھ سرکار میں نہ اسکا اپنی خدمت کے سے کچھ بہرہ
کچھ دعویٰ جو حسب یہہ پر چکا تھا اس کے سے اسے بہرہ سے آقا ابلیس سے
پنی و خدا کی کی بابت بھڑکیا اور ختم کھالی اور کہ اس صعب اور جہرہ سے اور
مرتبہ پر سر فرار ہو کر گاہ اس کا سارے شہرہ آغا گریس کی کیا غاستار پاکیا کہ اس
طریق کی کیفیت بعیر و نگہ کے اور اس طرح خیال میں اسے بہرہ مکتی۔

پہلے تو وہ بہرہ قاتالیگو کے قتل کرنے کے نہ پیشہ میں لگا اور اسکی صورت
سے بہرہ ہو گیا اور اس کی باتیں سننے کی تاب نہ لا سکتا تھا وہ جب اسے دیکھتا
تو بڑھ چکیں تو نہ بہرہ اس کا اسکو دت سنا تھا اپنے
کاتلی بہرہ لیتا خداوند اس کے اس باس کا بھی وہاں

خدا کا اتفاق کی ترمیم کا ایک بہرہ ہی شہرہ کو میں کہیں دیکھائی دے چنانچہ
اس کے بہرہ میں دل کے گھر میں کہیں تک اتفاق کی صورت کے ڈٹے چھٹے رہے

نگہ سے پڑے تھے پرچہ میں یہاں خود غفلت کی نگاہ ان پر پڑی وہیں اس نے منگو
 صبا ۱۰ باب ۱۰ آیت ۱۰ اپنے پیچھے چھینک دیا۔ یہ تو سچ کی کہ میں تو منگو کے
 کتب خانہ میں بعض بعض قانون رکھے تھے لیکن خداوند موصوف وہاں تک پہنچ
 سے آسے نہ سکتا تھا۔ اس سے یہ بھی حال کیا اور کہا کہ
 ہر کوئی ہند کرتی تھی
 عاشر خراس - تکیہ
 بڑے خداوند ناظم کی ہر کیاں شہر آنگر کے قاید کے
 لئے ہمیشہ یاد دہش رہتی ہیں۔ وہ ایک چراغ کی روشنی تک نہ پہنچ سکتا تھا۔
 مومن خلاصہ یہ کہ خود غفلت صاحب کو کوئی کام بخلا نامعلوم ہو تا کجائے کیے جو نہ کے
 توانا نہیں کی پسند تا +

وہاں کوئی دوسرا اس کی مانند نہ تھا جو چاروں طرف مکی کو چہرے نکالے
 کی ہر روز طبیعت اور وہاں مصلحت اور بڑے جلال کا وہ خدا بیٹا پھر سے۔ وہ آنگر
 کی تمام مکی کو چوں میں اس سرے سے اس سرے تک اپنے ہی نشان خداوند
 بیرون تھات۔
 کی شہرت کرنے کے لئے گشت کرنا پھر تا تھا۔ اور اسے شجاع
 شہزادے کی سادی کرنے میں اپنے تئیں اس باجی اور کین جماعت میں نہیں
 کرنا پھر تا تھا۔ بلکہ جب وہ جہاں کہیں وہاں غلاموں کو پاؤ تو وہ آپ اپنے تئیں
 ان میں سے ایک کی مانند ہوتا۔ سب بُری بچوں میں وہ غیر کے چلتا اور ہر ایک
 سرارت بغیر حکم کرتا تھا +

خداوند خود بخاک حضرت عشق نامے ایک مایہ میں تھا وہ اپنے اصول
 رو بہ کرتا۔ اب ہم آیت میں ہمارے مگر لیا تھا۔ وہ اسی کی ملامت اپنی زندگی میں کرتا

۔ صرف جہانی تھا اس لئے سے گندی عشق کہتے ہیں خیر یہ شخص اور کس نے نہ
 نامے سیاب دل کی پٹی مثل شہور کی کہ جی روح دینے فرشتے ان دلوں میں
 محبت ہو گئی تھی۔ وہ انہوں نے آپس میں بیاہ کر لیا اور مجھے ایسا سعد بہت ہو کہ
 ان کے کئی لڑکے تھے مثلاً مستاج ماتے بد زبان ماتے در تک فاسیت ماتے یہ
 قیوں لڑکے کا لے تھے اور ان تین کے سوا ان کے تین بیٹیاں ہیں مثلاً مومن
 حقارت اور خدا ترک اور سب سے چھوٹی کا نام بنفہام تھا۔ بن جھوٹ کی شادی
 نہر مکر میں ہو گئی تھی۔ وہ بن سے بہت سی پیچڑ مہیا ہو گئی تھی کہ بکا خدا نہ ج
 کہ ماسکال ج پر سب اس تذکرہ کو موقوف کر د میں +

چھٹواں باب

سہر خا نگہ دین والے اس کے اور مظلوم کے ہر تئیں

اب ایسا ہو کہ سہر یود کو سہر خا نگہ کے قلعہ میں مروج سے
 یہ میں مضبوط کر دیا۔ درشتہ رعد سے ڈھلا دیا۔ وہ سے بھاگنا۔ اسے پر کیا چکا
 اب اس نے شہر مدور کی صورت بگاڑ دیا۔ وہ کیا اب خا نگہ کے بار اور کلمہ
 کچھ چھا لگوں پر بھی مہر کہ پادشاہ نقاد کی ایک شبہہ تھی وہ یہ شبہہ سہنے
 بہر زہر سی ٹھیک کٹو دی تھی کہ ہر ایک پات میں جو اس زہر میں موجود تھی وہ
 نقد دے نہ پات متا بہت رکھتی تھی۔ اس نے اپنے چچا بن کے سب سے سکے

بھی نہیں ہوا اگرچہ تانگو کے نزدیک میں لیکن میں سب کے نزدیک جنوں
 نے آئے دیکھا اور اس کی وراثی پر غم کیا سو یہ تھا کہ اس شخص کی طبیعت ہمیشہ
 جہلی ہی کی طرف مایل رہتی تھی اور وہ ہرگز نیکی کی سیلان ظاہر نہ کر سکتا تھا۔
 قادیان کو ایک شخص تھا جس کا نام نیکی فراموش تھا اور وہ بڑا متعجب شخص
 تھا۔ اس سے سراسر بات کے ورکھ یا دہنہ درائے کرے میں جڑی رہتا۔ وہ بہانہ
 نہ کاموں کے کرنے کی طرف مایل تھا جو مقرر میں بلکہ شہر تانگو اور اس کے باشندوں
 کے حق میں مقرر تھے۔ اس واسطے ان دونوں نے اپنی قدرت دراستعمال سے اپنے
 نموں اور بانی پرستہ کرنے سے حیرت میں کہیں اور عوام الناس کو بھگوارا ہوں
 میں قائم کر کے کہ کوئی اس بات کو نہ علم کر سکا کہ وہ چوہ پانی سے دور کیتے ہیں جب
 موزوں ہوں تو تمام ملک اور قلعہ کو جہاں وہ رہتے نہ جگایا گئے۔
 ان کے سوا میں نے تانگو میں بہت سے کہیں اور ملک تھے۔ ان میں
 کہ جب مرد و تہوڑا نہیں میں سے شہر کے باشندے مرد و حکم میں ہیں اور
 تیرہ ماہ سرد رہتے تھے ایک نام میں بیٹے میاں ب۔ غنہ میں معور میاں
 ضم میاں حرار میاں سنگدل میاں بیدرد۔ جہاں غنہ۔ ماں۔ راست
 میں وہ ملک میں صلح اعلیٰ میں اتوالین میں غریب۔ رسل و ہر یہ
 میں سے میاں بے اعتقاد۔ نرسو۔ ماں۔ ہر یہ چپہ نا۔
 علاوہ ان کے عام چاریت کے لئے نیکی لوگ اسی جگہ کے گئے تھے اور
 درگاہ بھی تھے مگر تاخیر و قعدہ تھا۔ وہ دیکھ دیکھ میں سب دیکھوں کی مانند

۳۳
 ملے نام و پر مذکور ہوئے حوالہ ان کے پایہ یا محالی یہ تھا کہ ہمیشہ تھے نیکی نام ہوں
 کے باعث میں مدراج نہیں کر سکتا۔
 جب بہہ دو پے کار مار میں بہہ نیکی ترقی کر چکا تو اس نے شہر کو چھوڑ
 کہی ایک مسجد میں رہے مقرر کر کے تھا کہ کیا چنانچہ اس نے میں رہے جو نہایت
 استوار مسجد میں تھے مقرر کئے۔ میں پورے کا نام اس نے طلب نیکی رکھا
 کہ کہ وہ ملے بنا گیا تھا۔ سارے شہر پر حکومت کر رہا اور تانگو اس کا قیام تھا۔
 اس کے علم سے تانگو سے دور رہے کا نام نیکی رکھا۔ یہ ملے بنا تھا
 ملک تانگو کو کہنے سے نافہ موسے سے ایک رکے تیسرا پورے کا نام تیسریں
 ملک تھا کہ اس سے تانگو نیکی کی طرح کی جڑی کی طرف سے بد کیا گیا۔ ان میں
 سے پہلا چھوٹا نیکی کے پاس تانگو تھا۔ جو سکے وہ اس کی روشنی کو نہایت
 کر کے جو کہ نے قلعہ کے مصل بنا تھا اس طرح پر کہ نیکی سے تانگو کو
 نیکی تھا کہ اس سے دور تیسرا ماں میں واقع تھا۔
 ان میں سے پہلے وہ پتہ یہ ہے میں نے علی میر یا سہر کہ سخت ہو تھا
 حکام نام میں خود تھا۔ وہ اس حالت کے ساتھ رہے تانگو کے مقام میں
 چڑھا۔ انی تھی۔ ان میں میں کا ایک ہی وہ۔ جو عجم شہر پر عامل مقرر ہو کر گیا
 جس رہی یہ بھی نہیں میں کا ایک تھا جو پہلے شہر مذکور رہتا تھا۔ اس کے اور وہ
 جو تانگو شہر میں تانگو پر عامل تھے یا گیا تھا۔ اس کا ہم ہم نے قیام میں رہتا تھا۔

تھا ایکس جیڈس ٹکٹ کا یہ تھا کہ اسے وہ دوسرے سے ملے تھے۔ اس شخص نے شوشا پرستی میں اپنا خط لکھا تھا کہ وہ اس وقت دروس الٹی میں بھی مصروف ہو رہی ہے۔

ساتواں باب

اس کے بعد وہ اپنے ساتھ لکڑی کی سڑی کی خیر باد اور کے

درآمدیں کھائی اور اسکے — حکم کے مطابق

ابہائیس نے چے نہیں سہاست بھی اُس نے ناگزیر کے ساتھ اُسے
پنے لئے اُس میں قلعہ بندی کی تھی اُس نے قلعہ عجبہ دروں و وجہ کر کے
سے آوی مقرر کے تھے اُس نے قلعہ کی تعمیر کو مکے کے پرے بنی شہرہ لیس
کی تھی۔ اُس نے قلعہ شہرہ کی کتبوں کو حیرت کر کے بنی بیوہ و تھوٹھی ہائیں
پھیلائی تھیں اُس نے اسے حکم دیا مقرر کرنے تھے اُس نے اپنے سے
نئے نوچے تعمیر کے تھے ورنہ کی حفاظت کو سطرے ہی طرف سے لوگ مقرر
تھے درجہ سب اُس نے اسے کیا کہ کر مقرر کیا، مگر کیا اسیر حاکم کو
کوئے و سہاست بجا ہے +

ابن تمیمین کہہ کر اس وجہ سے کہ تمہارے ہی دین میں میرا نام بادشاہ
 نے درکار کیا ہے کسی نے اس سے پہلے کہ کوئی اس کا شہرہ نہ ہو کہ اس کا نام کسی نے
 برباد ہو گیا تھا + یہ کہ وہ تو نہیں ہے، ایک وقت مصوری کے عہدوں میں

نہ ہمارے ہاں کی جڑاوت میں اسکو پہنچنے سے پہلے کہ اس کی جڑاوت سارے، اردو کی جڑاوت میں
 ۱۰ تا ۱۲ سال تک بھیس میں رہے ہیں

پہلی پہلہ کہ یونگر اٹلیس کا قاتل گرد چرچا کہ وہ لوگ سہوکار بے عیب تھے بلکہ
 حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ فرشتہ تھے۔ دوسری پہلہ کہ اُس نے وفات پائی سے
 اُس کے امیر الامراء اور سردار جیسے کثرت و مقابہ کو جب وہ شہر کے نو بزرگ
 کے ساتھ قلعہ ملک پر کھڑے تھے۔ ان کی تیسری پہلہ کہ یونگر دیر در در بعض بعض کچھ
 میں کہ مگر تھے اور بعض کہ توقف جیسا کہ سانس کے نقصان سے حاکم ہوا اپنے خدائی
 احمد و نور اور سپاہ و مشا و القاد کے حق میں دیکھا یا پاک ایک ایسی کے
 شہر سے کہ ماکہ وہ بدست و جمع بھی تھا جس میں اس نے سب سے
 کثرت و جمع سے پہلے بھی کہا کہ سہوکار کس کو جمع ہی نہ پہنچتا تھا
 کہ نہ ایک قہر مٹی ہی سخت سلام کی تھی چو کہ مشہور و معروف لوگ سادہ لوح
 تھے۔ ان لوگوں نے یقین کیا کہ جو اس نے کہا سوچو جو دروہوں سے اس کی
 جہالت کے بڑے پچانگ کہ اس کا حال پچانگ ہو نہ دیا اور سکون سے
 ساتھیوں کے مشہور دستہ کا گھر سے آئے۔ یہ بعض یوں دیا اس نے
 یہ بھی بیان کیا کہ ابلیس نے وہ نافرمانی و حضرت قاتل لوگ کے ساتھ کیا
 سنا کہ یہ بچے اُس نے ان کو رتہ در در اعتبار کے ہر ایک ساتھ یہ خارج کر
 کر پھر اس نے یہ بھی ہلاک کیا کہ وہ دروہ و حاکم و اس کا گھر دہلی چو کہ

ہی ایسا مقرر حضرت علی بھی اور اس دن سے تمام شہر میں گھنٹس کرتے رہتی
کی اور شہریوں کو اپنی راہوں میں تسلیتیں کی جاتی تھیں۔

اس نے یہ بھی کہا کہ خدا واسکے جوتھا کہ کوثر امتیر ہوگی جو خصوص
اس بات کے باعث ہے کہ اہلس سے تمام گھر کی سب صفیاں گھنٹوں کو اس کے
قبضہ میں کر دی ہو۔ اور یہ کہ سیاں گدی عشق خداوند خود بخود کی سرکش کے معلوم
میں اسکا مایہ بنایا۔ ہاں قاسم مذکور نے یہ بھی کہا کہ اس راکشس یعنی خداوند
خود بخود نے بادشاہ، نقاد کا، علامہ، انکار کیا اور اہلس کے ساتھ وفاداری کا
عہد و پیمان کیا ہے۔

قاسم مذکور نے یہ بھی کہا کہ علاوہ اسکے اس سے بادشاہ دہیئے سرکش
فالم نے اس کا مور کھراب پر پاؤں پر اسے شہر کا ایک نامور اور قاناگو اپنی
طرف سے مقرر کیا ہے تاہم کی حکم میں اس نے ایک کو مقرر کیا جسکا نام ہے تہ
تھو اور قاناگو کی حکم میں بنی ہر اموش نامے کو مقرر کیا۔ دیکھو رووں
اسکا مقرر کے پاؤں میں ہر تیرے تھے اس قانا قاسم نے اسے چنگ پہنچا
کہ اس قسم کے سٹے دیکھیں اور حکم اس سے مقرر کئے تھے اور کئے تھے تاہم
میں بہت سے مصروف تھے اور جگہ دیکھو۔ یہ بھی تھا کہ تھیں۔ اسنے یہ بھی
کہا کہ جو میں پہلے بھول گیا تھا کہ یہ کون کون سے تھے تاہم یہ مسیح یہ تھا کہ اس
بادشاہ و علاوہ اس کو پھر یہاں ہر بادشاہ نے اسے اسے خود کی بات سے
اسکا مقابلہ کرتے تھے خوب لڑائی ہوئی تھی۔

مرکارہ مذکور نے ان ماجروں کی بیان عدوت میں میں کیا مگر بار بار ہم
انکے ہاتھ اور سکا میں اسے پڑے اسیر وافر اور ترقی و ترقی کے وہ ہیں جو
بیشے بلکہ حقیقت انہوں نے یہ ساری کمانی شتی بھی اگر کوئی وہیں موت تو تھو
گرتا کہ کیا تھا۔ ہر دو ماسف و ہر دو اس نہیں ہے کہ اسے تاہم جس گیا ہر ایک پر
جو اس کے چھائیہ عداوت ہاں شاہ اس کے بیٹے نے سب ماجروں کو بہت
اس سے بہتر پیش میں سے معلوم کیا تھا اس اگرچہ انہوں نے اس کی بات کسی سے
وہ کہ میں کیا نہیں تھا تاہم کی غلطی کے سے انہوں نے بہتر تہ تدبیر کر رکھی تھی۔
اس میں بھی تاہم وہ بھی تھا کہ کی پختی کی تاہم پڑی میں شریک ہوں اسواٹے انہوں
نے بھی ہر جگہ اس کی برادری پر قائم کیا کیونکہ بادشاہ نے عدت کیا کہ اس سے

دیکھو یہ اور تم یقین ہو کہ اسکا میں اس مقدس میں [اسے یہاں وہاں
اس سے ذرا سامنے پیچھے ہوا ہے اسکے ہاں اس نے بھی تاہم ہوں انہوں نے
ان سب پر اس کے اور گرو تھے ثابت کیا کہ وہ اس نامور تھو تاہم سے تھو
پر شفقت رکھتے ہیں خیر جبکہ بادشاہ وہ اسکا مٹا وہوں ملوکانہ میں گئے
وہیں نے پھر اس تدبیر پر انہوں نے بہتر سے فہرہ بھی قی عدت کی بیٹے صلیح

تہ تاہم اسے معین پر ہر ہر گناہ سے صلیح یہ تھا وہ پھر [اسکے بار بار
ہاں کی جگہ میں کہتا ہوں کہ اسے طور پر کہا گیا تھا اسکا کہ جس سے ہاں وہ
اسکا مٹا وہوں اپنے سے اپنی بڑگی اور عطا ہوں اسواٹے اس مشورت کے
امداد اور اسکا میں جو ایک حسین اور خوش رو تھیں تھو ہر جگہ ہاں

اور شریف و نجیب جو وہاں حاضر تھے کس قدر اس کام سے خوش ہوئے ہیں پتہ
 تو وہ پس میں کانا چھوڑی کر گئے اور بعد اسکے بادشاہ کے محل میں اس سرے
 سے اس سرے تک شہر پہنچنے لگا سب کے سب اس محل میں داخل ہوئے وہ سے تعجب
 تھے کہ بادشاہ اور اسکا بیٹا دونوں پر خستہ شہر تانگر کے لئے ایسا تھا جس میں
 اس دربار کو فروغ بادشاہ یا بادشاہت کے واسطے کوئی کام نہ کر سکا جس میں بادشاہ
 اور اس کے بیٹے کی محبت کی مشہرت جو وہ تانگر کی بابت رکھتے تھے۔ مرنے لگا۔
 دربار اسیر و غلام اور مستغنا اسے اس پر خوش نہ تھا کہ یہ بہرہ و برہی میں
 رہے بلکہ بہرہ و غلام کے یہ وہ تھے جو اسے میں نہیں لئے تھے اس کے عالم میں خبر
 کی کہ تانگر کو یہ خبر عیاں نہ گئی تھی اس کے کانوں تک پہنچی وہ نہ یہ
 زخمیدہ ہو کہ وہ تم یہ خیال کرنا چاہتے کہ بہت پر خلاف ایسے ایک بار وہ کی خبر
 پانے سے وہ بہت گھبرایا ہوگا غیر اسنے دل میں تھوڑی دیر تک فکر کر کے کہ
 اس نے یہ چار باتیں شہر میں :-
 پہلی کہ بہت خبریں یہ وہ خوشخبری تھیں کہ بہت شہر تانگر کے لوگوں تک
 پہنچنے پائے کیونکہ اس نے چننے میں کہا اگر ایک مرتبہ وہ جانے پائیں کہ
 ان کا گلا بادشاہ الغادر اور اسکا بیٹا کاویل و دونوں شہر تانگر کی بھائی کے
 لئے بندش کر رہے ہیں تو سو تو تانگر کے گھم سے باغی ہو جائے اور میرے ساتھ نیکوئی
 سے بھگوانے اور اپنے قدیم بادشاہ سے بھر جھانسنے میں کہ کیا نظر رکھتا ہوں
 اب اپنا یہ دارا اور کرتے کرتے اس سے وہ غرور و عجز کی پھر چھوڑا

۴۱
 سے تاکہ اسے ساتھ حکم بھی دیا کہ دن رات شہر کے سب چٹانوں خصوصاً
 ان چٹانوں اور چٹانوں کی خوب حفاظت اور رکھوالی کرے کیونکہ اس نے کہا
 کہ میں ایک اور سے کی خبر سنتا ہوں یعنی یہ بادشاہ کہ تم میرے ساتھ شہر کے چائیں
 تانگر اپنی پہلی غلامی کی حالت پر پھیر لایا جائے اس کے کہا میں جب یہ نہیں کہ یہ
 سب اور وہ جو ممکن نہ تھا جیسے کہ ایسی خبر تانگر میں داخل پائے نہ ہو اگر اسے
 اس کے گھبر و جانیں اس سے خبر نہ دین خیال کرتا ہوں کہ [خوشحال ہوں کے جس کام کرنا]
 یہ خبر میرے سے سہاگ نہ ہوگی جیسے مجھے نہیں روک میرے لئے ہی اچھا نہیں
 ہو وہ میں خیال کرتا ہوں کہ اس وقت ہماری ساری داناوی و خبر دانی اس
 بات میں مومن کہ ہر ایک ایسی خبر کو جس سے ہمارے لوگوں کو نجات پہنچے خصوصاً
 اس راز میں اس سے اس سے خداوند میری یہ راز جو کہ اس معاملہ میں تمام
 اہمیت میں کرتا ہوں بہت روز مرہ شہر کے ہر ایک چٹان پر در در و مضبوط
 جو میدان میں یہ لوگوں نہیں تم معلوم کرتے ہو کہ اس سے مدیا کرنے کو اس میں رکھ
 اور ان کی تائیں کر دو اور ہر ایک کے کہ تم صفائی سے معلوم کر دو کہ وہ عاری ہی حکومت
 کے خبر خود میں ان کو بھرتا آئے نہ وہ سوا اس کے نہیں ہے کہ میں نہیں ہوں
 حکم دیتا ہوں کہ چاروں سویتہ شہر تانگر کے اور رکھو دے [اس سے کہ چھوڑا]
 جس دران کو یہ اچھا ہے کہ جب کسی کو میرے خلاف [ان کا کہنا]
 بدش و نہتے دیکھیں بالغادر اور غلاموں کے چاروں کی بہت بات کرتے نہیں
 تو ہمیں وہ نہیں اور ہر ایک کو نہیں :-

چنانچہ کہنے کے مطابق ہوا کہ خداوند خود مختار سے اپنے غلاموں کو اپنی بات
 مانی اور بڑی خوشی سے اس کے حکم کو بجالایا اور ہر ایک کو اس طرح کی ہمت
 دے کر کہ ہر کسی کو کہیں جاسے چاہتا ہو اسکو ہر جگہ سے یا جو قانگہ میں یہی جہر
 لے کے آئے جاسے اسکو ہر جگہ کے اندر سے روکا جائے۔
 اور دوسری وجہ یہ ہو چکا تھا کہ ہمیں سے قانگہ قانگہ ہر ایک کے
 اپنے معتقد ہمارے سے معتقد اور ہر ایک کے لوگوں سے ہر ایک قسم کی اور نہ سے
 ہیبت ناک عہد بند ہو یا جیت کہ وہ اسے دوس کی حکومت کو کبھی ترک کریں
 نہ اسے وقار یا سے بڑھادیں اور نہ اس کی تربیت کو پس ڈالنے کی کوشش
 کریں مگر وہ اسکو اپنا جلتے اسکا اقرار کریں اور یہ قائم رہیں اور مان میں کہ وہی
 انکا جیتی ہو شاہ ہوا اگر کوئی اب یا بعد سے کسی پہلے سے یا شریعت کے
 ذریعہ سے یا کسی اور طرح کا یا حق قانگہ پھاہر کر کے اسپر دعوئی کرے تو بھی وہ
 اسے نہ چھوڑیں شاید یہ خیال کر کے کہ القادر کو بھی یہ قدرت نہیں ہو کہ انکو
 موت اور جہنم کے اس عہد سے بچھڑا دے اس شری ہوا کہ شرط سے بھولے
 یہاں وہ اب جلتے۔ اور تاگر دالے نہ چھپا سکتے اور نہ انہوں نے کچھ میں پہن کر
 مگر جیسے کہ چھوٹی چھلی بڑے مگر چھپنے کے سہمہ میں جو انسی طرح وہ بھی بغیر چھپے
 سے نکل گئے کہ وہ اس بات سے مجبور ہوئے نہیں بلکہ نہیں اپنے
 اس عہد یا از عالم بادشاہ کے ساتھ ویر و قادی کا عہد یا غرض سے پر لاف زنی

اور خیرا در قسم کھائی کہ ہر ملکوں میں جس کے اپنے پڑائے نہ، وہ کوئی کی خاطر
 ہی نہ چھڑینگے اس طرح سے، ہمیں سے سپردہ قانگہ کو مضبوطی سے باہر
 افسر کی مگر شک نے جو کہ کسی اپنے نہیں سلامت نہیں سمجھتا پھر اسکو
 ایک دوسری جہم کی طرف دہل کر اسکا اور اس سے بھی ہی قانگہ مگر ملکین ہر تو
 نہ قانگہ کو رو دود تر شاپ کر کے نے چنانچہ اس نے یہاں غلیظ نامے کے ہاتھ
 سے ایک کھونے میں شہرت پرست حیران حضرت سرور
 ایک کا عہد رکھا یا اور اسے بھانگوں پر پکایا اور اس سے
 یہ سپینے درستی شاگردوں کو جو قانگہ میں تھے بازت بخشی کہ جو کچھ ان کی
 ذاتی خواہشیں ان کو کرنے کے لئے اسکا میں میرے ترک سے کریں اور کوئی
 اس ان کے بادشاہ کی دھمکی دیکھ کر ان کی مرضی پوری کرنے سے نہ روکے
 نہ روکے۔

اس نے یہ حکام ان دو ہوس سے کہ تاکہ پہلے شہر قانگہ کو پر کھڑو
 دیا جاسے، یہ کہ جب انہیں ضرورت کہ ان کی ان کی تیر ہوئی جو وہ عین ملک
 نہ نہیں اور نہ اس کی چھائی کے قابل ہوں کہ کدھل یہ بات سکھاتی ہو کہ جس
 قانتات زیادہ تر گنہگار ہوتا جاتا جو ای قدر صلی کی یہ بھی کم ہوتی جاتی ہو
 دوسرا سبب یہ تھا کہ اگرچہ ان کے بادشاہ قریب ان خدا سے انکی
 ان کا عہد کیا ہو لیکن جب وہ شہر قانگہ کے ہوتے کہ ان کا کوئی دیکھو
 نہ پے عہد سے چھپاتے اور ان کی ان کی کچھ کر کے اس کے کہ کدھل

عقلمندی اور ہمت
 اور کدھل اور عہد

تھا کہ اتفاقاً درودس سے اور اسکا بیٹا غازیل بھی پاک جڑوں سے بات نہ کر سکتا تھا۔
 مگر انگریزوں نے اسے معلوم کی تھی کہ یہ ایک بڑی اور شرارت کے سبب سے واپس نہ
 تھی۔ سچا ہر سے گرایا گیا تھا۔ اور سو اسٹے اسکے نزدیک اس سے زیادہ اور کوئی
 معقول تدبیر کا نہ ہو سکتی تھی کہ آغا نگر کو یوں گناہ کے اسید سے بھرنے کیلئے بھی
 وہ ڈرتا تھا کہ یہاں یہ گھر بھی ٹوٹ جائے اسلئے اسنے ایک اور تدبیر اختیار کی تھی
 دروغی اس نے آغا نگر کے سبب باشندوں کے دل میں یہ خیال ڈالنے کی
 کوشش کی کہ اتفاقاً شہر آغا نگر کو اچھڑنے اور اسے بالکل نیست و نابود کر دینے کے لئے
 ایک فوج تیار کر کے تاجپور پہنچے اس نے اسلئے کیا تاکہ اگر کوئی جبروں کی بانی کی
 بابت اس کے کانوں تک پہنچے تو جبر پر سخت جوش لگے تاکہ اس سے جیسا کیا کہ
 اگر میں پہلے سے اس سرکھیلار کھوں تو اوپر نہیں جو اسلئے جہاد میں لگی اس میں عجب
 مروجہ جنگی کیونکہ آغا نگر کے باشندے جب یہ سنیں کہ دورانی پانچ گنے تو وہ اور کیا کھیلے
 مگر یہ کہ اسلئے پہلے سے یہ ہیں کہ اتفاقاً ہم کو خیریت کر لیا۔ وہ کہنا کہ اس دروغ
 سے سوچے کیلئے اس نے شہر دھوکے کے سبب باشندوں کو بازاریں بلو بھیجی
 اور وہاں اس سے مکر تھیں رہاں کے ساتھ وہیں منتظر ہوا۔

نوں باب

پلیس کا مکر آغا نگر کے اسلئے صلاحتہ نہیں

درودس کے مصلحتوں کا تذکرہ

صاحبزادہ درودس سے مہربان و متواضع کو خوب معلوم ہے کہ تم سب میری طاقت
 بابت ہو اور نامہ مشہور آغا نگر کے باشندے تم جانتے ہو کہ روز اول سے
 تک میں تم سے ساتھ کس طرح رہا ہوں میں نے تمہارے ساتھ کیا کیا کیا
 کہ جو در تم سے میرے زیر حکومت کسی آدمی اور بڑے بڑے حقوق کا مرقہ ٹھیکہ
 مجھے تین تین کر کے عید تہادی وزیر کی عزت کے لئے در تہادی رضا مندی اور
 شہر کی کے لئے ہو یہ سب اسی سبب نامہ آغا نگر کے لوگ چاروں طرف ایک
 نصیحت ہی میں شہر آغا نگر کی نصیحت کی خواہش میں ہی ہر سو اسلئے میں تمہاری
 خاطر غفلت ہوں کیونکہ محمد کوئی محال سبیل ایک لوہا پوش مردہ سے
 خیر ملی جو اور اسکا حق ہے کہ صحیح خیریت کہ تمہارا قدیم بادشاہ اتفاقاً ایک
 فوج بھرتی کرتا ہے تاکہ تم سے مقابلہ کرنے کو آئے۔ تم کو تنوع و تنوع سے بہت
 ہوا کر دے سنو آغا نگر کے لوگ بھی سبب ہو کہ میں نے اس وقت تم کو باہر
 نکالا کہ تم سے مشورت کروں کہ اس حالت میں کیا کرنا بہتر ہے میری بابت
 یہ کہ تم میں صحت تھا ہوں اور اگر میں اپنی سلاطین پہ ہوں تو سچ ہی ہے
 کہ تم میرے مکتا ہوں اور میں آغا نگر کو کھل خاطر میں ڈاڑھوں لیکن میر

دل تم سے اس طرح پرست ہو گیا، کہ میں تم کو کسی طرح سے چھو نہیں سکتا
بلکہ میں یہاں تک تمہارے ساتھ رہنے کو راضی ہوں کہ کیسی ہی بلا
بھری کیوں نہ نازل ہو سپردی میں تم کو نہ چھوڑوں مگر تانگر کے باگو تم کیا
کہتے ہو کیا اب تم اپنے قدیم دوست کو چھوڑ دو گے یا میرے ساتھ رہنے
رہو گے۔ تب سب کے سب ایک دیاں اور ایک دل ہو سکے یا ہم بچاؤ لے
جو حضور کی بہتری میں چاہتا وہ واجب القتل ہو۔

تو نہیں پھر بلا ہم لوگوں کے لئے مافی کی امید کھا عشت ہو
[سید و سید سخن] کیونکہ ہونہ کی طبیعت ایسی ہو کہ جو کچھ سر کرنے کی وہ
راہ ہی نہیں جانتا فی حقیقت شاید جب وہ پہلے محاورہ کرتے تھے تو وہ
جست کا ذکر کر چکا اور سید ہامی سے رحم کرنے کا وعدہ بھی کر چکا تھا۔ اس طرح
چ سے ہونے رحمت آتا تانگر پھر مالک بن بیٹھے۔ اس سے کچھ ہو کہ تم
اور بھی یقین مت کرو کہ نہ سب ایسی باتیں ہم کو مصوب کرنے کے لئے
ہیں اور ہم کو اپنی ہر حق کی نشانی بنانے کے لئے۔ سویری صلاح تو
یہ ہو کہ ہم میں سے ہر سے لیکے چھوڑے تاکہ سب اسکے روکنے کا
تقدیر کریں اور اس کی کوئی بات یقین نہ کریں کیونکہ اسی دروازہ سے
یقین کے دروازہ سے ہمارا خطرہ داخل پائیگا۔ سو کیا ہم پھسلے ہیں
درجیان کا نقصان اٹھائیں میری امید یہ ہے کہ تم ہر بات سلطنت کے

امس سے خوب آگاہ ہو اس سبب سے تم اپنے تئیں ایسی درو انگیز
دانی میں نہ ڈال دو گے۔

اب فرض کیا اگر ہم اپنے سب اسے سونپ دیں اور وہ ہم سے
مصلحتوں کی جہاں چائے تو بھی نقطہ کی جان بختی ہوگی چہ تانگر کے بیروت
نہیں لیکن اس سے تم کو جو شہرہ ہو کرے، ضرر ہو کیا حاصل ہوگا حضور
مذاہب میں نے سرفراز کیا اور جبکی بزرگی مجھ سے چٹے رہتے سے

عاجل ہوا پھر دین کیا کہ اگر وہ تم میں سے ہر ایک [مجدد سخن] بات
کہ جان دے یا یقین نہ کہ وہ تم کو پھر کسی غلامی میں ڈالے گا جس میں تم
ان کے عقیدے یا اس سے بھی بدتر تب تمہاری جانیں ملک کیا فائدہ پچھائیگی
ہم اس کے ساتھ ایسی ہی خوشی سے گزریں کہ وہ جسے جیسی باب تم کرتے
نہ نہیں نہیں بلکہ تم تربیت کے باہر ہو گے جو تم کو یہاں تک دیا لیگی
کہ تم وہ کرنا چاہتے ہو جس سے اب نفرت رکھتے ہو۔ مگر تم میرے مو تو
نہ بھی تمہارا ہوں۔ ہمارا نہ طو دیر نہ درد تاکہ علاموں کی مانند زندگی
ٹانے سے بہتر ہو لیکن میں کہتا ہوں کہ غلام کی زندگی کی سکے نزدیک

یاد وہ ہو گی کہ تانگر کے [مجدد سخن] جان خود۔ وہ تانگر کے ہونے لگیں
ذبح لغاؤ کی نثری کی ہر ایک صدائیں جو چہرہ آتا تانگر [مجدد سخن] سے جو کچھ ہو
کے خلاف ہی بجز حوائج کے اور کچھ نہیں ہو۔ نہ مہربانی کر کے فکر مند ہو کر کہ
نہیں سننا ہوں کہ وہ آتا ہو۔ اٹھو ہتھیار ہاتھ میں لے تاکہ جب تک نہیں

فرست ہو میں زنی کے چکر کرب نہیں سکھلا دوں تہہ اس سے خیر
 میں کھٹا موس و وہ میر سے پاس میں ہاں کہ وہ سر سے لیکھوں
 شک کا لی ٹہرا کر تم اس سے اپنے تئیں بھائی تیج کر تو میر سے ہر کی فوج
 تم پر حملہ کر کے تم کو جہاں تک مار سکے مارے میر بھی نہ لکھتے نہ پہنچتے
 نہ وہ سٹے خوشی سے میر سے قلعہ میں پہلو و رہتے تئیں زنی کے لئے
 مسلح کر میر سے پاس خود وہ سب کا سیدہ بند تدار سپر و رکھتیں
 جو جس سے قہ جنگی مردوں کی مانند لڑ گئے +

۱۰ میر تو دیا ڈپ بہر کہ جو کچھ تم کرو پاس طرح تم اپنی زندگی بسر
 کرو یہ نہ امید رکھو کہ مجام عکلا سوگا یہ وہی جرنیل پاس تھا جو کہتے تھے
 [مشتاق آباد] کہ تم جیت کرینگے اگرچہ اپنے دل کی سرخشی میں طبع پاک
 کشمیری پر نشہ بڑھائیں یہ تو مودہ مستحیا وں میں سے ایک ہو دو جو
 کوئی سے رکھتا اور اسے رہتا ہو پیر نہ تیر نہ بڑھی تہہ رہ نہ حال
 ہر کر سکتی وہ نہ غر پہنچا سکتی میں سو سٹے اسے میں ہوا تو بہت
 سب غریب سے بچ گئے +

۲۰ میرا سینہ بدو سے کا سینہ بند ہر اسے میں نے اپنے
 [مشتاق آباد] ملک میں تیار کر با تھا اور میر سے سب سیاہی اس سے
 سچ میں سلیس زبان میں اسے سنگدل کہتے ہیں بھتے ابدال جو
 کہ ہے کی مانند سخت ہو وہ پتھر کی مانند ہے جس در اگر تم رکھو وہ در

اسے پاس رکھو تو رحمت تم کو جیتیگی اور نہ عدالت تہیں ڈرائیگی بوند
 یہ وہ تھیں تم سب کو جنہیں اتحاد سے غرت آتی ورج میر سے جھنڈے
 کے لئے شے کے مقابلہ میں میری طرف سے لڑ گئے نہایت ضرور ہو +
 ۱۰ میری تلوار تک جیجہ ہو جو جہنم کی لگ سے جلتی ہو اور جو اتحاد

در سکے بیٹے و اس کی راہوں و اس کے لوگوں
 کو برا کہتے کے لئے تم جو عافی ہو اسکو استعمال کرو
 کیونکہ یہ نہ سزا لا مر تہہ آرمائی گئی ہو جو کوئی اسے بیٹا ہو اور اسے اپنے پاس
 رکھتا اور اسکا ایھا استعمال کرتا ہو جیسا میں یہاں سے وہ کبھی میر سے
 دشمن سے انقلاب نہ ہو گا +

۲۰ میری سپر ب یاف کی جو کلام کی کسچی برا عہدہ کرنا
 [مشتاق آباد] و اس سے کہ جو اتحاد کے مصافح کی جوتے
 [مشتاق آباد] نہ ہو اس سے شہر یا ہو حروہی میں نہ ہاں
 [مشتاق آباد] ۱۰ ۱۲

دھال کو استعمال کرو ہر بڑی کوششیں اس پر ہونی ہیں اور یہ سچ ہو کہ
 بعض وقت وہ ٹوٹ گئی ہو لیکن وہ جبکہ پاس خانو نیل کی لڑائی کے جو
 اس نے میر سے بدو سے کی ہو تو سنتے ہو جو اس کو اہی دیتے ہیں کہ وہ
 فنی کی ہے یہی کے سبب بہت سے ہجرے نہ دکھلا سکا اس ہتھیار کو
 سستی سے ہاتھ میں لینے کے لئے بہ چاہئے کہ کسی بات پر جو چہ ایمان
 نہ لانا کسی قسم کی یوں نہ ہو یا کیسے ہی معتبر سے کچھ نہ کہی گئی ہو نہ مند

اگر وہ عداوت کی کہے تو کچھ مدد نہ کر دے کہ وہ رحمت کی کہے تو کچھ نہ کر دے اگر وہ قرار کرے اگر وہ قسم کھائے کہ جو آقا نگر کے لوگ پھر نہیں آئیں ان کی برائی نہیں بلکہ بھلائی کرانگا تو بھی جو کچھ کہ گیا تو اسکا جیست کر دے مگر سب بات کی چوٹی پر اعتراض کر دے کہ بے ایمانی کی وجہ سے مسیحا مجھ سے بھلا تھا یہی تو وہ میرے بندوں کو دیکھا مناسب ہو بلکہ وہ ایسا کرتے ہیں۔ اور جو اسکے خلاف کرتا ہو مجھے پیار نہیں کرتا اور میں اسے سوا دشمن کے دیکھ نہ بھولتا۔

یہ بلیس نے کہا کہ میرے تابع بھیا۔ وہ میں سے ایک مستحب ہو گئی اور پلے۔ روح جو اپنے وہ روح ہر ایک ہی راہ گزیرا۔ وہ دست کے سے پکارنے سے نفرت کافی تو اسنے دیر سے تھا تو پیش دست اسکا استقبال کر دیا رحمت کی واسطے چلانا اگر ہم میرے ہر ڈر کر۔ نہ نہ نہ کہ وہ دلا دلا مرد بھلا جو اس نے یقین ہو کر کہیں سے اسکا سے سوئے بھیا۔ وہ سب سلج گیا تو اس واسطے تھوڑے کے پاس رحمت کے سے چلانا تم سے وہ جو جو نہ سمجھوں کے سوا میرے پاس انگری آگ کی ٹکٹیاں تیر دروت میں جو میرے سنی ہنسیا ہیں اور ایسے ہیں کہ وقت پر کاد گر ہوں۔

ہوتے دمیں کو کھستروں اور ہتھیاروں سے ان مسلح کر دینے بعد وہ آپ نے سے اسطور پر مخاطب ہو کے خطاب کرنا جو سینے وہ چوہا یاد

کہ میں بن ہمارا حقیقی بادشاہ ہوں۔ تم نے قسم کھائی ہو۔ عہد۔ ہو کہ تیری طرف۔ میرے معاملوں میں سے رہو گے میں ہوتا ہوں۔ اسے یاد رکھو۔ اور اپنے تئیں آقا نگر کے دلا دلا اور ہر دروہ چلائے اس ہر بات کو بھی جو میں نے بعیر تمہارے سوا نہ کرنے کے تم پر بھلائی ہو یا رکھو میں نے تم کو خانسری چیزیں بخش دی ہیں اس واسطے کہ میرے آقا نگر کے شہر بروان حقوق و برحق دست اور آواز دیں و مستغنیوں۔ و عزتوں کو جنہیں میں نے تمہیں بخش دیا ہو یاد کر کے ان کے مدد میں آجی و کار داری و کھلاؤ اور اس سے زیادہ کو نہ ایسا مناسب وقت اس کے کہ اسے کا جو گا جیسا اب ہو کہ جب وہ میرے چاہتے ہیں کہ میری حکومت کو جو تم پر ہو اپنے ہاتھوں میں لے لیں میں سب کچھ کہہ چکا ہوں۔ ایک بات و باقی عریسے اگر صرف یہی ایک رکھنے یا ہمدے میں ہم ثابت قدم رہیں گے اس پر غالب آئیں تو اس میں کچھ شک نہیں ہو کہ ایک تھوڑے سے عرصہ میں تمام جہان ہمارا ہو جائیگا۔ اور میرے دلی دوستو جنگجو وہ دن آجائے اور میں تم کو یاد شاہ شہر ادے اور اس کے بناؤں تو وہ ہمارے لئے کیسی مردانگی کے دن ہونگے۔

دسواں باب

الحقاد کا بیس پر چڑھا دیا گیا کہ یہی تہری کرنا ہے سرور

سدا میں عدا کو اور انکا قتل کرکے ہر دم ہونا

ایلیس نے یوں، آتا گر میں ان کے حقیقی در نیک بادشاہ اعدا
کے مقابلہ کے لئے اپنے نوکروں اور رعیتوں کو وسیع اور آگاہ کر کے
شہر کے چھاگروں پر، ہرے شگبیاں بٹھائے اور تپ قلعہ کی طرف جو
سکا مقصد نظر تھا اس کی رعایا بھی اپنی خواہش اور مرضی، یکس گئی
بہادر ہی دکھلانے کے لئے اپنے ہتھیاروں کی ہر روز مشق کرتے، در یک
دوسرے کو جنگ کے کرب سکھاتے، انہوں نے اپنے مخالفوں کو شکلی
بھی دن در اپنے ظلم کی تفریض گائیں اور انہیں یہ کہنے بھی دھمکیا کہ
اگر معاملہ یہاں تک بڑھ جائے کہ ہمارے بادشاہ اور اعدا کے درمیان
جنگ واقع ہو تو اس وقت ہم دکھلا دینگے کہ ہم کیسے مرد ہیں۔

اب یہ مرا کہ اس تمام عرصہ میں وہ نیک بادشاہ جسے شاہ اعدا
شہر کا گروں کے حیلہ بادشاہ ایلیس کے بچہ ظلم سے بھر نکال
لینے کے لئے ایک فوج بھیجے کی تیاری کر رہا تھا لیکن پہلے اسنے انکو
چند پیشہ کاروں کیل بہادر کے ماتحت اور پیشواؤں میں بھیجنا مناسب نہ دیکھا
ہے بعض خاصوں کے ماتحت تاکہ پہلے ان کے ذریعہ سے آتا گر کی

طبیعت دریافت کرے اور یہ کہ آیا ان کے وسیع سے وہ اپنے بادشاہ

کے مطیع ہوتے ہیں یا نہیں حوج مذکور چالیس ہزار

سے اوپر تھی اور اسکے سب آدمی پہتے تھے کہ چونکہ وہ خود بادشاہ کے اعدا
سے آئے تھے وہ ان کے برگزیدہ تھے۔

فوج مذکور ماتحت چار قومی پہرہ داروں کے آتا گر پر چڑھتی ان
میں سے ایک ایک شخص دس دس ہزار جو ان کا ماتحت تھا اور ان کے
نام وستان بہہ میں پہلے کا نام بنی اعدا دوسرے کا نام کپتان الزام
یسرے کا نام کشتاں عمل اور چوتھے کا نام کپتان سپاست تھا یہ
چار تھے جنکو اعدا نے آتا گا کے پھیرے لینے کے لئے روانہ کیا تھا۔
ان چار شخصوں کو جیسا کہ مذکور ہوا بادشاہ نے آتا گر پر چڑھائی
کرنے کے لئے پہلے بھیجنا مناسب دیکھا کیونکہ ہر ایک جنگ میں وہ انہیں
جا رہی تھیں اور ان کو ہر دل کے طور پر بھیجا کرتا تھا اس سبب سے یہ
بڑے زبردست درنا تر اشدہ وقتے وہ مرد و چھیڑ [پرواہیتہ]

بھاگنے میں قابل تھے اور ہر کے زور سے ہی راہ بناتے اور انکی
سپاہ بھی انہیں کی مانند تھی۔

ان چاروں میں سے ایک ایک کو بادشاہ نے ایک ایک
استان دیا تاکہ وہ رایا جائے۔ اسلئے کہ اسکا دعویٰ راست تھا اور اسلئے
تھی کہ آتا گر پر اسکا حق تھا۔

پہلے کہنیاں بنی زعفران کی تھوڑی سی مقدار لے کر اس کا قلم تھا وہ اس کو دس سو بار
 دھو کر دس گئے تھے اس کا نشان رہا یہاں گرج تھا
 اس کا پیرق سیاہ تھا ۔ اس کا تھوڑا سا سونہرا کھلی تھیں ۔

وہ سونہرا کہنیاں (زم تھا) اس کو بھی دس سو بار دھو کر
 سناہرا کیا گیا اس کے نشان برادر کا نام سیاہ اس کا پیرق
 پیسے رنگ کا تھا اس کا تھوڑا سا مونی شریعت کی کتاب بھی جس میں سے
 ایک کا شعر نکلتا تھا ۔

قیصر شہر کہنیاں حال تھا اس کو دس سو بار دھو کر دس گئے تھے
 اس کا نشان برادر کا نام سیاہ اس کا پیرق
 پیرق شریعت اور اس کا تھوڑا سا مونی شریعت کی کتاب بھی جس میں سے

ایک کا شعر نکلتا تھا ۔

اس کا نشان برادر کا نام سیاہ اس کا پیرق
 پیرق شریعت اور اس کا تھوڑا سا مونی شریعت کی کتاب بھی جس میں سے

ایک کا شعر نکلتا تھا ۔

اس کا نشان برادر کا نام سیاہ اس کا پیرق
 پیرق شریعت اور اس کا تھوڑا سا مونی شریعت کی کتاب بھی جس میں سے

ایک کا شعر نکلتا تھا ۔

وہ سونہرا کہنیاں بنی زعفران کی تھوڑی سی مقدار لے کر اس کا قلم تھا وہ اس کو دس سو بار
 دھو کر دس گئے تھے اس کا نشان رہا یہاں گرج تھا
 اس کا پیرق سیاہ تھا ۔ اس کا تھوڑا سا سونہرا کھلی تھیں ۔

وہ سونہرا کہنیاں (زم تھا) اس کو بھی دس سو بار دھو کر
 سناہرا کیا گیا اس کے نشان برادر کا نام سیاہ اس کا پیرق
 پیسے رنگ کا تھا اس کا تھوڑا سا مونی شریعت کی کتاب بھی جس میں سے
 ایک کا شعر نکلتا تھا ۔

قیصر شہر کہنیاں حال تھا اس کو دس سو بار دھو کر دس گئے تھے
 اس کا نشان برادر کا نام سیاہ اس کا پیرق
 پیرق شریعت اور اس کا تھوڑا سا مونی شریعت کی کتاب بھی جس میں سے

ایک کا شعر نکلتا تھا ۔

اس کا نشان برادر کا نام سیاہ اس کا پیرق
 پیرق شریعت اور اس کا تھوڑا سا مونی شریعت کی کتاب بھی جس میں سے

ایک کا شعر نکلتا تھا ۔

اس کا نشان برادر کا نام سیاہ اس کا پیرق
 پیرق شریعت اور اس کا تھوڑا سا مونی شریعت کی کتاب بھی جس میں سے

ایک کا شعر نکلتا تھا ۔

ساحنے پتیں کروا نہیں سکے کہ انہیں خدشت کے علم کا جو پتہ نہ ملے
 پرانے، غار، چھینکس، درہری طرف پھر جس جوت کا بدستہ اور غاروں
 حقیقی مونس نہیں بہ حکم بھی کہ وہ پتہ نہیں اس سے پتہ چلا
 شہر تھا مگر میں جو پاک کریں درہری داران کی ذرا نبرداری کی چھٹی کی
 باست بکری بھی حاصل کیسے، یوں حسب و حسب حکم کر رہے راگروہ
 فتح تیرے حکم کو مایں، تو تو اتنا مقدور چھانٹتے تیرے رشتہ میں مونس
 تھانہ، شہر تھا مگر میں میرے لئے ایک قلعہ بنا اگر وہ میرے تابعدار چاہیں
 تو تو ایک کمترین ہتھیار سے اس میں ملتا ڈھلتا یا سائنس لیتا ہو
 مست مستانہ ان سے ایسا سلوک کر کہ گو یا وہ میرے دوست یا بھائی
 اور ان سے کہہ کہ میں کسی وقت تہارے پاس آؤں گا وہ نہیں جت ونگا
 کہ میں مجھ ہوں +

نکس اگر وہ ہادو دتیرے طلب کرنے دتیرے افتخار کرنے
 کے پتہ کریں دتیری مخالفت میں، تھکھڑے ہوں اور باقی چڑ جائیں
 تو میں بچے علم کو تھانوں کہ اپنے ہاتھ کے زور سے ان کو اپنے پس میں
 کر کے لئے اپنی سرطی کی چترائی قدرت طاقت، اور زور کا استعمال کرتے
 و یا وہ خدا حافظ +

یوں تم ان کی سسڑ کا خلاصہ دیکھتے ہو کہ کونکہ جیسا میں آگے کہہ
 بیٹا ہیں کہ نکاح منوں وہی تھا جو باقی اور میرا شہر کا تھا +

تہہ ہر ایک سردار نے اپنے بادشاہ سے خزاں پاکے اس ہتھیار
 جو سحر کیا گیا تھا، اس جگہ پر جمع ہونے کے آگے سے شہر کی
 گئی تھی ہر ایک سردار ایسی جو غمزدی کے ساتھ جوئے کے مقصد اور
 غمزدی کے مناسب قبی حاضر ہوا چیتا پھر القادور کی طرف سے مرخصیت
 کھانے کے بعد وہ اپنے نشان اڑاتے ہوئے اس راہ شہر تھا مگر
 کی طرف کوچ کر کے لئے آگے بڑھے کپتان ہی، حد سے سرحل کی
 پیشانی کی کپتان الزم، کپتان عدل درسیانی فوج کے مکران ہوئے
 کہ کپتان سیاست چنداں کار تھا جو چوگند ان کو ایک ہزار اور دوسرے
 پتہ تھا کہ کونکہ شہر تھا مگر القادور کے دربار سے [تیسویں ۱۲۷۰ھ ۱۸۵۲ء]
 میرے قافلہ پر تھا، انہوں نے بہت سے لوگوں کے اقصیوں اور ملکوں
 سے سفر کیا پر راہ میں انہوں نے کتنی کوہ چھینے ورنہ کسی سے بدسلوکی
 کی بلکہ جیسا کہیں وہ گئے مجھوں سے بھلائی کی اور برابر سردار بادشاہ
 ہی کے خرچ سے کھاتے پیتے گئے +

بہت دنوں تک اس طرح سے کوچ کرتے رہے وہ آخر کو آغاگر
 کی دیکھا دیکھی میں پہنچے جب انہوں نے اسکو دیکھا تو شہزادوں کے دربار
 میں قشوری دیر تک شہر مذکور کی حالت پر غم چھا گیا کیونکہ انہوں نے نہ

حضرت شہدائے اربعہ صوفیہ شہر مذکور کے مقام میں پیشینگو اور
 حکمان جھانک کی ایک روٹ پر قائم کیا۔ کیونکہ وہ جگہ ساعت تھی،
 چنانچہ جب انہوں نے خیمہ کھڑے کئے اور اپنی سوجھ بھڑی کر لی تب
 حکمان نے کہا کہ یہ جگہ بہت اچانک ہے۔

سیکے ہیں میں کہ اس حجاز و ساندیا، فوج کے دکھیں سے
 عیس کے دل میں کویا خود سہ یا ورنہ میں فوج سے
 "مہنگہ الونکہ کشادہ کر سیکے ہے، سید کا بدیہی کی ۱۰ قادی
 درگ، کے سر دے "تہاگو کو طبع کر سیکے ہے کو ستر کر

اب ایسا ہوا کہ پہلے ہی جب شہر کے لوگوں نے دیکھا کہ ہمدانی
ایک جو افراد جماعت ہو اور ایسے اچھے اور پرستار اور ایسی خاص طرح سے
پرستار اپنے پیچھے تھیں، لگا بھڑے اور اپنے پیچھے
ساتھ آ رہے ہوئے جو وہ اپنے اپنے گھروں سے
باہر نکلے دیکھے سے بار بار کے بلکہ وہ کامیاب

اگر مری، ملیس میں فرستے گویں دوا اگر جس دیدہ کہ بعد ایک ٹکا دھوت
پر فندروس کے سے چھانک کھٹوں میں کہت پر سے جھٹ پٹ تر آیا
اور اُن شب کو سہر کے ندر میگما در جب اُن تو دوس سے آیا تو اُن
یہ سمجھو در کہ تین کلام کرے لگا

ایسا جو گرہم میرے مغترہ وریہ سے دوست ہو پیر بھی میں
تم کو ایک ذراؤ تھنے سے باز نہیں دے سکتا کہ نہ تم نے فی علی بڑی
نادانی کی جو کہ کس بڑی اور بدست کوچ کو دیکھنے کے
سے ابھر چل گئے چوکل کے دن آگے ہمارے سامنے

مستقیم چوٹی پر درمیان آغوش سے اپنی مولا چہ ہمدی کی سو تکانہ نہایت ہر
آہ نگر کے محاصرہ کی تیاری کریں۔ قوم جانتے ہو کہ وہ کون ہیں کہاں سے آئے
ہیں۔ اور کس مقصد کے لئے شہر آئے تاکہ ان کے مقابلہ میں بیٹھے ہوئے ہیں یہ
جی بین جس کی ہاست میں سے دست و پا ہو کہ سے
کہا تھا کہ وہ اس شہر کو تیار کر کے تے اٹھائے اور

[illegible]

جواب دے یا اسکی بات کا کچھ نہ کرے کیونکہ ہمیں بے نگواری حکم
 دے رہا ہے۔ [وہ رکتا تھا چنانچہ قرآنی ہے شہدائے کمال اس کوٹ
 گیا، اور کچھ کہ اس نے کیا تھا اور اپنی ناکامی کا حال بھی، اس سے یہاں
 کیا پریشان ہو کر صوفیوں نے اس سے کہا کہ اچھا ہے یہ سب کچھ کہہ دو
 کیستان بنی رہا ہے اپنے قرآنی کا کان بھانگنا پر بھی بھیجے گا۔
 کی طرح سادھت کے لئے رشتہ کا بھیجے لیکن چونکہ وہ اپنے ماموں جیس
 کے حکم کی طرف رجحان تھے، انہوں نے وہ نہ کوئی بند کرنا۔ کوئی بار
 کیا وہ انہوں نے اسے کچھ جواب دیا۔

تب شہزادوں، دو سے اس وقت سے ایک جنگی کمانڈر کی
 وہ سب سے لگے کہ شہزادوں کے جیتنے کے لئے کیا تدبیریں کرنے کی ہیں
 سہارا کے ستموں پر غور و نظر کرنے اور آپس میں بحث کرنے کے بعد انہوں
 نے یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ اس وقت سے سب سے سادھت کے لئے ایک
 پادشاہ بنیں اور انہوں نے کہا اگر وہ اس سے بچے اور اس سے بچے
 ہونے پر اس کے نام سے تو انہوں نے فقہاء سے کہا کہ قرآنی سے کہہ بھی دیا کہ
 وہ انہوں نے اس سے کہا کہ اس وقت سے جو ان کو پرور اپنے
 اور انہوں نے اس وقت سے اس کے لئے کوشش کریں۔

چنانچہ کیستان ہی جہاں اپنے قرآنی کو فرمایا کہ کان بھانگنا پر بھی
 چار دو ہر گز ہر شہزاد کے نام سے ایک بڑی ہر شہزاد سے دعوت



ہندو پی کا دھارم کو دھرم کوفہ ۶۲

کہ وہ فی انور بادشاہ کے شہزادان شرفیہ کی باتیں سننے کے لئے
 کان بھنگ پر حاضر آئیں۔ عرض فرمایا گیا اور حکم اسے ہوا تھا اسے
 بھالایا بیٹے وہ کان بھنگ پر گیا۔ پناہ سنگا بھونکا۔ تیسری دفعہ
 آغا نگر والوں کو پیام دیا علاوہ اسکے اس نے یہ بھی کہا کہ اگر وہ حکم سے
 میں ہننا بنگا کرینگے تو بدشاہ کے شہزادہ بھی قوت اسدہ ہو۔ یہ
 کے ساتھ اس پر حملہ آور ہو گئے اور بڑا ہنگامہ مچا۔ اس وقت اس کی کوشش
 کرینگے *

نب امیر خورخیز جو ستہر کا حاکم اور شہزادہ آغا نگر کے بھائی کا گھربان
 تھا۔ کھڑا ہوا۔ یہ خبر سنی۔ اسے برگشتہ شخص تھا جس کا ذکر گئے ہو چکا ہے
 اور اس چوری درنی بیٹی باتیں کر کے فرمائی سے بچا کہ اگر کوئی بڑا ہو
 سے آیا اور بھانگ پر ایسی بیعت ناک تو نہ کرنے و ستہر کا ٹکڑا خاتم
 ایسی چھپر برداشتنی باتیں بولے گا کیا سبب ہو *

فرمائی نے جواب دیا کہ میں تمہارے صاحب بیٹے کو بتا رہا ہوں
 بادشاہ القادر کی فوج کا سردار جو خادم ہوں جس کے خلاف تو بدشاہ سے
 آغا نگر کے بغاوت کی درلات، ٹھانی ہو اور میرا قاتل ہو صرف یہ سبب
 کہ اور تیرے سے جو اس کا ایک رکن ہو اس کا خاص پیام رکھتا ہو جس کو
 آغا نگر کے باشندے ہر صلح کے ساتھ نیا و بہتر پرورہم کا
 جھگڑتا ہو گا *

سب میری خود مختار ہوا کہ میں تمہاری باتیں اپنے مالک کے پاس
پہنچا دینا اور دیکھوں کہ وہ کیا کہتا ہے۔

لیکن فرماچی سے جلدی سے یہ کہنے لگا کہ اب دیکھو کہ میری باتیں
کے لئے میں نے جو کچھ اس وقت وہ شہر آگیا کر کے لئے جو سو سو تیرہ سو کچھ
لکھا کرینگے کہ اس سے کیا جواب دیا ہو۔ اور کسی کا جو اسے جواب دے
پھر اس شہر پہنچے گئے ہیں تاکہ اسکو اس میں کی برچی کے طور سے
چمک میں ادا کر اسکو ترغیب دیں کہ وہ اسے کی طرح اپنے عزیز انشا
بادشاہ کے ساتھ کی آمد کی حقیقت کرے۔

شہر میری آمد سے کہہ کہ میں تمہارا پیام شہر پہنچا دینا۔

فرماچی نے تب جواب دیا کہ صاحب میں فریب نہ ہو۔ اس
کر کے تم آپ سے نہیں یاد رہا یہ وہ عطا دے سکے اس نے یہ بھی
کہتا ہے کہ یہ تمہارا کیا حکم اگر تم صبح کے صبح پر اپنے نہیں مانعہ ہمارے
تو تم سے جنگ کرینگے اور تم کو سزا ہے مانت کرینگے اور جو میں بھی
تم سے کہتا ہوں اس کی چاق کاٹ سے لے یہ نشان ہوگا کہ اس کے
دن تم سب یہ جھنڈے کو اس کی گرم و سردہ کلیوں کے ساتھ اس بہار
پر کھرا کیا ہو۔ کہ جو گے یہ تمہارے بادشاہ کے خلاف دھکی اور تم کو اپنے
خدا اور حق بادشاہ کی طرف پھیرنے کے لئے ہمارے قصد کی ایک
ساتھ ہوگی۔

چنانچہ میری خود مختار ہو کر وہ اس کے پاس سے ہٹا اور فرماچی لشکر کا
میں آیا جب فرماچی لشکر کا وہ میں پہنچا تو قومی بادشاہ اعدا کے قتل و
او اشتران با ہم کشتے لئے تاکہ یافت کریں کہ اس نے سعادت حاصل
کی یا نہیں۔ وہ اس کے پیام کا نتیجہ کیا ہو چنانچہ فرماچی یہ کہنے لگا کہ جب
میں نے اپنا رشتہ جو بھلا وہ شہر کو سعادت کے سے باور بند کیا تو
میرے خود مختار شہر کا حکم دیا گیا کہ وہ بھلا گوں کا گلیوں کی بر سے ترسکے کی اور
اس کے ایام دروہا اور بھلا گوں کے عہد سے پوچھا کہ تو کون ہو اور کہاں سے
آیا اور یہ خود کوئے کا کیا سبب ہو تب میں نے اس سے پہا بیار
کہا اور یہ بھی بتایا کہ اس کے حکم سے میں اسے ایاموں اس سے کہ
کہ میں اسے حکم سے در آگیا کرتے کہ تمہارا وہ تب میں اپنے امیروں پاس
لوث ہے۔

تب بہادر بنی عدو اور وہ ہم خود کی دیر در
اپنے سرچوں میں چپ چاپ رہے ہیں اور دیکھیں
کہ یہ باقی کیا کرتے ہیں۔

بارھواں باب

القادر کے سپہاؤں کا آتما نگر کو شہر اٹھی

کی طرف مخاطب ہوتا اور اسکو دیا الیکٹرا منٹا

اب ایسا ہوا کہ جب وہ وقت آیا تھا کہ آتما نگر کی طرف سے بنی عد
ہزاروں اسکے رفیعوں کے سے ۱۰ عام کہا جائے تو یہ حکم جاری کیا گیا کہ
القادر کی لشکر گاہ کے سب مردان جنگ ایک دل ہر کے پنے نہیں ڈھائیں
اور اپنے تئیں سپہاؤں کہیں کہ اگر آتما نگر سماعت کرے وہ اس کے رحمت کے
سے قبول کریں وگرنہ سننے تو اسکو زور قاتلوں میں لائیں۔ غرض جب وہ
وہاں آیا تو قراتیوں کے سر تا سر تمام لشکر گاہ میں فرسنگ چھوٹا کر ڈال جنگ
اس کام کے لئے توجہ ہو گا دیا۔ جو یہ لیکن جب آتما نگر کے اندر آئیں
نے القادر کی لشکر گاہ میں سر تا سر قراتی صدامتھی تو اس حیل سے کہ
جب دیکھا جو سکتا ہی بکڑ سکتے کہ وہ بھاری جماعت پر وہاں دس ہتھی
دل میں پہلے تو ہمارے چل پڑا لیکن بعد اسکے کہ ان کو کچھ فرما دیا انہوں
نے بھی جہاں تک ان سے ہر سکا لڑائی کے لئے ہمدردی کی تاکہ جب
وہ حملہ کریں تو ان سے مقابل ہوں نہیں تو اپنی حفاظت ہی سہی +

میر جھکے رفیعوں میں نیچا تو یہی وعدہ نے شہر والوں کے جو اب نے کا
ان کو کیا سوا ہے اس نے اپنے قراتی کو بھر دیا کہ کیا کہ آتما نگر کو اطلاع

تاکہ وہ اس پیغام کو جو وہ القادر کی طرف سے

۱۰ میں سننے چنانچہ وہ گیا اور قراتی چھوٹا اور شہر کے لوگ دیواروں

کے اوپر قترعدہ نے لیکن انہوں نے کان بھاٹک کو جہاننگ ہر سکا

اسی مضبوطی سے بند کر دیا جب وہ دیوار کے اوپر چڑھ جائے تو کپتان

بنی وعدہ سے عد و نہ نہ کو دیکھنے چاہا لیکن عد و نہ نے اعتقاد نہ وقت

کا تاہم کہ کیا کہ وہ نصیحت کے خد و نہ کی جو میں تھا چنانچہ حضرت

ب نے اعتقاد نہ دے دے ریڑھ تلے اپنے تئیں خد کو لیکر جب کپتان بنی عد

۱۰ لنگھ کر ہاتھ چھڑکے اور رست چھوٹا کر پل بند ہو پیر ہی ۲۰۰

۱۰ یہ شہر آتما نگر کا قریب۔ و نہ نہ ٹھکانا ہی میں ہی کو پاپسیا مہر

۱۰ پاتا ہوں +

تب وہ خبیث دیکھ کر کہ ملیں بھی پہنچا تھا کپتان سے یوں

معاذت ہو کپتان صاحب تم نے اپنی دلاوری سے آتما نگر کا پناہ دیا

۱۰ اٹھ کر کے لئے چار مرتبہ اعانہ نہ دیا لیکن میں نہیں جانتا کہ

اس قدر سے تم نے یہ کیا کر اور نہ میں فی الحال اس مقدمہ میں تم سے

۱۰ نہ کروں گا میں فقط یہ کہ چھٹا ہوں کہ اس تمام ڈوٹھوپ کا سب

۱۰ لیا نہی یا اگر تم اپنی حقیقت کو پہچانو تو تم کیا کرو گے +

تب کپتان ہی وعدہ نے جس کے مرق مسیحا اور حکما سفہ نہیں

۱۰ وہ نکلیاں بھی اس حیثیت و اس کی باتوں کا ہی طعنے لگے آتما نگر

یہ مرد شوالی حاصل کرنا چاہتا تھا۔ آپ خود یوں مستحکم ہوئے کہ بخت اور بختی آتا مگر یہ بچہ کو
 معلوم ہو کہ اس نے بخت و جمیع بادشاہیوں سے بزرگ بادشاہوں اور میرے قاف
 نے بچہ کو مستحکم دیکھے تھے اسے پاس بھیجا ہو تاکہ ہمیں اس کی خدمت میں
 ہوں اور یہ کہہ سکے کہ اس نے مشہور کو اپنی بیٹی پر بھیج دیا۔ اگر تم میرے
 ظلم سے بچ کر اسے یہ طبع ہو تو تو تم سے اپنے دوستوں یا بیٹیوں کی طرح
 پیش آؤں لیکن اس نے یہ بھی کہا کہ اگر تاجدار میرے کسی اطلاع پاس
 کے بعد تم بہت اور بدعت کرو تو تم کو زور اپنے قبضہ میں کر دوں گا۔
 تب کہستان الزام ٹھہر کر آیا اور پورے اس سے سیرق پہلے رنگ
 کے بعد دور اسکا قلعہ سرحد کی کھلی ہوئی تہاں تھی اس نے آٹھ گز توڑا تھا تو ایک
 مرد کی آمد آئی اور اس نے اسے مطلع کیا کہ اس نے مشہور کو اپنا میرے بھائی کی تہاں
 فریب میں پر گیا ہے تو نے مشہور کو گارہ میرے بھائی کی تہاں
 بنی رہے تھے کہ وہ یہی تہاں کی دہائی ہو اور تہاں کی نیکی ہوگی کہ تم ٹھیک
 جاؤ اور صلح اور رحمت کی مشہور کو جبہ پیش کی جائیں تو ہمیں قبول کرو
 حضور صاحب اس کی طرف سے پیش کی جائیں جسکے خلاف تہاں نہایت
 کی ہو اور اس کی طرف سے میں میں ایسی قدرت ہو کہ تجھے بارہ چارہ کرنا سکے
 کہ یہ بچہ ہمارا بادشاہ القادر الیسا ہی ہو کہ جبکہ وہ منہ ہو تو کیا کوئی شہزادہ
 اس سے بڑھ کر ہو سکتی ہو اگر تم کہو کہ ہم نے گناہ نہیں
 کیا نہ ہمارے بادشاہ کے خلاف بغاوت کی تو تمہارے سارے اعمال حسن ان

سے کہ تمہارے اس کی طاعت کا جو آپ نے گناہ سے پر ہے آتا ہے بچہ اور
 اسی تمہارے گناہ کا شروع خدا کی بڑائی تمہارے خلاف گوئی دیکھے اس
 غلام کی باتیں سننے سے اسکا دل بڑا ہوا ہے سے [وہ یہ یہ دور آئینہ]
 تھا۔ در کیا مطلب ہو در ہمارے مقابلہ میں تھیں اٹھنے سے جو تہاں سے
 بادشاہ کے اچانک غلام ہیں تو ہم پر اپنے بھائیوں کو مدد کرے ہے تہاں
 کیا مطلب ہو جس حکوم ہو اور میرے بھائی کی دعوت کو قبول کر دو اور رحمت
 سے وقت میں ناخیر نہ کرو بلکہ اپنے ہم سے چلے جاؤ اور اس کی قیادت میں
 کریں میں اپنے تئیں ست دلاوت و اس کی فریب داری سے تجھے یہ
 نص کرے گی کہ تم اس کے ہم سے خدمت میں ایسا عایدہ ڈھونڈتے ہو
 لیکن جان رکھو کہ بادشاہ کی وادہ ہوئی و نہادری جو توفیق کی چلو کہ
 اس سے ہم سے یہ جو حکم آئینہ آوری ہو۔
 تانگہ میں تھمے پھر کہنا ہوں تو اسکو سوچ کہ یا یہ میرے لکیر فضل
 ہو یا نہیں کہ لغو آئینہ تہاں اس قدر صبر ہوا کہ ایک [وہ یہ یہ دور آئینہ]
 وہ سارے وسیلے سے تہاں سے ساتھ تھا اور شیریں برفیاب کے طور پر
 جت کرنا کہ تم اپنے میں اسکا طریق بناؤ کیا وہ تہاں اس قدر صبر
 رکھتا ہو جیسا ہمیں یقین ہو کہ تم اس کے تہاں ہر گز نہیں وہ رحیم ہو
 اسے نہیں چاہتا ہو کہ آتا ہو کہ بلکہ یہ کہ وہ اسکی طرف چلے اور جیسے ہا

فرشتوں کے لئے حیا کیا ہے محمد بنیہ کی برداشت کر سکو گے جیسا کوئی
ستیرہ خراب کو پیچھا کر سوجھ سوجھ +

[illegible]

یہ شہر، ناگرتو جنگ یہاں پہلے دھشت۔ یہاں تو سوسا کا ترنگے
 اور کچھ نہیں لایا۔ تیرے لئے پہلے تیری بابت کہتے ہیں کہ تو بھلا دھشت
 ششما ۱۰۰ باب ۱۰۰ نہیں ہو تیرے ٹھکانے ہر کے، انگو میں تیرے خوش
 تلخ ہیں تو نے اپنے ۱۰۰ شاد سے بھلا دھشت کی جو ۱۰۰ دیکھ مہری جو اعدا کی
 فوت اور طاقت ہیں وہ ٹھکانے ہی نہیں جو تیری جڑوں پر رکھی ہوئی ہیں۔
 علا اب تو کیا کہنا ہے کہ تو بھلا گیا میں تجھ سے بھر کہتا ہوں کہ پیستیر اس
 سے کہ چلا ضرب دیا جاوے مجھے نہ کیا وہ بھلا گیا ہو ہی کلبازی پیستیر اس
 کہ تیری جڑ کے ۱۰۰ رکھی جاوے پیستیر سے تیری جڑ کے ۱۰۰ کے ۱۰۰ رکھی
 جاوے پیستیر اس کے ۱۰۰ قصص کے ۱۰۰ رکھی جڑ کے ۱۰۰ رکھی جڑ کے ۱۰۰

وہ ضرور دھکی کے طر پر تیری جڑ کے آگے کھینچی جائیگی اور انہیں دونوں کے درمیان قلعہ سے توبہ طلب کی جاتی ہے اور یہی ساری منہلت ہے جو تجھے ملتی ہے۔ بڑا نوکریا کر گیا تو پھر گایا کہ میں ماروں مگر میں وار کروں تو انہو کا گھر تم دھماکے جاناؤ گے کیونکہ مجھے حکم ہے کہ اپنی نگہاں ہی نہ صرف تیری جڑوں کے آگے رکھوں پر اس کے نوچ بھی رکھ دوں اور پھر سکے کہ تو ہمارے بادشاہ کی عابد ہی اختیار کرے اور کوئی شہر اس قصاص سے مجھے بائیں نہیں رکھ سکتی پس اسی آقا مگر گر عجم نہ ہو کہ تو پھر جانے جا۔ اور ملک میں ڈالے اور جھانڈے جانے کے ورکس کام کے لائق ہے۔

ایزہ تاغمر صعبہ در شغل ہر شیشہ کا وہ نہیں کرتے وہ ایک دو یا تین سال
 ایسا کر سکتے ہیں لیکن اگر تو تین برس تک جتا اس کر کے شرمناک کرے
 (دو) قومی الحال اس سے رہا دو کر چکا کر تو کھائے ہو گا بھڑا س کے کہ
 اس سے کاٹ ڈال بلکہ بعد اس کے کاٹ ہی ڈالے اور [وفاقیہ] میں
 کیا تو ضیال کرتا جو یہ مفقہ دھمکیاں ہیں، یہ کہہ کر جارا بادشاہ ہی راستہ
 پوری کرنے کی طاقت نہیں رکھتا کہ تو تاغمر تو اسے بادشاہ کے کلام
 کو سبک نہ گا، اسے بالکل یا سبک سمجھیں مفقہ دھمکی ہی نہیں بلکہ اس کے بچتے
 ہونے کا کارے پا گیا +

تو نے ایک مدت سے میں کو غصہ رکھ رہی تھی تو ہنوز
 ایسا ہی بنا رہی گئی تھی اس طرح کو تیری دیوہوں تک تیرے دریا

وہ سکودانت میں بیوی لاکھنؤ کے سپہر میں خون پیدا جاے تو نے
مشتاقی جو کہہ کہ شہزادوں نے کہا لیکن سپہر بھی تو اپنے جہانگوں کو
بھٹکے رستوں پر لے کر تھک رہی ہیں کیا تو خوار و پیاسا ہی کرتا رہیگا تو جمع کی
شرطوں کو منظور کر لگا ۛ

تیرھواں باب

القادر بزرگ کے شریف نمونہ اوروں کے پیام کا جواب جو

المحبين نے دیا اور درخیز جاں سے لڑائی لڑا رہا تھا

ہاں چاروں میرے خاندانوں کی دلیرانہ کلام کے سُنتے سے آغا نگر والوں نے انتہا کیا لیکن اُس کی ایک صدائے کاں چھانک کر مارا اگرچہ اسکا روئے سکوت کے کھول رہا نہ تھا مگر غرض ان سوالوں کے جواب کی امید ہی کے لئے مشہرہ ذکر سے کچھ نہایت جاہلی نبت خاندانوں نے اُن سے کہا کہ اگر تم میاں بیچاؤ تو فک کو چھوڑیں۔ جتنا جی چاہے لے نکالو۔ تاکہ ہم اُسے اسکے اعمال کے مطابق سزا دیں تب ہم تعین سوچنے کے لئے توبہ کیلئے آغا نگر کی دیوار پر سے چارے لئے پھینک دے دو گے اور ہم تم کو کسی طرح کی توبہ نہ دیں گے کیونکہ وہاں سے کہا

سب تک بچا وقت تلے لگا کر میں سانس لیتا ہر ایک جیسے میاں
 ہر جم پر جم پیچے اور سوا نہر مت کے اور کچھ بریا ہونے نہ پائیگا +
 تب، مجلس جو ہاں حاضر تھا اپنے بچا وقت کو گروا ناگوارا
 کر کے سنے کہ وہ 'سکا سخم تھا خود انہیں جو یہ دینے کا قصد کرنے
 چاہا لیکن پھر اپنے ارادہ کو کہنے اُس وقت کے خداوند تائم یعنی خداوند
 سہ حقادی کی طرف مخاطب ہوئے اُس سے کہا کہ میرے خداوند قرآن
 جگہ کر دیں کہ جو اسب دو روز دور سے بلا کا کہیے فاکر واسے تمہاری باتیں
 دیکھیں +

جیسا چاہے، اعتقاد ہی نے، انہیں اس کے حکم سے لڑنا شروع کیا اور کیا
اور صاحبِ مہم دیکھتے ہیں کہ تم یہاں پر ہمارے بادشاہ کو گھیر لے اور شہر
کا منہ بھر کر دیا دیتے گے، اُس کے مقابل خیمہ زن ہوئے ہو لیکن ہم یہ
سب نہیں جانتے چاہتے ہیں کہ تم کہاں سے آئے ہو، ہم یہ بھی یقین
نہ کر سکتے کہ تم کون ہو، استدعا ہے کہ تم لوگ کلام میں ہمارے کچھ نہ کہو
کہ تم کو یہ ہر قدر اتفاق کی طرف سے ملا ہو لیکن کس حق سے وہ تم کو اس کے
کرنے کا حکم دینا چاہے اس سے بھی ہم سبقت بنے، علم دیا جاتا ہے +

فرمانے وقت، راجا کے بوجب اس مستم کو طلب بھی کیا تو کہ یہ
مالک کو ترک کرے اور حمایت کے لئے اپنے تئیں القادر بزرگ یعنی
تمہارے ہاوشاہ کے سپرد کرے اور خوشامدی راہ سے اسے پہنچے

ہو کہ گراہ یہ کہے تو وہ اس کی پھیلی خطاؤں سے درگزر کر گیا اور
 آج سے سکوت سمجھ کر گیا۔
 وہاں سے تم نے تمنا کر کو خوف دلانے کے لئے یہ دھمکی بھی
 سنائی ہو کہ اگر وہ تمہاری مرضی بھلائے تو اسی نہ ہو تو تم سے
 بڑی سخت ہلاکت میں ڈال دے گا۔

اب اس قدر اذیت تمہاری سے کیوں نہ تے ہو اور تمہاری طرف کسی
 سی راستہ کیوں نہ ہو تو بھی تمہارے کھوکھو نہ تویرا، قابیلیں نہ ہیں
 بے اعتدالی جو اس کا خادم ہوں ورنہ ہوا ہوا، آج تک تمہاری شخصیت
 یا پیام یا اس بادشاہ کا جسے تم کہتے ہو کہ اس نے نہیں بھیجا ہو کچھ
 یہ بیان صحیح نہیں ہے۔ خدا کرے کہ اس کی قدرت اس کی برگی اور اس کے
 انتقام سے تم نہیں ڈرتے اور تم تمہاری درخواست کی متابعت مطلقاً اختیار
 نہ کرینگے۔

تم جو مجھے لڑائی کرنے کی دھمکی سناتے ہو اس میں بھی حاشاک
 نہ کیگا، تم اپنے نہیں بچا بیٹھے اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ تمہاری
 مقابلہ کے لئے کچھ کم نہیں ہیں اور وہ کو تار میں تم سے کہتا ہوں کہ
 تم تم کو ایک آوازہ گرد بھگورڈی جماعت سمجھتے ہیں جو اپنے بادشاہ کی
 اطاعت سے درگزر ان ہوس کے دھمکی کے طور پر کہتے ہو، جبکہ یہ جگہ
 کھوٹے اور دیکھتے پھرتے ہو کہ اپنی خوشامدوں سے جن میں تم باہر ہو اور

پہنچاؤ، لکھیں سے جس سے تم یہ خیال کرتے ہو کہ کسی نادان سنی یا
 شہنشاہ کو ڈرا کے اس کو ان کی جگہ سے بھگا دو اور آپ ان کو
 لائیکین، تاکراں میں سے ہیں جو۔

اصلاً ہم تم سے خوف نہ ہیں مگر تمہارے یہ بیٹے نہیں ڈرتے
 اور نہ تمہاری درخواست پر عمل کرینگے، تم اپنے بھانگوں کو تم پر نہ
 رکھینگے، تم کو اپنے مقام میں گھسنے نہ دیں گے نہ تم کو اس طرح سے
 بات دینا تک اپنے سامنے ٹھکنے دینگے، تم نے [وہاں ہاتھ]

کہہ کہ اطمینان میں رکھینگے، تمہارا نظریہ نہیں صحیح رہا، اگر لڑنا
 تار تو تر تھا، درمیان سے چلے دو نہیں تو تم [اسم]

فی دیواروں پر سے تم چھیننا چاہتے۔

یہ کلام اس بڑے بے اعتدالی نے کیا، اور بعد اسکے فوراً
 چلے گئے، اسی طرح کی باتیں کہنے اس کی پٹنی کی کہ، وہ صاحبو تم نے
 نہ ہی گذارشیں تمہاری دھمکیوں کی آوازوں، درمیان سے چلے دو نہیں تو تم
 کی صد اٹھی ٹپسی ہیں تمہاری فوج سے ہمیں ڈرتے ہو تمہاری دھمکیوں
 کی یہ رو نہیں کرتے اور نہ تو اسی طرح کہ ہیں جس طرح تم نے بھوکا دیکھا تھا
 اور تم کو حکم کرتے ہیں کہ تین دن کے عرصہ میں تمہاری صورت یہاں
 بغیر تیرے ورنہ تم جان جاؤ گے کہ شیریں، ابلتیں کو جو سنسہ، تاکراں میں
 سوراخ جگانے کی نجات کرنا کیا ہو۔

حضرت اہل روئیس نے بھی جسکا نام نیکی قرار دیا تھا یہہ مائیں
کہیں جو ایل میں لکھی ہیں بیت اوصاف جہنم دیکھتے ہو کہ میرے میروں
سے تمہاری سخت اور خستہ گام کا جواب ملا کہ وہ بھی باتوں سے
دیا ہو۔ صلا وہ اسکے میرے نیسے میں انہوں نے فکر کثرت دی کہ
جیسا تم نے ہو چکے سے روانہ ہو جاؤ ہفتان کی مہربانی کو قبول کرنا
اور چہرہ یہ بھی یاد رکھو کہ ہم تم پر زور کے ساتھ کہہ سکتے اور اپنی تلواریں
کی ضرب تم کو دکھلا سکتے تھے لیکن جیسا کہ ہم صبح ۱۱ ماں کو چہرے
چاہتے ہیں ویسا ہی ہم دوسروں کو بھی آزار دینے اور مستانے نہیں
چاہتے ہیں ۵

تب تو شہر خانگر مارے وحشی کے لٹکا، گویا کہ طیس اور سکی
جماعت نے بڑی فتح مند اردوں پر پانی تھی انہوں نے گھنٹی بھی بجائی
اور خوش ہوئے اور دیواروں پر ناچنے کو روئے ۵

ابلیس بھی اپنے قلعہ کو دھکیا اور خداوند ناظم اور پھار نویس
اپنے اپنے مقام کو لوٹ گئے۔ لیکن خداوند خود مختار نے اس بات کی
خاص خبر گیری کی کہ بھانگ دو ہرے بہرے دو ہرے جنگلوں اور
دو ہرے قلعوں اور ہندوں سے محفوظ رکھے جائیں اور خداوند خدا یہ کہ
کان بھانگ کی بڑی چوکی کی جائے کیونکہ وہی بھانگ خاص سے
ہو کے بادشاہ کی فوج اندر جانے کی بڑی خواہش رکھتی تھی۔ خداوند

۵۰۰ سے ایک تہ میں تعصب کو خستہ گام اور پھار شخص
اس بھانگ کے بہرہ کا پستان مفر کیا اور اسکے ماتحت ساتھ آدمی
تے جو بہرے لوگ جلاتے تھے اور اس خدمت کے لئے وہ لوگ ہند
کے لئے کہ وہ شہر اردوں اور اسکے سپاہیوں کی مانوں کی کچھ پردہ
نہیں کر سکتے ۵

جب شہر ان مصروفین نے ان بڑوں کا جواب سنا اور یہہ
ایکھا کہ شہر کے قدیم باشندوں نے ان کی ماتحت نہ کی اور یہہ کہ
خانگر نے بادشاہ کی فوج سے جنگ کرنے کا قصد کیا تب انہوں نے
میں اس کا مقابلہ کر کے لئے اپنے تئیں آمادہ کیا اور ہتھیار کے زور
سے اسے آرماتا چاہتا تھا پہلے انہوں نے اپنی فوج کو کان بھانگ
کے مقابل میں زیادہ مضبوط کیا کیونکہ انہوں نے یہ معلوم کیا کہ بغیر کے
چاہنے کے خانگر کی نسبت کسی طرح کا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا اور یہہ
ایکے انہوں نے اپنے مافی سپاہیوں کو ان کی الگ الگ جگہوں میں
کھانکھا بعد اسکے انہوں نے لفظ معین مقرر کئے اور وہ یہہ تھا کہ تم کو
نویس جو ناظر ہو تب انہوں نے نرسنگا چھوٹا ورتب انہوں نے
مستعد کے باشندوں سے لٹکار پر لٹکار اور مارچ مار کا جواب پایا یعنی
کہ لڑائی شروع ہو گئی۔ شہر کے لوگوں نے کان بھانگ کے رنج بہرہ
بڑی بڑی تلواریں لٹکاری تھیں جن میں سے ایک کا نام عالی دماغ اور

چنانچہ وہ آئے درہن سنے میں قبول کر کے ان میں سے
 دو کو تو فعداری کے عہدے پر سرفراز کیا لیکن میں ایجاد نشان
 کو چنانچہ ہزار ہا رینا یا اسقدر بیاں تو اسکا ہو اور بہت لشکر گاہ کا
 بیاں کرتے ہیں ۴

لشکر دلوں نے بھی شہر مذکور میں کچھ خون خرابا کیا کیونکہ انہوں

نے خداوند نام کے گھر کی چھت کو توڑ کے گرہ اور
 کے گھر کی چھت کو توڑ کے گرہ اور
 اس طرح انہوں نے اس کے کی پانچ سو زیادہ

یڑ بنا دیا انہوں نے ایک ڈھلو شس سے خداوند خرد مت رکھ کر
 مار ہی ڈالا ہوتا لیکن وہ ایک حکمت کر کے پھر تندرست ہو گیا لیکن انہوں
 نے ان کے عاملوں کے درمیان بڑی سخت خونریزی کی کیونکہ انہوں
 نے صرف ایک ہی ضرب میں ان میں سے چھ کو مار ڈالا بیٹے میاں
 سو گند میاں کسی ہار میاں غضب میاں و رنج گو میاں تشہار
 ورمیاں فریب باز کو ۴

انہوں نے ان دووں کو توڑ کر بھی جوکان چھانگ کے بوجھ پر چڑھائی
 تھیں گروہیں اور انہیں گروہیں ملا دیا۔ میں تم سے تنگ بھی کہہ چکا
 ہوں کہ بادشاہ کے شہنشاہ شریعین اپنے سرمانی بزدلی میں چلے
 گئے تھے دروہاں اپنے تئیں اور اپنی گاڑیوں کو مرچہ میں رکھا تھا
 کہ اپنے بادشاہ کے بہترین غلہ اور دشمن کی بڑی ایذا کے لئے

۱۰۰ تہہ تا گھر کو بر محل اور سخت خوف دلانیں۔ اور ان کا یہ منصوبہ ایسا
 بے پراگندہ تھا کہ یہ سکتا ہوں کہ انہوں نے اس جماعت کے ساتھ نہ کر
 لئے جیسا چاہتا تھا ویسا ہی کیا کیونکہ اسے آغا نگر آگے کی طرح سلاستی
 سے نہ سکا۔ یہ وہ گزشتہ دنوں کی طرح اپنی دیکھا نہیں چہن کے
 ساتھ کر سکا کیونکہ وہ افادہ کی لشکر گاہ سے اس قدر بڑا محنت و
 دہشت ملک خوف پاتے تھے اس خوف پر خوف پہلے ایک چھانگ پر
 پھر دو سو سے پر اور پھر ایک ہی مرتبہ سب چھانگ پر یہاں تک کہ انکا
 انکا اسن ہاگل جاتا رہا ان کو ایسا مارا کہ خوف آگاہ کسب رہیں اور
 آئینہ جوتیں اور کسم سرد ترین اور اس سب سے کسم نہایت ناموافق
 ہوتا تو وہ جائز شہر آغا نگر کے سے خود ہی ایک جائز تھا کسی نو فرنگی
 اور ذوقی اور کبھی کبھی ڈھلو شس کے پھر شہر میں چھپ کے جانے بعض
 اور قاتلہ بادشاہ کے دس ہزار سپاہی آدمی رات کو آغا نگر کی چار دیواری
 کے ارد گرد دوڑتے پھرتے اور لڑائی کے سے لگا رہتے اور آواز بلند
 کرتے پھر اکثر اوقات بعض ان میں سے شہر کے اندر زخمی ہو جاتے اور
 ان کی گریہ و زاری اور ماتم کی آواز سنائی دیتی جس سے کہ شہر آغا نگر کے
 یہ بیان آدمی گھبرا اٹھے ہاں وہ اپنے ہمارے کرنیوالوں سے ویسے
 مضطرب کئے گئے تھے کہ میں ہجرت کر کے یہاں نہ سکتا ہوں کہ ان کے
 بادشاہ اعلیٰ کو ان دنوں میں بہت کم آرام ملتا تھا ۴

ان دنوں میں ہمیں میں نے ضروری محنت سے خیال دیا ہے
مروج ہوئے اپنے مشہور "تو گرگے" دوں سدا دہل میں بیکہ مہر
کے "عکس خیالات" لئے "ملاحظہ تو کر کے کہ" نگہ کیوں نہیں
بیسر جو سکتی تہ و سرب، جو اب دیشہ یہ جہد رنج ہو گیا تب ایک
شیرا ہل "ٹھٹھا" درجہ اب دینا "وہ ہر دو ستارہ" مقام کی صورت پھر
اور اس طرح سے ان عقیدوں کو ملے کر میں بعد کے ایک چمکدار
سونا اور کہتا مجھے شک ہے کہ وہ ہمیں قبول نہ کرے گا۔ وہ چہ وہاں
انہار نوں میں بھی ہوا میں کے "تا گرگے" لینے سے بیہوش یہاں یہ قدر
روشنے لگے "وہ" کہہ جائیں اب مشہور "تا گرگے" نے یا نہیں لکھا
گو کہ پہلی کی ٹری کرگے ہی نہیں "تا گرگے" سے شعل "اور" کے
شہرہ آفاق "آسپاہوں کے شور اور شہد روں کی ہلکائی کی
دوسری "تلاز و خاک" بھی +

تھا مگر میں چیزیں بھی کمایا جو مجھے تھیں اب وہ چیزیں جن کی
 "تاکڑہ" تھی۔ "خود شہر" کا فضل کرتا تھا اس سے روایہ ہو گیا
 اس کی خوشبو چیزوں پر محض اور طبعی ہوئی تھی جو مجھ سے سوزو گئی
 ہوئی تھی۔ "تاکڑہ" تھی۔ "تاکڑہ" کے باشندوں کے جہروں پر
 اب تک اس کے تھے۔ روایت کے ساتھ کے کچھ آثار ہیں یہاں تھے

۱۰۔ "تاں گھر کھنڈ خوش ہو تاں اگر وہ دلی آرام اور عافیت جس سے متبع
تاں لو کہ وہ دنیا میں بہت ترین راحت کے ساتھ ملک تھا۔"

چو و محو ال باب

کہتا ہوں کہ اپنی رعیت کے خرابی کی ذمہ داری سے سناٹا لگوانا
 کہے پاس دو بارہ سالہ پیر بھیجتا۔ انکا اپنی تباہ کاری
 کے لئے شہریت پیش کرنا اور اس مقدمہ میں جانیں
 کی گنتوں اور آٹھ لاکھ کی حالت کا تذکرہ

اب اس وقت میں ایسا ہوا کہ القادر کے قتلہ روئے سے بھر سے
جائے سے میں ہی عد کے فرما چکی کی زبانی آقا گنگوڑا اس ہفتہ خواجہ احمد
بھٹیہا کے اپنے بادشاہ یعنی بزرگ بادشاہ القادر کی علقہ لکھنؤ شہر
کرو۔ انھوں نے یہ بادشاہ عام نہ صرف ایک بار بلکہ دو بار دس بار
بھیجی اس عرض سے کہ کیا جانیس شاہد کسی دست آقا گنگوڑا اپنے تفسیر
آن کی متابعت اختیار کرنے کی کسی طرح رضا سندی پانی جانے جس
کلام کے کرنے کے لئے یہ دعوت ایک یہاں نہ ہو سکے۔ بلکہ جہاں تک
میں دریافت کر سکا یہ معلوم ہوا کہ اگر قبضہ بے اعتقاد کی مخالفت
اور خداوند خود خدا کے خیالوں کی تاباں داری کا سبب نہ ہو تا تو شہر

خاکو اس سے قبل ہی اپنے تئیں ان کے تابع کر چکا ہوتا۔ اب اس بھی
 بڑے لگاؤ اور اسی باعث سے کل تانگر تابع ہونے کے باب میں
 ایک دل نہ جو سکا لہذا وہ اپنی پریشان کن نیراے خوف میں پڑے
 چھپتا رہا۔

میں ابھی تم سے کہہ چکا کہ بادشاہ کی فوج کے لوگوں نے اس
 عیار سے کہ اس میں تین مرتبہ تانگر کو کھینچا جائے تئیں تا بعد
 بنائیں۔

چنانچہ پہلی مرتبہ قراچی صلیح کا پیغام لیکر گیا اور ان سے کہا کہ
 تمہارا دل اپنے اٹھارے شریف تہذیبوں کو ہلاک ہو کر اسے شہر
 آقا تانگر کی خواب عالی پر بڑا ترس رہا ہے۔ وہ تم پر ماتم کر رہا ہے اور
 تئیں اس قدر اپنی دماغی کی راہ میں روک ڈالنے چاہتے ہیں کہ وہ بہت
 ہی مضطرب ہیں۔

علاوہ اسکے اس نے یہ بھی کہا تھا کہ تمہارا دل بے جھجک
 کہتا ہے کہ تم سے یہ بات کہہ دوں کہ اگر یہ ہمارا آقا تانگر اب بھی اپنے
 تئیں فروغ کرے اور توہم کرے تو اس کی انھیں جادیں اور شہر و عمارتیں
 ان کا جہم بادشاہ انہیں معاف کر دینا بلکہ بھول بھی جائیگا۔ اب ہمیں
 یہ کہہ کر خیردار اپنی راہ میں روک نہ ڈالو اور آپ سے مخالفت نہ ہونے
 اور اپنے نقصان کے حوالاں نہ ہونے بلکہ گاہ کو واپس گیا۔

دوسری مرتبہ جو قراچی گیا ان سے اور فرما سکتی سے پیش آیا
 کہ تانگر قراچی لگے کے بعد اس نے ان سے کہا کہ تمہاری اپنی بغاوت
 میں بنے رہے سے تمہارا دل کے جی غصہ اور غضب سے جل رہا ہے
 ہیں اور انہوں نے تانگر کو فتح کر لیا تھا کیا ہو اور انہیں تو تمہاری
 ہڈیوں کو شہر پناہ کی دیوار کے سامنے بھرتی کر دیئے۔

وہ تیسری مرتبہ پھر گیا اور زیادہ تر سختی کے ساتھ اسے
 معاملہ کیا اور انہیں کہا کہ چونکہ اب تم ایسے خوفناک طور پر میہودہ
 ہو گئے ہو مجھے راقص اس بات کا علم نہیں کہ تمہارا دل بہت
 رحم کی طرف مائل ہیں یا انصاف کی طرف پر مجھے یہ حکم ملایا کہ تم سے
 یہ درخواست کروں کہ تم ان کے لئے پھانگ کھول دو یہ وہ باقی ہنر
 لشکر گاہ کو دے گیا۔

ان تینوں درخواستوں خاص کر چھٹی وہ درخواستوں نے اس
 بستی کے لوگوں کو ہانپا ہانک پریت ان کیا کہ انہوں نے بے نام ایک
 مجلس قراوی اور اس مجلس کی بد تمیز ٹھہری کہ خداوند خود تار کا
 پھاٹک پر جا کے قراچی ہو گئیں تاکہ تمہارا دل صوف جمع ہیں
 ان سے اس قدر کہ میں معاملہ کریں چنانچہ سب تجویز خداوند کو
 لئے دیاں جا کر قراچی ہو گیا اور اس کی آواز سننے ہی وہ سب تہذیب
 مع سوار ہی دس ہزار فوج کے حاضر ہوئے تب اس بستی والوں نے

تندہ ران موصوف سے کہا کہ ہم لوگوں سے تپ کی و رفتیں نہیں
اور ان پر غور بھی کیا جو چنانچہ ہم آپ لوگوں سے اور آپ کے بادشاہ
لہار سے مصالحت کرنے پر راجع ہیں بشہ ایک آپ ہماری شہزادہ
کو منسلک کریں جو ہم اپنے دشمن کے صوبہ فرماں تپ کے ساتھ پیش
کرتے ہیں یعنی کہ ہم ان شرطوں پر آپ کے ساتھ ایک ہو گئے۔
۱۔ کہ ہم سے ہر ایسے ہیں سے یہ ہوگ مشافی علاج کے مدد
تا غم اور تنگی فراموش اور خداوند خود مختار بہادر بادشاہ لہار کے
ماعت آتا لنگر کی بستی اور "سکے قلعے" "سکی پھاٹک" کے منعم ہیں۔
(۲) کہ بادشاہ لہار ہمارے بزرگ و بلیس کے مددگاروں
میں سے کسی کو ان کے مملکت و بندہ سے خارج نہ کریں اور نہ ان کو
اس آزادی سے محروم کریں جو انہیں ایک آتا لنگر کی بستی میں حاصل
ہی ہو۔

(۳) کہ آتا لنگر کی بستی کے لوگوں کو بعض بعض استحقاق پہنچنے
جائیں یعنی وہ استحقاق جو انہیں قدیم زمانہ سے بادشاہ و بلیس کے
تسلط میں حاصل تھے جو کہ ایک مدت مدید سے ان کا اکیلا بادشاہ
اور بزرگ حامی تھا بلکہ اس کا بھی زور۔

(۴) کہ کوئی نیا قانون جاری نہ کیا جائے اور کوئی نیا حاکم یا
سرور ان پر اختیار نہ پائے تا وقتیکہ وہ خود اس بات پر راضی نہیں۔

یہ ہمارے صلح کے شرائط ہیں اور ان شرطوں پر ہم آپ کے
۱۔ غام کی تابعداری اختیار کر چکے۔

لیکن جبکہ تندہ ران موصوف نے آتا لنگر کی بستی کی یہ کہ خود
کہ بستی اور ان کی گستاخ و درخواستیں نہیں تو انہوں نے اپنے
۱۔ تندہ ران موصوف کے وسیلے سے "نئے" اس طرح پر ہم کلام کیا کہ
"وہ باندگان آتا لنگر جب ہم نے تمہارے قریب کی تو زیادہ سے
میں مدد سے تمہیں خوش ہوا اور بہت تم لوگوں نے ہمارے بادشاہ اور
مالک کی طاقت اور ہی حنیہ کر کے نسبت اپنی منامندی خاطر کی
تو میں اور بادشاہ خوش ہو، جس حسب تمہارے اپنی یہود و خوشستوں
اور برتری کی گفتگو سے اپنی مدد کی تھوکر اٹھا یولی خان اسے ساتھ
یکجی تو چاری خوشی غم میں تبدیل ہو گئی۔ وہ تمہاری لوٹ آئے کی ہماری
جسید تندہ ران موصوف پر زور خوف سے ہو گئی۔

ہمیں اس اسطرح ہوتا ہے کہ ان شرط کی تمہید جو تم نے ہمارے
"گئے پیش کی میر پور سے یہاں یہی وقت ہے" [نظام اس ہوا و آیت]
پانچویں ہیں لیکن وہ اس قابل بھی نہیں ہیں کہ ان کی آواز تک
لہار کے خادموں کے کان تک پہنچے۔ حالانکہ ہم بلا اتفاق بڑی
مدت کے ساتھ ان شرطوں کو ایک بڑی جوی سمجھ کر اس کے شواہد سے
سے مانتے ہیں۔

لیکن ہر ساکنان، مگر اگر تم اپنے کو ہمارے بادشاہ کے ہاتھ میں سپرد کر دو اور اس پر توکل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ اور تمہارے لئے ایسی شرطیں یا اندھے جو تم قبول کر لو، اور جس یقین ہو کہ وہ ایسی ہی ہوگی کہ جس سے تم کو فائدہ پہنچے، تو ہم تمہیں قبول کر کے تمہارے ساتھ صلح کر دیں گے لیکن اگر تم ہمارے بادشاہ و اعداء کے ہاتھوں پر بھروسہ رکھنا قبول نہ کرو تو یہ معاملہ جو کا توں رہیگا اور ہم اس سے بھی واقف ہیں کہ ہمیں کیا کرنا لازم ہوگا۔

اس پر وٹھے نے جے اعتقادی اپنے خداوند کو لکھ لکھا کہ جی ہاں ہمارے دشمنوں کے ہاتھ سے رہائی پا کر کون بسا بیوقوف ہوگا کہ اپنے ہاتھ کا حصہ ایسے لوگوں کے سپرد کرے جن سے وہ حصہ ناشتاہیں جس کو ہرگز ایسی بے پایان شرطیں منظور نہ کر دینا کیا ہم ان کے ہاتھ کے لئے اپنے اور اپنے مہاجر کے مہاجر سے واقف ہیں۔ میں آؤں، اگر گرنس کی رعایا اسکی دشمنوں سے ایک ہال پر برگی ہو کر گرسے تو وہ ان پر خفا ہو تا ہر ملکہ حصہ ہوں ایسا بھی کہتے ہیں کہ وہ ان کی دست سے ڈپا وہ کام طلب کرتا ہو۔ مگر اگر تہری اور نشوری ایسی بات میں ہو کہ جو تم کرتے ہو اسے سچ سمجھ کر دے۔ اسلئے کہ اگر تم وہ بھی فرمانبرداری اختیار کرو تو تم اپنے کو دوسرے کے سپرد کرنے پر اور تمہارا بیاد اختیار ملحق مافی نہ ہو جائیگا۔ اسلئے اپنے کو قدرت

بہ پادمان کے قبضہ میں سپرد کرو یا طاقت لاثانی ہو کہ نہ کبھی تم فی الحقیقت تہہ لو کر سکتے ہو لیکن مرکز راستی کے ساتھ شکایت نہیں کر سکتے۔ اور کیا تم فی الحقیقت اس بات سے واقف ہو کہ حسب تم، اس کے قبضہ میں آ جاؤ تو تم میں سے کون قتل کیا جائیگا اور وہ کسے زندہ رکھیں گے۔ یا کون کہہ سکتا ہو کہ وہ ایک ایک کو قتل کر ڈالے اور اس بیٹی کے آباؤ اجداد کے لئے اپنے ملک سے تے تے آوی جائیے۔

خداوند ناظم کے دس کلام نے ساری باتیں اٹھ خالص اور انکی صحت کی امداد پہنچ کر گئی چنانچہ وہ سب متداران جوں کے قول اپنی کھیروں اور اپنے خیموں میں اور اپنے آدمیوں کے پاس واپس گئے۔ اور خداوند ناظم بھی اپنے قلعہ کو اور اپنے بادشاہ اس لوٹ گیا۔

حضرت ابلیس اس کے لوٹ آنے کے شرے مشتاق تھے کیونکہ انہوں نے سنا تھا کہ آج ان سے مقابلہ ہو چنانچہ جب وہ دربار میں پہنچا حضرت ابلیس نے تسلیم کیا کہ گھڑی میرے صاحب مر مابے آج کی کی کیفیت گذری۔ میرے اعتقادی نے بہت ہی توبہ و تعظیم بجانا کے اس سے نقل ماجرا کہ مٹا یا کہ تھوڑے کے سرداران نے یہ یہ باتیں کہیں اور میں نے اس میں طور پر انہیں جواب دیا۔ میرے ماضی شکر حضرت ابلیس بہت خوش ہوئے اور بولے۔ اے میرے خداوند ناظم میرے خداوند جے اعتقادی میں نے ہر تپ کی دندوی کا اٹھا لیا کیا اور ہر گز

آپ سے خط نہ ہوئی میں آپ سے یہ وعدہ کرنا ہوں کہ میں تمہارے
 سے پانچاٹھ برس پہلے آج کے تین آٹھ لاکھ کی رعایت سے بڑھ کر دینے دینگے۔
 میں آپ کو اپنی کل ریاست پر تائب نظر کر دینگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ
 کے قبضہ میں میرے بعد ہو گئی بلکہ آپ انہیں بادشاہوں سے جکڑینگے
 تاکہ وہ آپ کا مقابلہ نہ کر سکیں اور ہمارے خانہ میں سے کوئی آزادی
 سے میں پھر نہ سکیگا۔ بجز ان کے جو آپ کی بیڑیاں پیسے ہوتے پہلے پھرتے
 پر قناعت کریں۔

یہ باتیں سن کر خداوند نامہ رئیس کے حضور سے ایسے نکلے تو ایک
 بڑی بڑت سے ہاتھ لگی اور بڑی ترکہ کے ساتھ وہ اپنے مکان کو
 سریت لینگے۔ یہ برادری میں دونات سرگ کی کہہ گئے وہ دن کہ
 سے کہ مجھے یہ عزت حاصل ہو۔

لیکن برجیدہ خداوند نامہ وہ رئیس میں جو یہی موافقت سی
 پران ہمارے سرداروں کی شکستگی کے باعث سے آٹھ لاکھ میں ایک بلوہ
 لکھ گیا۔ رہنے کہ جب بڑھا ہے اعتقاد ہی میں معاملہ کی صنعت اپنے قاتل
 کو سزا کیا دی دینے کی میت سے قلم میں داخل ہو، قدیم خداوند نامہ
 نے جو رئیس کی سبستی میں آسنے کے پینتر بہ عہدہ بھٹا تھا اپنے ہمارے
 قہار میں وہ دو ہفتہ پہلے سے وہ دھرم اور قدیم قانون کو اپنے میاں غمیر نے ان
 سے بچ میں چکا ہے۔ ان کی باتوں کی منہریا کے جو کلام چھانک رہی تھیں سب

کے کمر لوگوں کو اپنے سر ہ لیا اور وہ آپس میں میں بات پر بحثنے لگے
 کہ اس شریف سرداروں کی باتیں کیسی درست تھیں اور کہ خداوند نامہ
 اپنے مذہب سے ہے اعتقاد ہی کے کلام کے باعث کیسی جالی ہو گئی۔
 اپنے کہ اس نے نہ تو ہمارے بادشاہ کی تعظیم کی نہ سرداروں کی کچھ
 تو نہ کی بلکہ ان پر بے ایمانی اور دغا بازی کا جہان لگایا ہے۔ کیونکہ
 انہوں نے کہا کہ اس کی باتوں کا کہ ہم تہااری درجہ اس میں منظور
 نہ کرینگے اس سے کمتر اور کیا مطلب ہو سکتا ہو۔ اور اس کے شامحال ان
 لوگوں پر ایک یاخیاں یہ کہ گذرا کہ مرچند ہیں اس نے یہ بات کہلا
 بھیجی تھی کہ ہم تم پر رحم کریں گے۔ لیکن وہ اس ہم سب کو قتل کر ڈینگا
 چنانچہ عام حاضرت پر اسے بے اعتقاد کی بدی کے قابل موخر خول کے
 خول آٹھ لاکھ کی سرگوں کے کوٹے کوٹے دوڑنے لگے۔ تاکہ اس کے خداوند نامہ

تو وہ کچھ لنگھنے لگے اسکے پیچھے علا یہ باتیں کرنے لگے۔ جب اس دوڑنے
 پھرنے اور یہ جھلا جھلا کے کہنے لگے کہ اسی القادور کے پہاڑ سرداروں کا کاش
 کہ ہم اپنے سسر تاروں اور اپنے بادشاہ القادور کے زیر حکومت ہونے
 جب خداوند نامہ کو یہ خبر پہنچی کہ آٹھ لاکھ میں ملوہ ہو، مارتو وہ ان لوگوں
 کی قسمی کرتے کے لئے نکلا، اور اسے یہ گمان تھا کہ میری بڑگی در
 میری حضور کی کے وہ بہ کے سامنے ان کا عہد فرو ہو چکا۔ لیکن
 جب انہوں نے اسے دیکھا تو، سیر پکے اور اگر وہ اپنے مکان کو بھاگ

نہ جاتا تو بیشک مار پیٹ کرتے۔ جد اسکے پہلوں سے اسکے سکان پر چڑھ گیا اور چاہا کہ اسکے کان کے پاس سے اسے ڈھادیں لیکن وہ سکان اسامہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رہا اس پر غالب آئے۔ تب حضرت ناظم نے جنت میں کمر کے ایک کھڑکی میں کھڑے ہو کر لوگوں سے پوچھا کہ یہ صاحبو آپ کے اس فساد کی کیا وجہ ہے؟

تب خداوند فہم نے لوگوں کو یہ دیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ تم نے در تھامسے، قاتلے جیسا چاہئے تھا اتفاقاً در کے سرداروں سے سلوک نہیں کیا اور نہ حق کیا تمہیں تین باتیں چیا کیں۔ پہلے تم نے میاں تمہیر کو اور ہم کو اپنی باتیں سننے نہ دیں۔ دوسرے کہ تم نے صبح کے ایسے سراپا سرداروں کے آگے پیش کئے کہ سکا منظر کرنا کسی طرح ممکن نہیں ہو سکتا۔ اور تیسرے کہ میں نے کہا کہ ہمارا اتفاقاً در حضرت پر اسے نام یاد تھا وہ رہے اور کہ آقا کر کو شہوت اور ہر دلی میں رہنا چاہئے ہو اور یہ بات فرضی ٹھہرائی گئی کہ بلیس کو کل اختیار حاصل ہو اور اتفاقاً در حضرت پر اسے نام اس میں سکوت کرے۔ تیسرے حکم سرداروں نے ہم پر جیم ہونے کی ترمیم پیش کیں۔ تم نے اپنی بیہوشی و بے وقوفی اور بیداری گھٹو سے سب باتیں

کہاں ہیں؟

میں میں کے مسند و دستوں سے کہا کہ یہ بجا و تائید اور روح میں قاضی و بقاءات ہو مسلح ہو مسلح ہو۔

تب فہم نے کہا کہ اگر صاحب آپ چاروی یا تو نکو جیسا چاہیں دوسرا سمجھیں لیکن آپ پر فرض تھا کہ آپ ہمارے ایسے قاتلے تاحار کے سرداروں کے ساتھ زیادہ تر تعلیم کے ساتھ پیش آئے۔

پورے سے اتفاقاً دیئے جواب میں کہا کہ یہ آکھیں بہتر بات ہی لیکن آپ کو تصور کرنا چاہئے کہ جو کچھ میں نے کہا سو اپنے ہا و شدہ اور اس کی حکومت کے حق میں دروں لوگوں میں امان پیدا کرنے کے لئے کہا جنہیں آپ نے اپنے ناچار لوگوں سے آج کے دن باغی بنا رکھا ہو۔

سیرور سے قاتلہ لگو نے جب کا نام حضرت منیہ تھا جو اب دیکر کہا کہ یہ صاحب آپ کو ہمارے سردار و فہم کی باتوں کو صفات نہ سمجھنا چاہئے اس نے واقعی سچ کہا کہ آپ اتنا مگر کے دشمن میں چنا ہے آپ کو عقیدہ کرنا چاہئے کہ آپ کی گستاخی اور کینہ کش باتیں نہایت مدھتیں اور آپ نے اس سے سرداروں کو رنجیدہ کیا ہے اور آقا مگر کو اس سے بڑھتی قصاں پہنچا ہے۔ اگر آپ شہرہ کو دہلا کر منظور کر لیتے تو نہ ناک آواز اور لڑائی کا شور آقا مگر سے موقوف ہو گیا ہوتا لیکن آپ کی مادی کے باعث سے بعد خرفانک خدا اب نیک قارم ہو کر۔

اس پر پڑھے بے اعتقاد ہی سے کہا کہ: کتب میں بشر و آدمی
میں آپ کا پیغام، عیسٰی یا نبی یا انکا اور اس آپ اپنی بات کا
جو آپ پائینگے پر تا وقتیکہ یہ امر و نوع میں اسے ہم سستی کی ہر سستی مطلوب
ہو سکے۔ آپ سے مشورہ کرنا سوچ کر بیٹھے۔

فہم نے کہا: اچھا صاحب آپ کے بادشاہ اور آپ دونوں کا
سے سفارت رکھتے ہیں اور اس سستی کے باشندے نہیں ہیں اور کون
کہہ سکتا ہے کہ آپ کو یہ دو ترقی میں مبتلا کر کے چھوڑ کر کاغذ پر چھوڑ دینگے
اور حال میں آپ ہی اس بات کو دریافت کر لیتے کہ بجز بھاگنے کے
اور کر لی تیرا آپ کی سلامتی کی نفی نہیں کیا یا جانیں کہ تیرا ہمیں
آگ لگا کے انھوں میں یا آگ کی روشنی میں سو کر اچھا بیٹھے اور نکلو
ہمارے ہی میں چھوڑ جائینگے۔

بے اعتقاد ہی نے اس کے جواب میں کہا کہ: اچھا صاحب آپ سے
بات کو فراموش کرنے میں کہ آپ ایک عالم کے ماتحت ہیں اور کہ اگر
رعیت کی بات بادشاہ پر ہونا لازم ہو اور یہ بھی سمجھ لیتے کہ جس وقت
ہوگا انشاؤں سے آقا جیسے کاموں کا علاج پائیگا تو وہ آپ کی محنت
کے لئے آپ کا مومن احسان نہ ہو گا۔

پھر یہ باتیں فہم نے مونی نہیں کہ اس سستی کی دیہ را اور اس کے
بھانگوں سے خدا و مروجہ اور حضرت دہم اور بجا وقت ہمارا ہی ایک

ملا۔ میں جدید کے حاضر تھے اور اس فساد و ہنگامہ کی وجہ سے
یافت کرتے لگے چنانچہ ہر ایک نے ان کے سوالات کے جواب
میں دیا، بنا قصہ علیحدہ علیحدہ اس انداز پر کہ شریعہ کیا کسی کی آواز
صاف معلوم ہوتی تھی۔ پھر لوگوں کو چپ کر کے لڑتے اور شریعہ
اعتقاد ہی نے ان کو کہنا شروع کیا کہ اچھا جیو! دو مشورہ آدھوں نے
اپنی مدد فرمائی کے سبب سے اور مجھے یہ خوف ہو کہ حضرت جو اس کی
صلح سے آج کے دن ملے ہمارے برعکس ہمارے کہہ چکے ہوں نے یہ
ہی کوشش کی ہو کہ سستی کے لوگوں کو چارے بادشاہ سے مخالفت کر کے
سے عداوت کر لیں۔

جب حضرت کی یہ باتیں فہم نے مونی نہیں کی جانب سے سب
حاضرین غمگین ہوئے اور سب نے ان کو نگلی حدیث کی۔
• جب کہ خدا و مروجہ و حضرت غمگین کے ذہن داؤ سے دیکھا کہ ہم
وقت میں مبتلا ہو چاہتے ہیں اس باعث سے کہ فریق ثانی کے لوگ
صاحب قدرت و زبردست میں فساد کی حد کے لئے جمع ہوئے
چنانچہ دونوں طرف جمع کشید ہو گیا۔ تب بے اعتقاد ہی کے فریق
کے لوگوں کی یہ رسد ہوئی کہ ان دو ٹرسے ماحول کو مید کر دیں۔
لیکن دوسرے فریق کے لوگ نے ان کی رائے میں نہ جانے دی۔
جب یہ دو ٹرسے پہنچی تو وہ فریق و اس نے پھر اپنی اپنی جانب

اُسکے سرداروں کی توصیف کرنی شروع کی: بلیس والوں نے بڑے
 بے عقادوی اور نیکی فراموش نئے حاکم اور بے بزرگ بلیس کی
 تعزیت کی اور دوسری جانب کے لوگوں سے عقاد اور بلیس کے
 سرداران و قوائین اور ان کی حمت و رُح کی شریعت اور نیکی
 طور کی توصیف کی۔ اس طرح ایک عرصہ تک مذاہل و عبادات
 باتوں بات گھوڑے چلنے لگے اور کچھ گھٹتا ہوتے ہوئے دونوں طرف
 زد و کوب کی آیت پہنچی۔ چنانچہ بلیس کی جانب سے میاں صاحب
 قاسمی ایک شخص سے حضرت عسیر کو دو مرتبہ مار کر میں پر ڈال دیا اور خود
 انہم کی بھی جان کی نوبت نہ تھی۔ در قریب تھا کہ ایک شخص نے اسے
 اپنی بندوق سے ماری ڈلا ہوتا سینکڑا کمانشا بہ چوک گیا۔ اور بلیس
 والوں کا یہ حال ہوا کہ حضرت ولی خداوند خود اپنے کے نوکر نے میاں
 جلد بزرگ کہاں تک مارا کہ میاں کے سر کا بھی لنگر لگا کر لڑا اور میں دھم
 کر دیا وہ لاقین لگیں اور کچھ میں میاں تک ات بت ہو گئے کہ سننے
 پسستے پیٹ پھل گی کیونکہ ہر چند کچھ عرصہ گذر تھا کہ وہ بتی کو ضرر
 و نقصان پہنچائے کے لئے بلیس کی ایک جماعت کا سردار مقرر
 ہوا تاہم انہوں نے اب اسکو اپنے نفع میں نہ پایا چنانچہ خداوند کرم
 کے ساتھیوں میں سے ایک سے حضرت کو وہ مزہ کھلایا کہ میاں کے
 موش غریب ہڑ گئے میاں کچھ چیز بھی اس بنگارہ میں بے چالاک

۱۰
 اظہار ہے لیکن دونوں جانب والے اس سے مخالف تھے اسلئے کہ وہ
 کسی کے ساتھ وقادری سے پیش نہ آیا تھا سو ان کی تنہائی کے باعث
 سے کسی نے ان کی ایک ٹانگ توڑ ڈالی اور جس نے اسکی ٹانگ توڑی
 تھی اسکو یہ حسرت و گہمی کہ اس کی گردن نہ ٹوٹی ماسوا سیکے دونوں
 طرف اور بھی بہت سا نقصان ہوا لیکن یہ یہاں پر رکھنے کے قابل ہیں
 حیرت کی بات جو کہ میر خود تھے بد کل میرض سے معلوم ہوتے تھے
 اور ان کی طبیعت کسی جانب کی طرف راغب نہ نظر پڑتی تھی اتنی
 بات الٹے نمایاں تھی کہ جب میاں و ہم کچھ نہیں اٹ پاتے وہ بے تحاشے
 تودہ دیکھ دیکھ مسکراتے تھے۔ اور جب میاں کچھ چیز لنگراتے ہوئے
 ان کے آگے آئے مسکاتے نہیں نے کچھ خیال نہ کیا۔
 جب یہ مسافر و مرگیا تو خداوند فہم اور حضرت نصیر کو بلا بھیجا اور
 قافلہ کو جس سخت بیماری میں انہیں سرخسہم کر کے دونوں کو
 قید خانہ میں ڈال دیا ان کے عقیدے ہونے پرستی میں ان کی صورت
 ہو گئی اور وہ ان قیدیوں کے ساتھ زیادہ تر سختی سے پیش آئے بلکہ
 ان کی یہ خواہش تھی کہ انہیں بالکل ختم ہی کر ڈالے لیکن میر دست
 آئے موقع نہ ملا اسلئے کہ ہر ہر چالاک پر لڑائی لگی تھی *

پندرھواں باب

القادر کے سرہاردوں کا اپنے سرمائی ڈبروں میں لوٹ
آئیے بعد ازاں ملک کو محکوم بنائی شہت مند ہیں سوچنا
انکی تحیر کو شش اپنی کوششوں میں ناکامیاب ہونے
کے باعث سے سرہاردوں کا لقادر کے پاس مدد کیئے
نہ بھیجنا اور شہزادہ جانول کا ان کی امداد کے لئے

جانے پر راضی ہونا

حاصل جب وہ سرہاردان چنانک سے رخصت ہو کر لشکر کو
لے آئے انہوں نے مجلس قرا دیے اس لڑائی کے مقدمہ میں شور کیا
بھڑوں سے یہہ صلاح دی کہ چوہا کیا لگی چنگر چھا پا دیں پر اکثر
نے یہ کہہ کر ان کی نصیحت اختیار کرنے کے لئے ایک بار اور گداز کرنا
بہتر ہو گا اور اس تصور کی یہہ وجہ تھی کہ انہیں یہہ گمان تھا کہ قانگرس کے
لوگوں کا دل پر نصیحت گئے کے ب یا اور مصحت پر ہی در اس لحاظ
سے انہوں نے کہا کہ سرحد میں سے بھنے رجوع سے معلوم ہونے
میں فوجی گرجہ اپنی تلخ کامی سے ان کا جی چھوٹا کر دیں تو اپنی مرضی
کی مانند ان سے اس درخواست کا قبول کرانا بحال ہو گا یہ
چنانچہ وہ اس بات پر متفق ہوئے اور قراچی کو بلا کے آتے حکم دیکر

نہت کیا اور اسے حد کو سپرد کی جس حکم کو پاک قراچی تھوڑے
ہی عرصہ میں راجی ہوا اور زیر دیا آ کے کان چنانک کی طرف چلا
اور بموجب حکم کے اس سے واپس قراچی چھوٹا اس کی وار کے شہتے
جی ہستی کے لوگ نکل آئے اور قراچی سے ان سے صلح پر کلام کیا
اور قانگرس کے صحت دیں اور صحت ہو گو تم کب تک نہیں گناہ آ رہے
سادگی سے خوش رہو گے اور ہی جو قراچی ہی نانت میں کب تک
سرد ہو گئے کیا تم اس کی صلح اور غلطی کے پیام کی تحقیق کرنے ہی
رہو گے۔ اور کب تم قادر مطلق کی سنہوں در فرستوں کو قبول نہ کرو گے۔
اور اہلیس کے چھوٹے اور درو غلامی پر بھروسہ کر گئے کیا نہیں یہہ
گمان ہو کہ جب قادر مطلق تمہیں سر کر ڈائیگا تو ان سبکات کی یاد گاری
سے تمہیں آرام و تسکین حاصل ہوگی یا کہ تم اپنی سخت باتوں سے اسے
پیشگی کی مثل خوف دلاؤ گے کہ وہ خوف کے مارے تم سے الٹا کرنا ہو۔
کیا تم سمجھتے ہو کہ تم اس سے فوجی خبر آسمان کی طرف دیکھو اور ستاروں
پر غلطہ کرو کہ وہ کس قدر بلند ہیں کیا تم آفتاب کو اسکے دور سے باز رکھ
سکتے ہو اور ہبتا سب کو روشنی بخشنے سے منع کر سکتے ہو کیا تم ستاروں کا
شکار بنا سکتے ہو یا آسمان کے جہنم کو زد کر سکتے ہو کیا تم سورج کے
پانی کو حکم کر سکتے ہو کہ وہ دوسرے زمین کو ڈھانپ لیں کیا تم سردیوں
پر نظر کر کے انہیں پست اور شرمندہ کر سکتے ہو یا ہم یہہ ہمارے اس

بادشاہ کے حضور سے کام میں جس کی متابعت اختیار کر اس کے لئے ہم یہ پیغام لیکر تہہ سے پاس سے ہیں چنانچہ ہم اس کی طرف سے تم سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ تم اس کے سردار کے تاج پہناؤ۔ ان باتوں کے سننے ہی آقا نگر والے غمگین رہے اور دشمنی میں آئے کہ کیا جواب دیں اتنے میں ابلیس خود حاضر ہوا اور اس کے جواب دینے کا ذمہ اپنے اوپر اٹھالیا پر آقا نگر والوں کی طرف مخاطب ہو کے اس نے ان سے اس کی بنا شروع کیا۔

ایک ماہ جو میری دعا حاضر رہا اگر اس شخص کا کام ان کے بادشاہ کی بزرگی کی سمیت سچ ہو تو اس کے خوف کے مارے تم سدا علانی میں دیکھتے ہی رہو گے۔ اور ماہ جو اس کے کہ وہ ہم سے دور ہو تم اس وقت ایسے قادر کی تاب کیونکر لے سکتے ہو۔ اور اگر جس حال میں کہ وہ اتنی دور ہو تم اس کے خیال کی تاب نہیں لے سکتے تو تم اس کے حضور میں کیونکر ٹھہر سکو گے۔ میں جو تہہ را بادشاہ ہوں تمہارے حال سے بخوبی واقف ہوں۔ تم میرے ساتھ بطرح کیلینتہ جو عیسائی پتنگے کے ساتھ کیلینتہ ہیں۔ چنانچہ جو بات تمہارے قایم کے لئے ہو اس پر خوب غور کرو اور ان استحقاق پر ملاحظہ کرو جو میں نے تمہیں بخشے ہیں۔

علامہ اسکے اگر اس شخص کی سادی باتیں سچ ہوں تو کیا باعث ہو کہ انکار کی رعایا چنانچہ کہیں حافی ہو غلام کی سی رہتی ہو۔ اس کے

عام عالم میں کوئی ناخوش نہیں اور نہ کوئی ان کے پاس پاؤں۔ اسی سے آقا نگر تو ان باتوں پر تامل کرکاش کہ جیسا میں تجھے بتائے سے ناخوش ہوں ویسا ہی تو بھی مجھے چھوڑ دینا خیال نہ کرتا میں پھر کہتا ہوں کہ ان باتوں پر غور کرو گیند اب تک تمہارے قایم کے پاس ہر تمہیں تڑائی تو حاصل ہو پر اسے ستمنا میں لایا حکم شہر ہو اور تم بادشاہ بھی رکھنے ہو پر اس سے محنت رکھنا اور اس کی فرمانبرداری کرنی بھی شرط ہو۔

ان باتوں کے سننے سے آقا نگر کے لوگوں نے اتفاق کے سردار کی طرف سے اپنا دل زیادہ تر سخت کر لیا۔ اس کی بزرگی کے خیال سے انہیں وعدہ ملا کہ کیا اور اس کی پاکیزگی کے خیال سے انہیں ناامیدی میں غرق کر دیا چنانچہ ایک حضور سے عرصہ تک مشورہ کر کے انہوں نے (جو ابلیس کے جاندار تھے) فرنا ہی کی معرفت یہ کہہ دیا جس کا کہ ہم اپنے بادشاہ کی متابعت ترک کر کے انکار کی تابعداری ہو کر اختیار نہ کریں گے اور کہ اب اور زیادہ درخواست کرنا محبت ہو کیونکہ تابعداری اختیار کرنے کے چار میں ہمیں اس جگہ مرجانا قبول ہو۔ اس طرح پر سادی باتیں ان گنیں اور آقا نگر ہوج سے باہر ہو گیا۔ کسی طرح سردار بہت ہمت نہ ہونے کیونکہ وہ اپنے آقا کی طاقت و حقیقت سے واقف تھے۔ سو ان کے پاس جن لوگوں نے اس

بچھلی سے سخت تردد خواست بھیجی لیکن جتنا زیادہ اُس کے پاس
 اس شخص کو کا پیام جاتا تھا کہ لغادر سے صلح کر دو وہ اُس سے اتنا
 ہی دور بھاگتے تھے جتنا انہوں نے اُن کو بھلا یا اتنا وہ اُسے دور
 گئے اب برجہ انہوں نے انہیں القادری کی طرف بھیجے کہ بلایا
 سوائے لوگوں نے اُن کے ساتھ اس طرح برصا حد کرنا مقرر کیا
 اور دوسری تدبیر سوچی چنانچہ سردارانِ جمع ہوئے تاکہ اس میں بحث
 کریں اور دیکھیں کہ اس بستی کے پھر حاصل کرنے کے لئے کونسی تدبیر
 ہو سکتی ہو اور تاکہ انہیں انہیں کے ظلم سے چھڑائیں اس پر ایک نے
 یہ کہہ کہا اور دوسرے نے وہ پر شریعت سردار الزام نے کھڑے ہو کر کہا
 بھائی میری رائے یہ ہے کہ

دبھلی کہ ہم اس بستی میں برابر اپنی اُمدادیں چلاتے رہیں اور
 انہیں سخت خوف میں رکھیں اور وہ رات دن کیا کریں اس تدبیر
 سے ہم اُن کی شیخ طبعیت کو ترقی پانے سے باز رکھیں گے اس لئے کہ ہمیشہ
 کی وقت سے سنسیر رہیں بلایا جا سکتا ہو

دوسری کہ ہم سب ایک دل پر کراہیں آقا القادری کے لئے
 ایک درخواست طیار کریں اور اُس میں آقا نگر کی حالت اور یہاں کے
 معاملوں کا حال درج کر کے اور زیادہ تر کامیاب نہ ہونے کے باعث
 سے اپنے بادشاہ سے عموماً کہنے لیں سے حد کے طلبگار ہوں کہ ازراہ

مہربانی سے اس فوج اور اُن کی سربراہی کے لئے بہادر اور لڑاں
 انسر بھیجیں تاکہ یہ نیک شروع مناجح نہ ہو لیکن آقا نگر کی نقیابی
 کامل ہو

شریعت سردار الزام کی بات باتوں کو لوگوں نے بالاعاق منظور
 کیا اور اس بات پر اتفاق ہوئے کہ ایک درخواست طیار کر کے ایک
 لائق شخص کے ہاتھ ملے بھیجنا چاہئے اس درخواست کا مقصد یہ تھا کہ
 حیدر شاہ رحمن و علیل عالم بہترین کے مالک اور عالی بستی
 آقا نگر اور صاحبِ ذوالاقتدار حضور کے حکم شاہی کے بموجب بننے اپنی
 جانوں کو خطرہ میں ڈال کے آقا نگر کی شہر بستی سے جنگ کی عیب ہم نے

آپ پر چڑھائی کی تو ہم نے حسبِ حکم سدا میں صلح کے سراپا اسکے آگے
 پیش کئے لیکن ای شاہ بزرگ انہوں نے جاری
 مشکت کو حقیر جاننا اور جاری گھر کیوں کو قبول نہ کیا۔
 انہوں نے چاہا کہ بھائی ایک بد کر لیں اور ہمیں بستی کے اندر گھسنے نہ دیں
 انہوں نے اپنی توہین میں بیویوں پر چڑھا دیں کہ اسے دور چلے کیا اور جتنی نقد
 میں نہ رہیں یا لیکن ہم نے اُن کا پیچھا کرنا نہ چھوڑا اور قتل و جہاں
 دیا بلکہ بستی میں بہت سے نقصان بھی کیا

رہائیں بے اطمینان و خوف و خزاں ہمارے بڑے زبردست مخالف
 ہیں بالفضل تو ہم عارے کے باعث سے یہاں مقیم ہیں لیکن اس اماناز

موسیٰ بن ہاشم
 اسٹیل ایبٹ
 ۱۰۴۰ء

پر پڑے تب کہ بڑی باد سستی سے سستی کے لوگوں کو حیران و پریشان رکھتے ہیں +

ایک مرتبہ چار ایہ گمان تھا کہ چار ایک دوست حقیقی سستی میں سر جو اگر چہ مادی و رغبتوں کی وہابی پستی کرتا تو سستی والے کب کے متا بہت غلبہ کر چکے لیکن سب دشمن ہی تھے اور ایک بھی نہ نکلا جو چارے آقا کی پستی میں لوگوں سے کچھ کہتا۔ سوہرچہ جو کچھ ہم سے ہو سکا ہم نے کیا تو بھی آقا نگر اب تک حضور سے باقی ہی ہے +

اور اب اگر شہنشاہ ازراہ ہر بانی حضور اپنے آدمیوں کی ناکامیوں کو صاف کیجے کہ آقا نگر کے فتح کرنے والے سروردی ہم سے بہتر امتیاز کو نہیں پہنچے اور ہماری خواہش کے مطابق آقا نگر میں باد و رخ بھیجے تاکہ وہ مغلوب ہو جائے اور ان کی سرراہی کے لئے ایک آدمی بھیجے تاکہ بستی حضور سے محبت بھی رکھے اور خائف بھی ہو +

ہماری درخواست کی اس طرز سے حضور بہ گمان نگر میں کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ نرانی موقوف ہو جائے دم تو اس جگہ کے لئے اپنی جان تک دینے کو تیار ہیں، لیکن اس کی یہ وجہ ہو کہ حادی عیسٰی تناسل ہو کہ آقا نگر حضور کے تابع ہو جائے اب کے حضور شاہی سے ہماری یہ بھی منت ہو کہ حضور اس مقدمہ میں جلدی کریں تاکہ اسکے فتح ہو جانے کے بعد ہم حضور کے اور رحمت کے ارادہ کو پورا کر سکے +

بہ درخواست، انجیل بادشاہ کے پاس نیک مردیاں محبت کے ساتھ آقا نگر میں بھیجی گئی +

جب بہ ہمد صلہ ہی میں پہنچا تو مشہور وہابی کے ہاتھ پڑے۔ چنانچہ اس نے اس کی تلاوت کی اور اس باعث سے کواکبا مضبوط اسے پسند آیا اس نے اسے درست کر دیا و خود بھی اس میں کسی ایک یا قیں ملائیں جب وہ درخواست ان کی حسب وخواہ درست ہوئی تو وہ خود اسے بادشاہ کے پاس بھیجے اور اسکے بعد کہ آپ پستی کی + بادشاہ اسی درخواست کو دیکھ کے مت خوش ہو کر جب انہوں نے اپنے مشہور آدمیوں کی پستی کرتے دیکھا تو باغ باغ ہو گئے + انکو اس سے بھی خوشی حاصل ہوئی کہ ہمارے آدمی آقا نگر کے گرد چہرے میں بدل چنے اپنے کام پر ایسے مستعد ہیں اور اپنے ارادوں میں چھٹکتے شک ہیں کہ انہوں نے آقا نگر کی سستی کے اندر کس قدر قبضہ کر رکھا ہو +

چنانچہ بادشاہ نے اپنے مشہور آدمیوں کو اپنے پاس بلایا اس نے جو اس دیا اور میرے باپ میں یہاں حاضر ہیں جب مشہور آدمی اسے آیا بادشاہ نے اس سے کہا ہم آقا نگر کی بستی کی حالت سے اور اس کی سبب اپنے ارادوں سے اور جو کچھ تو نے اس کی غلطی کے لئے کیا ہو تو جی واقعہ میں سوا میرے بیٹے تو اپنے تئیں لڑائی

کے لئے طیارہ کر سکتے تھے کہ میں تجھ ہی کو تانگر کی شکار گاہ میں بھیج دوں گا۔
 وہاں کامیاب اور غالب ہو گا۔ اور تانگر کو مفتوح کر چکا ہے۔
 تب بادشاہ کے بیٹے نے جب تیری شرمیت میرے دل میں ہی
 دیکھ لی تھی۔ میں تیری مرضی بجالانے سے خوش ہوں۔ یہی دن ہے
 جس کی مجھے تمنا تھی۔ اور یہی کام ہو گا جس میں اب تک منتظر رہوں سو
 جتنی فوج کہ چاہے دست میں مجھے دیا سنا سب معلوم ہو مجھے عنایت
 کیجئے تاکہ میں جا کر تانگر کی تباہ حال بستی کو اعلیٰ سے اوہ اس کے
 اعتبار سے اپنی بخشوں۔ میرے دل میں بارہا تانگر کی تباہ حال
 بستی کی خاطر رو پیدا ہوا ہے۔ وہ ستاد ہی وہ بے وہ خوش ہر
 اتنا کہ رو خوشی کے ماسے پہاڑوں کو کو گنگا۔ اور یہ صدادی کہ میں
 نے تانگر کے لئے کسی چیز کو عزیز نہیں سمجھا۔ اور تانگر تیرے انتقام کا
 دانتا میرے دل میں ہوا کی میرے باپ میں بہت خوش ہوں کہ اپنے
 میرا کو گنگا۔ اب مجھے ان کی نجات کا سردار مقرر کیا ہے۔ اب
 میں ان سب کو آزاد دینا شروع کروں گا۔ جہوں نے میرے تانگر کو آزاد
 پہنچا یا تو اسے ان کے ہاتھ سے بچو دینا ہے۔
 جب شہزادہ نے یہ باتیں اپنے باپ سے کہنی ختم کیں۔ اور
 بھلی کی مانند وہاں فوراً بھیل گئی بلکہ وہاں صرف دسی ایک بات
 کا چرچا ہوا کہ غلوئیل تانگر کی مشہور بستی کے لئے یہ یہ پیدا کرتے پر تادہ

و باری بھی شہزادہ کے اس ارادہ پر متوجہ نہ ہوئے بلکہ اس
 ارادے اور اس لڑائی کی ممانعت نے ان پر ایسی تاثیر کی کہ اس
 طاقت کے اعلیٰ ترین سرداران اور ہرگز نہیں اُٹھائے بھی اس بات
 کی تمنا تھی کہ کاش کہ میں غلوئیل کے ماتحت جہدہ متناہم بھی جاتے
 اور تانگر کی قوت و دوستی کے اعاد کے ہاتھ میں پھر لانے کے
 لئے تھوڑے ہو سکتے۔
 تب بعد بات ٹھہری کہ کوئی جا کر لشکر گاہ میں یہ بیجا مہم نہ چاہئے
 کہ غلوئیل تانگر کے پھر حاصل کرنے کے لئے تانگر کی اسکے جہدہ
 تھی بڑی اور زبردست فوج ہو گی کہ کوئی اسکا مقابلہ نہ کر سکیگا۔ وہ وہاں
 کے سردار دی بھی اس حیرت انگیز گاہ میں بھیجائے کے لئے مثل بیادوں کے
 کس قدر سقتا ہوئے۔ جبہ سردار غلوئیل کو یہ خبر ملی کہ بادشاہ اپنے بیٹے
 غلوئیل کو بھیجیگا اور کہ شہزادہ بھی اپنے باپ کے اعادہ پر گئی خواہیں
 پوری کرنے سے خوش ہو تو انہوں نے اس کی آمد پر خوشی ظاہر کرنے کے
 لئے ایسا نعرہ مارا کہ ان کی آواز سے زمین بل گئی۔ پہاڑوں نے بھی بھور
 جیو اب دینے کے اپنی صدا بلند کی اور اعلیٰ سے اسے خوف کے کاہنے
 اور ہر ہر نے لگا۔
 ہر چند تانگر اسے اس تدبیر سے بہم نہ دے سکتے تھے کہ وہ ایسے
 انہیں جو گئے تھے کہ اپنے عیش اور لذت نفسانی کے سوا کسی بات کا

خیال نہ رکھتے تھے، برطانیس اُن کا حاکم اُس سے مجبور نہ تھا کہ کچھ اُن کے جاسوس برصغیر طرف بھیجے ہوئے تھے اور ساری باتوں کی ذمہ داری دیتے تھے۔ اُسے اس بات کی خبر دی گئی تھی کہ دربار میں آپ کی خدمت میں یہودیہ نہیں جو رہی ہیں اور کہ عاقبتیں جید غرض ہیں آپ کو مفتوح کرنے کے لئے پٹی فوج لیکر بھیجا جائے گا۔ اب برطانیس اس مشہورادہ سے، ناؤں کا تھا کہ کسی درباری اور امیر سے وہ اس قدر خوف نہ رکھتا تھا کہ اس لئے کہ برطانیس اسکا زور دیکھ چکا تھا۔ سر جب اُس نے اس مشہورادہ کے سننے کی خبر پائی تو وہ زیادہ تر ڈر۔

سولہواں باب

ضمنہ وہ علاقہ شیل کا تھا مگر کوئٹہ کی علاقہ سے دھائی دینے کے لئے اس اعلیٰ کی طرف کوچ کرنا اور اسکی کوچ و سرحد اور آتما ملک کی نصیب اسکی نصرت کا بیان آپ کو رہ چکا کہ بادشاہ کے پیشے و میں آتما کے کچھ کے لئے آئے گا اور آپے اور یہ ایک تھا اور کہ اسکا باب اسے اپنی کوچوں کا سرور و تکرار کر چکا تھا۔ چنانچہ جب وقت پہنچا تو مشہورادہ نے کوچ کی تیاری کی اور اپنے ہمراہ پانچ تہذیب سرور اور انکی فوجیں لیں۔

یہ سرور نہایت اور مشہور کپتان ایمان تھا اُس کا نشان سرچ رنگ تھا اور میاں وعدہ اسکا جھنڈا ہوا تھا اور اسکی جھنڈے کا تختہ پاک اور سپر طلانی تھا اسکی ہمراہ دس ہزار آدمی تھے۔

۱۲ سرور اس مشہور کپتان نیک امید تھا۔ اسکا نشان پہلے رنگ کا تھا اور میاں وعدہ اسکا جھنڈا ہوا تھا اور اسکی جھنڈے کا تختہ تین طلانی لنگہ تھا اور اسکی ہمراہ دس ہزار آدمی تھے۔

۱۳ تیسرا سرور بہادر کپتان نبوت تھا اور اسکا جھنڈا ہوا تھا اسکا نشان سبز رنگ تھا اور اسکا تختہ تین [۱۲ آدمی] تھے اسکی ہمراہ بیسٹ انگلیز تھا اور دس ہزار آدمی اسکی ہمراہ تھے۔ وہ چوتھا سرور دلیور کپتان کپتان مصوم تھا اسکا جھنڈا ہوا تھا اسکا نشان سفید رنگ تھا اور اسکا تختہ تین طلانی ناخن تھا۔

۱۴ پانچواں سرور آدمی وفادار اور ہرگز کپتان صبر تھا۔ اسکا جھنڈا ہوا تھا اور اسکا نشان سیاہ رنگ تھا اور اسکا تختہ تین تیرس جگر طلانی میں گھنسا ہوا تھا۔

۱۵ شیل میں سرور دلیور جھنڈہ ہوا اور دلیور اور نشانوں اور آدمیوں

پہلا باب ۱۲
اسی باب ۱۲

۱۴

کے ہمراہ آغا نگر کی سستی کی طرف چلا۔ کپتان راجا
 آگے آگے چلا اور کپتان صبر سب کے پیچھے ہو اور
 باقی تین اپنی اپنی فوجیں لیکر بیچ میں چلے اور شہزادہ
 اپنی رتھ پر سرور پیشواہی کے لئے سب کے آگے مولا +
 جب فوجوں نے کوچ کی تو ان کی زونا کیسی بھی ان کے کمتر کیسے
 جھگڑنے لگے اور ان کے نشان ہوا میں کیسے پھرانے لگے۔ شہزادہ
 کا کمتر بالکل ہلائی تھا اور وہ قلعہ کے آداب کی ماسد چلتا تھا اور درخت
 زردہ از مودہ تھا اور بظاہر سستاروں کی مانند چلتی تھی علاوہ اسکے دربار
 میں سے اکثر آدمی بھڑکا رنگدار سی بادشاہ القادوسی محبت کے باعث
 سے آغا نگر کی آواز ہی خوش نصیب دیکھنے کے لئے آگے ہمراہ ہونے لگے۔
 علاؤ اللہ نے بھی جب میاں کی تو اپنے ساتھ اپنے باپ کے
 حکم کے بموجب جوں ضرب دیا شکن رہتا اور بارہ
 فلاحوں پتھر بھیکے کے لئے اپنے ساتھ لئے یہ سب خالص سونے
 کے بنے تھے اور آغا نگر کو ہاتھ ہونے لگے۔ وہ ہر امنیں گھیر کر بیچ میں
 کر کے لئے چلتے تھے +
 وہ اپنی راہ طے کرنے ہوئے سستی سے ڈیڑھ کو س کے خاصہ
 پر مسیم ہوئے اور وہاں سے پہلے چار سو چلے کہ آغا نگر کو اس باجرے
 کی اطلاع دیں۔ چنانچہ وہ سدھار کے آغا نگر میں پہنچے جب وہ آغا نگر

ایک اور سرور لاکھ
 ایک سو دس ہزار
 ۱۵ باب ۱۲

۱۵

میں وارد ہوئے اور نہانے سپاہیوں نے جو لشکر میں تھے دیکھا کہ
 ہماری مدد کے لئے تازہ فوج وارد ہوئی تو انہوں نے زیر و بالا ایسا
 منظر دیکھا کہ ابلیس پر اور زیادہ خوف غالب آیا۔ یہ سب آگے سرور
 کی مانند صرف آغا نگر کے پھاٹکوں ہی پر نہیں ٹھہرے بلکہ انہوں
 نے ہر جہاں طرف سے اسکا محاصرہ کیا اور اسے آگے اور پیچھے گھیر دیا
 یہاں تک کہ آغا نگر جس طرف بھاگتا تھا اسے وہی فوج چاروں
 طرف محاصرہ کئے ہوئے نظر پڑتی تھی سو اس کے انہوں نے اس کے
 مقابلہ میں نیلے نصیب کئے۔ ایک طرف رحمان ٹیلا تھا اور دوسری
 طرف ٹیلا عس تھا۔ علاوہ اسکے اور بھی کئی ایک جھڑپوں نے جس اور بکر
 قایم کئے گئے جیسے سادی چائی کا بکر اور نہیں گناہ کا عس اور یہاں
 بہت سے فلاحوں سستی پر چلانے کی نیت سے قایم کئے گئے رحمان
 ٹیلے چار فلاحوں اور چار ہی عدل ٹیلے پر بھی غلبہ کئے گئے باقی
 موقع موقع سے سستی کے گرہ رکھنے کے پانچ سب سے عمدہ اور نہایت
 بڑے بڑے ہتھیار اور دشمن کوہ تنو پر جو کان چھانک کے فریب
 بتا گیا تھا اس نیت سے رکھے گئے کہ اس چھانک کو توڑ دالیں +
 جب سستی کے آدمیوں نے ان سپاہیوں کا جرم جو اس سے
 بڑے کو آئے تھے اور ہتھیاروں اور فلاحوں کو دران ٹیلوں کو جن پر
 وہ نصب کئے گئے تھے دیکھا اور کمتر کی جگہ گاہٹ اور نشانوں کے

پھر اسے پر نگاہ کی تو انہوں نے بھیجی وہی اپنے خیالات بدنام شروع کیا
پڑاں کے خیالات میں مضبوطی نہ پائی گئی بلکہ وہ زیادہ تر ضعیف ہوتے
گئے کیونکہ ہمارے دیکھ اب تک انہوں نے اپنے تئیں محفوظ سمجھا تھا
پر اب ان کے دل پر یہ خیال گزرنے لگا کہ نہیں معلوم اب ہمارا کیا
حال ہوگا ؟

جب تک خصال شہزادہ ناولٹیل اس طور پر تبصرہ کا ہی صرہ
کر چکا اس نے شروع میں سفید نشان کو ان طلائی فلاحوں کے
ورمیان میں نصب کیا جو حاکم اپنے پرستار تھے۔ یہیں نشان کے نصب
کرنے کی دو وجہیں تھیں :

(۱) یہ کہ آئنا نگاروں پر یہ بات روشن ہو کہ اگر وہ اسکی طرف
رجوع لائیں تو وہ اب بھی ان پر رحم کرے گا اور

(۲) یہ کہ اگر وہ اپنی جادو میں قائم رہیں تو جب انکی ہلاکت
کا وقت آئے تو وہ زیادہ تر بے حذر ہوں :

یہ سفید نشان جسکا تمہ تیس طلائی فاختہ تھا اور ان تک برابر
آؤ تاؤ تاکہ لوگوں کو سوچنے کا وقت اور موقع ملے یہ سمجھا کہ یہ ہر مذکور
ہو چکا وہ ایسے بہتم تھے کہ انکو مطلق خیال میں بھی نہ لائے ۔

بعد اسکے اس نے حکم کیا اور سرخ نشان ٹیکہ جس پر نصب کیا
گیا وہ سردار عدالت کا سرخ بیزق تھا جسکا تمہ شعلہ زب آتشی تھو



سردار عدالت کا سرخ بیزق

تھا۔ میں کئی دن تک پر ہنسب تھا۔ یہ جیسا کہ وہ سفید نشان سے
 بنا۔ جسے ایسا ہی وہ اس سرخ نشان سے بھی بے پروا رہے۔ اور
 آپ اس وقتوں پر مطلق بھانپ کر کیا۔

اس سے حکم دیا کہ اس سے لڑائی لینے کی علامت میں سیاہ
 نشان کھڑے رکھیں اس نشان کا تعلق تین سو زائد بلیوں میں سے کانگر
 اسکو بھی خیال میں نہ لایا جب شہزادہ نے دیکھا کہ کانگر پر نہ رحمت
 کی۔ مدد کی تاثر ہوئی اور نہ صل کا عمل میں لانا اسکے دل پر متحرک
 نہ تھا اسکے دل میں ڈر کا سہہ پیدا ہو اور اس نے کہا فی الحقیقت
 کانگر کا یہ عجیب طریقہ اس سبب سے نہیں ہے کہ وہ ہم سے فیہ لڑائی
 لیا جاسکتا ہے یا کہ وہ اپنی جان سے نفرت کھتے ہیں۔ لیکن شاید اسکی
 وجہ یہ ہو کہ وہ جنگ کے عمل اور طریقہ سے ناواقف ہیں یا غرض
 اگر وہ اپنی لڑائی کے طور سے واقف بھی ہوں پر شاید وہ نہیں جانتے
 کہ سب ہم انیس سے لڑائی کرنے میں تو کس کس طرح
 کہ در سوہا عمل میں لائے ہیں۔

سورج جیہ کے قریب
 جنگ میں کو تاج

پہنچا اس نے کانگر میں قاصد بھیجے تاکہ انہیں دن علامت
 اور نشانوں سے رسومات سے آگاہ کریں۔ کہ وہ خود بھی اس بات
 سے واقف ہو جائیں کہ افضل اور رحمت کو پسند کرنے میں کیا عداوت
 اور عدل کی سزا کو اس دشمن میں وہ اپنے چھانکوں کو سہل اور مضبوطی

کے ساتھ بند کرنے میں بدل متحول تھے۔ انہوں نے اپنے پیاروں کو بھی دیندہ بنایا اور انہیں اپنے نگہبانوں کو خوب صبر و بردبار بنایا۔ انہوں نے بھی حتیٰ لحد درہمیری ظاہر کی تاکہ سستی و سہمندی کرنے کے لئے راستہ پیدا کریں۔

سستی والوں نے بھی مشہورادہ کے قاصدوں کے وسیعے اس

درجہ کا جواب دیا۔

دوسروں و دشمن۔ وضع ہو کہ جو کچھ حضور نے اپنے قاصدوں کے ہاتھ ہمارے پاس پہنچایا ہم نے اسے سنا و سنا کی رحمت کے قبول کرنے یا آپ کی عدالت کے لئے مقبول ہونے کی نسبت آپ پر روشن ہو کہ ہم اس جگہ کے آئین اور قانون کے پابند ہونے کے باعث سے آپ کو اسکا واضح جواب نہیں دے سکتے۔ یہ کہ تعبیر اپنے، و شاء کی رضا مندی کے صلے یا جنگ کا ارادہ کرنا اس کے استحقاق شامانہ اور اس کی حکومت اور قوانین کے برعکس ہو چکا۔ مات البتہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اپنے بادشاہ سے اس امر کی درخواست کریں کہ وہ دیوار کے اوپر آپ کے حضور سے اس طور پر معاملہ کرے جو اس کی حالت میں مناسب اور ہمارے لئے فائدہ مند معلوم ہو۔

جب اس نیک شہزادہ کا وہیل نے یہ جواب سنا اور سستی والوں کی قید اور غلامی پر تصور کیا۔ وہ یہ کہ انہیں اس ظالم بلیس کی زنجیروں

میں نہ جادو سنا کہس قدر بندہ ہو تو وہ بدل بچیدہ ہو بلکہ جب حب وہ
۱۔ نہ کرنا تھا کہ لوگ کیونکر اس شیطانی کی غلامی کو اختیار کرتے
۲۔ سب اس کے دل پر بہت ہی اثر ہوتا تھا۔

ستر ہواں باب

ایک تذکرہ کہ کا وہیل کی خبر کے ٹھننے سے اہلس کیسا
خوف زدہ ہوا اور اس کے اور شہزادہ کے درمیان بات چیت
ہو نا۔ شہزادہ کا نام انگریزوں کے لڑائی شروع کرنے کے پہلے
تعبیر متہ پیغام کرنا

جب کہ سستی و سہمندی اس خبر کو بلیس پاس پہنچے اور اس
ات کی خبر دی کہ شہزادہ جو دیوار کے باہر محصرہ کے پڑے ہوئے
مستقر ہو تو اس نے جواب دینے سے انکار کیا اور مارے سستی کے غورا
نہ کیا بلکہ دل ہی دل ڈر کے مارے برا مانا تھا۔

تاہم اس نے کہا کہ میں خود ہی چٹانوں پر جاؤں گا۔ جیسا مجھے
مناصب معلوم ہو گا ویسا اسے جواب دوں گا چنانچہ وہ وہیں پہنچا۔
کہا اور کا وہیل سے کلام کرنے کو مخاطب ہوا لیکن ابھی زبان میں جس
سے سستی کے لوگ واقف نہ تھے کلام کرتے لگا اس کے کلام کی مناسبت تھی۔

ایک خانو میں رنگ رت، حامیں میں آپ کو یا مانوں کہ آپ
 بزرگ اعزاء کے فرزند میں آپ میں کون سے اور ہادی راست
 سے میں خراج کرنے کے لئے آئے ہیں آپ راست سے مجھے
 وقف میں کہ تا نگری کی یہ سنی ہو کر اور سپر جا و ہر حق چھپے
 میں نے اسے فتح یہ جو میں کھئے میدان میں لو کر میرے قاص ہو اور
 و کیا شک کہ دوست سے لیا جا چکا ہے۔ سب آکر دیکھنا دوسرے
 ہوا حق اس پر یوں بھی ثابت ہو کہ ان لوگوں نے ہماری متابعت اختیار
 کی ہو ان لوگوں سے ابھی سنی کے بعد ملک کو ہمارے سے کھول دیا جو
 انہوں نے مجھ سے وفاداری کی قسم کھانی ہو اور علامہ مجھے بنا دینا
 ب۔ [] قلاب کر گیا ہو۔ انہوں نے بنا قلعہ بھی ہیں سب
 یہ ہو بلکہ تا نگری کی ساری طاقت انہوں نے ہمارے پر حکومت کر رہی ہو
 علاوہ اسکے تا نگری کے لوگوں نے آپ کو روک دیا جو انہوں نے ابھی
 شریعت کو اور آپ کے نام اور آپ کی صورت کو اور جو کچھ آپ کا پرست
 کر اپنے پیچھے چھوڑا ہے اور ان کے چہرے میں انہوں نے ہماری شریعت
 اور ہمارے نام اور ہماری صورت کو اور سب کچھ کچھ ہمارا جو اختیار
 کر لیا ہو۔ آپ اپنے سواروں سے دریافت کر لیجئے کہ آپ کو سنا دینگے
 کہ ان کی ساری درخواستوں کے جواب میں ان لوگوں نے ہم سے
 محبت اور وفاداری دکھلائی ہو۔ لیکن آپ سے دور تکی باتوں سے

۱۲
 میں نہ نفرت اور ہانت اور جھگڑا نہ دوسٹھڑا ہر کی جو۔ بھلا آپ
 آساق، اور قدوس میں جو آپ کو کسی طرح کی بدی نہ کرنا چاہے
 اسلئے میں آپ کی منت کرتا ہوں کہ آپ ہمارے پاس سے چلے
 جائیں اور ہماری راست میرٹ میں ہمیں سلامت پہنچے دیں۔
 یہہ باتیں ابلیس نے اپنی خاص زبان میں کہیں اسلئے کہ وہ
 ہر چند ہر انسان سے ان کی متفرق زبانوں میں گفتگو کر سکتا ہو۔ وہ
 کسی کو پھکا نہ سکتا نام اس کی ایک زبان خاص ہو اور یہ زبان فخر و
 باسیاہ گریس کی ہو۔
 اس جہت سے بجا ہے تا نگری کی پیش قدمی کی بات نہ سمجھے
 ان کو یہ بات بھی نہ دریافت ہوئی کہ وہ ان کے شہر دو خانو میں
 کہ سامنے کھنڈر دکھاتا اور شاہ کرنا تھا۔
 بلکہ اس اتنا میں ان لوگوں کا یہہ گمان تھا کہ وہ ایسا دوست
 وہ کوئی تیرہ گز کے مقابل پشتر نہیں سکتی جہاں پشتر میں مال میں کہہ
 خانو میں سے اس بات کی استیجا کر رہا تھا کہ مجھے یہاں سے حج نہ کیجئے
 وہ تا نگری کے میرے ہاتھ سے چھین نہ لیجئے اس وقت بھی لوگ اسکی چادر دی
 نہ کر کے کہتے تھے کہ کون اس سے لڑنے کی یافت نہ کرے۔
 جب یہہ باہر شاہ صاحب دعویٰ اپنی باتیں ختم کر چکا و تشہرہ
 طمانی اسے خانو میں کھڑ ہو اور اس سے اس طور پر کلام کیا۔

خوفزدہی مجھے اپنے باپ کے نام میں اور اپنی خاطر آقا تانکر کی
 پوجت بستی کے حق میں اور اس کی پیروی کی خاطر تجھ سے کچھ کہنا ہے
 تو آقا تانکر کی نسبت وہ بستی کی نسبت واجب حق رکھنے کا دعویٰ کرتا ہے
 جبکہ میرے باپ کے دربار میں میری بات بخوبی علم ہو کہ آقا تانکر کے
 چھانگوس پر جو بھٹہ ہو سکے اور غریب کر کے داخل ہو اور اے میرے باپ
 کو اور اس کی شریعت کو جو بھٹہ ٹھہرے کے آقا تانکر کے لوگوں کو غریب دیا ہے
 اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ لوگوں نے مجھے اپنا بادشاہ اور سردار اور
 متحدہ آقا موصے کے لئے پسند کر لیا ہے پر یہ بھی تو ہے غریب اور مکر سے
 حاصل کیا ہے بلکہ اگر میرے باپ کے دربار میں جو بھٹہ اور گناہ آلودہ مکر
 و فطرت اور ہر طرح کی شدید ریاکاری است و مناسب بھی جائیں تو میں
 بھی اس بات کو مان لوں گا کہ تو نے وہی فتح حاصل کی ہے پر انہوں کو کتنا
 چر کو شاعلم اور کون تہیضان ایسا ہے جو دستور پر تنبیہ حاصل نہیں
 کر سکتا ایسا میں میں تجھ پر یہ بات ثابت کر سکتا ہوں کہ باوجود اسکے
 کہ تو آقا تانکر کے معج کرنے کا دعویٰ کرتا ہے تو فی الحقیقت اس مقدمہ میں
 کچھ نہیں کہہ سکتا کیا تو میرے باپ کے تین جو بھٹہ بنا دیا اور آقا تانکر
 کی نسبت اسے جان کا غلام بنا دیا راست بھٹا ہے ورنہ نہایت کے
 اصل مطلب اور مقصد کو دیدہ و دانستہ لئے کی نسبت لڑ کیا کہہ سکتا ہے
 کیا یہ اچھی بات ہے کہ تو نے آقا تانکر کی من صحبت زدہ بستی کی بنیادی

اور سادگی کو اپنی خدمت بنایا ہے تو آقا تانکر پر اس طور سے غالب آیا
 کہ میرے باپ کی شریعت کی مخالفت کی جلی کر کے تو نے خوشی جیتنے کا
 دعویٰ کیا جبکہ تو خود ہی جانتا تھا اور اپنے تجربہ کے سوا کسی دوسری
 طرح سے صورت نہ کرتا تو بھی تجھ پر یہ بات روشن ہو جاتی کہ انہیں
 غلبہ مست کرتے گا یہی طور تھا کہ صاحب شک نہ ہو جیتنے کی راہ
 سے آقا تانکر میں سے میرے باپ کی صورت کو مٹا کر ڈالا اور اپنی صورت
 کو اس کی جگہ پر نصب کیا ہے تاکہ میرے باپ کی ہر ہی امانت ہو
 تیرا گناہ اور عہد بندہ ہی کو پہنچ جائے اور آقا تانکر کے ہلاک ہوتی ہوئی بستی
 کا لاشیائی ریاں ہو

علاوہ بریں تو ہے ان باتوں کو بے حقیقت سمجھ کر میں جگہ کو کر رہا
 دیکھ صرف یہ یاد ہی نہیں کیا لیکن اپنی جو بھٹہ اور غریب اسیر وضع سے
 ان کو ان کی شخصی کا حدی بنا دیا ہے تو نے ان کو میرے باپ کے دربار میں
 کی طرف سے کہاں تک و غلام بنا کر وہ انہیں ایسے لوگوں سے بنایا ہے
 جو ان کو غلامی سے راضی کرنے کے لئے ان کے پاس اس کی طرف سے
 بھیجے گئے تھے ایسے ایسے کام و در بہت سی در باتیں تو نے ہی راستی
 اور تیرے باپ اور اس کی شریعت کی مخالفت میں کی ہیں اور خاص اس
 مقدمہ سے کہ ہمارے باپ کا غضب ہمیشہ تک آقا تانکر کی مصیبت زدہ
 بستی پر مشتمل ہے سو میں نے ساری باتوں کا جو تو نے میرے باپ

کے ساتھ کی میں مدد لینے کو یا ہوں۔ ورنہ میں فنا نگر کے لوگوں کے
کفر کے بدلہ میں تجھے جو زوروں سے قہر جہنم کے شاہ میں تیرے ہی سر پر
س ساری آفت کو بٹھا دینگا۔

از علیس میں اعتبار کے ساتھ تیرے عقائد میں آیا ہوں تاکہ
اپنے ہفتہ کے زور سے فنا نگر کی سستی کو تیرے جتنے ہوئے ہاتھوں
سے خلاصی دوں، اسلئے کہ فنا نگر کا اہر و میرے حق کی نسبت کسی
طرح کی نگرانی نہیں کیونکہ جتنے آدمی ولد ہی کے ساتھ نہایت قدیم
اور صحیح دفتروں میں تلاش کریں گے وہ سب اس بات کی حقیقت کو
یافت کریں گے اور میں اپنے اس حق کو ثابت کرنے کے لئے تجھے
پریشانی اور سوانی میں مبتلا کر دینگا۔

پہلے اسلئے کہ فنا نگر کی بستی کو میرے باپ نے تعمیر کیا اور اسے
اپنے ہاتھوں سے بنا یا ہے یہ عمل بھی جو بستی کے بیج میں ہو اور اسے
اپنے صلے کے لئے بنایا ہو اس جہت سے فنا نگر میرے باپ کا بڑا اور وہ
اوس پر سب سے بہترین حق تھا ہے اور وہ جو اس حقیقت کو باطل کرتا ہو سو
اسکی جان سے جو ہفتہ بوسا ہو۔

دوسرے، جو ہفتہ کے پانی فنا نگر کی یہہ سستی چھاری ہو اور یہہ
بات ان سیلوں سے ثابت ہو۔

ایسی س جہت سے کہ میں اپنے باپ کا وارث اور اسکا پہلو ہوں۔

۱۱۔ ایک دل کی ایسی خوشی ہوں جیسا تجھ میں ہے
حق کے لئے تیرے پاس یا مومن تاکہ میں اپنی
ملکیت کو تیرے ہاتھ سے چھڑا دوں۔

دوسرے سرچند کہ میں اپنے باپ کا وارث ہونے کے باعث
فنا نگر پر حق رکھتا ہوں میں سکا اس سب سے بھی دھڑکی سکتا
ہوں کہ میرے باپ نے اسے مجھے بخش دیا ہے وہ [کوئی باپ]

اے کھانا اور اس نے مجھے دیدیا جو وہ میں سے مرگزا ہے باپ کو تو
میں کیا کہ وہ اس بستی کو مجھ سے لیکر تجھے دے دے۔ میں کبھی
یہ امتحان ہوا کہ مجھ پر ہی ہے فنا نگر کی عزیز بستی کو فروخت کر دوں، تو

اپنی تھامیری خوشی اور میرے اس کام کو چھوڑ لیں [سیلوں ۱۰ باب ۱۰]۔
تیسرے فنا نگر عبادی کے حق سے بھی چار ہو اور میں سے

نہ اسے اپنے واسطے خرید کر تو میں چاہوں کہ یہہ بستی میرے باپ
کی دوا میری س جہت سے کہ میں سکا وارث ہوں اور میں سے ہر
نہ کر کے اپنا کیا ہو لہذا اس سب سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ میری حق داری

فنا نگر پر ثابت ہو ورنہ تو محض خامب اور ظلم و رویا ہو میری دوا
فنا نگر کے غریب سے کی یہہ جو فنا نگر نے میرے باپ کی حکم عدول کی ہے۔
یہ باپ نے کہا تھا کہ جس دن وہ اس کی شرمیہ کو ٹوڑینگے وہ

مر جاینگے۔ چنانچہ آسمان اور میں کاٹسا مکن پر بر میرے باپ کی باتوں

حیرتی بات ہے
۱۱۔ باب ۱۰ آیت ۱۰

نہی وہ بابہ شریف کا توڑنا ممکن ہے۔ اسلئے جب تاگر نے تیرے عوض
کا شنوار کر فی الحقیقت سکاٹا دیا ہے۔ اپنے باپ کے سامنے
ان کے لئے عین جو جسم کے بدلے میں جسم اور روح کے جواز میں
روح جس بیکہ میں تاگر کی خطاؤں کا معاوضہ کروں اور میرے باپ
لے سے منظور کر لیا۔ سو جب تیری وقت تاپیں نے جسم کے عوض
میں جسم اور روح کے بدلے میں روح جان کے عوض میں جان اور خون
کے بدلے میں خون دیا۔ اپنے عزیز تاگر کو غلطی دی ہے۔

چوتھے بزمیہ کام ادھور نہیں ہو میرے باپ کی شریعت اور
عدالت جو خطا کی نسبت تبدیل کرنے میں متعلق تھی دونوں کی تسکین
ہو گئی۔ اس بات پر راضی ہیں کہ تاگر غلطی نہ ہے۔

پانچویں میں اپنے باپ کے بدن حکم تیرے مقابل میں نہیں
یا ہوں کسی سے مجھ سے کہا کہ اور تاگر کو غلطی ہے۔

ہرگز میری سب کے چشمہ اور تاگر کی حق بستی تو پر یہ بات
تسکین دہو کہ میں آج کے دن اپنے باپ کے بغیر جانتا نہیں ہے
مقابل میں نہیں یا ہوں۔

اور اگر تاگر مجھے تجھ سے بھی کچھ بہت تریکون جوں سی تاگر کی
حق بستی سے کام کرنے کا ذکر ہوا تو پھر پھانکوں پر دوہرے پر
بجھ سے "سب کو یہ حکم ملا کہ کوئی اس کی بات کا شنوار نہ ہو۔ پر وہ

اور اگر کی طرف مخالف ہو کر اس سے کہنے لگا کہ تو تاگر کی بھت سستی
مجھے جہ پر زرم اور بہت ہی ترس آتا ہے۔ تیرے میں کو بپا شد
جہاں تو اپنے آقا عظیم کے برخلاف عیس کی خدمت پاسداری
کرنا تو نے اس کے لئے اپنے چھانک گھول دیے میرے سے نہیں
بنا کر کھائی تو اس کی باتوں کا شنوار ہوا میری سے بنے کان بد
کرنا وہ تیرے بدکت لایا تو اچھی تو نے اس طاقت کو در سکوی
قبول کیا میں تیرے پاس ہی تیرے لیکر یا ہوں پر تو مجھے خیال میں نہیں
لانا ملا وہ اس کے لئے وہ وہ باتوں سے اپنے کو دیر جو کچھ تیرے
اس تمام سب کا میرے تیری کہ وہ میرے باپ کے سب سے زبردست
میرا نام کو سونپ یا نہ تو اس کے علم ہو "سکا تا جہر ہو تو سن
اس کی بیعت اختیار کرنے کے بعد کیا اور قسم کی ہو کر تاگر
انہوں میں تیرے سے کہا کروں میں تجھے بچاؤں یا تجھے ہلاک کروں میں
تیرے ساتھ کیا کروں میں تجھ پر گرسے تجھے بڑے بڑے کرواؤں یا
تجھے فعل عظیم کا یا دگار بناؤں میں تجھ سے کس طرح میں توں کو
تاگر کی بستی تو میری باتوں کی شنوار مونب تو نہ رہیگی۔ اور تاگر میں
جسم ہوں اور تو مجھے جسم پانچا سو میرے لئے اپنے [قول ملا وہ اب وہ اب]

چھانک بند مت کر۔
اور تاگر مجھے تجھ کو نقصان پہنچانے کے لئے نہ جانتا میری رحمت

کر تو کیوں اپنے دوست سے اتنا دو بھاگتا اور اپنے دشمن سے
 تنہا تو یکہ رہتا ہے؟ فی الحقیقت میں تجھے چاہتا
 ہوں اس لئے کہ اپنے گناہوں پر افسوس کھانا سمجھ کر
 یہ بکرو تیری جان کی حسرت اندیشہ ست کر یہ بڑی فوج جو تو دیکھتا ہے
 اس کی مسٹ تجھے ضرور پہچانے گی بغیر ہونیکس یہہ اس لئے کہ تجھے
 تیری غلامی سے رہائی دے دے اور تجھ سے مناجت اختیار کرے۔
 مجھے بیشک یہہ حکم دے کہ میں تمہارے بادشاہ ملیس ورنے کے
 ساتھ مارے۔ ملیس والوں سے جنگ کروں اس لئے کہ وہ بھی
 وینسج آدمی جو گھر کی حفاظت کرتا ہے میں اسے نکال دے گا اس کی
 غریب کو میں تقسیم کر دے گا کبوتر تیرے اس سے جھین لے گا میں اسے
 اس کے سکین سے نکال دوں گا ورنہ اس میں اپنی سکونت اختیار کرے گا۔
 اور ملیس یہہ بات اس وقت روشن ہو گئی جب وہ بھیر ورنے جا رہا
 ہوا میرے پیچھے پیچھے چلیا اور جب تاگر اسے اس حالت میں دیکھ کر
 خوش ہو گیا۔

تاگر میں پناہ قرار دے گا چاہوں تو میں فوراً اسکو یہاں سے
 نکل کر بیٹھتا ہوں۔ یہ میں اس کے ساتھ اس مارے پیش آیا چاہتا
 ہوں کہ سب حاضرین اس بات کے قابل ہوں کہ سر جنگ کرنا چاہیں

اس نے دناستے تاگر کو سیلیا کر وٹھم و درپ سے میرا جھن ہو
 کر پس سب حاضرین کے ویرہ سے رہنے کر دے گا۔

میری ساری باتیں سچی ہیں میں بچائے پر قادر ہوں اور میں
 اپنے تاگر کو اس کے پیچھے سے نکال دے گا۔

یہہ باتیں خاص تاگر نے ہی گئی تھیں۔ وہ اسکا شہر، ہوا
 نہیں اسے کان بھاگ کر نہ کر گیا ہوں نے اسے چھینک دیا، میں
 قتل و مارا گئے لگا دئے، سپر پر سے بھلا دئے اور یہہ حکو جاری کیا کہ
 کوئی تاگر و اس کے ماہر گزہ کرے، نہ لشکر میں سے کوئی سچی میں
 نہ ہونے پاس میں سے نہ دوں گا، سفہ ذہین کر رکھا تھا کہ نہیں
 نے اپنے سفہ بادشاہ اور سفہ کے ساتھ یہہ یہہ بہرہ کیس جیانی
 اس ملیس لشکر میں سے تاگر کی تی میں نہ کوئی آدمی جاسکتا تھا۔
 انھوں کو کسی کی نہ ہیک سننے میں بھی نہ آتی تھی۔

جب طاووس نے، کچھا کہ تاگر اس سفہ گناہ میں مبتلا ہو تو اسے
 اپنی فوج کو جمع کیا اور اس بات سے کہ لوگ اس کی باتوں تک کے
 رور و اسے اس نے اپنے لشکر کو وقت معین کے لئے حیدر سنے کا
 حکم جاری کر دیا اور اس سبب سے کہ بڑھاپا لوگوں کے در کوئی ماہ تھی
 جس نے تاگر قبضہ میں اسے اس نے اپنے مردوں کو حکم دیا کہ

بھاگوس یعنی کان پھنگ اور کنگ بھاگک اپنی سوان سنگ
 پنے ڈھلوانس دریا میں کوٹھم ہریں
 جب عاویل ریلیس سے لڑائی کرتے تھے سب سامان ہلکا
 کرچکا تھا جس نے کانگر کے پاس پھر نہیں بھیجا تاکہ ان سے یہ بات
 دریافت کرے کہ وہ مدد سے ساتھ نہ رہے ریاست پر نظر
 کرچکے تھے یہ وہ بنگ لڑی ہی پر تارہ میں بیٹا اپنے ان دوست
 سے نہیں ہے، شاہ کی لڑائی کے لئے ایک مجلس ہوئی، کسی
 ایک کہ، شین سوپیں تاکہ لڑائی کی سفوری کے لئے اس کے لئے
 پتہ کی ۴۰ تھیں، وہ سب اس باب پر متفق ہوئے، اور صرف اس
 بات کی تجویز ہوتی رہ گئی کہ اس بھاد کو کسے ہاتھ میں لیں، سو کانگر کی
 لسنی میں احمدیوں کے اور پٹن بنگ اور عاویل کا کام میں لکڑیاں
 تھا یہ آدمی بڑا شہر اور اور پٹن کا بڑا کارگر تھا چنانچہ کانگر کی اس
 میں یہ آیا کہ اسی کو بھیجیں اور جو کچھ اسے کتا تھا وہ کہہ سنا یا وہ
 حسب منشاء اس سے رو نہ ہو کر عاویل کے لشکر میں آیا، جب وہ
 وہاں پہنچا تو اس کی شوالی کے لئے ایک چن مقرر ہوا، وہ دست بینہ
 پر حاضر ہوا اور اطمینان کی دو ایک رسوم ادا کر کے یوں کہنا شروع کیا
 کہ صاحب ہر گ تاکہ یہ بات آپ پر آشکارا ہو کہ چاہا گیا
 ہے۔ [یہ بات] ایک خصال شاہ پر اس نے مجھے حضور کو یہ اطلاع

کرتے کو بھیجی ہو کہ ہوش اڑنے کے دو اس بات پر راضی ہو کہ کانگر
 کی تو وہی بستی کو سپرد کر دے۔ سو حضور زراہ مہربانی یہ فرمایا
 کہ یہ بات آپ کو منظور ہو یا نہیں
 عاویل نے جواب میں اس سے کہا کہ بخشش اور خیر دہی کے
 حق سے کل میرے سوا کسی کا نقصان نہیں مجھے ہرگز گوار نہ ہوگا
 تب سب کانگر میں نے کہا کہ صاحب میرے قاتلے کہا ہی
 کہ میں اس بات پر راضی ہوں کہ آپ اسے
 انم کل پر قاضی ہوں بشرطیکہ آپ انہیں بھی
 کسی قدر حصہ دیں
 عاویل نے پھر جواب دیا کہ میرا تو کل ہی حققت میں ہو رہا
 یا تو آج کل پہنچتا تھا جس کو چاہا یا مطلق نہیں
 اس پر میں کانگر میں نے پھر کہا کہ اب صاحب یہ بے جا کی تو ہے
 یہ تو چاہا کیجئے وہ نہ مانا کہ میں کانگر کو چاہا اگر کن [اعمال] وہ قہر
 خفیہ کان میرے رہنے کے لئے، کانگر میں ملے اور آپ دانی سب کے
 مالک ہو گئے
 مشہور وہ طوائف تھیں جو اب میں یہ فرمایا کہ سب جو میرے
 باپ سے مجھے دیا ہو میرے پاس آجکا، ان میں سے ایک باپ بنگ
 بھی میں کسی کا نقصان نہ ہو چکا میں اس کے رستے کے لئے کانگر کا

ایک دلی سا کہ نہ تک تو سے دو گنا ہی نہیں میں گل پہ کیا سی
 فائن ہو چکا ہے

میں گڑھاں بھر سکتے ہیں کہ جب فرض کیا کہ ہمارے فاساری
 بستی تپ کے مضامین کر اسے وہ وہی ایک شہر کے لئے کہ وہ
 صاحب کیسے اس ملک میں سے نو قیدی حاکم کے سبب سے جو سب
 کے وہ دیا اس پر فریب ایک ہیپے کے اس کی بھانڈاں کیجائے
 کیا تپ اس دلی میں رات کو منظرہ کرینگے

عالمی نے کہا کہ ہیں وہ بلیڈ ساز کے ہی دود کے پاس گیا
 اور بہت دن تک اس کے ہمراہ نہ رہا تاہم وہ دود کی
 جان ہی کا لاکھ ہر چکا تھا میں اس کے دہاں سے پر گزرا ہی ہو چکا ہے
 تب تو میں آنکڑھاں پوئے کہ میرا صاحب تپ تو بڑے سخت
 معلوم ہوتے ہیں بھلا فرض کیا کہ حضور جو کچھ فرماتے ہیں اس سب
 کے وہ دود کے دشمن کو میرا قاتل کرے اس شرط پر کہ ان کے دوست
 اور قراہی جو آتا گھر میں رہتے ہیں ان کو اس مستی میں تجارت کرے گا
 اختیار حاصل رہے ورنہ اسے فی اعلیٰ کے مکانات میں رہنے
 پائیں تو کیا آپ کو منظور نہ کرینگے

عالمی نے جواب دیا نہیں یہ بات میری مرضی
 کے خلاف ہے کہ جو کچھ اعلیٰوں میں سے جسے کہ ب

اوں آدمیوں میں اور جیتنے کہ آتا گھر میں اس کے بعد پائے جائینگے انکو
 نہ صرف ان کی زمین اور تادی ہی سے عدم ہوتا ہے بلکہ انہیں
 اپنی جائیں بھی کھوٹا پڑ گیا ہے

اسپر میں آنکڑھاں نے پھر کہا کہ گریہ آقا اور بزرگ خداوند
 تپ کو کل کا مالک کر دے تو کیا آپ اس بات کو قبول کریں گے کہ وہ
 غلوں کے بارہ گھروں کے یا تعلقان ہرقوں کے و سید سے آتا گھر کے
 ساتھ کسی قدر اپنی قدیم رفاقت کا سلسلہ قائم

کئے ہے
 عالمی نے جواب میں کہا نہیں بزرگ نہیں اس وجہ سے کہ
 اس طرح کی رفاقت اور دوستی اور تپ دیا و حقیقت کسی انداز پر کیوں
 نہ ہو آتا گھر کی بر بادی کی رغبت رکھتی ہو اور اس سے اس سلسلے میں
 جس پر تاجروں کو میرے ماپ کی ہر ایسی میں حاصل ہے

میں آنکڑھاں نے پھر کہا کہ اسی مردار بزرگ چا نکہ ہمارے قاتل
 کے بہت سے دوست اور عزیز آتا گھر میں میں کیا سکون یہ بات حاصل
 نہیں ہو سکتی کہ ہمارے اسکے کہ وہ جہاں سے رخصت کر جائے تاہم ایسی
 فیاضی و نیک خصال کے باعث سے وہ اپنی اگلی محبت و مہربانی

کے ایسے نشان چھوڑ جائے جو اسے سنا سب معلوم
 ہوں تاکہ اس کی روانگی کے بعد آتا گھر اپنے قدیم دوست کی مہربانیوں

دلی ۱۳۳۳ء آیت

پر ملاحظہ کرے اور اسے یاد کرے جو کسی زمانہ میں فن کا درجہ تھا اور اس کی خوش بخش اور قاصد پر تصور کرے جس میں وہ بہت بکری سلاطین کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرتے تھے۔

علاوہ اعلیٰ کے جواب یاد کرے کہ اس نے کتنا کھانا کھا، کتنا پیو، کتنا سنا، کتنا بلیس کے آقاؤں میں کتنا چھوٹا جانتے کی نسبت، ایک دینی بادشاہ کے ہلکے خاک نمک کا بھی دور نہ ہو گا جس سے آقاؤں کے دس ہیں سکی نسبت تاک صحت کی یاد و شفقت پر۔

بہت کچھ کہاں کھڑا خان ہو کہ جہلا صحت میں ایک صحت میں رہا اور نگار شکر کے پنی فرمایاں کو ختم کرتا رہا ہوا کر بہت سکے کہ میرا آقا آقاؤں میں سے وصفت جو جائے، جو لوگ کہ بتی میں رہ جائیں ان کو کسی طرح کا سنا اچھ در پیش ہو کہ جس سے غافل رہتے ہیں ان کو کو کھانا کام تمام ہو جائے، اور اگر ایسی صحت میں رہے۔

آقا و رشہ و رشہ کے سوا کوئی انسان کس سبب و غرض و دستگیری کی قابلیت نہیں رکھتا، تو کیا ایسے مہمروں کے لئے میرزا قاسم نہیں کیا جاسکتا جو یا باغرض کردہ ہستی کے اندر مل نہ ہوئے پاسے کو کیا وہ آوارہ لوگ تنگ ہو بہم و پست آکر قاتلوں کے قریب کسی ہستی میں جہت نہ ہو سکتے تاکہ وہاں اپنے سر باریں اور مقامات مل کرین۔

یہ سب باتوں کا غرض ہے کہ یہ سب باتیں اس سے کہیں بھی نہ ہوں۔
 آقا، بلیس کی نسبت خانوں کے آگے پیش کی جین علامتوں کی نسبت قبول کرنے پر ہرگز اسی۔ یہ کہہ کر اس سے یہ بات کہیں کہ کہی بات یا مقدمہ آقاؤں میں، یہاں یہ نہیں ہو سکتا جو جیسے مل کرے میں یہاں یہاں عا جز ہو علاوہ ہرگز آقاؤں میں۔ یہ کہہ کر اس سے کہیں کہیں بلیس کے پاس جانے کی وجہات دینا جس حال میں کہ انہیں پیشہ رہی سے یہ کہہ کر یاد ہو کہ ہر بات میں دوجا اور امتحان کے ساتھ اپنی اور اس قدر کو میرے باپ پر ظاہر کریں تو یہ گویا ہمارے باپ کی دانش و علمندی کی تسبیح کرنا ہو، اس کے اگر ہم تمہاری س درخواست کہ تسلیم کریں تو یہ گویا، بلیس نے سے آقاؤں میں، بلیسوں کے لئے ایک راہ کھولنا ہو تاکہ وہ بند نہیں پاندھنے سے مصروف کرے اور قیادت کی تدبیریں پختہ کریں جس کے باعث سے مجھے درپیش باپ کو سچ ہو، آقاؤں کا کل تباہ ہو جائے۔

اٹھارھواں باب

عائزہ کا اہلیس سے مقابل ہونے کی طیاری کرنا عائزہ کیلئے
کے سرور و درائے کاموں کا تذکرہ کرنا عائزہ کی
کیفیت اہلیس کا عائزہ کی طرف مصلحت کے لئے

وجہ ہونا اور عائزہ کی جواب

جب میاں بنگر خان جہ سارا جواب سن چکے تو عائزہ کیلئے
دور ہو کر رخصت ہوئے اور یہ کہنے چلے کہ ہمیں کل معاملہ کی اطلاع
اپنے آقا کو دینگے چنانچہ وہ وہاں سے راجی ہوا اور تانگوں میں بیٹھیں
کے آگے حاضر ہو کر ان سے کل ماجرا کہہ سنا یا کہ عائزہ کیلئے کسی طرح سے
اس بات پر قوی نہیں ہو تاکہ آپ اس میں سے نکل کر کسی سے کسی
طرح کا سروکار رکھیں یا تانگوں میں سے کسی طرح پر تعلق رکھیں +
جب آقا تانگوں اور بیٹھیں نے یہ سارا بیان سنا تو انہوں نے
بالہ اتفاق اس بات پر یکجا کیا کہ جتنی لائق و اس بات پر سنا ہی میں کہ
عائزہ کیلئے آقا تانگوں کے اندر آئے نہ پاسے و اس شہزادے اور اس کے
سرور و اس بات کی اطلاع دینے کے لئے میاں تو قنٹ بیجا
بھیجے گئے جہاں ذکر آگے ہو چکا ہے چنانچہ یہ بڑے میاں کاں چانگ
کے دو حاضر ہوئے اور تمام لشکر کو سعادت کے لئے طلب کیا اور جب

وہ مخاطب ہوئے تو اس نے اس سے یوں کلام کیا کہ تم نے اپنے
بزرگ خداوند سے یہ حکم پایا کہ تم سے اس بات کی اطلاع کریں
کہ اپنے شہزادے کو عائزہ کیلئے کبھو کہ تانگوں اور ان کے بادشاہ نے
یہ ادا کیا کہ وہ تانگوں میں خواہ نہیں پا جو میں پروردہ کی ساتھ
ہی کرینگے چنانچہ بجز اسکے کہ تانگوں بادشاہ جیرو اسپر قابض ہو سکے
کسی طرح اسکو اپنے قبضہ میں نہ لے سکیں اور اس بات پر اس پر کسی
نے جانے کے عائزہ کیلئے سے کہہ دیا کہ میاں تو قنٹ بیجا سے فرما گئے ہیں
یہ لشکر شہزادے کے کہنا کہ ابھی تیج کا زور آ رہا تھا ورنہ دور دور
تانگوں نے مجھ سے بغاوت کی اور میرا مقابلہ کیا [جیسا کہ اب بتاتے۔]

جو تانگوں میں محاصرہ سے باز نہ آدینا لیکن فی الحقیقت اپنے آقا تانگوں پر
قابض ہو چکا اور اسے اس کے دشمن کے ہاتھ سے خلاصی بخشو چکا سو
انہوں نے فوراً حکم صادر کیا کہ کپتان بی رعدہ اور کپتان قابلیت کپتان
انصاف اور کپتان قاتل فرما چھوٹے ہوئے نشان اُن کے ہرے
جنگ کا ترہ مارے ہوئے کان چانگ کی راہ میں۔ کپتان یقین
کو بھی ان میں شامل ہوئے تاکہ حکم ملا۔ اسکے سوا عائزہ کیلئے بہ بھی
حکم دیا کہ کپتان چانگ اسید اور کپتان لغت ہانگہ چانگ کے آگے
صفت آ رہوں۔ باقی کپتانوں اور ان کے لشکروں کو یہ حکم ملا کہ

کے گرد دشمن کے مقابل میں جہاں کہ مترفع ملے وہ جیتے ہوئے
 چنانچہ ان کے حسب دلائل سب سروروں نے جیت لیا۔
 تب مشہور ہوا کہ حکم دیا کہ پر دل بیٹے شہر جنگ جین کی
 جگہ سے چھاپہ پر دس کا خط جو موضوع ہوا سوچا لیں تھا تب تو لڑائی کی
 طبعی روی کا ادارہ ہوا ان کے اسباب جنگ کا اندازہ ہوئے تھے اور
 فلاخوں سے پتھر بندوق بستی میں پر لے گئے عرض کہ لڑائی شروع
 ہو گئی پر اعلیٰ خود اس لڑائی میں ہر جہاں تک بر جی بستی دلوں کا
 بم نظام کرتا رہا اس لحاظ سے ان کی مخالفت کا کوئی کی نسبت بہت ہی
 سخت دہشتی و مضر ہوئی۔ اس انداز پر یہ ایک مشہور آدمی دن
 تک منور اعلیٰ اور آغا گرواوس سے بھڑکا اور قادیان کے سرداروں
 کی بہادری اس جنگ میں قابل دیکھنے کے تھی۔

اولا کہپتان جی حد سے بے کان چھانک پر تین بے
 سخت حملہ کے کہ ان کے ستون ٹک بے گئے۔ کپتان قابلیت نے بھی
 حتیٰ الوسع کپتان جی رعد کا ساتھ دیا اور جب اس دونوں نے یہ
 دیکھا کہ قریب ہو کہ یہ چھانک ٹوٹ جائے تو حکم دیا کہ بھی ہتھیار
 چلا تا موت نہ کر۔ کپتان قابلیت نے چھانک کے قریب ہو جانے کے
 باعث سے سخت بزم پائی اور ان کے منہ میں تین گولے اور وہ
 جبرہ کا گداری ان کے ہرہ کا بے وہ کہنے کو شتار جیتے پھرنے لگے۔

دونوں کپتانوں کی بہادری کے باعث سے مشہور ہونے
 انیس چہ نیمہ میں ملو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ چند سے آرام کرو اور
 کچھ کھ بیکر تازہ دم ہو لو۔ کپتان قابلیت کے دشمن کی بھی خبر گیری ہوئی
 مشہور ہونے ان دونوں کو سونے کی زمینیں پہنچیں اور انہیں بہت
 کچھ تہہ دلائی۔

کپتان نیک امید اور کپتان محبت اس سخت محارہ میں کچھ کم
 نہ ہوئے اور کچھ چھانک پر انہوں نے ایسی بہادری دکھائی کہ قریب
 ملا۔ چھانک ڈھکے جاتا۔ اس کپتانوں نے بھی اپنے مشہور ہونے سے
 نام پایا اور باقی او کپتانوں نے بھی بستی کے گرد ویریں دکھائی تھیں
 شہر اپنے اپنے حسب طاقت مصلحہ پایا۔

اس حرب میں اعلیٰ کے کہی ایک سردار مقتول ہوئے اور اکثر
 بستی وادے بچر جھگے سروروں میں سے کپتان قمر ما اگیا۔ یہ خبر
 سمجھا غناہ کوئی اس قابل نہ تھا کہ کان چھانک کے ستونوں کو ہانکے
 اور انہیں کے جس کو ڈگا سکے۔ بعد اسکے ایک کپتان محفوظ نامے مار
 کہ یہ محفوظ نما کر کا تھا کہ آغا گرو کے اندر سے اور نگر سے اس قابل میں
 کہ شعہ کے چھانکوں کی ایسی حفاظت کریں کہ ان کے ہاتھ عماد میں کی
 مرجع تین کا ایک بھی نہ چٹکنے نہ پڑے۔ اس امر میں باب ۱۱

کپتان محفوظ کو کپتان محبت نے ایسی دہتر ملواری کی کہ وہ درگاہ پر گیا۔

سرداران سب کے ایک کپتان ڈنگلیا نامی ایک بڑے لشکر شخص تھا اور دواؤں کے اور کپتان تھا جو اس کی لکھنویوں اور نیر دور موت جلاتے تھے ان کو بھی آنکھ بھاگ پر کپتان نیک امب نے سینہ پر ایک زخم کاری دیا۔

• علاوہ میں ایک میاں ساسا نامی تھے وہ سرداروں میں تو نہ تھا بڑے ٹانگوں میں بناوت کرنے میں تہایت چالاک تھا اسکی بھی آنکھ کو کپتان بنی رعد کے سپاہیوں میں سے ایک سے زخمی کیا بلکہ اگر وہ اوفت بھاگ نہ نکلتا تو قریب تھا کہ یہ کپتان خود ہی اسے مار دیتا۔
 یہ میں نے اپنی خام عمر میں خود قتل نامے کو ہرگز ایسا خوف زدہ نہ دیکھا تھا وہ اپنی سمجھ عادت کے مطابق کام نہ کر سکتا تھا بلکہ زمین پر کہتے ہیں کہ اسکی بھی پاؤں میں رجم لگا تھا اور کہ شہزادہ کی فوج کے اکثر لوگوں نے اسے بعد اس کی دیوار پر لٹکانے چلتے دیکھا۔

ان سپاہیوں کا جو بستی میں قتل کے گئے نام بنام تذکرہ کرنے کی کچھ حاجت نہیں ہے۔ سوائے کہ بہتیرے ٹنڈے و لنگڑے اور زخمی و مقتول ہوئے چنانچہ جب اطمینان میں یہ بات دیکھی کہ کان بھاگ کے سونوں مل گئے اور آنکھ بھاگ لڑنے کے قریب ہی اور کہ ہمارے سردار مارے پڑے تو انکے چھکے چھوٹ گئے اور بہتیرے تو ان گھٹوں

ان ہتھاروں سے جو کئی نمنہ ملی ڈھکواسوں میں سے ٹانگوں کی سستی کے نہ بھینکے گئے تھے رہ گئے۔
 معنی وہ سب سے ایک سب لخت نہ ٹیکے تھے وہ بہت ہی کاما شدہ تھا ہر پدیس کا سب دا تھا اس نے بھی ٹانگوں میں قاتل زخم کھایا اور بہت جلد مر گیا۔

میاں تو عہد یہ بھی جو ٹانگوں کے سے سینے کی پٹی کو تش میں بیس کے حجرہ سے تھے سر میں رجم کھائے بعض کہتے ہیں کہ اسکی تصویر پیٹ گئی تھی۔ سنا تو میں نے ہی دریافت کیا کہ وہ گئے کی طرح اسے ٹانگوں کو مر بیچنے کے قابل نہ تھا میاں وہم قدیم دیوان کچھ جہز بھی بھاگ لکھے۔

جب لڑائی ختم ہو گئی تو شہزادہ نے ایک اور حکم جاری کر دیا کہ وہ ٹانگوں کے سامنے سفید نشان کو کہ جناس یہ نصب کریں تاکہ ان پر سب بات روشن ہو کہ غاویں یہ بھی ٹانگوں کی کچھ سستی پر فضل کو مقرر رکھا ہے۔

جب ہمیں نے سفید نشان کو بوجھ نصب دیکھا وہ یہ دریافت کیا کہ نشان مقرر ہمارے لئے ہیں پر ٹانگوں کے سے تو اسے ایک نور قدرت سوچی تا دیکھے کہ تجویز کے اعداد غاویں ہمارے سے باز آتا ہو یا نہیں۔ چنانچہ وہ ایک دن تمام کے وقت قریب کے خوب

ہو جانے کے کچھ دیر بعد پھاٹک پر دروازے کے ساتھ لنگر کی
خوابش ظاہر کی اور جب وہ اس کے پاس پہنچا تو بے ہوش ہو کر
شرعاً نکلا۔

چونکہ آپ اپنے سفید نشان سے یہ بات ثابت کرتے ہیں کہ
آپ ہر عمل اور سلامتی کے خواہاں ہیں میں نے مناسب سمجھا کہ آپ
پر یہ بات آشکارا کروں کہ شریعت آپ سے منکر کریں ہم ان سب کو
قبول کرنے کے لئے عیار ہیں۔

میں اس بات سے واقف ہوں کہ آپ عادی ہیں اور کہ پائبرگی
آپ کو بدلتی ہوئی لنگر سے لڑائی کرنے میں آپ کا بھی خاص مقصد
ہو کہ وہ پاکیزہ مسکن بنے۔ جلد آپ پش خو ہیں یہاں سے سنائے
جائیں اور میں آٹھ لاکھ روپے کی کان کے ستم کروں گا۔

اور ان میں پہلی غفلت تک کر کے آپ کا تائب ہونے پر راضی
ہوں گا اور جیسا کہ میں آگے آپ کے برعکس غنائی فہم میں اب تمام
کی سنی کے اور آپ کی حدت کروں گا اور حاکم

پہلے میں آٹھ لاکھ روپے کو ترغیب دوں گا کہ وہ آپ کے تین روپہ مالک
سمجھیں اور مجھے یقین ہو کہ جب وہ دیکھیں گے کہ میں آپ کا تائب ہوں تو
وہ جلد تر اس بات کو قبول کر لینگے۔

دوسرے میں ان پر یہ بات ثابت کروں گا کہ وہ اس بات
میں بیجا کرتے ہیں اور کہ خدا کا دی ہوئی کی اور میں حیل ہوتی ہوں۔
دوسرے میں اس پاک شریعت کو ان کے آگے پیش کروں گا۔
اس سے انہیں مشاہدہ ہونا چاہئے۔ یعنی وہ شریعت جسے تمہوں نے
توا کر۔

روحانی میں آپ کی شریعت سے جو چیز تحدید کی ضرورت کو
ان پر بھی ہو کر چکا۔

پانچویں جگہ ان میں سے کوئی بات محدود نہ ہونے یا
میں سے ہی صحت سے عوامان دین اور دوس دینے والے آٹھ لاکھ
توا کر چکا۔

(چھٹے) ہم آپ کو اپنی تادیبی کی حدت میں جو ضابطہ لگا تا آپ
مقرر کریں ساں بہالہ اور کرے جائینگے۔

تہا فائیل نے جواب میں کہا کہ جو معذور یہ تیری رہنمائی کیسی
بے ثبات میں تو کتنی مرتبہ اور کتنی مرتبہ ہو گیا ہو تاکہ شاید اسے نہ کہ
سے آٹھ لاکھ روپہ فیض رسد اگرچہ خوب جاتا ہو کہ نہ تو ابھی آپ ہی کہہ
چکا ہو کہ میں اس کا مقدار وارث ہوں۔ تو کسی نہ گندہ نہیں کر چکا ہو اور یہ
بجلی التجاؤں سے مطلق بہتر نہیں ہو۔ اور یہ دیکھ کر کہ تیری سیاد ضرورت
میں تیرا فریب کار کر نہ ہوا تو آپ اپنے نہیں لارے کے

مرستہ میں نہ لیں کرتا کرو۔ اب فریب دینے کے لئے حد اقل کا نام
ہو، پھر بتا کر دے۔

لیکن، اگر ابلیس سمجھ رکھے کہ تیری ایک گناہ پر بھی عاقبت کیا
جائیگا تو نہ تو وہی بات نہیں کرتا جو فریب دینے کی یہ سے نہ ہو۔ تو خدا
کی نصیحت صبر سے عالیٰ برون تو تیرے لئے ہے، تاگر کی بسنی کی محبت پر اور
بچو گناہ آورہ فریب اور عقاب دینے کے تیری زبان سے ایسی باتیں کہ جو
نکلتی ہیں، ایسے شخص دھانس کی مادی باتوں سے پرہیز کرنا۔ ہم جو جو
اپنی مرضی کے مطابق جو چاہے سو گداز کرے اور ایسے منہ بے گناہ
حسن سے وہ لوگ جو کمال یقین کریں ہلاک ہوں میں اور اگر تیری نگاہ
میں اب رہتا رہی، اب جس بھٹی جو تو پہر کیونکر ہر اک تو بیک نہ رہت
ایک طرف تو عقیدہ حق کے ساتھ باطل تھا۔ پھر پھر۔

تاگر میں تجدید پیدا کرنے کی گفتگو کرتا جو اب کہ اگر میں منہ
کروں تو تو خود ہی اس امر میں غلط ہو جاتا کہ تو جو واقعہ ہے کہ انسان
شریعت پر عمل کرتے ہیں کیسی ہی ملامت کہوں نہ پیدا کرے پروہ اور
چراستہ ہادی کہ اس سے صادر ہوتی جو تاگر پر سے لعنت کے دفع
کرنے کے لئے محض حاصل ہو، اسلئے کہ جب تاگر نے ایک شریعت
کو تو اس پر خدا کی طرف سے اس کی خشکسالی کے خیال سے لعنت کا حکم
صادر ہو چکا ہو تو اس شریعت کی ضمانت داری اختیار کرتے سے وہ ہرگز

اپنے نہیں اس لعنت سے ہی نہیں سکتا، ورنہ اس کا کچھ ذکر ہی نہیں
کہ تاگر میں کسی سے تجدید ہوگی جس میں کہ شیطان خود ہی کے
سوا کسی سے کاذب اختیار کرے، پھر بات تجھے جوئی معلوم ہو کہ جو کچھ
تو نے اس وقت سے مقدمہ میں کہا غرض ایک فریب اور جہد ہو و جہد
کہ تو نے پہلے پہلے ساتھ لیا تھا و بسا ہی اس پچھلی ہادی پر ہی ماحدہ مارا
جہد ہوتا ہی بہت آدمی ملت ہیں جو تجھے فوراً پہچان لینگے اگر تو اپنے پچھے
سوئے پانوں اس کو دکھلاوے لیکن تیری اس عقیدہ پر اس وقت
صورت میں بہت کم آدمی تجھے پہچان سکتے ہیں لیکن اگر ابلیس تو سب
تاگر کے ساتھ ایسا سلوک نہ کرنے پانچا، اسلئے کہ میں اب بھی اپنے
آتاگر سے لعنت رکھتا ہوں۔

سو اسلئے میں اسلئے نہیں آیا ہوں کہ تاگر کے زندہ رکھنے کے
لئے اس سے اٹال طلب کروں اگر میں ایسا کروں تو میں تیری ہی ہادی
جو جادو لگا میں تو اسلئے آیا ہوں کہ میرے وسیلہ سے جو کچھ کہ میں نے
آتاگر کے ساتھ کیا ہو گا کہ اسلئے اس میں اور چارے باپ
میں صلح ہو جائے گو کہ انہوں نے اپنے گناہوں سے اسے غصہ دلایا ہی
اور جو شریعت کے وسیلہ سے وہ رحمت حاصل نہیں کر سکتے۔

تو اس بسنی کو نیکی کے طبع ہانے کا تذکرہ کرتا جو حالانکہ کوئی تجھ
سے اسکا لٹکا نہیں ہوا۔ میں اپنے باپ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں

تاکہ خود ہی اسپر قاضی ہوں اور اپنی سکہ دستی سے سکوں اس سے بیجا
مشا بہ کردوں جس کی نگاہ میں پسندیدہ ہو چنانچہ میں آپ سپر قاضی
کردیگا میں تجھے بیوقوف کر کے اس میں سے خارج کردیگا میں اپنا نشان
اُن کے دربان میں نصب کردیگا میں نئی شریعتوں سے سرداروں کی
تحریریں اور نئے سے انداز سے نئے پر حکمران پر لکھا بلکہ میں اس بیسی کی
ڈھاکر اس سے سر نو تعمیر کردیگا اور وہ بالکل نئی ہو جائیگی اور تمام عالم کا
جلاں ہو جائیگی ۔

انیسواں باب

دکانہ ٹیل کے خوب پر ابلیس کی اضطرابی
آخر لڑائی اور اس کے پیچھا کٹا تذکرہ

جب ابلیس نے یہ باتیں سنیں درد یافت کیا کہ میرا فریب قاضی
ہو گیا تو وہ گھبرا گیا ورنہ نایت پر لبتاں ہوایکین میں باعث سے کہ وہ
نقدور اور اسکے فرزند اور انگریز کی عزت کی نسبت آپ میں شرافت
اور غضب و کینہ کشی کا چشمہ دکھاتا تھا اس نے اپنے نہیں حتی المقدور
مضبوط کیا کہ شریف شہنشاہ وہ عالم وکیل سے سر نو جنگ شروع کرے چنانچہ
آغا نگر کی بیسی کے ایستہ لپٹے جانے سے پیشتر ایک جنگ پھر شروع

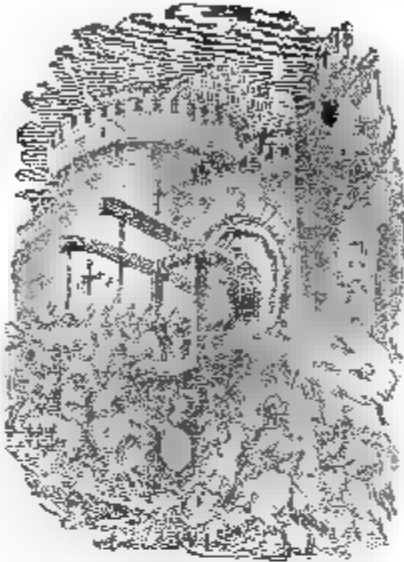
جو پستی پر سٹے کردی جو جنگ سے نفرت رکھتے ہو بہر دوس پر
نہ اور دیکھو کہ وہ ذرا طرف کیسے کیسے ہاتھ ہونے ہیں در کیسے کیسے
خاف زخم طریقین کو گتے میں جس حال میں کہ ایک تو اس بات کی کوشش
میں ہو کہ آغا نگر قبضہ سے جانے نہ پائے اور دوسرا اس حکم میں ہو کہ
پنے تیس آغا نگر کی مشہور بیسی کا سردار بنائے ۔
لہذا ابلیس دیر پر سے پہلے فوج میں جو بیسی آغا نگر کے بیچ میں
تھی ملا گیا اور عامیل بھی اپنے لشکر کو راہی ہو اور دونوں سے ہے
طبیعدہ حیدر طراقی چڑائی کے لئے اپنے تیس اور استہ کیا ۔
ابلیس آغا نگر کی مشہور بیسی کو اپنے قبضہ میں رکھنے سے ناامید
ہو کر شہزادہ کے لشکر اور آغا نگر کی مشہور بیسی کو اپنے مقدر پر ضرر
نہ بچائے پر آمادہ ہوا اس لئے کہ وہاں اس میں ہی ابلیس کو آغا نگر کی
عامیل و بیسی کی حوشی مطلوب نہ تھی بلکہ اس کی ویرانی اور ہلاکت
وہ تھی جیسا کہ آشکارا ہو چکا ہو۔ اس بیسی سے اس لئے اپنے
سرداروں کو بہرہ مکمل دیا کہ جب یہ معلوم ہو جائے کہ بیسی پر قاضی بنا
محال ہو تو ضرر اور نقصان اسکو پہنچا سکوں اس سے اس باب ۱۹۷۷ باب
ہاں نہ ہو اور مرد و زن اور لڑکے سبھوں کو پڑے پڑے کر ڈال دیا
کہ اس نے کہا کہ بہتر ہو کہ ہم اس جگہ کو بالکل نہہدم کر دلیں اور اسے

ایک دیر اندھ چوڑ جاشیں بہ نسبت اسکے کہ اسکو ایسی حالت میں چھڑیں کہ وہ پھر ٹائٹل کی بستی کھانگے قابل ہو سکے +

ٹائٹل نے اس خیال سے کہ یہاں تو رٹنے سے نکل ہو کہ یہ مقام ہمارے قبضہ میں آہائے پھر یہ حکم شاہی جاری کیا کہ ہمارے سب افسر درخان مرتبہ دربار اور سپاہ رئیس اور کل ایلیسوں کے مقابل میں اپنے تئیں صاحب جنگ ثابت کریں لیکن آٹانگر کے قدیم باشندوں سے ہر زانی و درم دلی و ظنی سے پیش آئیں۔ اس کے شامحال اس شریف مشہورادہ نے یہ حکم طر عا پاکہ رئیس اور اسکے آدمیوں کو جنگ کا خاص نشانہ بناؤ +

چنانچہ جب وہ دن آیا تو حکم سنا دیا گیا اور مشہورادہ کے آدمیوں نے بڑی بہادری دکھلائی اور جیسے انہوں نے اگلے حرب میں کیا تھا ویسا ہی انہوں نے اب بھی اپنی زیادہ فوج کو کان پھاٹک اور انکھ پھاٹک پر پیکے جا دیا جو بات یا بدول کہ اس وقت کے لئے معین کی گئی سو یہ فوجی کہ آٹانگر - جو گرجا پنڈہ ان لوگوں نے مستی پر صبر کیا۔ ایلیس نے بھی پی سہوچی فوج بیکر اندر سے حتی المقدور اسکا مقابلہ کیا اور اس کے سردار بزرگ و افسران خاص ایک عرصہ تک بڑی بڑی ہرج می کے ساتھ مشہورادہ کی فوج سے لڑتے رہے +

لیکر جب مشہورادہ اور اس کے سرداران شریف سے فوج چار



کان پھاٹک کا نقشہ ہوا مسدہ ۴۸

۱۔ ست حرم کے نوکان بھاگ نکلتے ہوئے دیکھے گئے
 اور مشتکیاں کھینچ کر وہ بند تھاہنر بانگڑت ہو گئے تب نہر وہ
 کی قربان بھی سرکاروں نے قمرہ مارا بستی میں اٹھی اور اٹھیس بیٹی پناہ
 لگاہ میں بھاگ نکلا جب شہر ۱۔ کی فرجوں نے بھاگ نکلا تو وہ فریاد
 تو فریاد ۱۔ پناخت اسی میں قائم کی ۱۔ کے قریب اپنا نشان
 ایک نیلے پر نصب کی چپے اُسکو آدھوں سے ڈھونڈنے کی یہی فریاد
 کلوں کے قائم کرنے کے سے بڑا تھا۔ جس نے کانم تیرہ سو سو
 تھا۔ ہر پچھتہ ہزارہ نے، جس مقام پر بھاگ نکلا کے جس مدخل کے
 مدخل ڈیرہ کیا اُس نے یہ بھی حکم دیا کہ سنہ سے فلا خور کو پناہ موت
 نہ دے اور ہر قلعہ پر اسے کہ اٹھیں وہیں پناہ کے سے چاہیہ تھا
 علا میں کان بھاگ سے میاں قدیم قلعہ کو کے گھر کی راہ بندھی
 تھی ۱۔ کے مکان سے بہت ہی مصل وہ گھر تھا جسے ہمیں سے
 ۱۔ سے پناہ کھتہ ۱۔ نہ نہ کھ تھا۔ پناہ سر ۱۔ وں سے پناہ
 ۱۔ سنوں کے و سید سے ۱۔ ترک کو ۱۔ صاف صاف کر ڈالا کہ
 ۱۔ سے مدد کرنے کے دل تک کی ۱۔ گئی تب شہر ۱۔ نے
 ۱۔ کیا کہ کپتان ۱۔ ۱۔ و کپتان ۱۔ مل ۱۔ پیر ۱۔ کے
 ۱۔ پرستی کے ۱۔ جا کر ۱۔ رہ کر ۱۔ تب یہ کپتان ۱۔ نہایت
 ۱۔ کے ساتھ ۱۔ گئی ۱۔ کے ۱۔ اٹھ ۱۔ مل ۱۔ ۱۔

اُڑائے ہوئے دو قانگوں کے مکان پر آئے جس کی مصیبتیں بلیس
 کے گھر سے کچھ کمتر تھیں۔ وہ اپنے ساتھ مخفی بھی لیتے۔ گئے۔ اس
 عرض سے کہ اُسکو گھر کے پھاٹک کے مقابل میں قایم کریں۔ جب وہ
 میاں مشیر کے مکان پر پہنچے تو انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر
 جانے کی درخواست کی پر اس پر مروت نے جواب تک اُسکے ارا دوں
 سے جو بی واقف نہ تھا۔ جب سے لڑائی شروع ہوئی تھی۔ پنے پھاٹک کو
 بر بند ہی بکھا تھا چنانچہ کبتن بنی۔ عد نے دروازہ پر کھڑے ہو کر
 مخالفت کی درخواست کی پر اسے کہ کسی نے جواب نہ دیا اس نے
 پنے مخفی سے ایک ایسا ضرب مارا کہ تڑے میاں کا پٹھان اور
 ناگھر نعرش کھا گیا۔ درہل اٹھا۔ تب تو میاں قانگو پھاٹک پر در سے
 آئے اور کانپنے کانپنے جس طرح پٹ پڑے کون پر ہی عد نے
 جواب دیا کہ ہم بزرگ وعدہ دے کر آئے۔ اُسکے بیٹے عاتقیل سہارک سے کہتا ہے
 اور سردار ہیں اور اپنے شریف مشہور اد کے سے آپ کے مکان کی
 درخواست کر کے کو آئے ہیں۔ یہہ باقی بنوز ختم نہ ہوئی تھیں کہ
 مخفی نے ایک دوسرا دھکا دیا تب تو تڑے میاں اور بھی کانپ
 اُٹھے اور پھر پھاٹک کھول دینے کے اور کچھ نہ کرتے بن پڑا سو یہہ
 تینوں بہادر سردار اس اپنی فوج کے اندر گھس پڑے۔ قانگو صاحب
 کا مکان عاتقیل کے سے بڑے موقع کا تھا نہ صرف اس وجہ سے کہ

تاکہ کے قریب تھا اور مضبوط بھی تھا لیکن اس جہت سے بھی کہ وہ
 اس اور قلعہ یسے بلیس کا گھر اُسکے عین مقابل پر تھا اور حضرت بلیس
 سے خوف کے اس میں سے بگتے تک نہ تھے۔ یہہ کبتاں میاں
 قانگو سے بڑی سہویت سے پیش آئے وہ اب تک عاتقیل کے
 سے ارا دوں کے حال سے مطلع واقف نہ تھا چنانچہ وہ اس شش و
 دن میں تھا کہ میں اس مقدمہ میں کیا کروں۔ اور دیکھئے کہ ایسے زور شور
 کے ابتدا کا کیا نتیجہ ہوتا ہو۔ بستی میں بھی چاروں طرف خلج گیا کہ
 قانگو کے مکان پر دخل ہو گیا اُسکے گھر سے چھن گئے اور اس کا فعل
 ایک کاٹھ ہو گیا۔ یہہ خبر پڑے در پے برابر بھلتی گئی اور جیسے کہ ہر
 کی کبت کے تڑکا۔ یہ سے اس میں کسی طرح کا زواں نہیں آتا دیا ہی
 تمور سے ہی عرصہ میں یہ بات تمام بستی میں مشہور ہو گئی کہ مشہور وہ
 کھٹکے واقعہ سے بجز حرکت کے اور کسی بات کی حمارے نے اسہ باقی
 نہیں ہو اور اس بات کی بنیاد یہہ تھی کہ قانگو صاحب ڈر گئے اور
 کانپنے لگے اور یہہ کبتاں عجیب طرح سے اُسکے ساتھ پیش آنے لگے
 چنانچہ ہجیرت دیکھنے کو آئے لیکن حب انہوں نے بچشم خود کبتاںوں
 کو حمل کے اندر درائے صحیفوں کو گھر کے پھاٹکوں پر چلنے دیکھا تو
 وہ اپنے خوف میں گر گئے اور سب ہٹا بکا ہڑ ہے۔ [متر کا نام] جک دیا کہ قانگو
 اور جیسا کہ میں اوپر کہہ چکا صاحب خانہ نے اس اضطراری کو اور اعتقاد

دیا کیونکہ جو اسکے پاس آتا یا اس سے بات چیت کرتا وہ ان سے
کسی مات کا تذکرہ نہ کرتا اور نہ کچھ سنا بھر سکے کہ موت اور بلاکت
اب آقا نگر کا انتظار کرتی ہے۔

کیونکہ اس پیر مرد نے کہا تو سب اس بات سے واقف ہو کہ
ہم سبوں نے اس صیالی مشہور وہ خانہ کیل سے لٹاوت کی ہے جو
بادجو ویکہ ہاری نظروں میں کسی وقت میں مبتذل تھا پر اب ایسی
شہرت کے ساتھ ہمارے آؤ پر قیام ہو اچرا و صیبا کہ تم اب
دیکھتے ہو اسے نہ صرف بلکہ محاصرہ کی کپ کر سیکر با جہر بہرہ جہانوں
میں بھی گھس آیا ہے ماسوا اسکے ہمیں اسکے آگے - جہاں جاؤ
پھر تاج اور عیدیا تم اب دیکھتے ہو اس نے ہمارے مکان کو جہاں کہ
وہ اب ہو اس گھر کے مقابل میں نہ نہ آیا ہے اور نسبت میں وہ
کچھ سکتا ہوں کہ میں نے بڑی ہی خطا کی اور سبے نصب اسکے
جو پاکوٹ ہے جس سے اس بات میں بڑی حد کی جو کہ سب بھی
یونہی چاہتے تھے اب میں خاموش رہا اور انصاف کرنے کے بدلے
میں نے انصاف کو الٹ دیا ہے سچ ہو کہ میں نہ بدستاور خانہ
کی طرف راہی کرتے ہیں ابلیس کے ہاتھ سے بہت کچھ تکلیف آئی ہے جو
پر خسوس اس سے کہ موت ہو گیا یہ اس بنو دت اور نگر کی کا
معاوضہ کر سکتا ہے جیسا میں مجرم ہوں۔ درجہ کے آقا نگر کی سستی

اس رچا ہونے کی نسبت میں بالکل خیر تک نہیں ہوا ہے فسوس
میں اس خیال سے کہ کبھی چھوٹی ہو نہ لیت و نسا کہ ابہ کا کیا انجام
ہوگا۔

اب جس طرح کہ پہ پہ دور کیا تو ان قدیم خانہ گو کے مکان پر
تخل سے دیباہی کپتان سیاست میں تھی اسکے در حصر یہ اس
کان کے پیچھے کی سرک اور اسکے صاف کرنے میں مشغول تھا۔
اس نے خود خود وقت کو نہایت ہی تنگ کیا و اسے کسی کو نہ
تھا اور اسے پہنہ دیا و اسکو ایسا گید تاجہرا کہ نہ عرف
کے آدمی ہی اسکے پاس سے جھاگ کھلے پر وہ خود پہا سر ایک
جگہ میں ڈال دیے سے خوش ہو سوا اسکے اس نہ رہت ہو
سے خود خود مختار کے سرور دل میں سے تین کو لائے و حیر کر ڈالا
ایں میں سے ایک قدیم ہیں۔ ہم خود ایسی شخص جہاں سر ہو کے
ہم میں جھٹ گیا تھا خود خود مختار نے اس شخص کو جہاں تک کی
عاطف سپرد کی تھی اور وہ کپتان سیاست کے ہاتھ سے مارا۔
دوسرا شخص جو متوں ہوا وہ جہاں کشیدہ کلان لازہ بن تھا یہ بھی
نہ خود خود مختار کے فیسروں میں سے تھا وہ وہ دونوں تو ہیں و
کان جہاں تک کے اوپر لگائی گئی تھیں اسی کے اہتمام میں تھیں۔
ان کو بھی کپتان سیاست نے کاٹے تودہ کر دیا۔

قیصرِ پاکستان جو مقتول ہو، دعا باز مائے تھا یہ تو ایک آدمی
پہنچ تھا تاہم خداوند خود مختار کا بڑا ہی مستند تھا۔ یہ کہتا تھا سیاست
اُسے بھی، آدمیوں کے ساتھ قتل کر کے ایک لحد بنا دیا۔

اُسے خداوند خود مختار کے سپاہیوں میں سے بھی بہتوں کا
گشتِ دغون کیا اور کتنے تازہ تانا، اور تن تو شہر، وں کو مار ڈالا اور بہتوں کو
جو پولیس کی خدمت میں بڑے پست و چالاک تھے، نفی کیا یہ سب
پولیس کی جانب کے تھے پر تا نگر کے کسی باشندہ کو ضرر نہ پہنچا۔

باقی در سردروں سے بھی ان سردروں کی مانند جنگ میں
بڑی دستگاہی دکھلائی چنانچہ آنکھ بھانک پر چہرہ پاکستان ایک امید
اور کہتا محبت نے دھاوا کیا تھا بڑی خوریزی جبری اور کہتا ایک
امید سے اپنے ہاتھ سے ایک کہتا آنکھ چھٹانے کو جو اس بھانک
کا رکھ لایا تھا مارا یہ شخص ہزار آدمی کے دوبرسود تھا، و اس کے
سپاہی بھٹوروں سے لڑتے تھے وہ اُسکے آدمیوں کو بھی جواب دیتے تھے
پھر اور کتنوں کو مار ڈالا اور کتنوں کو مجروح کیا اور باقی آدمی اپنے سردگر
کو لوں میں چھپاتے پھرے۔

اس بھانک پر ایک مایاں وقت بچا تاہم بھی تھا جس کا اوپر
مذکورہ بھانک۔ وہ پوڑھا آدمی تھا اور اس کی وارسی اتنی لمبی تھی کہ اُسکی
کرکس پہنچتی تھی یہ شخص پولیس کا بڑا سخن ساز تھا اور اُسے آتا نگر

لمبی اتنی میں بہت سی خرابی برپا کر رکھی تھی سو وہ کہتا ایک امید
ہاتھ سے مارا گیا۔

میں اور کیا کہوں ان دلوں پولیس کی جانب کے لوگ کو نے
کو نے مارے پڑے تھے گو بہت سے آدمی اب بھی آتا نگر میں زندہ تھے۔
اب قدیم قاتلوں کو صاحب اور خداوند فہم اور ہستی کے اور سردروں۔
ہیں، دو جس بات سے واقف تھے کہ ہمارا قیام آتا نگر کی بستی کے
نیام و اس کے گرنے پر خوف ہو ایک ذریعہ ہوئے اور ہمارا صلاح شورش
کے انہوں نے بالاتفاق ایک عرضی طیارہ کرنے کا منصوبہ بنا دھا تاکہ
طویل کے پاس بھیجی جائے بیشتر اس سے کہ وہ بھانک پر سے
نہ ہو جائے۔ چنانچہ قانونیل کے لئے ایک عرض لکھی گئی اور اُسکا
نہ، ان یہ تھا کہ ہم آتا نگر کی امت وہ سنی کے قدیم باشندے بنے
اُن کا اقرار کرتے ہیں اور مناس کرتے ہیں کہ ہم نے معذور کو بخیرہ کیا
ہے، اب ہم سب معذور سے انجان کرتے ہیں کہ معذور ہماری جانیں بچیں
ہیں۔

اس عرضی کا جواب ان کو نہ دیا گیا چنانچہ وہ اور زیادہ پریشان
ہوئے۔ اس عرصہ میں وہ سب کہتا چر قاتلوں کو صاحب کے مکان میں
قیام کے بھانگوں پر اپنے بھینتی جلائے رہے تاکہ نگر دیں۔
بعد کچھ عرصہ کی محنت اور تکلیف کے قلعہ کا رو بھانک جب کا بید مل نام

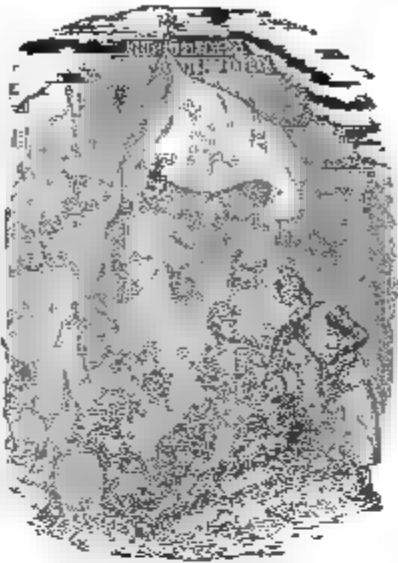
نہا کھل گیا۔ دکنی ٹکڑے مرگیا چہا چہا اُس گھر میں جاتے کے لئے
 جس میں اطمینان نے پناہ دی تھی راہ ہو گئی۔ اس کی سہراں چھانک
 پر کانپل کے پاس بھیجی گئی کیونکہ وہ وہیں منیم تھا تاکہ اس کے علاج
 ہو جائے کہ تاگر کے گڑبڑ میں جاسے کے لئے چھانک کی طرف سے
 ماہ کھل گئی جب یہ خبر وہاں پہنچی تو اس خوشی کے تصور سے کہ اب
 لڑائی ختم ہونے ہی پر ہی در تاگر اسے زور دیا جاتا ہے خوب خوب
 قرنا ٹھیک اور بڑی خوشی رہی ۴

تب شہزادہ اس مقام پر سے اٹھ واپس جگہ پہنچا
 سے اُن کو جو ان کے قابل تھے اپنے مراد لیا تاگر کی سرگرمیوں
 میں سے ہو کر تھک رہا تھا کہ اس کی طرف چلا
 سنہزادہ منسلک کمر پہنے ہوئے تھا اور اسکا ستارہ اس کے
 سامنے تھا تاہم اس کا سر وہ اس نے یہی بھیجی کی قیادت میں
 سب اس تہیہ میں ہوئے کہ اس کی نگاہ سے محبت کے شرمندہ ہو سکتے
 ہیں یا فرشتے کے حکم وہ شکر میں سے گذر کر تا تھا بستی و اسے
 دروازہ دروازہ اس کے دیکھے کو کھڑے ہوئے اور اگرچہ اسکی بی بی و
 اس کے جلاں سے اُن کو فریاد کر رہا تھا تاہم وہ اس کی سنجیدہ نگاہوں
 کے باعث سے خمیر تھے کہ اب تک وہ جیسا چاہئے باتوں سے
 دوسکڑت سے اُن کے ساتھ منکلمہ ہوا پر زیادہ تر اپنی حرکت

۱۱ کاموں سے کہ وہ سید سے اُن سے کلام کرتا تھا اور تاسف کا مقام پر کہ
 اور ایسی حالت میں بھیجی کرتے ہیں۔ انہوں نے اس کے ظہری طور
 سے ایسا ڈنکا مچھٹکا جیسا بوسے کے تھریوں سے اپنے بھائی کی
 سیت کیا تھا کیونکہ وہ یہ سوچے کہ اگر کانپل میں پیار کرتا تو وہ اپنی
 بات کو باتوں اور درد صبح سے ظہر کرتا لیکن وہ اس سے کہ
 بھی نہیں کرتا اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کانپل جس سے نفرت رکھتا
 ہے اور وہاں کانپل جس سے نفرت رکھتا ہے تو تاگر مقتول ہوگا اور ایک
 اور ایک باہر جا ۵۵ اس بات سے واقف تھے کہ ہمارے اسکے
 بات سے تو ہمیں مدد ملے گی کہ ہم اس کی خدمت میں ہیں
 کہ حاکم کی پکار پر وہ اس سے بھی واقف تھے کہ شہزادہ گاہ
 سب باتوں سے گاہ پر کیونکہ وہ اس بات کے قابل تھے کہ وہ
 اس کے فرشتہ کی مانند تھا اور جتنے کام زمین پر ہوتے تھے اس سے
 سہ آگاہی رکھتا ہے در اس باعث سے انہوں نے یہ سوچا کہ عاری
 حالت پر ہی آفت کی حالت پر کہ یہ تک شہزادہ بکواسیہ زور دیتا
 وہ یہ بھی سوچنے لگے کہ اس کام کے لئے اسکو اس سے
 بھگوان کیا موقع ملے گا کیونکہ اب وہ تاگر کی باگ اس کے ہاتھ میں ہے
 میں نے یہ بھی سوچا کہ کیا وہ اس سب باتوں کے جب شہزادہ
 بستی میں سے گذر کر تا تھا تو بستی و اس کے ساتھ بستی و بستی و بستی

دھم بوسنے کے اور کچھ نہ کر سکتے تھے ملکہ اس کے پاؤں تلے کی خاک
چبھنے تک کہ عید تھی۔ انہوں نے مرہوں مرتبہ یہ نہ تھا ہر کی کہ
کا تیش کہ وہ بھارت اور سرور و چاری پناہ ہوتا وہ آس میں بھی
اس کے سہم کی حصار کی کا پرچا کر سکتے تھے کہ وہ حصار اور پناہ دی
تیس دیا کے، میری و شاموں پر کہاں تک نصرت دیکھا ہی لیکن
پرچا اور کے خیریں بول بھایا کرتے غایت درجہ کو پہنچا کرتے تھے
اور ان لوگوں کے آگے پیچھے کرنے سے "تاگر" چھنے ہونے لگید
کی نہ ہر گیا اور مشا اس شری پر گرد پاؤں کے سامنے لگوانی پھرے
جب وہ ایک کے چانگ پر پہنچا اس نے ابلیس کو حاضر ہوا
اور اس کی تابعداری کے تسلیم کرنے کا حکم دیا گیا لیکن اسوس
وہ حیوان سا بھنے سے سے کسف نفرت کرتا تھا وہ کیسا اس سے
گریز کرتا تھا وہ کیسا اس سے ڈرتا تھا وہ کیسا بکاتا تھا تاہم پھر حاضر ہونے
کے اور کوئی بات اس سے ہنسی تب ٹائٹیل نے حکم کیا اور انہوں
نے ابلیس کو پکڑ کے انجیروں سے تھوڑی بکڑا تاکہ وہ مستر ہو اس سزا
کے لئے جو اس کے واسطے تھوڑی ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی
کھڑے ہو کے منت و ساجت کی کہ میں حق میں نہ بھیجئے پر سلامتی
کے ساتھ آتا گر سے محل جانے دیجئے

مبہ - اصل سے بڑے دیکھوں میں بکڑ چکا وہ اسے پاؤں



ابلیس کا رہنمائی سے نصرتی حکم (اجازت صفحہ ۱۵۸)

میں بیگیا اور وہاں تو نگر کے دہرہ سکاوہ سا، ایک تہہ اتر وہاں جیسپر وہ
 آگے بہت سا فخر کرتا تھا چنانچہ یہہ کا نوٹیل کے، اپنے ہٹن کے اوپر
 فتح حاصل کرنے کا ایک کام تھا، جبکہ سکاکٹر آتا، تو تھا اس
 طوائی ست ہزاروں کی قمرنا یا اور زمین ٹھنک رہی تھی کپتوں نے بھی
 نرو مار، اور سپاہی مارے خوشی کے گاتے تھے چ

تب تا نگر طلب کیا گیا تاکہ دیکھے کہ کانٹیل کی فتیابی کی کیا ابتدا
 ہو اور کہ سکاک کی اصل پر جیسر ان کا سقدار اعتبار تھا اور جیسر وہ اس دنوں
 میں تاکچہ فخر کرتے تھے جبکہ وہ اس کی چالوسی کرتا تھا چ

جب بیس اسطر پڑا تو نگر کے دربار اور مشہورہ کے سرداروں
 کے سامنے برہند ہو چکا تو اس نے حکم کیا کہ ابلیس کو سہ زخمیر میری
 رقعہ سے کہہ دیجئے میں پانچ سو روپے بعد اسکے مشہورہ کپتان بنی رقعہ اور
 ہکھڑات بنی قازیت، کو گڑھ کے پچھلوں کی حفاظت کے لئے چھوڑ کر
 اس عرصے سے کہ میں اس کے اتنی ماندہ لوگوں سے گر کوئی تھک کر سنے
 کی حواست کرے تو وہ ان کا مقابلہ کرے اس رقعہ کے دہرہ سو رچو کر
 فتیابی کے ساتھ تا نگر میں بوجی پھر، وہاں تک پھانک کے آگے
 سے اور اس کے اندر سے جو کر اس میدان کی طرف چلا جہاں اس کی
 فوج پڑی تھی چ

لیکن تمہیں اسکا خیال نہیں ہو کہ جب یہ ظلم ان کے شریف

سے وہ ایک مدت تک آرام و تسکین اور سلامتی و اُمید سے محض
ناتمشتا ہو گئے +

بیسواں باب

طاوٹیل کا خداوند ہم میان ضمیر اور خداوند
خود مختار کے قید کو نیک حکم صادر کون انکی اور
بستی والو کی اضطرابی کامیوں اور انکا جان بخشی کے
سے عاوتیل سے منفس ہونا۔

ہنوز مشہور دے نے آغا نگر کی بستی میں سکونت اختیار نہ کی تھی
پر اپنے شاہان و پیرے کے و در لشکر میں اور اپنے باب کی فوج کے
پنج میں مقیم تھا۔ چنانچہ اس نے مساسب موقع پا کر کبت بنی۔ خدا کے
پاس ایک شخص کو حکم بھیجا کہ آغا نگر اور نیک بستی والوں کو قلعہ کے حادہ
کے اندر طلب کر کے خداوند فہم میان صبر و بردباری خود خدا راں قیوم
کو ان کے روبرو قید کر کے سخت پیرے کے خدا رکھ دوتا۔ قید کیا
حکم ان کی سخت میں صادر نہ ہو جب کپتانوں نے اس حکم کی تعمیل
کی تو آغا نگر کی بستی والے زیادہ تر خائف ہوئے اس باعث سے
کہ ان کے دل پر یہ غم نہ گذرا کہ ہمارے دلوں میں آغا نگر کی بربادی

کا حیل جو کہ آگے پیدا ہوا تھا واقعی وقوع میں آیا جا رہا ہے۔ اب انکا
سرور اس بات کے جاننے میں پریشان ہوا کہ دیکھنے عم کس
طرح کی بستی مرنے میں اور کتنے عرصہ میں ہماری فوج ہوتی ہو اور انکو
اس بات کا خوف ہوا کہ انکو نیک کہیں ہم کی اس قعر میں نہ ڈال دے
جس سے کہ ہمیں بھی مرزاں ہو کہ نہ ہم کو فی الحقیقت اسی کے نایق
ہوئے ہیں۔ علاوہ اس کے بستی کے روبرو علانیہ بی سوتی کے ساتھ
ایسے نیک اور پاکیزہ مشہورادہ سے نہ ترغیب کیا جاتے کا خیال ان کو
زیادہ تر مارے دوتا تھا بستی والے ان لوگوں کے سبب سے بھی
مغیہ ہو گئے تھے نہایت پریشان تھے اسلئے کہ وہ ان کا سہارا اور
ان کے بادی تھے۔ ورنہ انہیں یہ بات یقین تھی کہ اگر یہ لوگ قطع
ہو جائیں تو ان کا قتل ہو گا تو آغا نگر کی بستی کی نہایت ہی اہم ہوگی
اس پریشانی میں ان سے کچھ نہ بن پڑا۔ بجز اسکے کہ وہ معہ قیدیوں کے
ایک درخواست مشہورادہ کے لئے فیاد کر کے میان خواہش زندگی
کے پانچہ عاوتیل کے پاس بھیج دیں۔ چنانچہ وہ مشہورادہ کے فیہ میں
آیا وہ درخواست پیش کی اس درخواست کا مفہوم یہ تھا +

میرزا اور محمد سلطان قابض ابلیس و غریب بستی آغا نگر
بانت زودہ و مختار کے سعادت زودہ باشندے نہایت عاجزی کے
مافر آپ کی جناب سے یہ درخواست رکھنے میں کہ حضور ہم لوگوں پر

رحم فرما میں اور جتنی اچھی خطاؤں اور بھاری سستی کے سرواڑوں کے
گناہوں کو یاد نہ فرمائیں لیکن اپنی رحمت کی دروئی سے جھوٹے بندوں
ان کا ہم ہم میں پر جیت رہیں۔ یوں ہم حضور کے قدم ہونگے، اگر حضور
کو مناسب معلوم ہو تو ہم آپ کی سیر کے لئے۔ تہذیبی طور پر ایک
سیا کرینگے۔ آمین +

چنانچہ میرا اور دیگر لوگوں کا قاصد نے آپ یہہ دروئے شہزادہ کے
سامنے پیش کی پر شہزادہ نے اس کے ہاتھ سے یہہ نہ لے کر اس سے
بے نیاز کہنے لئے رخصت کر دیا۔ اس بات سے آغا لکڑ کی بیٹیوں کے
اور سات زیادہ تر خطا ہو گئے پر یہہ گمان کر کے کہ اب تو کچھ چارہ
ہیں اور بجز اسکے کہ یہ تو خواہست کرتے ہیں یا مر جائیں انہوں نے
پھر مصلحت کی اور دوسری درخواست عید کی اس خواہش کا بھی منشا
اور اسکا طرز اچھی سے مشابہ تھا +

جب یہہ خواہست طیار ہوئی تو وہ اس تہذیب میں جوئے کہ ہم
اس کو کس کے ہاتھ سے شہزادہ کے پاس بھیجیں انہوں نے
اسکا اگلے قاصد کے ہاتھ ارسال کرنا اس وجہ سے مناسب نہ سمجھا کہ
ان کو خوف پیدا ہو کہ شاید اسکے طور طریق سے شہزادہ آزدہ نہ ہو گیا
جو اس لحاظ سے انہوں نے یہہ ارادہ کیا کہ اب کے مرتبہ گنہگار
قابلیت کو اپنا قاصد بنائیں پرنس نے یہہ غور کیا کہ نہ تو میری جرات

نہ کہ باغیوں کی درخواست لیکر غازیوں کے پاس جاؤں اور میں
اسدوس کے شہزادہ سے سفارتی کر دیکھا پرنس نے یہہ صراح
دی کہ ہمارا شہزادہ نیلک پر اسلئے اس درخواست کو کسی بیٹیوں سے کہ
ہاتھ سے اس کی جانب میں بھیجی لیکن اس ترہ سے کہ وہ اپنی گردن
میں سی ڈاگر کر سکے آگے جب اور سوامت کے وکسی ہایت کا
مائل نہ ہو +

یہاں خوف کے ان سے جہاں تک میں پڑا انہوں نے اس
ساتھ بھیجے میں پری کی وریہہ تاخیر بہتر تھی لیکن آخر کار
اس خطرہ سے حریف ہو کے انہوں نے بڑے ششش پرچ کے ساتھ
یہ ارادہ کیا کہ اپنی درخواست کو میاں خواہش بیدار کے ہاتھ بھیجیں چنانچہ
اس نے میاں خواہش بیدار کو بلا بھیجا اور آغا لکڑ کی سستی میں ایک
اندر پست چھوڑ دی میں رہتا تھا اور اپنے پڑوسی کے کہنے کے مطابق
کار مرا جب وہ یا تو لوگوں نے یہی درخواست کے ماب میں چرکھ
ماتھا اور چرکھ میں کا۔ اس سب اس سے کہہ سنایا اور سپر یہہ
کار کردی کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ یہہ درخواست لیکر شہزادہ کے
ہاتھ میں +

تب میاں خواہش بیدار نے کہا کہ میں کیوں حتی المقدور آغا لکڑ کی
نومستی کو حبی ہلاکت سے بچانے کے لئے کوشش نہ کروں سو

انہوں نے یہ عرضی اس کے ہاتھ لکھی وہ سے شہزادہ کے ساتھ کلام
کر کے کا طور تھک کے اور ہزاروں دعا میں دیکھ دھت کیا جتا پہنچا وہ
دیکھنے کا صد کی مانند شہزادہ کے خیمہ میں آیا وہ اس سے گفتگو کرنے
کی خواہش ظاہر کی۔ یہ خبر غنائیل کو پہنچی، وہ شہزادہ کی ملاقات کو
بھلا تیل جب یہاں خواہش بیدار نے شہزادہ کو دیکھ تو اس کے سامنے
اور غصے مہر گر پڑا اور پکا۔ کاش کہ تاگر حضور کے سامنے رنہ رہے
اور یہ کہ اس نے وہ درخواست پیش کی شہزادہ اس کو پڑھ کر ایک گیارہ
جاس کے دیا یہ اپنے نہیں ضبط کر کے وہ پھر اس قادی کے ماس ٹوٹ
آیا جو پہلے کے مانند اس کے قدوں پر پڑا جو رو رہا تھا اور اس سے کہا
تم اپنے مکان کو جاؤ میں تمہاری درخواست پر تامل کر دینگا۔
ب تاگر کے وہ لوگ جنہوں نے میاں خواہش بیدار کو شہزادہ
کے پاس بھیجا تھا کچھ تو اپنی سزا داری کے خیال سے اور کچھ اس
خوف سے کہ کہیں ہماری درخواست رد نہ کر دی جائے نری اضطرابی
کے ساتھ عجیب اشتیاق سے منتظر ہی کر رہے تھے کہ دیکھئے اس
دخواست سے کیا نتیجہ نکلتا ہے چنانچہ جب آخر کو قاعدہ لوٹا اور ان کی
حکایت سیر تری وہ اس کے گرد کے پڑھنے لگے کہ کہنے کیسی گزری
غنائیل نے کیا کہا اور درخواست کی کیفیت کو کچھ بیان کیجئے پراسنے
کہا کہ مجھے صاف رٹھے جب تک میں قید خانہ میں خفا رہا تا ظلم خداوند

دشتا۔ یہاں تو دنگو پاس سے جانوں تب تک میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔
چاہیہ وہ اس قید خانہ کی طرف ترف جاس تا تاگر کے لوگ بد سے
پاس سے بھی اور غزل کے حول رگ وٹے تاکہ قاصد کی تین سہج
میں وہ قید خانہ کی کھڑکیوں پر کے حاضر ہوا تو خود رونے لگا جو غرت سے
تو شکا رنگ ایسا فز ہو گیا تھا کہ شن کی صورت پر کہہ سے کی ہی حیدر
ہاں تھی وہ میں قانگو بھی کا پ رہے تھے تاہم ان لوگوں سے
ہو چکا کہ سادہ دھاتے تو سہی کہ رنگ شہزادہ نے آپ سے کہا کہ یہ
تب یہاں خواہش بیدار نے کہا کہ جب میں اسے حد درجہ
نیز میں آیا تو میں نے آواز دی اور شہزادہ نکل آیا پراسکا جسم اس
نما۔ اسکا چہرہ اب جلالی تھا کہ مجھ میں پانوں کے بل کھڑے
سے اب باقی نہ ہی چنانچہ میں اس کے قدموں پر ہاتھ مار کر پڑا
وہ دور سے اس کے ہاتھ دھری اور چونکہ اس نے یہ درخواست میری
ہاتھ سے ہی تو میں نے اٹھا کہ کاش کہ تاگر حضور کے قندہ
جندہ قنویں دیر تک اسکا مطالعہ کر کے وہ میری طرف مخاطب
ہوا کہ تم اپنے مکان کو لوٹ جاؤ میں تمہاری درخواست پر تامل
کر دینگا۔ اس کے متامل حال سے ناعد نے یہ بھی کہا کہ یہ شہزادہ
نیک پاس آپ کے مجھے بھیجا ایسا خوبصورت و جلالی ہو کر جو سے
دیکھ کر وہ مینک اس سے انت کھینکا اور خلیف ہو گا میرے دیر

ابھی ایسی ہی تحریک ہوئی بریں ہوتا یہ نہیں کہہ سکتا ہوں کہوں باتوں
کا کیا نظام ہوگا ؟

حب قیدیوں نے ان لوگوں نے جو قاصد کے ہزار جہیز بننے
کی نیت سے چلے آئے تھے یہ جو بٹن یا تو سب کے سب
ٹھنک رہے اور اس حیرت میں ہوئے کہ شہزادہ کی باتوں کا
کیا مطلب نکال سکتا ہو جب یہ خانہ میں سے باہر چھوٹ گئے آقیدی
آپس میں عازیل کے کلمات کی تپ ہی آپ شرح کرنے لگے

خداوند عالم نے کہا کہ اس جو یہ میں ترشرونی تو غریب نہیں ٹپن لیکیں
خود بخارنے کہا کہ اس میں بڑی کے ترغایاں میں اور قاصد لگو نے
یہ بات شہزادی کہ یہ جواب موت کا قاصد ہو چو لوگ کہ عین میں
سے چھٹکر رہ گئے تھے اور جو چھٹے کھڑے تھے وجہوں سے کہ
قیدیوں کی باتوں کو اچھی طرح سے نہ سنا تھا ان میں سے جس نے جو
بات سنائی وہ اسی کو نے ڈاکسی نے قاصد کی بات تھا کہ کسی
نے قیدیوں کے بیٹلہ لائے اور کسی کو صحت کے ساتھ کوئی
بات معصوم نہ مونی چنانچہ بن لوگوں نے وہ کچھ بیاں بکائیں اور
آتا کہ میں وہ وہ لگے چنے کہ جس کی مدد بیاں نہیں ؟

پھر تو بن باتوں کی خبریں ساری سنی میں پھیلیں کوئی کچھ کہتا
تھا در کوئی اور ہی کچھ اور ہر ہر کو اس بات کا یقین تھا کہ میری ہی

باتیں سنی ہیں اس لئے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم نے اپنے کانوں سے ساری
باتیں سنی ہیں اور اس باعث سے ہم غریب میں پڑیں سکتے۔ ایک
یہ کہتا کہ ہم سب قتل کئے جائیں گے دوسرے کہتا کہ ہم سب بچ جائیں گے
تیسرے کہتا کہ عازیل آتا مگر سے سرو کا یہ کہیے اور تھا یہ کہتا کہ
سب قیدی دستار دار لے جائیں گے سر جہیز ۲ و پر نہ کو دیکھ کر ان
تعمیروں کا یہ گماں تھا کہ ہم ہی ہم دست بکتے ہیں ورنہ یہ مسخ
ہوتے ہیں۔ ایسی ایسی مختلف خبروں کے باعث سے آتا مگر میں ایک
دک و پیش ہوئی و سب میری تھے کہ ہم یقین کریں تو کیا کریں
گذر کر راہ رہ جاتے ہوئے اپنے بڑی کو پناہ کہتے تھے
تو وہ اپنا قصہ اسکے محض برعکس مشاہدہ و دونوں بھڑو لے کر میری
باتیں سچ میں ملکہ بھڑوں نے اس قصہ کا دوسرے تمام بیا
یہ بات مشہور کی کہ عازیل کا یہ وہ ہر کہ کل آتا کہ تین
کرے ایسی انٹی ٹپن باتوں کے باعث سے ساری باتیں تاکہ
ہوئے لگیں اور بھڑو آتا مگر اس سے ناصح عجیب حیرانی میں پڑا
پھر جب تنگ میں نے مستہ خبروں کی دوسے دریافت کیا کچھ پر
یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ بہ سطلانی قاصد کوئی باتوں کے سبب
بد ہوئی کیونکہ اس نے کہا تھا کہ میری رائے یہ ہو کر شہزادہ کا
جواب موت کا قاصد ہو نہیں باتوں نے ہستی میں لگا دی اور

یہی تاگر کے خوف کی ابت ہو اسنے کہ ملنے۔ قنوں میں تاگر کے
 میاں کا لوگو کو غیب میں جانتے تھے۔ اسکا قصہ شریکے نصیح
 کلام لوگوں کے ہر ہفت ہذا اسطور پر تاگر خوف۔ اسنے ہی خوف کا
 باعث ہوا۔

چنانچہ اب ن پر یہ بات روشن ہوئی کہ اُن کی شوخ بہادت
 درست ہزارہ کے خلاف شرع مقابلہ کا کیا نتیجہ ہو انہوں نے اپنی
 سر راہی ہر خوف کے باعث سے جس میں وہ بالکل غرق ہو چکے
 تھے اب اسکے نتیجے دریافت کرنا شروع کیا اور تاگر کی سستی کے
 خاص خاص لوگ جو زیادہ تر قصور و رقتے وہ زیادہ خوف زدہ ہوئے۔
 چنانچہ محقر حقیقت یہ کہ جب خوف کا آواز کچھ فرو ہو گیا اور
 قہریوں نے در ادم پای تو ان میں پھر کچھ ہمت بندھے لگی اور وہ پی
 جاں کے کان کے لئے شہزادہ کو پھر درخواست دینے کی تدبیر
 سوچنے لگے چنانچہ انہوں نے ایک تیسری عرضی طیارگی جس کا
 خلاصہ یہ تھا۔

اوستادہ کاوشیں بزرگ رب العالمین در آفات رحمت ہم حضور
 کے پیارہ اور بد صیب و آفت زدہ تاگر کے قصہ کے مرتے ہوئے
 پادشہ حضور کی بزرگ اور جناب جلیل کے سامنے یہ قرار کرتے
 ہیں کہ ہم نے حضور کے در حضور کے باب کے خلاف گناہ کیا ہے

۱۔ حضور کی تاگر کہلانے کے لائق نہیں پر اس قابل میں کہ ہم ہیں
 دل دے جائیں اگر حضور ہمیں قتل کریں تو ہم اسے سزا دیں۔ یا اگر ہمارے
 ہیں حق میں ڈال دینا مناسب سمجھیں تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے پھر اسکے
 کہ حضور اسکا کار ہیں۔ ہم حضور کے کاسوں اور سلوکات کی نسبت شکایت
 نہیں کر سکتے۔ لیکن کاش کہ ہم سدا ہوا اور ہم پر اسکا ظہور ہو کاش کہ
 ہم چا ادا سنگیہ ہو اور ہمیں جاری خطا دل سے بری کرے اور ہم حضور کی
 رحمت اور رحمت کے گیت گائیں گے۔ آمین۔

جب یہ درخواست طیار ہوئی تو اسکا پہلے کی مانڈ شہزادہ
 کے پاس بھیجا مطلوب ہو اور پھر شکل یہ درخواست تھی کہ اسے لے کوں
 جائیگا بعض کہتے تھے کہ جو پہلے درخواست لیگیا وہی اس دوسری کو
 بھی لیجائے پر انہوں کی نظر میں یہ بات نامناسب معلوم ہوئی اسلئے
 کہ حسب چاہئے وہ کامیاب نہ ہوا تھا۔ جس کے اندر ایک اور بھی پڑتا
 تھا اسکا نام میاں نیک اعلان تھا اسکا یہ لقب تو پرانے نام تھا
 اس نیک کی اصل سے خالی تھا سو بعضوں نے اسکے بھیجنے کی صلاح
 دی لیکن تاگر صاحب اس مات پر مطلق راضی نہ ہوئے۔ یہ بہ صلاح
 اس وجہ سے اسے ناپسند آئی کہ اس نے کہا کہ ہم تو مردست رحمت
 کے منتظر ہیں اور اسکے مددگار ہو رہے ہیں اس حالت میں اس نام
 نے دی کے ہاتھ و رخست کو بھیجنا گویا اس کو خود مطلق ٹھہرانا ہو گیا

ہمیں ایک عالم کو پناہ دینا چاہا ہے جیکہ ہماری درخواست سے حجت
ی صدر نکلتی ہے۔

سورہ کے اگر جیسا کہ ممکن ہو کہیں سنایا شنودہ اس سے سکا
نام وچپ بیٹھے اور دو کہے کہ میرا نام قدیم نیک اعمال پر تو کب تم گناہ
نہیں کر سکتے ہو کہ وہ میرا نہ کہیں۔ وہ کیا نیک اعمال نیک تمام گناہیں
ازدہ پر خدا تو وہ نہیں تہا رہی فتوس سے رہانی تھنے۔ درگودہ یہ
کہے تو ہمیں خوب یقین ہو کہ ہم تہا ہر گے او پڑا نے نیک اعمال کے
بہرہ ہا کر اور تا نگر کو سچا نہ سکیں گے۔

جب قاذگو اپنی وجوہات پیش کر چکا جس سے اسکی راست میں
نیک اعمال کا درجہ است کا بھرہ قاذو بل پاس عا نا ساسب تھا تو
باقی قیدیوں سے در تا نگر کے سر بھی سپر عرض ہوئے چنا چہ وہ
لوگ قدیم نیک اعمال سے دست بردار ہوئے و دیاں خواہش بیدار
کے پھر بھیجے جاسے پر فوی ہوئے سو وہوں نے سے ملا بھیجی و اس
سے کہا کہ جاسی جو پیش ہو کہ آپ بہ درخواست لیکر دو مارہ مشہر ازدہ
پاس جاسے۔ وہ بھی ملے نائل سپر تہا ہوا۔ لیکن ہوں نے اس سے
بہرہ بھی کہہ دیا کہ مشہر از خضر دا ہرگز ایسے کام در کلام کرنا جس سے
مشہر ازدہ کو سچ بھیجے کیونکہ اگر کوئی ایسی بات تم سے سرور ہو تو کیا
عجب ہو کہ تم نہ نگر کو یا نگر ہا کہ تہا میں مبتلا کر ڈالو۔

سب میاں خواہش بیدار سے دیکھیں کہ مجھ ہی کو یہ پیغام لیکر جانا
نہو ہو تو اس نے اس لوگوں سے مشقت کی کہ یہ میاں ہم دیدہ تھے
ہمارے سنا تھا جانے وہ۔ یہ میاں ہم دیدہ میاں نہ سنا تھا کہ ہم
یہ ہی تھا اور عا نا نگر وہ عرب اور دل شکستہ تھا تا مہرہ درخواست کے
اس کا جواب دینے کے قابل تھا چنا چہ وہ اس کی جڑ ہی پر
ہوئے سرانہ دونوں نے اپنی عیاری کرنی شروع کی جاس خواہش ہو
نے پنے سر پر ہی رکھ لی اور میاں ہم دیدہ اپنے ہاتھ ملتے ہوئے
نے اس انداز پر یہ دونوں مشہر اوس کے ڈیرے پڑائے۔

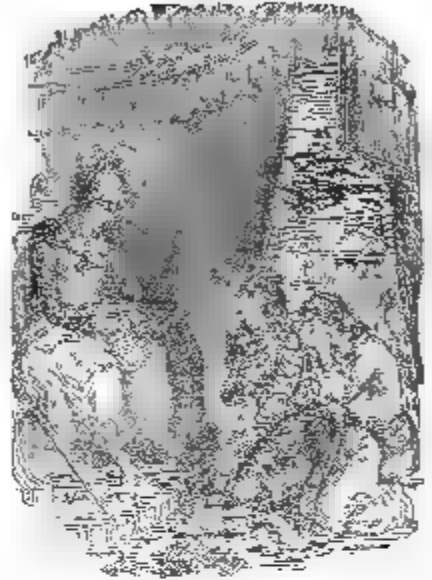
اکیسواں باب

مشہرہ کا درجن کی طرف مخاطب ہو کر ان کی
درخواست کا جواب دینا خدا یوں کا لشکر گاہ میں
طلب کیا جانا اور مشہرہ کا انکی قصیدہ پر محاف کرنا
سب قاضیوں کو تیسری دفعہ درخواست دینے کو چھ تو کے
دست میں یہ پرنیل اٹھنے لگا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم بارہا تے کے باعث
بے مشہرہ زدہ کے لئے ایک دہل ہو جائیں اس خیال سے جب وہ
ڈیرے کے درازہ پر پہنچے تو ان دونوں نے پہلے ہی اپنی عذر راہی

کی اور عمانوئیل کے پاس بار بار آنے کی تکلیف وہی کے لئے معافی
 مانگی اور یہ کہ کہا کہ ہم آج یہاں اس نیت سے نہیں آئے ہیں کہ ہم حضور
 کی تکلیف وہی سے خوش ہوتے ہیں یا کہ ہمیں اس بات سے ہمتاشت
 حاصل ہوتی ہے کہ اپنے تئیں بات کرتے ہوئے دیکھیں لیکن ضرورت
 ہمکو حضور کی درگاہ میں لائی ہے۔ اور یوں بوسے کہ القادر اور اُس کے بیٹے
 عمانوئیل کے برخلاف خطا کرنے کے خیال سے ہمکو دن رات چین نہیں
 پڑتا۔ اُن کے دل پر یہ بھی خیال گذرا کہ کہیں میاں خواہش بیدار کے
 اگلے مرتبہ آنے میں کوئی ایسی بد چالی تو سرزد نہیں ہوئی کہ جسکے باعث
 سے اُسے ایسے رحیم شہزادہ کے پاس سے خالی ہاتھ لوٹ جانا پڑا
 اور اُسپر التفات نہ ہوئی۔ چنانچہ جب وہ عذر معذرت کر چکے میاں
 خواہش بیدار نے اپنے تئیں آگے کی طرح زمین پر اوندھے منہ ڈالا
 اور اس قوی شہزادہ کے قدموں پر گر کے یہ پکارا کہ کاش کہ آتما نگر
 حضور کے آگے زندہ رہے اور بعد اسکے اُس نے اپنی درخواست پیش
 کی۔ شہزادہ اس درخواست کا مطالعہ کر کے مثل پہلے کے تھوڑی دیر
 کے لئے کنارہ کش ہوا پر اُس مقام پر جہاں کہ سائل زمین پر پڑے تھے پھر
 لوٹا اور اسکا نام پوچھا اور یہ کہ آتما نگر میں تمہارا کیا منصب تھا کہ آتما نگر کے
 لوگوں کے درمیان میں سے تم ہی اس پیغام کے ساتھ بھیجے جاتے
 ہو۔ تب اس شخص نے شہزادہ کو جواب دیا۔ میرا خداوند غضبناک نہ ہو حضور

نجدہ ایسے عمارے ہوئے گتے کا نام کیوں دریافت کرتے ہیں میں حضور کی
نت کرتا ہوں کہ حضور اس سے دو گزر کریں اور اسکا خیال کریں کہ میں
کون ہوں۔ اس لئے کہ حضور پر نبی واقع ہیں کہ حضور کے اور میرے درمیان
کیسی غیر مشابہت ہے بستی والوں نے کیوں مجھ کو اس قاعدہ پر مقرر کیا
اسکا حال انھیں پر نبی روشن کر پر یہ سب سب سے نہیں پڑا نہیں
یہ خیالی ہے کہ میں اپنے خداوند کی نگاہ میں مغرور ہوں۔ بنی نہایت تو میں
یہ کہتا ہوں کہ میں خود ہی محبت سے خالی ہوں پس مجھ ایسے شخص سے
کون الفت رکھ لیا تاہم میں زندگی کا مشاق ہوں اور اس وجہ سے میں
جاہتا ہوں کہ میری بستی و لئے بھی زندہ رہیں۔ اور اس باعث سے کہ میں
اور وہ دونوں بڑی بڑی خطوں کے تصور میں انہوں نے مجھے بھیجا
ہے اور میں ان کی طرف سے اپنے خداوند سے رحمت کی درخواست کرتا ہوں
کے لئے بھیجا گیا ہوں اس لئے حضور رحمت کی طرف رجوع کریں اور یہ ہم
استفسار نہ کریں کہ حضور کے خادمان کیسام تہہ رکھتے ہیں +

تہہ شہزادہ نے کہا کہ یہ شخص جو ایسے اہم مقام میں تھا ہے
ماحقہ آیا ہے یہہ کون ہے یہاں جو اپنا بیچارہ بنے اس کے جواب میں حافظ نے
کہا کہ یہہ میرے ایک غریب پرہیزی اور بڑا رفیق ہے یہہ شخص غافلگر کی
بستی کا رہنما ہے وہ اسکا نام غم دیدہ ہے میں جانتا ہوں کہ اس نام کے



میں خراہش پیدا اور میں نام دیدہ کا شجر ایسے کے حضور میں
معارف کرنا صفحہ ۱۷۵

بہت سے آدمی جس بیچ میں حاضر تھے میرے کہہ سکے ہمارے ہمارے
نے سے حضور کی طرح پرستیدہ نہ ہو گئے ۔

تب میں نے وہ صاحب اپنے آپ کے بل زمین پر رکھے اپنے
پڑوسی کے ساتھ حضور کی درگاہ میں آئے کی سبب اس طرح پر حضرت
کمرے لگے ۔

اگر میرے خدا وند میں خود میں جانتا کہ میں کون ہوں نہ یہ کہ میرا
نام نقلی ہو، یا حقیقی خاکسار کے جب میں یہ سوچتا ہوں جو بیٹھے کہہ گئے
میں کہ میرا نام مجھے اسو سٹے رہا گیا ہے کہ میں تو یہ چارے داند تھے ۔
لیکن کے بدلتے ہوئے میں اور سچے آدمی سے اکثر نکلا پیدا ہونے
میں جب میں پالنے میں تھا تب ہی سے میری ماں مجھے اس نام سے
پکارتے تھے کہ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے میرا یہ نام کس وجہ
سے رکھا اس سبب سے کہ میرے پیچھے میں طراوت زیادہ ہو آیا اسلئے
کہ میرا دل ظالم ہو میں اپنے آنسوؤں میں گرد اور ہی دھاک نہ میں
تاپا کی دیکھتا ہوں پر میں حضور کی منت کرتا ہوں اور وہ دوستے دوستے
یہ باتیں کہتا تھا کہ حضور جہاں خطا کو یاد نہ کریں اور اپنے خدا ہوں
کی ناقابلیت سے بخیرہ ہوں پر حضور رحمت سے آغا نگر کے گناہ سے
درگزر کریں اور اپنے فضل کو جلال بخشنے سے باز نہ رکھیں ۔

چنانچہ منہ پر وہ کہنے کے مجھ پر یہ وہ دونوں اٹھ کھڑے
وہ اور اس نے ان سے اس امر پر کلام کیا ۔

آغا نگر کے باشندوں نے میرے باپ سے سخت عداوت کی تھی
اس طرح پر کہ انہوں نے اسے اپنا بادشاہ بنانے سے انکار کیا ۔ ایک
دن میں اور خاں دیکھ کر غلام کو اپنا سردار بنایا ہے کیونکہ تمہارا سے اس
دعویٰ ارشاد ابلیس نے کہ وہ تمہارا سے وہیں کسی زمانہ میں بہت متحر تھا
میرے باپ سے اور مجھ سے ہمارے ہی محل اور دربار میں عداوت
کی اس گمان پر کہ بادشاہ بن بیٹھے لیکن چونکہ وہ مدت مشہور ہو گیا اور
گرفتار ہو گیا اور اپنی شہادت کے باعث سے دھیروں میں جکڑ اور اس
خار کے لئے سہ پہے ساتھیوں کے متحر کیا گیا اس نے اپنے تئیں
تہا سے آگے نہیں کیا ورنہ بے اسے قبول کر لیا ۔

اس میں میرے باپ کی بڑی بے غرضی ہوئی اور بے غرضی رحمت سے
ہوتی آئی تھی میرے باپ سے تئیں تابع میں لائے کے لئے ایک
ادب دست موج بھیجی اور تم جانتے ہو کہ میرا آدمی اور ان کے سردار اور انکی
صلاح میں تمہاری نگاہ میں کیسی بعید تھیں اور کہ تم ان سے کیسی بڑی طرح
سے پیش آئے تم نے ان سے عداوت کی ان کے لئے پھاٹک بند
کر دیا ان سے لڑنے کو مستعد ہوئے بلکہ لڑ ہی پڑے اور ابلیس کی ہمتی میں
ان سے جنگ کی چنانچہ انہوں نے میرے باپ سے نہ بوج کے لئے

دعوت کی سو میں اپنی مہج یکہ نہیں مہج کرنے کے لئے ہیں۔
 یہ عیسائیت کو روس کے ساتھ پیش آئے اس طرح تمدن کے آقا سے
 پیش آئے۔ تم مجھ سے لڑنے کو صرف آج ہونے تم نے اپنے بھانگ
 مجھ پر بند کر دئے میری باتیں نہ سنیں اور جہاں تک جو سکاتم نے
 سے مخالفت کی پر اب میں نے تم کو مفتوح کرنا کیا تم نے رحمت کی
 دروہ است کی تھی جب تک تم کو یہ امید تھی کہ ہم غائب نہ جائیں گے لیکن
 اب چونکہ میں نے بستی کو رحمت لیا تم روئے ہو اس وقت کیوں نہ روئے
 جب میری رحمت کا سفید نشان دیر سے عدل کا سرخ چھندا اور قتل کی
 دھمکی کا سیاہ بیرق نصب کیا گیا تھا تاکہ تم کو تاہمداری کی طرف رنج کرے
 جبکہ میں تمہارے اطمینان پر قیاب ہوا تم میرے پاس رحمت کے غائب
 ہونے کو آئے ہو کیوں تم نے اتحاد کی طرف ہوس کے میری مدد نہ کی۔
 تو میں میں تمہاری درخواست پر ہی فکر دنگا اور جیسا جواب کہ میرے جلال
 کے لئے ہو گا دینا جواب دینگا *

جاو کپتان بنی رعد اور کپتان قلیت کو حکم دو کہ کل لشکر میں میرے
 پاس قیدیوں کو لئے آئیں اور کپتان المصاف، کپتان سیاست سے
 کہو کہ تم دو دو لوں قلعہ میں رہو اور میری دستوں کے ساتھ آتا اگر میں سب کچھ
 امان سے نکھو تا وقتیکہ میں تمہارے پاس حیرتہ بھجوں یہہ بھکر رہ آئے
 پاس سے رخصت ہوا اور اپنے شاہی دیہے کے اندر چلا گیا *

یہ سبائل بھی مشہورادہ سے یہ جواب پاکے پیسے کی مانند
 کہ اپنے ساتھیوں کے پاس جائیں۔ لیکن وہ ہوزور نہ گئے تھے کہ
 اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوئے لگا کہ ایک مشہورادہ کا دل
 آتا کر یہ رقم کرنے کی طرف مائل نہیں معلوم ہوتا چنانچہ جب وہ اس مقام
 پہنچے۔ جہاں کہ قیدی بند پڑے تھے تو ان کا لڑکی سست ان خیالوں
 نے ان کو ایسا مغلوب کر رکھا تھا کہ انہوں نے بدشہری پنا پیغم
 لوگوں سے کیا *

جب وہ اسی ناظر کے بستی کے چھانگ پر پہنچے تو ہنس رہے
 ان میں سے جوان کے لوٹ آنے کے منتظر بیٹھے تھے ان کو ملے تاکہ
 ان سے دریافت کریں کہ ان کی درخواست کا کیا جواب ملا چنانچہ انہوں
 نے اس قاصدوں سے پوچھا کہ مشہورادہ کے پاس سے کیا خبر ملا
 ہو درکاروں نے کیا کہا۔ سیکے جواب میں ان لوگوں نے کہا کہ ہم
 میدانہ پر چلے، پنا پیغام سنائیں گے، انہوں نے قید خانہ کی طرف قدم
 بڑھائے، ایک محیرہاں کے پیچھے پیچھے چلے جب [متعین ہوتے]

وہ چھانگ پر آئے انہوں نے غلامیل کے کلام کے پہلے حصہ کا
 ان کو حال کہہ سنایا یعنی وہ باتیں جو اس نے اپنے باپ دراپنی
 نسبت اور ان کی بغاوت کے حق میں کہی تھیں اور کہ گونگون لوگوں
 نے اطمینان کو انتخاب کر کے اس کی طرف راہی کی اس کی طرف ہوا لڑے

اسکے منہ ہوتے اسکے حکوم ہو گئے اور کہہ کر ان لوگوں سے اُسی اور
 اسکے چہرے کی تختیر کی اسکے منہ سے قیدیوں کے رنگ نہ ہونگے
 یہ قصہ دوس نے چہرے کی کہانہ سواں باتوں کے شہزادہ سے یہ بھی
 کہا کہ باوجود ان باتوں کے میں نہایت اور خواست پر کامل کر دیا اور اسکا
 ایسا بے باک لگا چو کہ میرے جلال کا باعث ہو گا یہ باتیں بنو رستم
 ہوئی تھیں کہ میں غم ویدہ تاسے نے ایک تو سر دھری۔ اس بات
 کے باعث سے وہ نہایت ہی ملول ہوئے اور میرت میں ہوئے کہ کیا
 کہیں وہ عجیب خوف میں مبتلا ہوئے ورنہ کی علامت انکی بیان
 پر نمایاں تھی۔ پراس جاعت میں ایک شہر تیز فہم اور کینہ صاحب ملکیت
 تھا جسکا نام قدیم خست تھا اس شخص سے سب باتوں سے پر چھا گئے
 اب لوگ کا بوسل کی ساری باتیں ہو ہو کہ چکے چٹا پھر انہوں نے
 جواب دیا جی الحقیقت نہیں۔ تب سب شخص اس پرلے میں سمجھا تھا کہ
 اس نے کچھ اور بھی کہا ہو گا مہربانی کر کے فرماے کہ شہزادہ نے
 اور کیا کہا وہ کچھ دیکھ کر کامل میں آئے پراس میں باقی باتیں بھی
 اس طرح پر کہ سنائیں کہ شہزادہ نے یہ حکم دیا کہ کہ پستان ہی رعد
 و کپستان قابلیت کو اطلاع دے کہ وہ بھی میرے پاس قیدیوں کو لے آئیں
 و کپستان عدل اور کپستان سب سے کہو کہ قلعہ و رہی کا ہتمام کریں
 تا قلعہ میرے حضور کوئی سلم ان کے لئے ہوا ورنہ انہوں نے

یہ بھی کہہ کہ یہ حکم دیکر شہزادہ قہر لگھو م گیا ورنہ شہزادہ سے
 وہ چلا گیا +
 پراس شہزادہ کے اس جواب اور حکم اس اسیر جلد سے قیدیوں کو
 شہزادہ کے پاس اسکے لشکر میں جانا ضروری کی کہ پھر بھی چند چلے
 ان انہوں نے ایک دل پر کے ایسی ہی کی کہ [تعبیر]
 ان کے گریہ کی تو آسمان تک پہنچی جہاں اسکے تینوں بے پے مرے
 کی شہزادی کی اور قادیوں نے ان سے کہا بھیجے اس ہی مات کا خوف تھی
 کیونکہ انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ کل آفتاب کے عروب ہوئے تے تیزتر
 مری سو دھرم ہو گئے۔ بستی کے باقی لوگوں کے دل پر بھی ہی سیال
 کہ یہی اپنی باری میں یہ نفس تمام کو بھی ہی مالہ خوش کرنا چاہتا تھا۔ سو
 آتما کر انہوں نے وہ ساری بات تمام اور مات و خاک میں بستر کی چہ
 فی ہوں کے شہزادہ کے حضور میں جانے کا وقت پاتا تو انہوں نے
 بھی لباس مغرور پہن لئے وراپنے اپنے سینوں پر رسیں رکھ لیں
 کل سستی کے لوگ بھی غم کا ساس پیکر شہزادہ کے اوپر جمع ہوئے
 اس گھر پر کہ تنہا شہزادہ ان کو دیکھ کر ترس کھا جانے پر آتما کر کے
 نہ نہ بے زور کہ کیا وہ محل خوں شرک سرک [سورہ حیات]
 اب بے پھر نے لگے وراپنا ہنگامہ چا دیا کہ جو جسکے شہزادہ سے یا وہی
 بے زور یا اور اس طرح پر تمام آتما کر کہ پریشانی میں ستا کر دلا +

پر وقت آگیا کہ قیدی لشکر کا چلے اور شہنشاہ دو کھانے کے
 حاضر ہوئے اور اس نے خدا پر حاکمیت کی رعد اپنے پیشکش فرمادی اور
 اچھے سے چلے اور کھانا کی قیمت بھیجے جسے وہ قیدی سے پار کر
 بیچ کر چلے اور قیدی وہاں سے سرخس کا نہ رہا چلے یہاں پر
 والے آگے اور پیچھے جھنڈا لڑے اور حالت تھے +
 ان کی حالت کا بیان دوسرے طور سے یہ ہے کہ قیدی سے
 غم کا لباس پہنے ہوئے تھے انہوں نے رسیاں اپنے اوپر لادیں اور
 رادھا وچھتی پیٹتے جاتے تھے ان میں اتنی بھی جرات نہ تھی کہ بتائیں
 ہمسایوں کی طرف اٹھاتے جس اندر پردہ آتا تو لڑکے چھٹک سے لڑ کر
 شہنشاہ کے لشکر کے اندر پہنچے جسکی دید اور جلال نے انکی مسکیت کو
 اور زیادہ بڑھایا وہ اب خاموش نہ ہو سکے پر تاوازا لہر دو کہتے تھے
 کہ ہمارے بڑھیب مائے آتو لڑکے کہتے تھے وہی ان کی زنجیروں کی لہر
 آواز ان کے رونے کی اور کے ساتھ جو مل گئی تو ان کا روننا بھی
 سمیت مالک ہو گیا +
 چنانچہ جب دو شہنشاہ کے قیدی کے ۱۰۰ پر پہنچے وہاں پر
 شہنشاہ کے بل کر پڑے سو ایک نے جا کے اپنے مالک سے کہہ دیا کہ قیدی
 حاضر ہیں یہ شہنشاہ ایک قیمت نہ دے پر بڑھ گیا اور قیدی نہ لے کر بھیجا
 جب نیلے سامنے آئے تو نیلے آگے کا پٹنے لگے اور منہ کے مارے

۱۸۲
 اوس سے پہلے شہنشاہ نے جب وہ اس مقام پر پہنچے جہاں کہ
 شہنشاہ پہنچا تھا وہ نیلے آگے آؤندے شہنشاہ کے تہ شہنشاہ
 بہتوں جتنی حد کو حکم کیا کہ قیدیوں سے کہو کہ ٹھکر پاؤں کے بل کھڑے
 وہاں پہنچا کہ وہ رازے ہوئے اس کے آگے کھڑے ہوئے سب شہنشاہ
 ان سے پوچھا کیا تم بھی وہ لوگ ہو جو قبل اس وقت اندروں کی کوئی چیز
 کے ق درو خلق کے خادم تھے ان لوگوں نے جواب دیا ہاں خداوندوں
 شہنشاہ وہ سے پھر پوچھا کیا تم وہی لوگ ہو جنہوں نے اس غرق المیس
 کے تہوں سے پیچے تئیں غراب درن پاک کر دانا مشغول کیا ہو انہوں نے
 جواب دیا کہ خداوند ہم نے صرف منظور ہی نہیں کیا بلکہ اس سے کچھ زیادہ
 کیا کرتے تھے اسے یہی طبیعت سے اٹھتا کہ یہی شہنشاہ سے پھر پوچھا
 کیا تم کو یہ بات گو تھی کہ بنی قادم غرا سکے ظلم کو سمیت اور غلام بن رہے
 قیدیوں نے جواب دیا ہاں خداوند ہاں۔ رہنے کہ اس کی اس جگہ سے
 اس کو پسند آتی تھیں وہ ایک مستر حاکم کے حاصل کرنے کی سست
 بہرہ مالک اٹھیں ہو گئے تھے شہنشاہ سے پھر سو کیا بھلا جب میں اس
 قافلہ کی سستی پر چڑھتی کر کے پادشاہ قادم ہوں اس بات کی تلقین نہ کرتے
 میں میں قادم پر متع نہ پاؤں جو سوے ال اور خداوند ہاں شہنشاہ سے
 بھروسے سے غلام ہو کر جو چھ بھلا کہو تو یہی کہ ابھی اور اسکی مثل اور بدست
 آگیا کہ قیدی کے لئے تم کیسی سزا کے لائق ہوئے ہو اور سزا کو تمہیں کیا ہے

کس طرح کی سزا دوں انہوں نے جواب میں کہا اے خداوند ہم موت اور جہنم دونوں کے لائق ہوئے ہیں ہم نے کام ہی ایسا کیا ہے کہ اس سے کمتر سزا کے لائق نہیں ٹھہر سکتے شہزادہ نے پھر ان سے سوال کیا کہ تم کوئی ایسی وجہ پیش کر سکتے ہو جس سے یہ سزا تم کو نہ ملے جس کا تم نے

ابھی اقرار کیا ہے۔ وہ بولے اے خداوند ہم اس مقدمہ میں کچھ نہیں کہہ سکتے حضور عادل ہیں کیونکہ ہم نے گناہ کیا

وہ آپ اپنے تئیں
مذموم ٹھہراتے ہیں۔

ہو تب شہزادہ نے کہا بھلا یہ رستیاں تمہارے سروں پر کیسی ہیں۔ قیدیوں نے جواب دیا کہ یہ رستیاں اس لئے ہیں کہ ہم اسی میں باندھ کر مقتل پر پہنچائے جائیں اگر ہمارے اوپر رحم کرنا حضور کو مناسب نہ معلوم

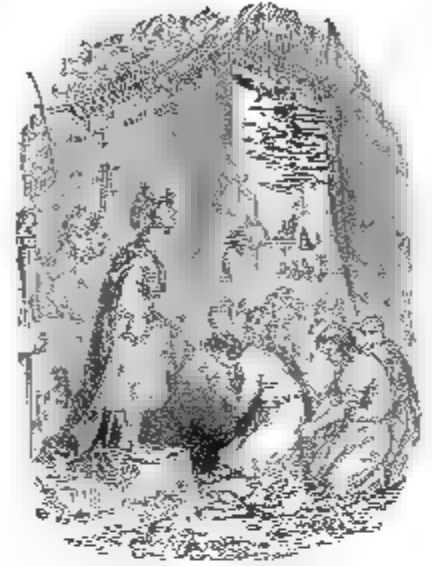
گناہ۔ مثال باب ۲۲ آیت ۱۷۔ ہو شہزادہ نے پھر سوال کیا کہ کیا آتما نگر کے سب بستی والوں کا خیال تمہارے ہی مانند ہو ان لوگوں نے جواب دیا کہ

روح کی استعدادیں۔ بستی کے باشندوں کا تو ایسا ہی خیال ہو رہا ہے والوں

خوابیاں اور نفسانیتیں۔ کا حال جو اس وقت بستی میں آئے جب سے کہ وہ ظالم

ہم پر قابض ہوا ہم کچھ نہیں کہہ سکتے ۔

تب شہزادہ نے حکم کیا کہ ایک ڈھنڈور سے گونجا کر ترہی چھنکاتے ہوئے اس بات کا اشتہار کرادو کہ القادر کے بیٹے شہزادہ نے اپنے باپ کے نام پر اور اُس کے جلال کے لئے آتما نگر پر کامل فتحیابی حاصل کی ہر اور یہ قیدی اُس کے پیچھے پیچھے آئیں کہتے ہوئے چلیں چنانچہ اُس کے



شاعرانہ کا قید یرو پر رسم کرنا صفحہ ۱۱۵

۱۸۵
 فدا نے کے مطابق ہوا اس وقت ساز سادی نے بڑے خوش دلی سے
 جیٹرے شکر میں کے سارے کپتانوں نے نعرے مارے اور سپاہی
 شہزادہ کی فتحیابی کی گیتیں گانے لگے نشان ہو میں اڑنے لگے
 اور ہر چہار طرف مہاشعل ہوا عرف: قانگر کے لوگوں کے دل اس خوشی
 سے اب تک نا آشنا تھے ۛ

شہزادہ نے قیدیوں کو بچھڑا دیا اور انہیں اپنے ساتھ کھڑے
 ہوئے با حکم دیا چنانچہ وہ حاضر ہوئے اور کاپٹے ہوئے کھڑے ہوئے
 تے شہزادہ نے ان سے کہا کہ چرگنہ ۛ خط میں اور شرارتیں تمہارے
 ۛ آغا نگر کے لوگوں نے وقت بوقت میرے باپ کی اور میری نسبت
 کی میں میرے باپ کی طرف سے نیچے یہہ احتیاج حاصل ہو اور حکم ہو کہ
 میں بن سب کو معاف کر دوں چنانچہ میں نے تمہیں معاف کیا یہہ کہہ کر
 شہزادہ نے اس مسافری کا پروانہ ایک پرچہ پر لکھا ہوا در سات مہر
 سے مہر کیا ہوا: نہیں عطا کیا در خدا وند ناظم در خدا وند محمد اور میاں
 قانگر کو فرمایا کہ کل آفتاب کے صبح کرنے سے پیشتر اس حکسار کا ہتھیار
 قائم قانگر کی مستی میں کر دیا جائے ۛ

ۛ ۛ ۛ دیکھئے شہزادہ نے اس کے علم کے بیڑے اتر دیا ۛ

اور انہیں خاک کے پرے چوس اور عاقبت کی توصیف [سید احمد علی شاہ ۛ ۛ]
 میں خوشی کا روض اور دل کی دوا کے مد میں تعریف کی پر شاہ پہنائی ۛ

بعد اسکے اُس نے اُن قیدیوں کو سرنے کے لیے قیدی بن کر
 اسی کے درون کی دیواروں میں سرنے کی ہنجیریں ڈال دیں، گاؤں میں
 بانٹیں بنائیں جب قیدیوں نے شہزادہ علاؤ الدین کی فصل تیار کرنا
 سنیں اور اپنی ساری سرگزشت دیکھ چکے تو غش سے کھ گئے اس سبب
 سے کہ وہ فصل و نعمت اور مافی جان کو مٹی مٹی ایسی بچانک اور ایسی بڑی
 قحطی کہ اُن میں یہ نہ رہی کہ اپنے پاؤں کے بل کھڑے رہیں۔
 خداوند خود خدا تو سوچا کھانے کے گریز سے لیکن شہزادہ نے لپکھ پٹا
 اپنی بازو اسکے تکیے رکھا اُس سے بھلگیر چوڑا سے بوسہ دیا اور اُس
 سے کہا کہ بھگبر دست سب کچھ جیب میں ہے کہا ہر دلیا ہی ہوگا اُس نے
 خداوند خود خدا کے باقی دونوں ساتھیوں کو بھی چومے اور ان سے بھلگیر
 چوڑا سے کہہ کر کہہ کر کہ یہ میری محبت اور مہربانی و رحمت کی علامت اور
 میری تاکید تم سے یہ ہے کہ جو کچھ تم نے دیکھا اور سنا ہو سب تمہارے
 جانے کے کہہ سناؤ۔

تب اُن کی ہنر میں ان کی آنکھوں کے سامنے توڑ دیں در
 کے قدم کشا وہ ہو گئے۔ وہ اسکے باعث سے شہزادہ کے قدم
 گر پڑے اور پیر چوتے اور آنسوؤں سے انہیں تر کر ڈالا وہ ہوا
 بچا کے یوں بوسے کہ اس مقام سے خداوند کا بدلہ ملے کہ ہو
 ہو۔ اسکے اُن کو یہ حکم چاہا کہ شہزادہ کے گرد آگاہ

نہ اتنا تدارک نہ ہو سکے جس طرح کہ جی ہر ماضی رخصت ہو گئے
 نہ ہونے کو نہ تھک کر نہ ہتی تاکہ یہ دو تہا دو تہا پوری
 توفی جس کی اُن کو مطلق امید نہ تھی وہ وہی جہنم پر قاض ہوئے بھلا
 ان کو خراب تک میں بھی گناہ نہ تھا۔

شہزادہ نے شریفیت بن یقین کو بھی بلا کر حکم دیا کہ تم اور کچھ
 و سردار تمہارے اس شرفا کے ہمراہ فتنہ میکہ آگے آگے نہ
 ہو سے جاؤ اور کپتان یقین کو یہ زیورہ ناکہ کی گئی کہ جب انہا
 اور نامہ عام کو بھلگیر شہزادے تم اپنے دس ہزاروں کو اپنی رکابت میں
 اپنے ہاتھ اٹا سکتے ہوئے آگے بھاگے پر جاؤ اور شاہ داد سے گذر کر کے
 غلام کے بھاگلوں پر جا کر سیر سے آئے تک اپنے قاض پر جو کپتان عدل
 اور کپتان سیاست کو کہو کہ وہ قلعہ کو تیار ہے سے قلعہ کر کے آگاہ کرے

مست میں اور یہ قحطی شہزادے میر سیدیاں چاہ رہی ہیں۔
 بنا پختہ قلعہ گردوں کے دس میں جو غلام کا دیکھ ہو جائے

بلے جا کپتانوں و دروں کے آدمیوں سے باعث سے تھا، اب وہ
 باطل مع دفع ہو گیا۔

بائیسواں باب

قیدیوں کا چھٹکارا پاکسے قمانڈر کے ہاتھ آتا۔ ہستی والوں کا
تسلیم حاصل کرنا۔ عفو نامہ کا تیار کرنا اور جانوروں کا
نامہ قوج ہستی کے قلمباز اور ہستی والوں کا انکی جانوری
کی فکر اور تدارک میں کرنا اور شہزادہ کا ان کے لئے حوشی
کی مجلس آہستہ کو آواز دینے سے عہدہ داروں کے
قہر کا مذاکرہ

بھلا میں تو یہ بیان کر چکا کہ اس شریف ستمزدہ کا دھڑیل سے
عید پور کی کیسی خاطر داری کی اور کہہ سکے ساتھ نے اس کی کیا نوبت تھی
اس نے کیونکر ماضی اور حاضری کو نہیں گھر بھیج دیا اب ستمزدہ کی
یہ حال جو کہ وہ ان کی موت کی خبر سننے کے انتظار میں بنایا ہی معلوم
ہو چکا ہے اور ان کے دل میں ایسے بے خیالات غمت تھے جو کانٹوں
کی مانند نہیں چھینے تھے ان کے خیالات ایک مقام پر گر نہ چکے تھے
جو اس عرصہ میں بہت بے ٹھکانے چل رہی تھی اور ان کے دل اس
تراژدی کے مانند پورے تھے جو بلا دئے جانے کے راحت سے بے ٹھکانا
موسیکین عین استقامت میں جب کہ وہ قمانڈر کی دیواروں پر پھڑکے ہوئے
رہے تھے اس کو ایسا معلوم ہوا کہ کچھ آدمی لوٹے آئے سے معلوم ہوتا ہے

ان کو بیکار وہ سوچنے لگے کہ یہ میں کون سے کھڑکا انہوں نے دریافت کیا
کہ یہ تو وہی قیدی ہیں پر جب ان لوگوں نے ان کو شکار پاس پہنچے
ہوئے اور باختر آئے دیکھ تو وہ بڑی حیرت میں ہو گئے۔ وہ کہنے لگے
کہ یہ تو لشکر میں سپاہ پوش گئے تھے پر سفید پوش آئے ہیں وہ
میں نہ دیکھتے رہے گئے تھے پر اب تو سونے کی زنجیریں پہنے واپس
آئے ہیں وہ بے رحمی کے تھے پر کتہ وہ پا چلتے تھے میں وہ لشکر کو موت
کی اسٹیجی کر کے رہے گئے تھے لیکن زندگی کے بخش کے ساتھ لوٹے
آئے ہیں وہ تو لشکر میں بہت اوس گئے تھے پر ابے گئے تھے پھر
آئے ہیں۔ چنانچہ وہ ہیں وہ تنگدست ہیں آگے آگے گئے ہیں اور
دلکاشی کے لوگوں نے غزوہ کرنے کی کوشش کی اور انہوں نے ایسی بلند
آواز سے صراحت کی کہ ان کی آواز سے شہزادہ کے لشکر کے سردار مارے خوشی
کے اچھل پڑے۔ اسوں نے بیچاروں پر کونوں پر اس وقت تھوڑا بیکار کیا
تھا کہ ان کے لئے دوست بھر نہ ہو گئے تھے ان کا آگے نہ گئے
قدیم شدہ کو ایسی مثال کے ساتھ دیکھنا ان کے لئے گویا مردوں
میں سے جی اٹھنا تھا۔ ان کو بھرتی کرنے جانے کے کسی بات کی امید
نہ تھی پر اس کے برعکس دیکھو خوشی اور تدارک کی تسلی [یہ جہاں سے وہ آئے ہیں]
اور تسکین اور ان کے ہمراہ ایسے خوش بامعنا ہمارے جیسے تھے
درمیان کام میں جی جگ جانے +

جب وہ اس مقام پر پہنچے تو انہوں نے ایک دوسرے سے سلام علیک کر کے کہا کہ ہمارا مبارک ہمدرد جس نے آپ لوگوں کی جان بخشی کی، بچا ہوا ہے، جیسا کہ تمہاری پہلی کاپی میں ہو گا۔ کیا

شیر، ایک [] تاگر لوں کا بھی بھلا ہو گا تب تاگر کو صاحب در

خداوند، ناظم نے جواب میں آپ سے کہا کہ میری خوشی کی خبر بھائی کی خوشخبری اور خیریت آتا تاگر کے لئے ہر خوشی کی خبر اس پر اس لوگوں سے ایک دفعہ یہ دفعہ ما کہ میں میری خوشی بعد اسکے ان لوگوں نے دیا وہ شخص کے ساتھ دریافت کیا کہ شکر میں کیا ایک واقعہ ہو، درج ذیل کی طرف سے بہت سی لئے کیا حد، اسے ہو چاہے وہ ایک شکر کی ساری سرگداشت و بشہرہ کے سارے سلوکات اس سے کہہ گزرتے ہیں باتوں کے

نئے سے دو رنگ نہ ہوا کریم کی دانش اور اسکے فضل پر نہایت حیرت میں آئے۔ بعد اسکے ان سرکاروں نے ان سے کہا کہ ہم تاگر کی کل مستی کے لئے یہ لائے میں چنانچہ تاگر صاحب نے اسکو یوں پڑھ کے

گلوں کی صاف کی [] تب معافی معنی، تاگر کے لئے معافی اور کل تاگر اس دھرم سے واقف ہو جائیگا سوائے حکم کے بموجب لوگوں نے جا کر تاگر سے کہہ دیا کہ کل عام معافی کی خبر سننے کے لئے سب پارہ میں حاضر ہو۔

یہ کون سمجھ سکتا ہو کہ کیسی تبدیلی اور کیسا انقلاب ان باتوں کے

ایسا ہے، تاگر کے لوگوں کے چہرہ پر گلیا مارے خوشی کے ساتھ گراؤوں کو رات بھر غید نہ آئی گھر گھر خوشی دریا گ تھکانا، ہنگامہ آقا کریم کی خوشی ہی کے لئے سارے سے ان کو سرکار تھکا، اور ان کی

لوگوں کا یہی معصوم تھا، وہ کہتے تھے وہ ۱۰ کل قلاب کے طلوع ہوتے ہوئے اسکا معصوم حال دیکھنے کوئی یہ کہتا کہ کل کسک گیا تھا کہ آج کا دن ہمارے لئے ایسا بختا اور برکا اور جن لوگوں نے کہ ہمارے قید ہوں کہ میری پیشہ منے دیکھ میں سے کون یہ کہہ سکتا تھا کہ یہ لوگ سونے کی زنجیریں پہنے ہوئے ہمارے بیچ میں واسپا آئیں گے بلکہ جتنے کہ اپنے منصف کے پاس بیٹھ کر تھے وقت، اپنے کو آپ

میرم ٹھہرتے تھے، وہی اسکی زبان سے بری ٹھہرائے گئے، برائے کا بری ہوتا اس باعث سے نہ تھا کہ وہ بیگناہ تھے پر یہ شہرہ اور کی حیرت کا نتیجہ ہو اور وہ صرف بری ہی نہیں گئے لیکن باجے گا جے کے ساتھ گھر بھیدتے گئے کیا ایسی بات بادشاہوں کی عادت میں دگر ہو کیا وہ اس طرح کی ہیرانی ملک حراس پر دکھائے کی عادت رکھتے ہیں۔ ہر کہ نہیں یہ بات، اتنا اور اس کے بیٹے کا ذلیل ہی کے لئے

خامش ہو۔

سو صبح نرو ہوئے لگی چنانچہ خداوند ناظم خداوند خود مختار اور مہیاں تاگر نے وقت سمجھتے پر شہرہ اور کے حکم کے مطابق بازار کی راہ لی جہاں

کہ لوگ ان کے منتظر کھڑے تھے اور وہ اس مقام پر اسی لباس اور جلال میں آئے جس سے کہ مشہور ہوئے نہیں مہین کیا تھا۔ اس کا مقام سرنگ ان کے جلال سے روشن ہوئی۔ سو میں ناظر میاں قانگور اور اخروہ و خوجہ نے دس چھانگ کی طرف رجوع کیا، اس وجہ سے کہ قدیم زمانہ سے اس ہی مقام پر عام مقدّہت پر چلے شائے جاتے تھے۔ اس مقام پر وہ باجے کھائے جو اسے اپنے لباس فاخرہ میں طہوس سے اور لوگوں کو بھی اس بات کی بڑی ہی آرزو۔ وہ منہ تھی کہ اس مردہ کی پوری کیفیت سنیں۔

تب یہاں قانگور خد کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خاموش کر کے کی غرض سے پہلے ہاتھ سے اشارہ کر کے باواز بند اس عنوانہ پر چلے۔ چلے پر جب وہ اس مقام پر آئے جہاں یہ لکھا تھا خروج ۴۴ باب ۱۰ اور ۱۱ کہ خدا و رعد و برق رحمان اور رحمان خطا اور تقصیر اور گناہ کا بخشید والا اور ان کے ہر طرح کے گناہ اور کفر معاف کئے جائینگے وغیرہ تب تو ان سے نہ رہا گیا اور وہ مارے خوشی کے چھلانگیں مارتے گئے۔ کیونکہ آپ کو یہ بات یا نئی چاہئے کہ آقا نگریں کے ہر لوگوں کے نام اس میں شامل تھے اور عنوانہ کی ٹہروں کے باعث سے بھی ان کے دل شیر ہو گئے تھے۔

جب یہاں قانگور نے اس عنوانہ کو پڑھا غم کیا تو بہت ہی دالے

ستی کی دیواروں پر دو سر چڑھ گئے اور مارے اب وہ چھوٹا مال کہنے میں خوشی کے چھلے کور سے لگے اور مشہور آواز کے جس کی طرف منہ کر کے سات مرتبہ چلے، مارے خوشی کے تو اسے بچا سے نہ چلا میں کیا بد۔ وہ ہے اور قانگور کے چون کو بھی مہم حکم کیا کہ وہ وہ سرخویش وہ خوشی کے گھٹنے پر میں چنانچہ گھٹنے بیٹھے گئے۔ لوگ گانے لگے اور گھر گھر برحانی اور گل تھا۔

جب مشہور وہ قانگور کے نیوں قیدیوں کو حسی اور ماجے لاجے کے ساتھ جھست کر چکا تو اس نے اپنے شکر کے کیتانوں سرداروں اور سپاہیوں کو حکم دیا کہ کل سویرے جب یہاں قانگور عنوانہ کو پڑھیں تو تم سب میری مددنی پر ہی کرنے کے لیے تیار رہو چنانچہ جب صبح ہوئی اور میں قانگور اس عنوانہ کو پڑھا تو کچھ کے عنوانوں سے حکم کیا کہ شکر میں کرنے چھو گئیں اور نشان اڑائے جائیں آوے کوہ نشان پر اور وہ کہ وہ عدل پر سوا سکے اس نے یہ بھی حکم دیا کہ سارے سرد مستحق حاضر ہوں، و سپاہی خوشی کا خرد ماریں۔ اور اگر چہ کیتان یقین نلوہ کے

اندوہ پر ایسے دن میں اس سے بھی چپ چاپ نہ مانگی وہ بھی کرنا چھوٹکتے ہوئے آقا نگریں اور قانگور کی مدد کی کچھ مشہور وہ کے شکر میں نظر پڑا۔

یوں میں نے صاف بیان کر دیا کہ قانگور نے آقا نگری کی بہت ہی کو

ظالم اہلبیس کے ہاتھ سے چھڑانے اور اس کے پھر حاصل کرنے کے لئے کیا کیا تدبیر کی ؟

بھلا جب شہزادہ اپنی خوشی کے دن اور ایسے ایسے ظاہری دھوم کو غور کر چکا اُس نے اپنے گیتاؤں اور سیاہیوں کو پھر حکم کیا کہ اپنی لڑائی کے فن تمام نگر والوں کو دکھادو چنانچہ وہ فوراً ہمارے ساتھ آئے اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے اس کے لئے قضا کا سر اٹھو کے کہا کاش کہ شہزادہ عاویل اپنے سرداروں اور اپنے صاحب جنگ لوگوں کے ہمراہ آتا تو میں تا بد رستہ اور کائنات کے حضور کے دیوار شکن بتیج اور فلاخن حضور کے فوید اور خدمت کیواسے اور آتا تو لڑائی کے حدود اور مصیبتی کے لئے اس میں مقیم کئے جائیں نہ ہوں نہ یہ بھی کہہ کہ ہمارے پاس حضور کے اور حضور کے آدمیوں کے لئے اور سامان جنگ سے اور گاڑیوں کے غرض کے لئے نہ ہی جنگجو اور عاویل حضور اس بات کو مدد کر رہے تو آپ تمام لوگوں ہمیشہ کے لئے بادشاہ اور پکشان ہو گئے حضور اپنی مرضی کے مطابق اسکا انتظام بھی کر لیں اور اپنے گیتاؤں اور صاحب جنگ لوگوں میں سے اپنے ماتحت حاکم اور شاہ بنالیں ہم حضور کے خادم ہو گئے اور حضور کے وین چارے ہادی ہو گئے ۔

علاوہ اسکے ان لوگوں نے یہ بھی عرض کی کہ حضور اس بات پر غور کریں کہ اگر حضور اتنا نفیس عطا کر کے اپنی امت زور تمام کرے گا کہ گریا میں اور حضور کے سردار یہاں سے خدمت کو عیاں تو یہ آٹا کس

سے تمام گریں داخل ہو کر اس کے درمیان میں ہمیشہ تک رہے اور یہ کام ان لوگوں نے نہایت عاجزی کے ساتھ کیا اور اس کے ساتھ ساتھ سات مرتبہ میں پر تھکے ۔ تب شہزادہ نے اس سے کہا تم پر سلاستی ہو رہی ہے مار سے بستی وہ سے نزدیک آئے اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے اس کے لئے قضا کا سر اٹھو کے کہا کاش کہ شہزادہ عاویل اپنے سرداروں اور اپنے صاحب جنگ لوگوں کے ہمراہ آتا تو میں تا بد رستہ اور کائنات کے حضور کے دیوار شکن بتیج اور فلاخن حضور کے فوید اور خدمت کیواسے اور آتا تو لڑائی کے حدود اور مصیبتی کے لئے اس میں مقیم کئے جائیں نہ ہوں نہ یہ بھی کہہ کہ ہمارے پاس حضور کے اور حضور کے آدمیوں کے لئے اور سامان جنگ سے اور گاڑیوں کے غرض کے لئے نہ ہی جنگجو اور عاویل حضور اس بات کو مدد کر رہے تو آپ تمام لوگوں ہمیشہ کے لئے بادشاہ اور پکشان ہو گئے حضور اپنی مرضی کے مطابق اسکا انتظام بھی کر لیں اور اپنے گیتاؤں اور صاحب جنگ لوگوں میں سے اپنے ماتحت حاکم اور شاہ بنالیں ہم حضور کے خادم ہو گئے اور حضور کے وین چارے ہادی ہو گئے ۔

علاوہ اسکے ان لوگوں نے یہ بھی عرض کی کہ حضور اس بات پر غور کریں کہ اگر حضور اتنا نفیس عطا کر کے اپنی امت زور تمام کرے گا کہ گریا میں اور حضور کے سردار یہاں سے خدمت کو عیاں تو یہ آٹا کس

بیشک دریا گیا اور جانیں متبرک اگر چہ اسے سقمہ تھی مگر اور اتنی
 مہربانی نہ کہ اسے اب حضور جلے چاہیں تو سکا کیا نتیجہ ہو گا بجز اس کے
 کہ ہماری خوشی ایسی ہوگی کہ وہ کبھی حاصل ہی نہ ہوتی تھی وہاں اس
 قلعی دوا نہ آگئے تھے بڑھکر غضب سے حضور چارے اور پڑھ آہٹیں
 راستہ ہماری استیلا حضور سے یہم نہ کہ ہماری آنکھوں کی تفتا و س حقیر
 بستی کی طاقت اور زندگی میں یہم نہ کہ حضور ہماری اس تحریک کو قبول
 کر میں اور چارے دوپس سکونت اختیار کریں اور ہم حضور کے
 تاجہ اور ہونگے علاوہ اسکے اور خدا و ہم یہم نہیں کہہ سکتے کہ شاید
 اب تک آقا مگر میں ابلیس کے ٹوٹوں میں سے کوئی چھپا چھپا پڑ ہو
 توجہ حضور ہیں ابلیس کے ہاتھ میں چھوڑ جائیں تو وہ ہم کو گناہ کر ادینگے
 اور کسی چہرہ کو اس بات کی نسبت اُنکے درمیان کیا کچھ ہدشیں اور
 سنی اور کاہنہ [سارشتیں اور تہذیب میں ہیں جو چمکی میں ہم کو اس کے
 جوتا کہ یا تھوں میں پھر شرنے سے نفرت آتی ہو لہذا حضور نراہ
 مہربانی ہمارے محل کو اپنی سکونت گاہ بنائیں اور ہماری بستی کے
 عہد ترین مکانات کو اپنے سپاہیوں کے رہنے اور اسکے اسباب کے
 واسطے مختصر کر دیجئے +

تب مشہور ہوا ہے اُن سے پوچھا کہ اگر میں تیری بستی میں آؤں
 تو کیا تم میں یہ اجازت دوں گے کہ میں اپنے اور تمہارے دشمنوں کی

بہت کچھ میرے اس بڑے عیب کروں ورنہ ہم یہی ہم میں ہماری
 بہادری گئے +

انہوں نے جواب دیا کہ تم نہیں کہہ سکتے میں کہ ہم کیا کریں گے مگر
 کسی وقت میں تمہارا بھی نہ تھا کہ ہم اللہ سے یہی حیدت کریں گے
 ایسے کہ ہم نے کی ہر مذمت اپنے خداوند سے کیا کہیں حضور اپنے پاک
 لوگوں پر عبور و ساندہ کہیں حضور ہمارے قلعہ میں اگر سکونت پذیر ہوں اور
 ہاں تو یہ ایک گھر بنائیں حضور ہمارے اوپر اپنے شرف پستانوں اور
 عمارت چاہیں کو فایز کو یہ حضور اپنی محنت سے ہمیں مفتوح کریں اور اپنے
 محل سے ہر جانب تیس دہا حضور کی حقیقت ہاں ساتھ بیٹے
 انہی ہر دہائی کے حبیب کہ اس روز حضور ہمارے مدد کی تھی جسے صبح
 نے اس عنوانہ ہمارے سینے میں پڑھا گیا تھا ہم حضور سے اور حضور کی
 باتوں سے ہمیں رہینگے و حضور کی باتوں پر اس زبردست کی مخالفت
 اس عمل کریں گے +

ان عادیوں کو حضور سے صرف ایک ہی بات اور کہتا ہوں اور پھر ہم
 اپنے خداوند کو اس وعدہ میں نہ تھینگے ہم حضور کی دامن کے عشق
 سے واقف نہیں ہیں کس عاقل شخص کو یہ خیال ہو سکتا تھا کہ اس شرف
 ناما یوں سے حق سے ہر دامن امتحان کیا گیا تھا کہ کو یہی تہذیب
 حاصل ہوگی جیسی کہ اب ہم کو حاصل ہو سکتا اور خداوند دشمنی پہنے گئے

چھ اور محبت چھپے چھپے آئے بلکہ ہمارا ہاتھ بڑا گر حضور اپنی مصلحت سے
ہماری ہدایت کریں۔ اور میں اس بات کا یقین حاصل کرنے دیجئے کہ ساری
باتیں حضور کے بندوں کی پیروی کا باعث ہو گئی اور حضور پر ہی تمام لوگوں کی
مستی ہو گئی اور جیسا مناسب معلوم ہو دیکھا کریں یوں حضور ہم کو گناہ کرنے سے
روکینگے اور ہم کو اپنی خدمت کے لئے آمادہ کرینگے۔

تب مشہور وہ تھے تمام لوگوں کے لوگوں سے پھر کہ تم پہنچو گھر و گھر
سلامتی سے اٹ جاؤ میں تمہاری طرف درخاستوں کہ جس قبیل کو دنگا۔
میں پناہ بھی خیمہ یہاں سے اٹھا لینی دنگا اور کل ایسی فوج کو آگے بھاگ
کے سامنے جمع کر دنگا۔ در تمام لوگوں میں داخل ہو گئے میں ہمارے قلعہ پر قابض
ہو گیا اور پہلے سپاہیوں کو ہمارے اوپر تعینات کر دنگا میں رہا۔ اب
میں تمام لوگوں میں سے اپنے کام کو دنگا کہ اسے میں پر کسی قوم ملک اور
بادشاہت میں تاج تک ایسے کام جو میں نہیں آتے ہیں۔

اپنے تمام لوگوں کے لوگوں کے ایک راہ نورد ما۔ اور سلامتی کے ساتھ
اپنے اپنے گھروں کو مدد دے اور انہوں نے اپنے پیروسیوں اور دوستوں
سے ان ساری نیکیوں کا تذکرہ کیا جس کا انہوں نے تمام لوگوں کے ساتھ وعدہ
کیا تھا اور کہ وہ کل اپنے آدمیوں کے ہمراہ مشہور کے مندر داخل ہو کر انہیں
اپنی سکونت گاہ قائم کر گئے۔

چنانچہ تمام لوگوں کی مستی کے باشندے اُلفت کے ساتھ ہرے و قریب
کے تھے اور سب بزرگ و کمالات میں جمع آئے تاکہ وہاں اور چھوٹے اور بزرگ
کے رہے۔ پہلے مشہور وہ کی تھو کے وقت ماہ میں تھرا میں ان لوگوں
سے بھی غافل تھے کہ آئے کی خوشی ظاہر کرنے کے لئے چھوٹوں کے
ہاتھ اور ہمت سی اور لکھو عہدہ چیریں لیا کریں اور انہیں تمام راہ نورد
جو ملک سے دیکر قلعہ کے چھاٹک تک جہاں مشہور وہ قیام پزیر تھے
نہا اور بھیلاد۔ علاوہ اسکے ان لوگوں نے جہاں تک پہنچے تمام لوگوں
و متنبہ ہو سکے کہ یہ پیچھے آئے تاکہ مشہور وہ کے آگے گئے گئے بھاگتے ہوئے
ایک محل تک آسکر پہنچا دیں۔

غرض وقت معین پر وہ مشہور کے زبردوار حاضر ہو چھاٹک کے
محل گئے اور مشہور کے دیرینہ اور بزرگ ہزار با آفرین پڑھتے ہوئے
ان کے استقبال کے لئے سامنے آئے سو وہ معہ اپنے خادموں کے
اٹھا اور مشہور کے اور داخل ہو مشہور تمام لوگوں کے رہ گئے
نا پتہ ہوئے قلعہ کے چھاٹک تک پہنچے گئے مشہور وہ اس سچ دھج
سے اپنے اندر داخل ہوا۔ وہ ہونے کا کبتر بیٹے ہوئے اپنی ستانہ
کاڑی میں سو رہا کرنے کے لئے گھر چھو گئے تھے نشان ہوا میں چھ رہا
تھے سکے ہزارہ سکے پاس کا رہا تھے در تمام لوگوں کے بزرگ ان کے
ساتھ آئے نہایت ہاتھ تھے۔ مستی کی مشہور ناہ سکے ان

۲۳

شہدوں سے حسب روزگاری جو شہرہ نامہ رک و نام کی بی شہرہ کے
 دینے کے لئے وہاں جمع ہوئے تھے۔ سوار اسکے دروازہ اور کھڑکیاں
 و محبت پر قسم کے لوگوں سے پٹا رہے تھے جو اپنی بستی کو خوب سے
 مہمور چوتے ہوئے دیکھنے کے لئے جمع ہو رہے تھے +

۲۔ حب وہ بستی کے اندر قادیان کے مکان تک پہنچا تو اس نے حکم
 لیا کہ کوئی جا کر کپتان یحییٰ سے دریافت کرے کہ تم لوگ کاشغر کا قلعہ شہزادہ
 علی آباد تین کی مہاسرہ کے لئے عیار ہو یا نہیں اور اسے لے سکی
 عیار ہی کسی کپتان پر توقف تھی چنانچہ وہ عیار لیا کہ سب کچھ عیار ہو
 تہہ کپتان یحییٰ کو کھڑا کر کے ہم بھی اپنی جگہ دیکر شہرہ کے اسکے مقتات کو
 بھجوا چنانچہ لیکے مراد کے مطابق ہو، وہ شہرہ وہ قلعہ کے اندر
 لایا۔ عیار کے مستند وہ عیار اپنے سرداروں درجہ کی لوگوں کے ساتھ
 وہاں مقیم ہوا۔ اس سے قادیان کی قادیان قادیان خوشی حاصل ہوئی +

۳۔ قادیان کو وہ عیار لایا، وہ عیار شہرہ کے سرداروں
 اور سپاہیوں کو اس طرح لگے کا نام لے رہے وہ اس فکر میں تھے کہ کاشغر
 اپنا قلعہ ان کے کھینچیں لیکن اس میں کہ اپنے گھروں کو ان سے کوئی
 لشکر دین سے کہ آقا گھر کے لوگوں کے دونوں میں شہزادہ و اس کے
 آدمیوں کی محبت تھی تعلیم پیدا ہو رہی تھی کہ ہر شخص کو یہی ہمت تھی
 کہ ہمارے مکان میں لڑا کہیں۔ ہر اک شہزادہ کی کل فوج اس میں سو جاتی

۱

بلکہ وہ ان کی خدمت کرنا پناہ نہ سمجھتے تھے اور پیادوں کی مانند گئے
 حکم جانا سے پرستند تھے۔ شہر کا یہ نہ سمجھ رہی کہ یہ
 دہلی کے کپتان موسوم ہیں، وہ اک کے مکان پر ڈیرہ کریں +

۲۔ وہ سب اک کپتان مہر ہیں، دل کے گھر میں لگیں ہیں یاں
 دل اس حال کی جاوت کے، ہاں میں عیار وہ خود جن کے خیر تھے +

۳۔ رئیس یہ حکم دیا، مگر کپتان محبت دیاں اعلیٰ کے ساتھ
 مقیم ہوئے +

۴۔ چوتھے کے کپتان، ایک سید عیار مراد کے مکان میں جا کر گیا
 تو لوگوں کا مکان میں سب سے کہ، مکان کا قلعہ سے لگا ہوا تھا اور
 نیلے کے شہرہ کا گھر تھا کہ اس کے، بلکہ سے شہرہ اور لوگوں کو اس کی
 طالع ہی تھا، اگر اس کی خدمت ہو، اس سے خود ہی عیار جو اس طرح
 کی کہ کپتان ہی عیار در کپتان ارادہ اور ان کے سب عیار ہی ہمارے مکان
 پر نہیں +

۵۔ باجوں، کپتان عیار، کپتان سیاست اور ان کے آدمیوں کی
 عیار و نذر و نعمت سے بہادری کی، اس سب سے کہ عیار وہ آگے لایا
 عیار کے ماتحت قادیان کے عیار و نقصان کے
 سے خود شہرہ قادیان ہی عیار، اب شہرہ وہ نے سکھ
 ہندی اور بستی کے سے کسی کو بہر حکم کر دیا تھا +

دوسرا عیار آباد تین
 عیار کو عیار عیار تین

دیکھو میں غرغشہ تمام بستی میں گاؤں کی فوجیں لگ رہی تھیں
 بکپتوں بیٹیں معہ چنے دسیوں کے، سب تک قلعہ ہی میں تھا چنانچہ
 شہزادہ کے سرور اور اسکی سپاہ سب کے سب آٹا لکڑی قیم ہو گئے۔
 اب شہزادہ کاؤں کی سچ و سچ اسکے کام اس کی باتیں اور
 اسکے امور بیتوں کو استعدا پسند اور یکش اور مرغوب ہو رہے تھے
 کہ اس کے پرینہ اور نگاہ کا یہہ جیل چوکیا کہ بھ کو شہزادہ سے کامل
 اطمینان و سیری ہو کر چاہا یہ ہو سکیگی اس لحاظ سے انہوں نے شہزادہ
 سے یہہ فراموشی کی کہ باوجودیکہ حضور آٹا لکڑی کے قلعہ میں قیم ہیں اور انہوں
 نے یہہ فراموشی دکھلائی کہ وہ اس میں تائب رہے تاہم ازراہ مہربانی
 حضور اکثر مشہر کی شرکوں ان کے مکانات اور آویروں کے درمیان
 تردد رفت رکھیں اس وجہ سے کہ اس شاہ ذوی القدر حضور کی اوپر حضور
 کی نگاہیں اور حضور کے کلمات اس بستی کی زندگی اور طاقت و پختہ رہنے
 مضبوطی ہیں +

علامہ اسکے وہ اس بات کے بھی مستحق رہے کہ حضور میں اجازت
 دیں کہ ہم ملا حرمہ یا رُوک رُوک کے حضور کے پاس آیا جا یا کریں چنانچہ
 اس مقصد سے اس نے یہہ حکم کیا کہ چنانک کھلے ہی رہیں تاکہ ہم
 حضور کے کاموں کے طریقے اور اس جگہ کی مضبوطی اور حضور کے
 یہاں سرورے شاہی کو دیکھا گیا کریں +

جب شہزادہ بولتا تو وہ سب اپنے منہ بند کر دیتے اور دلہری
 کے ساتھ سنتے درجب وہ جنت تو وہ اسکی روشنیوں میں سے نہایت ہیں
 کی پیروی کرنے سے خوشی حاصل کرتے +
 اب ایسا ہی کہ وقت باکے کاؤں نے آٹا لکڑی ضیافت کی اور
 ضیافت کے دن سستی و قلعہ کے خرد و خوت کھانے کو کھانے ہوئے
 اس نے انہیں ہر قسم کے اجنبی کھانے کھانے [وہ سب ہر وقت
 نے جو تو اس شہر کے کھیتوں میں پیدا ہوتے نہ اس عالم کی صنعت
 میں کہیں پائے جاتے یہہ کھانے اسکے باپ کے محل سے تھے
 یا پھر برتن پر برتن ان کے آگے پہنچے گئے اور انہیں دل کھو کر کھانے
 حکم ملا تو بھی جب جب یہ برتن چنا جاتا وہ ایک دوسرے سے گناہوسی
 کر کے پوچھتے کہ یہ کیا ہے اسنے کہ وہ نہ جانتے تھے کہ [خروج ۶ باب ۱۱ آیت ۱۱]
 اسکو کی کہیں نہیں نے وہ پانی بھی پیا جو میں بنایا گیا تھا اس سے
 بہت سناؤ تھے جب وہ کھانا کھانے میں مشغول ہوتے تب برابر ابے
 ہاکرتے تھے اسنانوں نے فرشتوں کی خوراک کھانی [وہ ۱۱ باب ۱۱ آیت ۱۱]
 در انہیں چناں میں سے تسبیح و یا گیا چنانچہ آٹا لکڑی سے وہ خوراک
 کھانی جو محل کے لئے خاص تھی ان وہ خوب ہی سیر ہو گئے +
 مجھے کہتے ہیں یہ بھی بتلانا ضرور کہ یہ منہ ساز جو من دست و خوت
 یہ حاضر تھے دیہاتی یا آٹا لکڑی بستی میں سے نہ تھے لیکن وہ ان خوراک

کے نہ تھے جو اقدار کے محل میں گامی جاتی تھیں جب لوگ کھ بیگے
 حارے ہوتے تو ٹانگوں میں نے چاہا کہ ان کے دل بیدارے کے لئے انہیں
 کچھ دے پہلیوں نے اس کے باپ کے سپینٹی سے نقد کی حکمت و
 دانش کی مدد سے دیا کی تھیں اس کی طبعی کسی بادشاہت میں ہیں جو
 یہودیوں میں خود بادشاہ نقد در او، سکے بیٹے کاویل، در شہر قمار کی
 ایک دہشتہ [] نسبت میں تھیں دروں میں اس کی لڑائی اور کردار
 کے مضرب نکلتے تھے ۴

کاویل سے ان پینوں میں سے بعض بعض کے سے خود بھی
 تیار دے در وہ دیکھتے سکدوش جو گئے مہوں نے وہ دیکھ کر سو گز
 دیکھا تھا بلکہ ان میں یہ حیاں پیدا ہو گئی نہ سکتا تھا۔ ایسے ختم و عالم
 انداز میں مستعد رہے ہر مضرب بھی دیکھتے میں میں پینے ہی بہہ چکا ہوں
 کہ پینوں میں کس کے حسب حال تھیں سوچوں چوں ان کے مضرب کھنے
 جانے تھے تو توں لوگ طر یہ بات معلوم کرتے جاتے تھے کہ
 فی الحقیقت ان کے ہی مضرب میں بلکہ انہوں نے یہ بھی دیکھ لیا
 کہ ان پینوں میں کاویل کی ایک طرح کی شکل کھینچی ہوئی تھی کہ جب
 ان لوگوں نے پہلیوں کی بندشوں کو پڑھا وہ مستعد رہے وہ کے چہرہ کی
 طرف نگاہ کی تو یہ دہڑوں ایسے مشابہ پڑے گئے کہ آتما گز بارہ راجا
 پر یہ کہتا تھا کہ یہی رز ہی قریب تو یہی چہرہ ہی ہی سر جگائے ہی

یہی در وہ رہی اور یہی رہی اور اس قسم کی وہ بہت سی باتیں ان کی
 سن سے نکلتی تھیں ۴

سن عاتر کھلانے پلانے جا کر سینی کے لوگ رخصت کر دئے
 گئے ایک کی قدامت کر سکتے جو کہ وہ لوگ اس حیانت سے کس قدر
 مٹو ہوئے وہ وہ مارے خوشی کے پھولے نہ [] صحت کے نیچے
 حالت در جو کچھ انہوں نے دیکھ کر سمجھا تھا سکے، عات سے قنجب
 میں واق ہو گئے اور سمجھ گئے کہ کاویل نے ان کی کسی مہا ماری کی اور
 کہنے کہنے در ان پر اٹھکا ان کے تھے چنانچہ جب وہ اپنے اپنے لگاؤں
 میں سے اور اپنے اپنے حلقہ میں گئے تو مستعد رہے اور سکے کاہوں
 نہ است فرغیں گانے سے عاتش، نہ سکے، بلکہ وہ اپنے مشہور وہ
 یہاں تک کہ جو ہو گئے تھے کہ اسکا حال نیند میں بھی گایا کرتے تھے بھلا
 مستعد رہے، اب یہ نقد کیا کہ قمار کی مستی کا نیا ذہا چا ڈل در
 اسکو ایسی حالت پر لائے جو اس کی نگاہ میں نہایت ہی پسندیدہ ہو
 قمار کی اب سر سبز جوتی جوتی بستی کے فوائد و فائد کے لئے بہترین
 طور پر کارگر ہو سکے۔ بلکہ وہ قمار کی مشہور بستی سے یہاں تک اہفت
 رکھتا تھا کہ اس نے اقدار سے بنا دت اور پھر سے غلے کے روکنے کے
 لئے قہر میں بھی کر دیں ۴

اس اور وہ سے اس نے اولاً یہ حکم جاری کیا کہ قمار

کے وقت جو بڑے بڑے دعوائیں میرے باپ کے دربار سے
 آئے گئے ہیں ان میں سے بعض سفیر تعلقہ کی رہنمائی پر دربار بعض
 بعض بڑوں پر چڑھاؤ کیونکہ آقا نگر کی بستی میں ترجیح تھی ایسے ترجیح
 جنہیں غلاموں نے اپنے دربار آئے کے بعد سہرا تعمیر کرنے تھے
 وہاں پر ایک اور بھی آئے تھا جسے غلاموں نے بجاو کیا تھا جسکے وسیلہ
 دین چھانگ کی رو سے آقا نگر کے تعلقہ کے اندر پتھر پھینک سکتے تھے
 یہ وہ دور تھا کہ کوئی چہرہ کے مقابل میں ٹھہر نہ سکتی تھی اور چھانگ نشان
 قتل کرنے سے گزرتا تھا چنانچہ اس وجہ سے کہ جب اسکا ستخان
 بروتا تو اس سے بڑے بڑے عجیب کام دروغ میں آتے تھے اسکے لئے
 کوئی نام وضع نہ ہو سکا درانی کے نام میں اسکا ہتمام اور ہتمام اس
 ولیر سردار کپتان بھین کے سپرد ہوتا تھا +

جب یہہ ہو چکا تو غلاموں نے خداوند خود مختار کو طلب کر کے آئے
 یہہ حکم دیا کہ آقا نگر کے بھانگوں اور پور و برج سے خبردار رہنا نہ ہزارہ
 لئے باہری فوج بھی اسکے سپرد کی اور اسے سخت تاکید کی کہ آقا نگر میں
 حناضہ و سنگا نہ بجاوے خداوند بادشاہ کی مہمانی اور اس بستی
 کے امن و آسائش میں مصلحت سے لئے برپا ہوں ان سب کو خوب
 دبانے اس لئے اسکو یہہ بھی اختیار بخشا کہ اگر اہلیسیوں میں سے کوئی
 کسی کو سے میں دیکھا دیکھا کہیں بھی پایا جائے تو اسے گرفتار کر کر

لانا میں میرے کے سپرد کر دیا کہ اس سے آئین کے مطابق سلوک
 کیا جائے +

تب اس نے پورے خداوند ناظم کو جسے اہلیسیوں نے بستی پر
 قابض ہونے کے بعد ہر طرف کر دیا تھا اپنے خداوند فہم تاجہ کو اپنے پاس
 بلا کر اسکو قیدم عہدے پر چڑھوا کر دیا اور اسے تاجہ غایت
 قائم کیا گیا اس نے اسے یہہ بھی فرمایا کہ اپنے لئے ایک محل بنکھ
 چھانگ کے پاس نصب کرے اور حفاظت کے خیال سے اسکو ترجیح
 کی صورت پر بنائے اسکے سوا اسکو یہہ بھی حکم دیا گیا کہ اپنی تمام عمر شادی
 نہ کی کہ اب پرہیز کرے تاکہ وہ اپنے عہد کا کام دینی کے ساتھ تمام
 دینے کی پابندی پیداکرے +

اس نے بھی میں عرفان کو قاتل کوئی کا عہدہ دیا پر اس وجہ سے
 نہ کہ وہ میاں ضمیر اپنے قیدم قاتل کو قاتل سمجھتا تھا پس اس ہمت سے
 کہ اسکے دل میں یہہ بات تھی کہ یہہ فی ضمیر کو دوسرا عہدہ دے جس کے
 ہی میں وہ اس بڑے میاں سے کہہ چکے تھے کہ اس کی کیفیت آگے
 جو یہی معلوم ہو جائیگی +

بعد ازاں اس نے یہہ حکم جاری کیا کہ اہلیسیوں کی ضرورت کو اسکے
 مقام سے جہاں کہ وہ نصب تھا اگر وہیں اور اسے بالکل غایت کر دلیں
 کہ اسے خوب ہمہ تن دلیں اور بستی کی دیوار کے ماہر ہو لیں اور وہیں

اور کہ اُسکے باپ لغو کی تعبیر یہ تھ اُس کی پنی صورت کے قلعہ کے
پچا ٹکوں پر پھر غیب کی جائے اور کہ یہ صورتیں زیادہ تر وضع صحیح کینچی
جائیں اس وجہ سے کہ وہ اور اُسکا باپ دونوں پہلے کے مقابل ہیں
زیادہ تر فضل و رحمت کے ساتھ اس بستی ہیں اُس نے
کائنات و مہارت [مہارت] میں حراش ظاہر کی کہ ایسی کے ساتھ اُس کا
نام بڑی معافی کے ساتھ کندہ کیا جائے اور تاکہ اُن کی بستی کی عزت
جو وہ عمدہ سے عمدہ سونے کے حروف میں کندہ کیا جائے +

تعمیمات

تاجی تہذیب و دستِ اِطالیسی سرِ فلورن اور اُردو ماتحت حاکموں

اور شبسو کی گرفتاری اور کے مقدمہ کی تحقیقات کا تذکرہ

بعد ان باتوں کے علاوہ نیل نے بہہ حکم جاری کیا کہ بیہوش یا بڑے
 زہلیسیں کے جانب و اگر متار کئے جائیں بے حال کے خداوند غم نہیں
 بے اعتقادوں و میاں مشہور ہوتے و میاں نیکی فرماوٹن ثلاث قانون
 ایک کے سوا اور بھی لوگ تھے جنہیں ابلیس نے آغا نگریں حاکم اور جس
 سہاویہ تھا جنہیں دلیر و غیب رہا و خداوند مختار نے اپنے ہاتھوں
 قید خانہ میں ڈال دیا ۛ

ان حکمرانوں کے ماحول یہ ہیں۔ حکام و عبرت، حکم سخت دل و
 ناکہ سو سلامتی، درویش ن یہ میں میاں تاراست میاں بیدرویان
 شمر، عیرت یہ سخت فید میں دلے گئے اور قید عاند کے وادعہ کا نظم
 میاں راست مرو تھا یہ راست مروان روگوں میں سے تھا بیکو خان نزل
 اپنے باپ کے دربار سے لایا تھا جبکہ اس نے دل میں تانگر کی سستی
 میں درویش پر پڑھا کی +

بھرا اسکے شہزادہ نے یہہ تاکہ کی کہ وہ تینوں قلعہ جو بطیس کے حکم سے، بطیسوں نے، تاکہ میں تعمیر کے تھے دھائے جائیں اور وہ منہدم کئے جائیں اس قلعوں کا نام اورن کے سرداروں، جو چاکوں کا حال آگے مذکور ہو چکا ہے، لیکن اس کام میں راجہ لگا سیکے کہ وہ کھانا تازے بیٹے چڑھے تھے اور اس وجہ سے اسکے بچہ اس کی کرتیوں پر اسکے لوہے اور کھانا اگر کٹ سب بستی کے باہر لجا بیٹا حکم تھا۔

جب یہ سب طرہ پاچکا تو شہزادہ سے خداوندِ عالم کو دعا کی
 حاکم کو حکم کیا کہ اس انیسویں قیدیوں کے فیصلہ اور سزا کے لئے جو دستِ
 نائے داد و خد کے سپرد تھے عدالت پیشے چنانچہ جب وقت آیا تو گھڑی
 ختم کر تیار راست مرد کو خیر بھیجی گئی کہ قیدیوں کو عدالت میں حاضر کرو
 لیکن اس جہتی کے دعوے کے مطابق وہ قیدی مایوس ہوئے اور بخیر دس سے
 سا۔۔۔ ہوئے حاضر کے گئے جب وہ خداوندِ عالم کے گئے حاضر کے

گئے تو میاں قانگور اور باقی اور جاگوں سے قسم لی گئی بعد اسکے گواہوں کو
 قسم کھانا پڑا جاگاس جوری بیٹھے پنج کے لوگوں کے نام یہ تھے۔ میاں
 یثیم میاں صدق دل میاں راست۔ و۔ میاں نفرت بدی۔ میاں
 اسفند۔ میاں دیکھتے تھے میاں آسمانی دل میں رہا۔ و۔ میاں شاگر
 میاں نیک۔ مثال۔ میاں سرگرم بر سے خدا۔ و۔ میاں فروتن +
 گواہوں کے نام یہ ہیں۔ میاں واقف کل۔ میاں راست گو
 میاں نفرت جھوٹ۔ مود خداوند خود مختار اور اسکے جہادی کے اگر اس کی
 ضرورت ہوتی +

چنانچہ قیدی کچہری کے اندر لائے گئے تب بستی کے محرز میاں
 راست کار نے فرمایا کہ دارودہ صاحب و ہریت تائے کو کٹھن کے اندر
 حاضر کرو۔ چنانچہ وہ حاضر کیا گیا۔ تب خزانے کا دہریت بنا ہاتھ اٹھا
 تجھ پر دہریت کے نام کا خرم قائم کیا جانا ہو جس سے آقا نگر میں خل
 ڈال رکھا ہو کیونکہ تو نے خرم بننے کے کی نیت سے اور حاکمیت کے ساتھ
 یہ بات سکھائی اور قائم کی ہو کہ خدا ہی نہیں اور یوں تو نے مذہب
 کی پیروی کرنے سے لوگوں کو پریشان کر رکھا ہو تو نے یہ کام بادشاہ کے
 وجود اور اسکے عزت و جلال کے خلاف اور آقا نگر کی بستی کی سلامتی اور
 امان کے برعکس کیا ہو۔ تو کیا کہتے ہو تو اس خرم کا تصور دہریت نہیں +
 دہریت میں اسکا خرم نہیں ہوں +

چیرا سی میاں واقف کل میاں راست گو اور میاں نفرت جھوٹ
 کو نکا۔ و۔ خداست میں حاضر ہیں +
 چنانچہ وہ حسب الحکم ٹائے گئے اور حاضر ہوئے +
 تب خزانے کا اسی بادشاہی گواہ و اس قیدی کو دیکھ کر کٹھن کے
 کے اندر کھڑا ہو کر تم سے پہچانتے ہو +

اسکے جواب میں میاں واقف کل نے کہا میں میرے خدا و مذہم
 سے پہچانتے ہیں اسکا نام دہریت ہو اس نے آقا نگر کی کم بخت بستی
 میں برسوں سے بڑی بڑی تفتیشیں کیا رکھی ہیں +
 خرم تم کو خوب یقین ہو کہ تم سکھو پہچانتے ہو +

واقف کل۔ ہاں اے میرے خداوند میں نے تجھ کو پہچانتا ہوں
 میرے اور اسکے درمیان سقد رحمت ہی ہے کہ مکس نہیں کہ میں اس
 وقت اسے پہچانے میں خدا کروں۔ دو بیسی اور ایک بیسی کا بیٹا ہو
 میں اسکے باپ اور اسکے دادا سے بھی واقف تھا +

محرز کیا خوب اسپر میاں دہریت کے نام کا خرم قائم کیا گیا ہو اور
 وہ اس بات کا متہم ہو کہ اس نے یہ بات مانی اور سکھائی ہے کہ خدا
 جو ہی نہیں۔ و۔ اس طرح سے اس کے لوگوں کو مذہب سے بے پروا
 کر رکھا ہو تم گواہان شاہی اس خدا میں کیا کہتے ہو وہ خرم ہو رہے ہیں +
 واقف کل۔ اے میرے خدا و مذہم دونوں ایک روز خود ازا دی گئی ہیں

تھے اور یہ شخص مختلف چیزیں کا ذکر کرتے ہوئے سو سو وقت اور اسی مقام پر
میں سے اُسے یہ کہتے سنا کہ مجھے یہ نہیں پتا کہ کوئی خدا ہے یا نہیں
اُس نے یہ بھی کہا کہ اگر وہ جماعت جہیں میں رہتا ہوں اور وہاں میں میرے
سوانح پڑیں تو میں خدا کا اقرار کر سکتا اور وہ یہ بھی کر سکتا ہوں +
مخبر: میں خوب یقین ہے کہ تم نے اسے یہ کہتے سنا +
وقف کل: میں قسم کھاتا ہوں کہ میں نے اسے ایسا کہتے سنا +
تب خبر نے یہاں راست گو سے پوچھا کہ تم با اسٹا ہی حکام سے اس
قیدی کی نسبت جو کچھ کہتے ہو خداوند مجھ سے پیشتر اس شخص سے بڑی
راست گو اور میرے خداوند مجھ سے پیشتر اس شخص سے بڑی
رفاعت تھی جس سبب سے میں بہت ہی پچھتا رہا ہوں اور میں نے
اسے با کہتے سنا بلکہ بڑے غور کے ساتھ کہ میری دانست میں نہ خدا
بڑی فرشتہ نہ ارویں +
مخبر: تم نے اسے یہ کہاں کہتے سنا +
راست گو: یہاں مسجد گلی اور کمر ٹوٹے اور در کی ایک جگہوں میں +
مخبر: تم کو اس کا خوب حال معلوم ہے +
راست گو: میں جانتا ہوں کہ وہ ایسی اور ایک ایسی جگہ پر
اور خدا کے انکار کرنے میں بڑا محبوب ہونا کے باوجود کا نام ہرگز نیک نہ ہو
تھا اور سو اس دہریت کے اُسکے اور بھی اُسکے تھے جس میں کہہ چکا +

مخبر: یہاں نفرت جو خداوند اس قیدی پر نگاہ کرو چہ سامنے کھڑا ہی تم سے
ہاں ہو +
نفرت جو خداوند اسے میرے خداوند مجھے اس دہریت سے بڑھ کر ہرگز کسی
کم ظرف کہ جس سے سابقہ نہ پڑا تھا میں نے اسے یہ کہتے سنا ہی کہ خدا ہی
ہو جس میں سے اُسے یہ بھی کہتے سنا ہی کہ نہ جہنم تین دن گناہ ہر دن کے
بعد سزا ہو علاوہ اسکے میں نے اسے اپنی زبان پر یہ بھی کہتے سنا ہی
کہ یہی سب کچھ پر جاننا نصیحت سے کہتے ہیں کہ جاننے کے برابر ہے +
مخبر: تم نے اسے یہ باتیں کہاں کہتے سنی +
نفرت جو خداوند سزا سے اُسے میں باجی گئی کے میں میرے یہاں
بٹہ جان کے مکان پر +
مخبر: اور وہ اسکو یہاں سے لے جاؤ اور یہاں شہرت کو کہہ سنا ہی
مخبر: یہاں شہرت تہرے آؤ یہاں شہرت نام کا خیم قائم کیا گیا تھا
اور اس میں ملنے والی اسلئے کہ تم نے اس مقام سے ورنہ تو اس کے
میں سے تپت کے ساتھ اور دعا داری سے یہ بات سکھائی کہ کہ سناں
کے تپ ہی خواہش انسانی کو راہ دینا اور قایدہ مندی اور کہ تو نے تپ
نہ کسی کسی گناہ کو وہ خوشی سے انکار کیا ہی اور جب تک کہ تیرا نام شہرت قائم
ہو تو وہ گناہیں خوشی سے انکار کرنا منظر کیا جا رہا ہے تو کیا کہتا ہے تو اس بات کے
بہت سے غم ہے یا نہیں +

اسکے جواب میں میں اس شہوت سے کہا، میرے خداوند میں عالی
نسب آدمی ہوں، مجھے بڑی خوشیوں اور فرحتوں کی ہمیشہ سے عادت ہے
ہو میں اپنے کاموں کے باعث سے ہرگز رونا نہیں گیا لیکن مجھے اپنی مہمی
کے مطابق عمل کرنے کی اس قدر حاجت تھی کہ گریاؤں میرے لئے قانون تھی۔ اور
یہ مجھ طرح کی بات ہو کہ آج کے دن مجھ سے اس بات کے لئے چھپا چھپتی
ہو جو ایک ایسی بات ہو کہ صرف میں ہی نہیں بلکہ کم و بیش ہر انسان اس وجہ سے
خود علامہ جاہل رکھتا یا کرتا اور پسند کرتا ہے۔

مخبر۔ صاحب ہم کو تہذیبی بزرگی سے کچھ سروکار نہیں جو درگزر جتنے تم
پر سے تھے اس قدر ہی تمہیں بہتر بھی ہوتا چاہئے تھا، لیکن ہم کو اور تم کو اس وقت
اس بات سے سروکار ہو کہ تم پر ان تمام قایم کیا جاتا ہو، اس مقدمہ میں کیا کہتے ہو
تم اسے خرم ہو یا نہیں۔

شہوت نہیں۔

مخبر۔ چہرہ ہی گواہوں کو اظہار دینے کے لئے بلاؤ۔

چہرہ اسی صاحب و شاہی گواہوں پر اور ہمارے خداوند بادشاہ کی طرف
سے اس قیدی کے خرم میں گواہی دو چکا ہے میں حاضر ہوں۔

مخبر۔ اؤمیاں واقعہ کل اس قیدی کو، کیونکہ تم اسے پہچانتے ہو۔

واقعہ کل اس میرے خداوند میں، اسے چوڑا ہوں۔

مخبر۔ اسکا نام کیا ہے۔

واقعہ کل اسکا نام شہوت ہے جو وہ جو بہت نام سے ایک شخص کا بیٹا ہے
اس کی ماں اسے جسم گلی میں جی۔ وہ بڑی خوش نام سے ایک شخص کی بیٹی
تھی اس نام سے اس کی لڑکھٹ سے واقف ہوں۔

مخبر۔ کیا جواب۔ تو نے اسکا خرم سن لیا اس کی نسبت تم کیا کہتے ہو جو
خبر۔ اس پر قائم کیا گیا جو اس سے دو قسم ہو رہے ہیں۔

واقعہ کل۔ دو قسم ہے خداوند عیسائہ کہہ چکا ہے کہ وہ حقیقت میں براہ عالی سب
نور۔ اسی فعل کی یہ نسبت ہو رہی ہے سے زیادہ بڑھ چکا ہے یہ خبر۔

مخبر۔ لیکن تم اس کے خاص خاص فعلوں کی نسبت کیا جانتے ہو علی انھوں
اس نام کی نسبت جس سے وہ شہوت ہو۔

واقعہ کل۔ میں جانتا ہوں کہ وہ قسم کھاتا اور جھوٹا اور بہت کاڑی ہوا ہے
میں جانتا ہوں کہ وہ خداوند اور ناپاک آدمی ہی میں جانتا ہوں کہ اس نے بہت
نی رانیاں کی ہیں۔ غرض چنانکہ مجھے اسکا حال معلوم ہو وہ نہایت ہی
خمس جس ہو۔

مخبر۔ مھلا وہ اپنی سرزمین کیسی جگہوں میں کرتا تھا۔ کہاں کسی گشت میں
یا عالیہ اور بیجانی سے۔

واقعہ کل۔ خداوند تمام سستی بھر میں۔

مخبر۔ اؤمیاں راجت کو تم ہمارے بادشاہ کی طرف سے اس قیدی کی
دشات کیا کیا کہہ سکتے ہو۔

باقاعدہ میں تھا تب تم نیکی کرنا ناگوار بھول گئے اور اس شاہمیر میں سے ریکا
کو کے بادشاہ و قادیان کے سرداروں اور اسکی دھوکوں سے ڈرے و اسطرح
تم نے اتفاق کو بیزیت کیا اس کی شریعت کو توڑ ڈالا اور کانگریس کی مشہور سنی کر
ہلاک جو اس کے خطرہ میں ڈال دیا۔ ہم اس ارادہ کی نسبت کیا کہتے ہو وہ یہ
قتل و غارت جو تانہ پائیں ؟

نیکی فراموش سے نکھار دیا جو اس سے پہلے عالم کو ان متفرق جموں کی منت
جس سے میں آپ لوگوں سے جس سے میں کہہ گیا ہوں میری بہہ خواست
تو کہ آپ میری فراموشی کو میرے اس کا قضا سمجھیں اور اسکو میرے اس
نے شوبہ نہ کریں آپ اسکو میرے دماغ کا پانچل پر سمجھیں اس سے اس کی
سے براہی است اسکو بہت مذہب میں بہہ اسکا حاصل کر سکتا ہوں کہ آپ
کی شفقت کے وسیع سے بڑی سزا سے بچ جائیں تو میں قصور داؤبی ہوں ؟
اسیر خانوں نے سے جواب دیا نیکی فراموش اور نیکی فراموش نہ رہا نیکی کو
فراموش کرنا صرف کمزوری کے باعث سے نہیں لیکن قصہ سے تھا اور اس وجہ
سے کہ تم بیک چیروں کو اپنے دل میں رکھنے سے نفرت رکھتے تھے میری بات
کو تو تم بے ذہن میں رکھ چکے تھے لیکن بیک بات کے خیال کی تاب تم
نہ لا سکتے تھے اسلئے تو اب اس کچہری کو ادھار کر کے لئے اور اپنی سکائی پر
پروردہ لئے کے لئے اپنا سن اور اپنی جملہ بار دینا لگی کہ کام میں لایا جا سکتا ہو

پر کہیں تو کہہ دینا ہی وہ اس قیدی کی نسبت کیا کہتے ہیں وہ اس خرم
سے تہم جو سکتا ہو پائیں ؟

نفرت جو قصہ میرے قصہ اند میں نے اس نیکی فراموش کو سچ کہتے سنا
کہ کہ میں پادشاہ ملک کے لئے بھی نیکی کے میں کرے کی تاب و طاقت
میں لا سکتا ہوں ؟

خیر تم نے اسے کہاں بہہ کہتے سنا ؟
نفرت جو قصہ کہیں نے میں ضمیر سخت تانے کے گھر کے بیل میں ایک
مکان کے اندر ؟

خیر میں واقف کل تم سے خود و مذہب کی طرف سے اس قیدی
کی نسبت چوسنا سے کھڑا ہو گیا کہہ سکتے ہو ؟

واقف کل میرے خدا و حق میں اس آدمی سے بڑی واقعہ ہوں وہ
ایلیسی اور ایک ایسی کا بیٹا تھا اس کے باپ کا نام افنت نامی تھا اور اسکو
میں نے اکثر یہ کہتے سنا کہ نیکی کے خیال سے بڑھ کر کوئی چیز اس دنیا میں
میرے لئے گرا نہیں ہو ؟

خیر تم نے سے یہ کہاں کہتے سنا ؟
واقف کل جسم نے میں میں گرے گھر کے مقابل میں ؟
تب خیر نے کہا کہ میں راست راست کو تم پادشاہ اس قیدی کے اس خرم
کی نسبت دو شخص سے وہ اس حالت فخرہ کے لئے تہم کھڑا ہو ؟

راست گو خدا و میں جانتا ہوں کہ جو کچھ اس پہلے گواہ نے کہا وہ سب سچ ہے اور میں اس کے ساتھ بھی بہت کچھ جانتا ہوں +
 محترم میاں سید سہروردی تم نے جو کہ یہ صاحبان کیا کہتے ہیں +
 سید سہروردی میری عیندہ سے یہ کہنے لگے کہ سب سے خوش زندگی جو انسان اس زمین پر حاصل کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ جس چیز کا وہی بس دنیا میں ملے گا، جو اسکو پہنچنے سے دریغ نہ کر سکے اور جس سے اپنی من، اس کے خلاف کبھی کچھ نہیں کیا لیکن اپنی ساری عمر اپنے اس خیال سے ماوس رہا ہوں۔ +
 اس سے اتنی تیر سنی حاصل کر کے میں ایسا خوش و غرض نہ ہو سکا کہ اس کی تعریف اور اس کے سامنے نہ کرنے سے باز رہتا +
 سب کچھ پوری کی یہ تجویز ٹھہری کہ اس کے نزدیک سے الزام کے لئے بہت کچھ ثابت ہو چکا چنانچہ ان لوگوں نے درودہ سے کہا کہ اسکو ہٹا دیجو اور میاں بے اعتقاد ہی کا کٹہر سے اس حاضر کرو +
 سو جب الحکم ہے اعتقاد ہی کٹہر سے کے دروازے کھلے +
 محترم میاں بے اعتقاد ہی تمہارے دوہر میاں بے اعتقاد ہی کے نام کا الزام قائم کیا جانے لگا تو شہر و قباقر میں خلل پیدا کر دیا، اس وجہ سے کہ تم نے چاہی ہیں سے اور شہر و قباقر کے ساتھ حب و قباقر کی سنی میں جہدہ کئے تھے ہر گز بادشاہ افکار کے سرداروں کا ساتھ مل کر کیا حکم دیا کہ قباقر کی سنی پر قاضی جوئے کی عیندہ سے چڑھ کر آئے تھے۔ میں تمہارے بادشاہ کے نام پر کسی وجہوں

دے سکے مقدمہ سے جنگ چوٹی طلب کی اور ہمیں کی شوکت میں تمہارے قباقر کی سنی والوں کو اٹھارہ دروازے دیا تاکہ وہ نادشاہ کی فوجوں سے مقابل ہوں اور اس سے ان کے الزام کی نسبت کیا کہتے ہیں۔ یہ محترم تیر طاہر ہو تا ہی پاسیں +

یہ بے اعتقاد ہی نے جواب میں کہا میں اتنا کہ نہیں جانتا میں اپنے نزدیک شہزادہ سے اعلیٰ رکھتا ہوں میرا یہ یہ کہیں تھا کہ مجھے اپنی راست کا کام دیا اور اس سے کرنا چاہیے اور کہ میں جتنی اعتقاد تھا قباقر کے لوگوں کے دلوں پر مس قاضی رہوں کہ وہ جیسی اور سید الواس لوگوں کا اعتقاد بھر تھا بد کریں اور اس بڑی طاقت کے ساتھ کریں۔ اور اگر کہ آپ فی الحال صاحب مرتبہ اور اعتقاد میں تاجم نہ تو میں نے کبھی اپنی رائے بولی ہو اور نہ میں اعلیٰ کے خوف سے ہرگز اپنی رائے کو بدلونگا +

سب کچھ پوری کے افسروں نے کہا کہ آپ دیکھتے ہیں کہ یہ شخص اصلاح پذیر نہیں ہو رہا اپنے چاہی ہیں کو شیخ کلائی سے وراچی بھادرت کو گشتی اعتبار کے ساتھ قائم کیا چاہتا ہے۔ سو درودہ صیب اس کو یہاں سے ہٹاؤ اور میاں کی فراموشی کو حد اعلیٰ میں حاضر کرو +
 شکی فراموشی حد اعلیٰ میں آئے گئے +

محترم میاں بے اعتقاد ہی فراموشی تمہارے میاں بے اعتقاد ہی کا الزام قائم کیا تھا، یہی سنی قباقر میں جلال پیدا کر دیا، اس لئے کہ جب قباقر کی سنی کا کٹہر دیا گیا ہے

دست گاہ بہرے قد و دہ میں ہے جس شخص کو اکثر کہتے ہیں سلاوی کہ مجھے
سب سے پہلے پوچھ کر میں ہوں گا خیال گوارا ہر آن کی بدست جو ایک نوشتہ میں
میں ہے پوچھ کر میں ہوں گا

خوار تم نے سے یہ درد گنہ ماہیں کہاں کہتے نہیں۔
 راست کو کہاں بہت سی جگہوں میں نہ مگر خبریت تو ہے میں جیہاں
 ایک شخص کے بچان پر در غلط فہمی میں سخت دل نات کے مکاں کے قریب
 گر ٹھہر کے، درد کے غل میں۔

کچھ جن حد حقیقت پہ لوگوں نے یہ دہرا دہرا کر کے غیظ خواہی ہو گا، ہوں گی
شہب دہشت نسی، وہ دمیاں سحت حل کو شل پر حاضر کرو +
وہ رفتہ رفتہ حیران سے حاضر کیا +

مختار میاں سخت دل قوم پر اس مقام کے اویز خست دل نام کا نام تھا۔ رویا
جہان سوز کا لنگر کی مستی میں غل میں پیدا کر دیا ہے، اس لئے کہ غم نے بڑی شہنی اور شوق
کے ساتھ آتما لنگر کی لہتی کو لایا ہے اور سنگدل بیدار کیا اور جب تک کہ وہ مرگ
بادشاہ العاقر سے گردن کش اور دروگر دان رہے تب تک غم نے ان کو سوز
پر یوں کی نسبت کچھ نہ دیا۔ اور تا کہ کرنے سے باز رکھا تم اس قوم کی نسبت کیا
کہتے ہو تم مخرم پر یا نہیں؟

سخت دل میرے خداوند سیری تمام مگر گدگدائی تاسم مجھے اس بات کی خبر
 اب تک نہیں کہ چھپاتے اور ادا کر کے کہے کیا سنے ہیں۔ میں فعل پذیر نہیں ہوں

میں نے اس آج کی پرواہ نہیں کی تھی تو انسان کے غم میرے دل پر اثر پیداکر سکتے
ہیں۔ نہ نگار کا غم میرے دل میں مل سکتا ہے نہ خواہ میں کسی کو دیکھوں
نہ کہ اپنے چاہوں یہ میرے لئے گویا خوش رہ جان با جا و ہر چند کہ یاد
لو۔ تم کرتے ہیں +

کلام آپ دیکھتے ہیں کہ نبیؐ کی پکا ملیسی ہو رہے ہیں آپ
 نام نہان ہو رہے ہیں وہ جس بنیاد پر دنیاں بنی ہوئی ہیں اس بنیاد پر
 انمول امتیاز مل رہا ہے +

میں انوسلانی تیسرے نام کو سلامتی کے نام کا جو قائم کیا جاتا ہے
 "یہاں میں علی و ابیدار" سے کہ تم نے از خود شہرت اور شہینت
 ساتھ، عالمگیری برنگینی اور روزخی عبادت میں اسے لٹو رہے ہیں اور
 منظر ملک سلامتی اور معون حفاظت کا خیال پیدا کر کے اس میں قائم رکھا
 ۔ بادشاہ کی بے عزت ہوئی اسکی شریعت عدول ہوگی اور عالمگیری
 قیام از نقصان ہو تو ہم اسکی نسبت تک کہتے ہو یہ چرم عالیہ دنیا پر نہیں
 تب میاں انوسلانی نے کہا اعرصاحب یہ سب حاکموں پر درکار ہوں
 کہ میرا نام سلامتی ہے یہ کہ میرا نام کو سلامتی ہے جس سے محمد کو یکہ نصف
 در اگر آپ از دھرم رانی دن میں سے کسی کو نوا جائے پھر مجھ سے بخوبی
 واقف ہیں یا اگر آپ اس دینی کو گناہیں جس نے میرے پیدا ہوتے وقت تیرے
 اس کی خدمت کی یا میرے دھرم واپ ستنے چھپیں تو وہ سب ایکو سلامتی کے

جنت میں کہ صلح خود ہو، جس کو نہ چاہے اور اگر صلح خواہ آدمی ایسے قابل نہیں
 پیدا ہوں۔ نے جرات کر کے کہا ہرگز وہ میں تو کچھ اجازت پہنچاؤ گا مگر میں
 عس ورنہ ہستی کے لئے نیک نام میں عرض ہو کہ مجھ سے شخصیت حسن نے
 اسے برع ملوگ کے لائق کوئی کام نہیں کیا، ان کسی طرح برہنہ نہیں ہو سکتے
 کہ مجھ سے باگ کریں اور اسی وجہ سے وہیں کہ اپنے ہمتیہ کو صحت پہنچاؤں
 تب ہرگز نہ نکال کر کے کہاؤں مقدسے و مقدسے پیٹ ۴۰

فوجہ دریا خلق خدا کا ملک بادشاہ کا حکم حاکم کا جس سبب سے کہ فخرم
پنے نام سے نکلا کرتا ہے حکم میرا ہو کہ اگر یہاں کوئی شخص جو فخرم کے حسب
سے راقف ہو تو کچھیری میں حاضر ہو کر اس کے جس وجہ سے نام سے حاکم کو اطلاع
دے دے کہ فخرم اپنے تئیں بری ٹھہرتا ہو تب دھن کچھیری میں حاضر ہوئے
اور ان لوگوں کے پیچہ خود تئیں کی کہ فخرم کے حق میں کچھ کہنے کی اجازت پائیں
ان میں سے ایک کا نام قاسم بن جوق وردہ دوسرے کا سنبھادت بن تھا چنانچہ
حاکم نے ان سے پوچھا کہ تم جس فخرم سے واقف ہو اگر ہو تو کہو کہہ سیکے تو میں
کیا کہہ سکتے ہو وردہ لو اپنے تئیں بری ٹھہرتا ہو

تب میاں تلاش حق کے کعبا میرے خداوند میں +

حاکم، ٹھہرواؤں سے قسم لے کر

سورہ قمر یکڑے کے لگا۔

تلاش حق ہمیرے خداوند میں اس شخص سے کر لیں گی جس سے واقفہ خیرا

اور میں اس بات کی مشہدیت دے سکتا ہوں کہ اسکا نام لغو سلامتی ہو۔
 میں اس کے بایں سے بھی واقف تھا اسکا نام میں چاہا پس تھا اور اس کی اس
 کا اس کی سادہ سے اس کے بیانیہ شکیں بخش نام تھا اور اس کے ایک ہا
 ہونے کے قیاس سے ہی غرض بعد بعد لڑکا پیدا ہوا اس کی پیدائش کے وقت
 نمونے سے اسکا نام لغو سلامتی رکھا میں اسکا لنگوٹیا یا عمامہ اس سے کیسے
 لٹکا رہا تھا اور جب اس کی اس سے کہیں پر سے گھٹا لایا کرتی تھی تو کہ
 کرتی تھی کہ لغو سلامتی اور لغو سلامتی جلد گھر میں چل نہیں آئیں تب مجھ کو یاد آئی
 بلکہ جب وہ دودھ نہ پیتا تھا تب ہی میں اس سے واقف ہو گیا اور ہر چند
 میں سوخت چھوٹا سا تھا تاہم مجھے یاد ہے کہ جب اس کی اس سے لیکر وہ
 پریشان کرتی تھی یا کہ وہ اس کے ساتھ کھینچا کرتی تھی تو میں یوں غریب ہوا کہ
 کرتی تھی کہ میرے چھوٹے لغو سلامتی میرے قویہ ورت لغو سلامتی اور اس کے
 بیٹا سے تھے لغو سلامتی اور پھر کہ اس کے چھوٹے ظاہر لغو سلامتی اور کہ میں
 اسے بچے کو گلیں پر کرتی ہوں اس کے دھرم ماننا پ بھی اس کے اس نام سے
 واقف ہیں کہ اس نے بھری کچھری میں اس سے علاوہ اسکا کرنے کی
 حیثیت کی ہو۔

میں بعد میں مشہدیت دے سکتا ہوں کہ اسکا حال تھلائے کے لئے طلب کے
 گئے چنانکہ اس کو گوارا دے اس سے قسم لی تب اس مشہدیت سے
 گھٹا کہ اس کے سر پر سب کچھ کہ اس کے گھٹا سے گھٹا ہو کر اسکا نام

اور سلامتی پر اور وہ میاں چاہا پس اسکا بیانیہ شکیں بخش کا بیٹا ہے میں سے بہ
 بھی لکھا ہے کہ اس کے وقت میں جب کوئی لغو سلامتی کے سوا اور کسی نام سے
 اسے نہ لے سکتا تھا اور اس کا نام اس سے آدھی بھی چڑھتے ہیں یہ اس
 وقت کا حال ہے کہ جب لغو سلامتی اس سے آدھی تھے اور جبکہ اس کا نام
 دلا اور گھر تھے۔

حکام صاحب آپ لوگ اس مجرم کی نسبت نہ دوں گویوں سے
 تو میں نے اس کے دربار میں اسکا نام ہی تم نے تو اپنے سن نہ سے لکھا گیا
 رہا جو تم دیکھتے ہو کہ اس کا وفادار آدمیوں نے قسم یہ بات ثابت کر دی ہو کہ
 اس کا یہی نام ہے جو یہ عذر پیش کرتے ہو کہ تم کو اس مجرم سے جس کے تم مجرم ہو
 ظن ہو کہ اس میں اس کا نام کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ تم اسے نو پر ہری کا الزام
 اس جہت سے قائم نہیں کیا جاتا کہ تم صلیغ خواہ تھی ہو یا اپنے پڑوسیوں کے
 درمیان صلیغ جاری رکھنے کے مشتاق رہتے ہو لیکن تب تاہم یہ ہو کہ تم نے
 ترورت اور بیعت کے ساتھ اس کا نام ہی لکھ لیا اور اس سے اس سے لغو
 عذر دے دے لغو سلامتی کا خیال پیدا کر کے اس میں قائل رکھا ہو جو عذر
 کی شریعت کے برخلاف تھی اور جس سے اس کا نام کی اس وقت کی حالت زور بہت
 کے لئے لاک ہو جائے گا عذر تھا تم نے اسے نسبت اس عذر چاہی کی کہ
 کہ تم نے اپنے نام سے لکھا کہ اس کا نام لیکن چاہا کہ اس سے یہ بات
 بات بدلتی ہو کہ تم ہی وہ شخص ہو جو اپنے پڑوسیوں میں سلامتی جاری

کرنے پر، مقدور ڈینگ مارے ہو اُس سلاستی کی نسبت یہ جان لو کہ وہ سچائی اور پائیدگی کے ساتھ نہیں ہو اُس کی بنا جو ٹھہرے ہو اور فریبند اور طعن ہو۔
جیسا کہ اتفاق سے بھی ایسا ہی کہا ہو پس تمہاری عذر دہی نے نہیں تمہارے
جرم سے بری نہیں کیا بلکہ اسکے برعکس اُس نے سب کچھ تمہارے اوپر عاید کر دیا
جو کہیں نہ داری بخیر تحقیقات ہوگی سوچو کہ ہر کوئی طلب کر کے دیکھنے کے لئے اس
حقیقت کی نسبت کیا گوئی دے سکتے ہیں اور تمہارے حدود دنیا و شہ کی طرف
سے ان چیزوں پر نہ تے کس کس باتوں کی تصدیق ہوتی رہی؟

مقرر۔ یہاں واقعہ کل تمہارے خداوند و شاہ کی طرف سے ان چیزوں
کی نسبت کیا کہہ سکتے ہو؟

واقعہ کل۔ میرے خداوند جب تک کہ میں اس شخص کے حال سے
واقعہ ہوں وہ تک میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس شخص نے پناہ میں پیشہ بنا
رکھا ہے کہ تاگر کی ہستی کو اس کی شہوت پر متنی ناپاکی اور اوپر ایل کے دریاں
گناؤ و وہ خواہوشی میں قائم رکھے اور میں نے اُسے ہا، اہیہ کہتے سنا ہے کہ تو ہم
تجلیف سے بھاگیں چاہے وہ طرح سے اُسے اور خدا و اُس اور رسالت و رسدگی
بیسر کریں گو وہ جیسا بنیاد سے خالی ہو۔

مقرر۔ تو یہاں نفرت جھوٹہ نہیں کیا کہنا ہے؟

مقرر۔ جھوٹہ، میرے خداوند میں نے اس شخص کو یہ کہنے نیٹا کر کہ
سلاستی اگرچہ سلاستی کے ساتھ میں اس تکلیف سے جو رہی کے ساتھ ہو ہرگز

مقرر۔ تم نے اُس کو کس مقام پر یہ کہتے سنی ہیں؟
نفرت جھوٹہ میں نے اُسے اعلیٰ طاقت میں یہاں خداوند تک
اُس کے مکان پر یہاں خود فریب تائے کے مکان کے قریب کہتے سنا ہے۔
بلکہ اُس نے بری دانست میں یہ بات اُس مقام پر کہی جس مرتبہ سے کم تو
نہ کہی ہوگی؟

مقرر۔ اب اگر گواہان کچھ ضرور نہیں ہو مقدور گواہی صاف اور بہت ہو
وہ شخص جس کو بتاؤ اور یہاں تا راست کو سامنے خداوند میں نہ راست
تم پر یہاں نہ راست نام کا مٹا بت کیا جاتا ہے تاگر کی ہستی میں اصل پیدا
اُسے کہ تم نے ہمیشہ اتفاق کو یہ کہتے کہ اُسے تاگر کی شہادت پر ہی کو
کامل نہا ہی کے خطوط میں ڈالنے کی نیت سے اپنے تئیں اس بات پر ادا کیا
کہ تاگر کی پرستش اور اُس حاسد ظالم کی متابعت، اختیار کر لیے کی اتفاق کی
ترست اور صورت کچھ اُس میں باقی رہ گئی تھی، سو بھی بالکل غریب و خستہ
کرد، سو تم کیا کہتے ہو یہ جو ہم تمہارے اوپر عاید ہوتا ہے یا نہیں؟

تا راست۔ نہیں میرے خداوند مجھ پر یہ جو ہم قائم نہیں ہو سکتے ہیں؟
نسگو، وہ طے ہے، دریاں واقعہ کل نے پہلے اُس کے جگس گاہی ہی
واقعہ کل۔ اسی میرے خداوند یہ شخص اتفاق کی شہادت حاسد کے
وقت حاضر تھا بلکہ اسی نے اُسے اپنے ہاتھوں سے ڈھایا میں نے خود کھڑے
بزرگ اُس کو یہ کہتے دیکھا اور یہ کام اُس نے اُنہیں کے حکم سے کیا۔ بلکہ میں

تاراست سنے، سنے سوا یہ بھی کیا کہ اُس جیوان ابلیس کی سبکدوشی کو کسی
مقام پر نصب کیا۔ یہی وہ شخص ہے کہ جس نے ابلیس کے حکم سے بادشاہ کی
شریعت کے تقیہ کو بلکہ جس کی پیروی وہ اپنا مقصد قائل سکا اور بعد از فوج ہو چکا
جہود اٹھا +

محرر تہا سے سوا اور کسی نے اسکو یہ کام کرنے دیکھا +
نفرت جو ٹھہرے ہیں نے میرے خداوند و راوی بھی کی ایک اور گوں نے
کیونکہ یہ دزدیہ نہیں کیا کہ نہ کسی گوشہ میں لیکن سب کے دوبرہ بلکہ تنے
اسے علامہ کرنا پسند کیا کیونکہ وہ اس کے گشت سے خوش تھا +
محرر میں نام است تمہاری کیونکہ اتنی خبر تیری کہ اس خبر سے اسکا درد
جبکہ تم نے ہمارا ایسی بڑی بڑی شہرت میں کہیں +

نام است ای صاحب میں نے بھی تھا کہ مجھے کچھ کہنا ضرور ہو گا چنانچہ جیسا
میرا نام بڑو سیانہ میں کہتا ہوں مجھے اب تک اُس سے بہت سا قافلہ ہوا ہے اور
مجھے یہ ہنگام تھا کہ شاید تاراستی کے کہنے سے مجھے یہ بھی ویسا ہی غلام ہو گا
محرر و روضہ اپنے کو انگ کر دو درمیاں میدر کو کہہ رہے کے ذرا ضرور کرو -
میاں بے درد تمہارے دیر ہے و نامہ کا جو نام قائم کیا جانے جو تانگہ کی جتنی میں
عقل پیدا کر سوائے اس حالت سے کہ تم نے بڑی دفا بازی ہو و شہرت کے
ساتھ رجم کے درد اسے بند کر دے اور جب بیچارہ تانگہ کرتے، اپنے خدا
بادشاہ سے بجا ورت کی تو نے اسوقت اسکو اپنی مصیبت پر ماتم کر کے نہ دیا لیکن

اسے فرد کر دیا ورجینہ کے دل کو یہ خیالوں کی طرف سے بھڑکایا جس سے
اسکو تو یہ کہہ سکی کہ رست ہو سکتی تھی تو اس مجرم کی نسبت سادگت ہو یا تو شہر میں
ہو یا ہمیں +

مجھے یہ سید روی کا خبر دیا کہ میں نے سکتا میں نے لگو یہ میرا نام ہے
عرفت تعلق جتنی جو کہ یہ میرا نام ہے و نہیں پرستی بخش ہو و مجھے یہ نام است
منظور نہ تھی کہ تانگہ کو اودھ کی طرف مائل دیکھوں +
محرر کیا کہ پنے نام سے نکال کرتے ہو و کہتے ہو کہ میرا نام ہے و در
ہیں لیکن تعلق بخش ہو کہ ہوں کو ملاوگ، جو کہ میں معذرت کی نسبت کیا
کہتے ہو +

واقف کل - ای میرے خداوند اسکا نام ہے و دردی سے اپنے کار و بار کے
بارے کا خدات میں اپنا یہی دستخط کیا ہے لیکن نہ بلکہ یہ جو جو خدا نام نام بہت
پسند آتا ہو میاں لایچ اپنا نام بیک کفایت یا اسی کے مثل کوئی نام بتاؤ
میں - میں غور کر جب حاجت ہوتی ہو تب اپنا نام میں پاکیزہ یا سارخ معذرت
یا اس قسم کا کوئی اور نام رکھ لیتے ہیں +
محرر - میاں جھگو تم کیا کہتے ہو +

جھگو - ای میرے خداوند اسکا نام ہے و دردی میں اس سے (نکلیں ہی
بے ہاتھ ہوں و راہی نے یہ ساری شہرتیں کی ہیں جسکا جو سپر اسوقت
قائم کیا گیا ہے لیکن ان کی ایک جماعت جو جھگوتی ہوئے کے حضور سے واقف

نہیں ہیں۔ سئلے وہ لوگ اُن سے کہو کہ اُوں سے تلافی میں لینے کے واسطے اس حالت کے ترک کرنے کی نسبت سمجھو یہ خیالات پیدا ہوتے ہیں +

نثر۔ ۱۰۔ وہ میں گھنڈہ تو گئے لاؤ +

یہاں گھنڈہ تم پر گھنڈہ نام کا لڑا ام گناہ سستی تا نگر میں غفل۔ سئلے کہ تم نے غافل پاری اور شیطنت کے ساتھ آتا نگر کی بستی کو میرے سکھایا کہ وہ بادشاہ انعام کے سروروں کے ساتھ خشتی سے پیش آئیں جبکہ وہ پیغام شاہی لیکر بستی میں آئے تھے۔ تم نے آتا نگر کو میرے سکھایا کہ وہ اپنے ترک بادشاہ انعام کو ذیل سمجھیں اور ہشتام دیں سو اسکے تم سے باتوں سے اور نونہ سے آتا نگر کو یہ سمجھت دلائی کہ وہ بادشاہ در سے سکے بیٹے خانوئل سے جنگ کوئی کریں۔ پس تم کہا کہتے ہو تم اس جرم کے سزاوار ہو یا نہیں +

گھنڈہ صاحب میں ہمیشہ سے ولیر اور در اور وقت اور از حد وقت کے دریاں بھی میں نے پنا سر زنی کی مانند ہرگز نہیں چھکا یا ملکہ جب میں نے آتا نگر کو اپنے چھانوس سے روپوشی کرتے دیکھا کہ وہ ان سے دس گنا زبردست بھی ہوتے تو مجھے بھی یہ بات نہایت ناگوار گذرتی میں نے اس بات کا لحاظ نہ کیا کہ یہ دفعہ ایسا شخص ہو اور نہ یہ کہ میں کس بات کے لئے لڑتا ہوں اگر میں جو قوی و کھلا سکتا اور قوی کے ساتھ لڑتا اور غالب آتا تو یہ میرے لئے س تھا +

حکام میں گھنڈہ تم پر یہ جرم نہ ہو کہ میں کیا جانتا ہوں کہ تم ولیر ہونے پہلے تم نے

۲۳۱
عصیت کیرت میں بدوری اور قوی و کھلائی ہو لیکن جرم تو یہ ہے کہ تم نے خودی اور بہادری کا اس طرح پر استعمال میں آئے ہو کہ آتا نگر کو جرم بادشاہ اور اسکے بیٹے خانوئل سے باغی کروا دیا تمہارے یہ جرم اور یہ لڑنے ہو لیکن اسے اسکا کچھ جواب نہ دیا +

چوبیسواں باب

قدیمی مد کو لان کی نصبت یعنی خودی کے حکام کے فیصلے

اور ان کے فعل کئے جانے کا مدد

جب قیدیوں کی بیانیاتک تفتیش کی جری میں ہو چکی تو انہوں نے ان کی نسبت جو جرم بیٹے وچ کا فیصلہ کیا اجنا چھ وہ ان کی طرف اس جرم میں یوں مخالف ہوئے +
ایک صاحبان آپ لوگوں نے یہاں بیٹھ کر ان کو یہ دیکھا کہ ان کا جرم وہ اسکا صاحب اور ان کی نسبت گوہوں کی مشابہت نہ تھی اب بھی باقی ہو کر یہ کسی نخلیہ میں جا کر لوگوں کی ہمیشہ بھانڈے کے کش ہو کر ہو کر رہ گئی اور راستی کے ساتھ آپ لوگوں کو اپنی نصبت بادشاہ کی طرف سے کیا فیصلہ کرنا وہ جرم اور اسکو قانع کریں +

جب خبری کے لوگ بیٹے میں یقین یہاں صدق دے ہیں راست رو یاں نفرت بدی یہاں نفرت صد میں دیکھو حق میں اسکا حق دے میں یہاں

میاں شاکر میں فروتن میاں نیک اٹھال اور میں سرگرم برے خدا سب
 اس مقام سے ٹھکر ایک کٹا سے گئے تاکہ اپنے کام میں مشغول ہوں چنانچہ
 حبیبہ و خلیہ میں جا کر توی کی نسبت اس میں بحث کرنے لگے یہ
 میں یقین سے جو میر مجلس تھے کہا صاحبزادہ قیدیوں کی نسبت میر میر
 یقین سے کہ وہ سب واجب القتل ہیں میاں صدق دس سے کہا بہت مناسب
 میری بھی بی بی سے کہ میری نفرت بدی پورے کیسی شکر کی بات ہو کہ اس سے پاچی
 لوگ گرفتار ہو گئے۔ میاں الفت خدا نے کہا یہ ہائے مجھ کو میری تمام عمر
 ایک دل بھی ایسی خوشی حاصل نہ ہوئی جیسی کہ مجھے غریب ہو میاں : کچھ حق
 سے فرمایا یقین سے کہ اگر کم از کم واجب القتل تھے اس تو یہ فتویٰ انکار کے
 آگے حق نہیں چکا میاں آسمانی دل نے ارشاد کیا مجھے اس بات میں مطلق شک
 نہیں ہے اس کے سوا اس نے یہ بھی کہا کہ جب کل اس طرح کے حیران آکا لگوں سے
 نکل جائینگے تو یہ یہی کسی عہد ہو جائیگی تب میں میاں : ہرے کہ میر میر
 طو یہیں ہے کہ لا نامل توی دور ایک اس سب سے کہ یہ خبر میر سے نکلیں ہیں
 اور گواہ اس قدر صاحب ہیں تو اس حالت میں وہ جو خبر ہو گواہ اب قتل نہ تھا۔
 وہ دیدہ و دانستہ رہا مگر میاں شاکر ہونے شکر کا کہ یہ و غا ہ قید میں
 ہیں میں فروتن نے بھی کہا کہ میں نے ٹھنوس سے بل اتر کرتا ہوں کہ میں
 آپ کی رائے پر متفق ہوں میں نیک اٹھال سے فرمایا میں بھی حاضر ہوں تب
 میاں صدق دل : "سرگرم برے خدا سے ہے" اس طرح یہ طے ہو کر کہ نہیں

نہیں تھا جو کہ وادہ تھانگوں کے لئے وہاں لڑنے میں اور میر اس کی ہلاکت کے
 حواشی رہتے ہیں *

چنانچہ جب سب کوئی توتے کی نسبت متفق ہو چکے تو گجری کے اندر چھپ گئے۔
 محرم صاحبان توری اپنے اپنے نام پر جو س دو میاں یقین ایک میاں
 صدق جس دو میاں راست روئیں میاں معرفت بدی چار س اولاد تھانگوں
 میاں و کچھ حق چھ میاں آسمانی دس سات میاں میاں : "خدا میاں شاکر تو
 میاں صدق جس میاں نیک اٹھال گیارہ میاں سرگرم برے خدا : "ہو نیک
 اور پتے" میر آپ اپنے فیصلہ پر قائم ہوں آپ سب متفق ہیں *

جوری : "ہاں میر سے خداوند *

محرم آپ لوگوں کی طرف سے کون ہو لگا *

جوری : "ہمارے میر مجلس *

محرم : "ایک صاحب جوری جن سے ہمارے خداوند : "شاہ کی نسبت ملکی
 اور عورت کے مقدمہ میں قسم کی گئی جو آپ لوگوں نے ان قیدیوں کا کل مقدمہ
 منہ بیا ہو آپ کیا فرماتے ہیں جو عدالت کے نو پڑھائی کیا گیا جو وہ من کے ہو
 عابد ہوتا ہے یا نہیں *

میر مجلس : "ہاں میر سے خداوند : "میر میر ہیں *

محرم : "خدا صاحب اپنے قیدیوں سے کبھی ہو چکا *

یہ حکم شیعہ کو ہر اذیت پسند سے پہرہ کوں لوگوں کو قانون کے بموجب موت کا
موتی پہنچاتا تھا ۴

جب دوسرے نے ایسی تاکید پائی تو اس نے ان لوگوں کو بھیج کر کہ قید خانہ میں بند کیا تاکہ نفل کے چن تک جو دوسرے دن صبح کو پڑھ لیا تھا ان کی خوب حفاظت ہو۔

پر دیکھو کہ بکیرا واقعہ ہوا کہ ان قیدیوں میں سے ایک جنگنا نامہ بہ اعتدال
تھا خوسر کے مٹھنا سے جانے اور قتل کئے جانے کے درمیان میں قید خانہ کو
آکر گر بھاگ نکلا اور آتا تو گر سے بالکل باہر نکلتا کہ یہی جگہوں اور دروازوں میں
جو سے دھن دھن سے چھینٹ پھرتا تھا قیدیوں کو کوئی ایسا موقع ملے کہ آتا تو گر
سے اپنی اس برسرِ کار کا دلا لے سکے ۔

جب یہاں راستہ مرو و درود کو معلوم ہوا کہ تیرا قیدی جھانگ گیا وہ بہت
 ہی متحسّر رہا۔ اس سبب سے کہ وہ قیدی اُس گروہ میں سب سے زیادہ بوجھ
 چاہتا تھا اُس نے پہلے جاکر خداوندِ ناظم اور ربّانِ عالم کو اور بعد از خود مختار کو اس
 امر کی اطلاع دی تاکہ تمام کئی سی فی میں سے دو ٹوٹنے کے لئے ان سے
 حکم حاصل کر سکے۔ جب اپنے اُس سے حکم حاصل کیا اور تلاش
 بھی کی پر ایسے کسی شخص کا اس شہزادے نہ تک نہ لگا۔

تمام کئی سے ہفتادی
 ۵۰ سالہ باقی -

اتنا حال مہموم نہ کہ وہ کچھ عرصہ تک بستی کے باہر باہر گھومنا کہ وہ ایک آدمیوں نے آقاؑ کو میں سے خدا کے وقت، اُنکی جھلک پائی تھی وہ ایک دوسری

نے بھی یہ کہہ کر کہ ہم نے اسے سستی کے باہر میدان میں مارا، جاتے ہوئے دیکھا
تھ۔ میاں دیکھ کر ماتے ایک شخص نے کہا کہ جب وہ بالکل ٹھیک تر ہو گا تو جنگ ہوگی
میں کوئی شہر، جب تک کہ اس سے اُس کے دوست [وہ نہیں کے پاس رہے]

اطلیس سے ملاقات سمجھائی اور یہ دونوں عین ٹیکہ جہیز تک پہنچ گئے۔
 پراس ٹیڈے میاں نے عکاؤٹس کے تہہ تا تہہ میں سخت تبدیلی پیدا کر رکھی کیونکہ
 قائم زدہ قصہ اطلیس سے بیان کیا تھا۔

اتنی ہیں، ستر بہ کیا کہ بعد کچھ عرصہ کے آغا گروالوں نے یہ کنگراؤں
کے ہاتھ سے غنوغا میں کی اور کہ وہ اسی کے اور ارا سے اور کھ کو اسکے قبیلہ
میں کر دیا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ وہ اس کے سپاہیوں کو بستی میں لے گئے
اور صوبہ کو اس بات کی منتہی کی کہ ان لوگوں میں سے بہتوں کی خاطر داری
کر سکتا ہے اور کہ ان لوگوں نے بیچ اور بچے گاہ سے اس کی ہمدردی کی لیکن
اس بے اعتدالی نے کہا کہ کچھ کو بارہ ترجیح اس بات کا ہے کہ اس نے دو
میر سے راج پٹری صورت کو نہایت کم کر دیا اور پٹی صورت کو صوبہ کیا اس سے
پیر سے سرحدوں کو خارج کر دیا اور پٹی طرف کے سرحدوں پر گئے ہیں۔ ہاں اور
نہ مختار وہ باقی جس کے پھر جانے کا کسی کو گمان نہ ہو سکتا تھا وہ اب
عائیل کی نگاہ میں ایسا ستر بہ جیسا کہ وہ تیری نگاہ میں تھا سو اسکے پس
خود مختار کو یہ خاص ستر بہ ہے کہ ہر قسم کے باطنی جیتے آغا گروالوں میں سے
گرونا کر کے قتل کرے اور اس خود مختار نے آغا گروالوں سے ہمارے خدا وہ کے

پچیسواں باب

تھاں لکھ کر کتب خانہ کے منتظمین کے نظر اور شکی عجب اور
تدبیروں کا ذکر اور حوالہ دیا گیا تھا لکھ کر کے لئے
تاکیدوں اور عہدہ داروں کو صلاح دینے کا ذکر ہے۔

جب یہ نیک کام کام ہو چکا تو شہزادہ سنی کے امیر آگیا تاکہ کانٹا لکھ کر
کو دیکھنے کی ملاقات کرے اور انھیں سنی تخت اس عہد سے اس نے ان سے
کہا کہ تمہارے اس کام سے ہم نے فائدہ اٹھانے کا ارادہ کیا ہے اور یہ تمہارے
محنت رکھنے میری شہادت ہے اور میری تقریریں دیکھ کر کہتے ہو اور تاکہ
اس پر عہدہ یافتہ بہت کرے کہ اس کام سے ان کا کچھ نقصان نہ ہو گا نہ ان کے
شہر سے اس سے کسی بھی طرح پرکھو ہوگی اس سے پہلے کہ ان میں تمہارے ہی اور میان
میں سے تمہارے لئے ایک نوادہ شہزادہ کا اور ایک یہ سرور ہو گا تاکہ ان کا لکھ کر
کی سرسہ سنی کا جملہ اور تادہ ہو۔

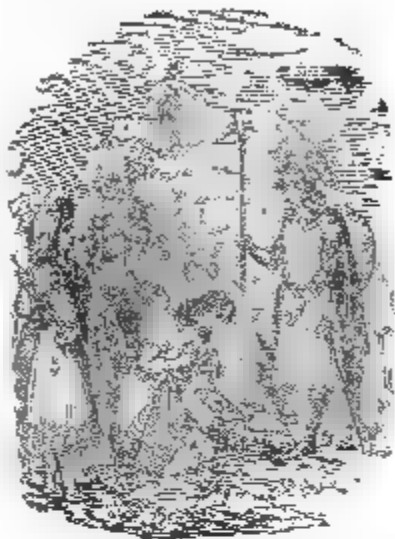
اس نے اس کا جواب دیا کہ اس کے پاس ہوا کے سکھ پر حکم و پاک
جلد و پاکر قاعدہ کے پیمانہ پر تجربہ سے ایک شخص کو جو شریعہ کی باتیں بتائے گی
حدوت میں رہتا ہے ورنہ اس کے میرے پاس نہ لکھو چنانچہ وہ علویں کا قاعدہ دیا
وہ حکم کے مطابق لکھ لکھو جو اس کے اندر سدا ان میں کچھ ان کی وجہ کی قیود اور
گنتی کے لئے مستطحقا تب میاں انھارے اس سے کہ اس کا صاحب شہزادہ سے

تین یا دو کیامی مرآب چھٹے چنانچہ وہ سکھ علویں کے پاس لکھا اور وہ حاضر
و کے دب بھلائی سنی و سے میاں تجربہ کرنے سے خوب واقف تھے کیونکہ وہ
نہیں کے پنج میں پیدا ہوا تھا اور اس کی تعلیم و تربیت بھی انھیں میں ہونے لگی تھی
میں جانتے تھے کہ وہ نیک چال اور درویشی شہر تھا وہ خواہ میر خوش اور
نیک کام اور اپنے کا دہا میں اتنا امن تھا۔

جب سنی والوں نے دیکھا کہ شہزادہ میاں تجربہ نے اس سے بہت خوش ہو
رہا ہے ایک گروہ کا سرور اور شہزادہ کا پاس ہو تو وہ اسے خوشی کے چھوٹے بھائی
چنانچہ ان سے لوگوں نے ایک ان کو کہہ سکے گئے گھنٹے چکے اور تادہ لکھ کر
خبردار کے کہ علویں کا یہ زور ہے کہ شہزادہ سے اس جوان میاں تجربہ
تائے سے محال ہو کہ ان میں چاہتا ہوں کہ تم کو اپنی اس آغا لکھ کر سنی میں ایک
مسند اور عزت دار رکھ دوں اسے اس جوان نے یہ حکم لکھ کر سکھ دیا۔ علویں نے
کہا کہ عہدہ میری کہ میں نے نہیں ہی میرا لکھ کر سنی میں رہتا ہوں وہ میرا سرور
کیا اس سرور کے کہ مادیات و ذلہ سے سبزدہ ہے وہ نہ ہی خوشی کو حکم پاک
بہاؤ کے سرور کی تقریر کی صفت و زامیں تجربہ کے نام حکم نہ جان کر وہ میرے
پاس سے نہ لکھیں نہ میرا کہ وہ اس حکم کے مطابق پروردہ ہیں کہ علویں کے پاس
لکھا گیا اور اس نے اس پر ہی نہ کر دی عہدہ سکے میں اس وقت اس کے ہاتھ وہ اس
سہار کے پاس صواب لکھا۔

جب یہ سرور اور پاکر سنی میں چکا اس نے سپاہ بھی لکھنے کے لئے کہا

۱۰ شہرہ فتنہ چہ راہ کہ شہرہ را چہ کلام جہی میں وہاں رہا +
 بہ ہوا و شاد و آفتاب کی جہی کے رنگ سے عوام و ناظم خانہ گم در عدا و
 شوق سے کہا دی دینے کو کہ ۱۰ خاص اس وجہ سے کہ اس سخت و جفاقت
 و سختی کے لئے جو کہ کافر کی سستی پر کفایت دکھایا کرتا تھا پھر احسان مندی کو کہ اس
 حد پر یہ سزا کچھ نہ لکھا تھی یہ شیعہ پر کچھ لکھا کے جو حد جہی سستی کے رنگ + یہ
 سیرت و آداب کا ایک تہہ (۱۰) ہے اسے مکان کو کوش گئے +

[illegible][illegible]

لے آئے اس نے یہ بھی کہا کہ یہ تہ کا لڑکی صبح کو ایک اور ایک میاں اور ہر روز
دو چھ جرات سے یاد کرتا ہوں اور مسکرت ہو کر اس لڑکی کا حال دیکھتا ہوں۔

میں نے اس کی بات دیکھی اور عاشق بن گیا۔ لڑکیوں میں سے ایک کے دوست
وہی شہت کے صاحب سے اپنی بیٹی کا لڑکیوں سے کہہ رہا تھا کہ بہت دور
گزر جائے۔

پچھلے صحت کامل اور وہی مسافر، مسافر ہی نا سہریں، گنگا اور فقیر کی

حوالہ لوگوں کے تھے۔ یاد ہے کہ مجھ سے اور سے۔ میں نے
یہ دیکھا ہے کہ اپنے بیٹی ساقی کی ہیں۔

دوسرے میں ملے گی اور شہت کی درمیان میں رہے، ہنس رہے شہت

اور چاہا کہ یہ تہ کا لڑکیوں سے کہہ رہا تھا کہ یہ دور ہے اور تہ
اور یہاں ہے۔

پچھلے جو فصل میں رہے کہ یہ تہ کا لڑکیوں سے کہہ رہا تھا کہ

میں نے اس کا ایک حصہ ان کو دیا ہے۔

چوتھے میں ان کی بھائی سے کہہ رہا تھا کہ یہ تہ کا لڑکیوں سے کہہ رہا تھا کہ

وہ تہ کا لڑکیوں سے کہہ رہا تھا کہ یہ تہ کا لڑکیوں سے کہہ رہا تھا کہ

یہ تہ کا لڑکیوں سے کہہ رہا تھا کہ یہ تہ کا لڑکیوں سے کہہ رہا تھا کہ

میں نے اس کا ایک حصہ ان کو دیا ہے۔

باخبر ہیں۔ ان کو یہ سچا جانت دیتا ہوں کہ وہ جب جاس میں میرے محل میں
 خواہ محل علیٰ میں چڑھوا ہل رہا میں نے تکلف نہ دروزت
 رکھیں تاہی اپنی اہلیا میں مجھ پر روشن کر لی اور میں عطا دہ
 سے پہنچی وہ دکرنا ہوں کہ میں ہلکی بھاری ٹنگا میں شکر انہیں دودھ لگا +
 دھنچہ میں۔ میں تھا لگو کر میں یا نہ کچھ اختیار علیت دھنچہ کرنا میں کو جس
 شہر کی بستی رہا شہر کی گھوڑوں میں یا بستی کے گرد میں میں آوارہ باقی جا میں وہ ان
 سب کو آواز دھنچہ کرتے رہتیا کی میں اور ہلاک کر دین +
 میں میں ہوا + فانی کے اپنی آواز لگو کر میں بستی کو یہ دھنچہ کرنا میں
 ہستی کو اب وہ آیت کہ میں کو یہ بخت حاصل ہو گا کہ وہ کسی پر نہیں اور ابھی با نگی
 دلا د میں سے کسی کو تھا لگو کی جا لگو بستی میں بیدار کر لگو میں نے بھڑکنے اور تادی
 طس جہاد سے حق حاصل کرنے میں نہ لگی تھہر کر میں میں شریک ہوں میں جسے
 حق اور یقین رکھتے ہیں میں نے لگو کر شہر سی کو خستہ ہوں میں اس کے مذہم دینے
 یا شد و ب کا حق ہو گا + ان کی حق دلا د +
 یکساں + شریک بھی حق کے دھنچہ میں علیٰ خاندان کی میں اور میں
 میں ملک با سلطنت کے میں سب + برکتوں میں شریک ہوں میں خودم کے جائے +
 جہاں لگو کر کی جی کو یہ فضل تیر دران کا میں کے ہاتھ سے لچکا د جس کا
 حصوں میں خلاصہ + اسے کہیں نہ لگو کر + وہ اسے لوگوں کا سنا سننے کے لئے
 میں سے شہر + دھنچہ لگو کر میں نے اسے سب لوگوں کے روپ ڈھ

سناں سب پہن کر بڑا فروغ عہد کے چٹانک پہنچا لا گیا
اور خوب واضح طور سے دیکھ سکتے تھے کہ اس پیشکش کا اس اور دوست
کے حروف میں کیا لگا سہاڑن ست کہ، فاکٹر کے، تلوں کی نکاحیت نہیں
یہ کہ، اور ان کے ساتھ ساتھ گھوٹے ٹانہ وہ دیکھ سکتے تھے کہ ان کے ساتھ
سے ان کی گلیں بہا کر ان کی پیش چکان کی خوش آغوش اور دوستوں کے نزدیک
عافیل کی سمت ان کے وہی ہر وقت پید ہو +
ابہ تا جا کے اس کو کسی نہ کسی قسم کی تسکین حاصل ہونے لگے یہ
کے ساتھ ساتھ چھٹے گنگے رنگ پانچنے لگے اور دوستوں کے غور سے غور سے
عوا میں پھرا + اور غریب بڑا چھوٹے یہ شک کہ یہی ہی نہیں چھپنے کی
تھا کہ گنگے کو گنگہ وہ دت کی مری رہی تھی اس کے ساتھ ساتھ تھے +
جب یہ سب خوب ہو گیا تو سہرا کو جو چھوٹے چھوٹے حروف کے وہیوں کا گنگہ
مقرر کرے ایسے کا گنگہ وہیوں کی ساری باتوں کا حوالہ جو ان کے حال ورامن میں
سے علافہ تھی ان پر اسکا کہ اس اور اس کے بعد میں اس کو وہیوں کو چھپا
اس نے اس قصہ سے، تا گنگہ کی ہستی کے بزرگوں کو بھی پورا چھپا، ان کے ساتھ
معہ میں مشورہ کرے اس نے گنگہ: اسے کہ تم جیسے بڑا دوستوں اور ہمشیروں کے بہت
باب کی مرضی کو کہ گنگہ خان مسکو گئے اور گنگہ جانو تو اس پر عمل
میں نہ کر سکو گئے +
جب تا گنگہ کے بزرگوں کو چھپنے کو گنگوں کے پاس اسے غلام مستی دوسری مری علی

[illegible]

یہ شخص اپنی ممانی، نول میں عات و درت پیدا
 ہو گیا ہے بلکہ وہ بہت مضیق قدیم بھی پیدا کر سکتا ہے یہ شخص
 کو کہ عیب بین نہ سکتا ہے درت سے تیرہ یا کوئی چھ دو سکتا ہے
 اس شخص کی دوست نہیں پرستے ماہ کے اور پرستے
 ایسی ممانی دروازے میں پیدا کر کے چائیں، درغیر اسکی صلاح و شہادت کے کسی چیز کو
 نہ مانگے قطعہ اور پیش کے اندر اصل پاس سے دیکھ لگے یہی بات سے بہرہ ور ہو گیا
 عقبت کیا کر دروہر جا بجا +

پس سے کہہ دیا جو خبر دلا اس کا لگ کر کوٹھارہ و کرنا سے لگا کر قریب کر

المسعودی فی القاموس المصنف
المجلد الثانی
الصفحة ۱۰۱
السطر ۱۰
الکتاب ۱۰

یہ شخص اپنی ساری دولتیں میں عافیت اور نجات پیدا کر سکتا ہے، مگر وہ یہ سفیض فرائض بھی بڑھا کر سکتا ہے، یہ شخص خود کو غیب میں بنا سکتا ہے، اور قوت پیدا کر سکتا ہے، جو دوسرے لوگ نہیں کر سکتے اور میرے لئے

و شاید وہ تم سے ٹپٹپٹا جا کر اس کے دیر نام نہ صاف آس کرے کے لئے تحریک
پیدا ہو جائے تو وہ تم کو ایسا دن کر دے گا کہ اگر میرے باپ کے دربار سے جا رہا ہوں تو
دوسرے کو بھیج چلاؤں سے اس کے مقابل میں تو رہا وہ وقت نہ ہوگی۔

سکر جیسا کہ پہلے لکھا تھا کہ اس کی بات مانو گے اور اس سے محبت رکھو گے

اور اگر تم اس کی تعظیم کے پابند رہو گے اور اس سے گفتگو نہ کرو گے

و کاظمی قاری ہمایون
دلی و باب دین

وقت کو جب کہ تم آؤ گے اور اس کے مقابل میں مادی سے
سے دس گنا بہتر ہو گے بلکہ وہ میرے باپ کی محبت تم سے دلوں میں پائی ہو گی
اور اگر وہ درمیان سے تم سے ٹھکرا دے تو ہمارے ہاں نہ ملے گا کہ ہو گا۔

نہ مشہور دوسرے تھاکر کے ذمہ فائدہ نگاریاں خیرات سے بڑے میلان کے
ان سے کہہ دو کہ آپ آؤ گے تو ان اور حکومت سے خوب واقف اور نیک رہیں
اور ساتھ ہی اور خانی مہرست میں ان کے خاکی جڑی کو جیسے کا نیا سہر ظاہر

کر کے ہیں رہتے ہیں آپ کو تا کر کے ملک بینی کے لئے اور کسی میں یہ عہدہ بھرتا
ہوں کہ آپ اس کے خرمین اور احکام و عدالت کی تکمیل کریں اور ان کو چاہئے کہ صرف

خلائی قوانین اور ملکی اور ذاتی خرمین ان لوگوں کو سکھائیں یہ سب اس بات کا قصد
نہ کیجئے کہ ان اعلیٰ اور فوق العادہ رازوں کو فاش کیجئے جو میرے باپ کا حق
میں ہے یعنی میں نے اپنے کہ میرے باپ کے منشی کے نہ تو ان باتوں کو جاننا

ہو نہ کوئی ان کو ظاہر کرے کہ ہو۔

آپ آؤ گے کہ میری سستی کے ساتھ میرے باپ کی سستی میرے باپ کا عہد میں ہو۔

چنانچہ میرے آپ ان لوگوں کے تئیں دوستوں سے واقف ہیں یہی وہ بھی
میرے باپ کی چیریں اور اس کی سستی میرے واقعہ ہو۔

سوئے یہاں خیر کر رہے ہیں آپ کے تئیں آؤ گے کہ سستی کے لئے خفا گذر

و تھیں مقرر کیا جو تاہم ان باتوں کی سبب جن سے میری سستی واقف ہیں اور جو ان لوگوں

کو سکھائیں تو آپ آؤ گے کہ باقی لوگوں کی مانند اس کے شاگرد و پیروں کے اندر ہو گے۔

سے سارے اعلیٰ اور فوق العادہ معذروں میں آؤ گے اور عاقبت کے

لئے آپ کو انہیں کے پاس جانا ضرور ہو گا اس لئے کہ میرے چہرہ

انسان کے عہد ایک واضح جزئیات میں شخص کا اہتمام ان کو سمجھنا چاہئے۔ اس لئے یہاں

آؤ گے کہ صاحب آپ فروق اور عظیم رہتے اور یاد رکھئے کہ وہ اعلیٰ جڑی بھی تاکیدیہ

حاکم رہے اور اس سے برگشتہ ہو گے وہ بچاؤ رہے ہیں عقیدہ ہیں۔

اپنے عہد پر فطرت کیجئے۔

میں نے آپ کے تئیں ان باتوں کی سبب محکا اور ذکر پر چکا ہے آپ

کا قیام مقام مقرر کیا آپ کو اختیار ہے کہ ان باتوں کی تعلیم آؤ گے کہ کوئی تئیں دیں

بلکہ اگر وہ خوشدلی سے آپ کے احکام کے شواہد ہوں تو آپ مازیا نہ کر کے در

چاہک ہر کے ان سے اس پر عمل کریں۔

اور یہاں جاؤ گے صاحب اس صیغہ سے کہ آپ معذرت ہیں بہت سی

ہو سکتی ہیں کہ رعیت سے مکرر ہو رہے ہیں آپ کے تئیں یہہہ اجازت اور

برداشتی دیتا ہوں کہ جب آپ کی طبیعت چاہے آپ میرے چشمہ اور آبر پر چاہیں اور

ہر گنگوڑا کے عرف سے یہ حرکت پس کی گئی تھی، ہری میں ہمیشہ میں جی
جسم ہری وہاں آیت کے پتہ سے تپ کے دل اور شمع میں کی سادہ عادت اور
اور جی اور خونی وقع ہو رہی تھی اس سے تپ کی نگہیں بھی دوسرے رہا گئی و
آپ کے ذہن کو میرا وقت تھیں کہ چکھیا، دوسری ہی نسبت متشی اپنے میں تعلیم
اگر آپ سے تپ کی کر کے، ہر غل کر چلی گئے +
جبکہ شہزادہ اس اندر، قادیان صاحب کو سابق کے مطابق، غاگر کر
حدت کے سے ایک عہدہ پر ماسو کچکا اور اس نے شکر گاہی کے ساتھ اس
مرتبہ کو توڑ کر ریاض عالم میں قیود کی طرف مخاطب ہو کر خود سے یہ
شکرم ہو +

۲۴۹
 سستی دے لے بھی اس کا اثر مذکور کر کے یہ لکھتے ہیں کہ موقع ملے تو اس کے قیدی کے
 لئے درحقیقت دوسرے کوئی کی نصیحت بشقودہ دیں۔ چنانچہ میں یہہ چاہتا ہوں کہ ہم
 یہ باتوں کا اظہار کھو اور اس پر عمل کرو کیونکہ یہہ تیسری رسائی دہشتہ میں ملکی دروازوں
 کا باعث ہو سکتے ہیں

چھبیسواں باب

حاجہ نبل کا آغا گپ کے مرگوس کو مچنے، علی بازار شہر سہارن
کے ساتھ جیش آئے کی تاکید کرنی، اسکو صلاحیں دینی
اور ایک ساتھ اسکی شفقت کا تذکرہ

جب سے سہارن آغا گپ کی تہوار سستی کے اندر اس طور پر نظام کر چکا تھا اس سے
اُس جماعت کے بزرگوں کو چہ آپ کے دربار کے اعلیٰ اور شریف مردوں کے
ساتھ پیش آنے کی سمت میں تاکید کی

یہ مرد اور آغا گپ کی سستی سے اہمیت رکھتے ہیں اور وہ عیدہ لوگ ہیں جو بہت
بڑے آدمیوں میں سے ہیں یہ قابل سمجھے حکمران بن گئے ہیں اور وہ بڑی وقار کی

کے ساتھ انعام کی طرف سے ایسی سیر کے ساتھ آغا گپ
اس سستی کی جماعت کے لئے لڑینگے، سستے ہوئے آغا گپ کی

اقبال سستی میں نیچے تاکید کرتا ہوں کہ وہ سیر سے مردوں اور ان کے جو ان کے
ساتھ ملاقات اور سے موقع طور پر پیش نہ آتا بلکہ جیب میں کچھ بکاموں کا پتہ

آدھی میں آدمی جو آغا گپ کی بھلائی کے لئے ہنس میں سے چکر کھال بننے لگے ہیں
میں نہیں یہ تاکید کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ بے موقع طور پر پیش نہ آتا بلکہ

اگر وہ بادشاہ کے خاص اور آغا گپ کے حکاموں سے لڑائی کرنے وقت نہیں
اور شہر سے ضرورت دکھلانے میں تاہم ایک آدمی ایسی بھرگی کے باعث سے نکلا

میسور کا علم پڑھیں
سورجیاب کی حالت

نی دہلی جاتا ان کے چہرہ تر تھا سہارن اور کٹر اور ادب کے باعث
مہر حالت میں سستے، اسی سیر سے یہ سیر سے یہاں مردوں میں

اور وہ مردوں میں چنگ سے بھر خوش کلامی اور ہر بانی کے اور کسی طور پر پیش نہ آتا
ان سے اہمیت رکھتا نہیں بالوں کی مدد کر دیا نہیں اپنے سینوں میں رکھ چھند
نودہ تہارے لئے صرف لڑنے ہی کو مستی نہ ہونگے لیکن اس میں سیر کا تہارے
پاس سے لگا دیئے جو تہاری کامل پاکت کی تہا رکھتے ہیں اور جو گزرتے ہیں تو
نہ سے درگاہ نہ کریں گے

سستے اگر اس میں سے وہی کھی یا پھر وہ تہارے اور محبت کے اس کام
کے کرنے کے قابل نہ آجائے چہ وہ ہر کرنے کے لئے مستعد ہیں اور جو چکی

اور تہارے سستی کی حالت میں اس کے کرے سے ما نہ ہو سکیں گے تو تم ہمیں خفیہ اور
خفیہ ہر بلکہ رکھیں، اس کے انہیں مضبوطی بخشن اور محبت دلاؤ گے کہ وہ مرد اور مرد

ہوں یہ بلکہ وہ تہارے ہی محبت و محافلت تہارے دیو اور تہارے
چھانک و نقل اور لگے ہیں اور اگر چہ وہ کموری کی حالت

میں ہر تہا چھ نہیں کر سکتے اور اس بات کے یا اور تہا ج
رہتے ہیں کہ تم ان کی مدد کر دے رکھیں، اس کے کہ وہ تہارے لئے بڑے کام کریں

تو تم اس سے خوب واقف ہو کہ جب ان کو تہارے سستی حاصل ہو وہ تہارے لئے
لڑائی کے کیسے کیسے نہ رکھا سکتے ہیں اور دکھائی گئے جو
علاقہ اس کے مردہ تہا ہوں تو آغا گپ تو ہر ہی نہیں سکتا اور گروہ اور

میسور کا علم پڑھیں
سورجیاب کی حالت

میسور کا علم پڑھیں
سورجیاب کی حالت

[illegible]

میں نے اس کے کہہ چکا ہوں کہ میں نے جب رسچ میں غلطی نہیں
مقرر کئے ہیں پھر اس سے جہ نہ ٹھیکو کہ صرف یہی بات رست سے مقرر کئے گئے ہیں
کیونکہ کنیرے پھر یاد کوستان جو قاتل گریں انہیں یوں کے سرور سے لڑنے کے لئے
تو تھے نہ صرف تمہیں جھیلے گا ہی بخش سکتے ہیں یا اگر
ضرورت ہو اور اس سے غلط کیا جائے تو وہ علانیہ اور

فرحت بخش خلیفہ دے سکتے ہیں اور ایسی پوری نصیحت کرنے کی بیاد رکھتے ہیں
 جس سے تمہاری راہ حق میں مدد مل سکے اور اگر وہ تمہارے سچ میں شبہ نہ ہو
 ملکہ اس کی ضرورت ہو تو تمہیں ایک دین میں ملے اور تمہیں ایسی ہدف تعلیم
 ملے گی کہ اگر تم نے پڑھا تو کوئی چیز نہ ملے گی اور اگر تم نے نہ پڑھا تو کوئی چیز نہ ملے گی
 اور تمہاری کامیابی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم میں سے ایک بھی چیز نہ ملے گی
 جو دنیا سے ملے گی اور تمہاری کامیابی کا نام نہ ہوگا اور تمہاری کامیابی میں تمہیں
 یہ بھی ملے گی کہ تمہاری کامیابی کے لئے تمہاری کامیابی کے لئے تمہاری کامیابی کے لئے
 تمہاری کامیابی کے لئے تمہاری کامیابی کے لئے تمہاری کامیابی کے لئے
 تمہاری کامیابی کے لئے تمہاری کامیابی کے لئے تمہاری کامیابی کے لئے
 تمہاری کامیابی کے لئے تمہاری کامیابی کے لئے تمہاری کامیابی کے لئے

حیسا میں کہہ چکا وہ برعکس صورت منکروہ بالا کے مدلی ہوئی صورت میں منکر
- نیلے، سفید، اور قانگر پیدا ہو چوشتا پر اور ان کے فریب میں مبتلا ہو کر پتے
تیسرے میریت کر ۴

حب شہزادہ شاہنشاہ کی بستی کو یہاں تک ترمیم کر چکا اور اس کو نیا باغ کی
تعمیر و بس چکا چکا خانہ خائن کے نے فائدہ مند تھا تو اس نے ایک درجن غریب
کیا احسن میں اسکا بیہ ہارا وہ تھا کہ مستی و راویں کو حتم کر کے رہتی آیت کا چہرہ اس
تھا کہ نہ ایک ایسی چہرہ اس جیسے کا عیث ہے اس میں دو سو حضرت عیسیٰ کے در
در لوگوں و خاندانوں و زمرہوں کے و میان میں۔ عیثیٰ نمونے کے حد سے تیار

ننگہ تھا کہ وہ درختوں میں چڑھ کر اُس کے برگ محل نشاں دینا شروع ہے غلام اُس
سے پہلے تختہ میں سترچم ہو اور بعد کے اُس سے 'ن' کے لئے دو یا کم یا دسکا
سے دھارہ در کر کر گیا تھا +

اُس سے کہا اوی میری تاگر میں اب دیا پریدہ مات دوش کی پاستا ہوں
کہ وہ تار تار در کر کاغذ و معدی اطروں میں عجی مٹا کر دیکھا گیا تھا جس در سے جھوٹے
خارہ زو میں جو مٹا ہے پتہ میں اُس فرق ہو سکے +

پہلے مکر اُس نے اپنے خادوں سے کہا کہ جا کر بوجہ دہندہ خا۔ میں سے
دو سفید و چکنی بونی پٹاک لے ڈھکوں میں سے بڑی تاگر سے ہم پہنچا کر
کہہ چور راہی جہاں چور سفید پٹاک لے سکے تو نہ خا۔ میں سے لاکے لوگوں کے
ساتھ تہ ۱۵۱ [۱۵۱] سامنے رکھ لیں علاوہ سکے ان کو پہنچا دی
گئی کہ جو کسٹ جسکے میں پٹھیک نے ۱۵۱ اسکو چکے ہیں لے لہذا لوگوں نے سفید
لکھ کتانی بدس سفید و ستاف ہیں لے +

تہ ۱۵۲ [۱۵۲] اُس سے کہا کہ تاگر میں میرے خا۔ مانا اور وہ چور اُس
کو کہ جس سے میرے خادوں میں اور در میں امنیہ ہو سکتا ہے ہاں پہلے وہ
پڑنا کہ جو میں ابے مارے لوگوں کو عشت تھوں اور جہیر کسٹوں کے پتے
وے کو فی میر امنیہ دیکھ دیا سکتا سے بری خاطر ہے جس سے امنیہ تہ کو
علا کی کر سکو ہیں و ۱۵۱ [۱۵۱] سے بھی تاکہ دیا کے لوگ جاس کہ تم میرے سو +



ساختہ از ایوان کا سفید پوشا دیس عظمیٰ کرنا صحت ۲۵۹

[illegible]

کھا۔ وہاں سے آئے۔ جب تک میں رہیں ہرگز نہ چھوڑا۔ لیکن کانگریس کی
بستی میں وہ تک رہے۔

اور اب کانگریس کے دس سالوں کے دستے ہفتہ پر تن نہیں ہے۔
کانگریس کی ملائی دولت ہمیں ایسا نصیب یا سہرا ہوا تھا جو تو گھر سے سب سے پہلے
یہہ ایک سستی تھی جس سے ہمیں کسے ہفتہ دور کی طاقت سے دینی پائی تھی
ایک سستی جس سے ہوا شاہ قادر آباد کھتا تھا وہ پتوں میں بھی قمر کے شاہ
کے بیٹے سے لگا لکے چھ حاصل کر کے اس سے اس سے ملاویں کھینچا ہوا ایک
بستی میں ملاویں کو حاصل ہوا تھا اور جسے اس نے اپنے مسکن میں ہی کے
سے خرید کر لیا تھا ایک بستی جس کو اس نے اپنے لئے مقصد بنایا، اور اپنی حویلی
کے دورے کو قری کر لیا تھا میں کہا کہ میں کانگریس اب ست ہی عدد شاہ
تھا۔ ایک سر۔ اور ملکی آدمی جس نے اس کے منہ پر چلنے پر سے تھے اور ان کی
پیشانیوں پر ہی ہمدرد تھیں۔ یہ ہمدردی نہیں ملکہ ہمدردی میں کیا کانگریس کی
بستی ان کو ایسا ہی سمجھ سکتی ہے اور ان کو ترقی دیکر وہ غرض اور مقصد کھا سکتی ہے
جیسے لئے وہ ان کو کھانسی گھنٹیں۔

جبکہ سہرہ میں طرح پرستی، ترمیم کرنا، تمیز کرنا، اس میں سے
کہ ان پر ثابت کرے کہ میرے ہفتہ کے کاموں سے بہت خوش ہوں۔
ان باتوں سے جو ہیں سنے کانگریس شہر ہر سال ہندوستانی کے ہفتہ کی ہر سرور

میں ایک حکم جاری کر دیا۔ پچھلے برس نے قتلہ کی دیو روں پر اسکا جھنڈا لٹکا
کرنا۔ جس کے۔

اپنے روزگاروں سے ملاقات کی کرتا تھا کوئی دن ایسا نہ گذرے تھا کہ
میں کانگریس کے ہنگامے پاس نہ تے۔ اور تو وہی جگہ پائے نہ جانا
تو وہ ساتھ ساتھ شہر سے ان ساری نری باتوں پر چپکرت جڑیں سے
کی غنیمتیں۔ ایک گھر۔ کانگریس کے کانگریس سے وعدہ کیا تھا وہ اکثر اس طرح
کی ملاقاتیں خداوندہ نظم و ضبط اور خود مختار۔ رو اور دیر وقت۔ اور غلطیوں وغیرہ
۱۰ میں کانگریس کے ساتھ رکھتا تھا۔ وہ کسی مہربانی کیسی بہت کیسے فلاح
۱۱ کہیں شہریت کے ساتھ یہہ بہت شہریت و ہمدردی دلوں سے ہمیشہ یا
نروں میں باغوں میں تاکتا ہوں میں ملکہ جہاں جہاں وہ گیا ہر جہاں سے
اس سے برکتیں اور ان میں یا اس بلکہ وہ ان کو چوستا اور وہ پانچوے
اس پر ہفتہ ملکہ ان کو چکا کر دیتا تھا وہ کہتا ہوں کو بھی روزمرہ بلکہ بعض ایسے
اوقات گھنٹے گھنٹے ہی حصہ دے اور وہ باتوں سے بہت دور تھا۔ بلکہ وہ کو بہت
مات سمجھ لیا چاہئے کہ شہر وہ کی ایک مسکن بستی میں ایسی طاقت
ہو کہ یہ ایسی چون توئی اور سقد۔ ہمدردی شہریت کی ان قوانین ملکہ دیکری
چیز ہے جو حال کے سے حاصل نہ ہوتی۔

شہر وہ ان کے سے ضیافتیں بھی کرتا۔ اور ان کے ساتھ ہمیشہ
کوئی مقدمہ ایسا نہ گذرنا میں ان کے دربار میں جس [آخری باب آتے]

مہر، شاید فرمایا ہو گا کیونکہ ان کے ہاتھ بچکے ہیں کہ یہ دریافت میں وہ سب شریک تھے۔ لیکن اب اس کی حد تک کرنا ایک عدم بات ہے یعنی قہر، تاگر کے لئے یہ ہر وجہ حیدر تھی۔ عداوت کے وہ نہ دنیا فحش سے کبھی، بے محسوس کاغذ یا قلم نہ لکھتے تھے۔ اس لئے اس کو مانتا تو کوئی بھی یا سونے کی پیمبر یا کڑیا ایک دوسرے کے خلاف تھے۔ سمجھنا پھر بہت غرض وہ کچھ نہ کچھ لے ہی کے جاتے، تاگر اب اس کی جگہ میں استغریز نہ تھا۔ وہ اس کی نگاہوں میں ستر پیدا ہو رہا تھا۔

دوسرے اس کے وہ بزرگ اور سنی واسے، اسکے پاس آتے تو وہ ان کے پاس بہت نہ کھاتے بیٹے کا۔ وہ مسجد تیا ایسی خوراک جو دوسرے اتنی تھی اور وہ ان اور دینی جو اسکے پاس کے دوسرے خوراک کے لئے دیا ہوتی تھی۔ وہ ایسی ایسی مہمیں ان کے پاس بھیجتا اور ان کے دسترخوان کو ان سے پرانگ بھر دیتا کہ کچھ والوں کو بھی افرار کرتا پڑتا تھا کہ جیسے نہایت کسی صحت میں نظر نہیں آتے۔

دیسرے اگر تاگر اس کی حرامش کے موافق اسکے پاس آمد و رفت کئے ہیں تو نہ ہی کرتا تو وہ خودی ٹھٹھا ٹھٹھا ان کے پاس نکل جاتا، ان کے دھڑولوں کو کھٹکھٹاتا، درہل ہونے کی درخواست کرتا تاکہ ان کے دربان محنت سے رہے اگر وہ اس کی آواز سن کر اسکے لئے دروازہ کھول دیتے جو دستک اگل عداوت میں داخل تھی بہت فیکہ وہ بکان ہوتے تو وہ ہی گلجی محنت کو ان کے

خاندان پھر وہ کرتا تو اس سے کسی طرح کی نئی علامت کے ساتھ ہر وجہ اس کے خلاف تھی۔ تاگر کے پاس سے کبھی نہ کھاتا۔

اور کیا یہ بہت حیرت افروز تھی کہ جس نے یہ مقام رہا کہ وہ بیس سکونت تھا۔ بے امیدوں کی تھی کہ اس نے ان کی بہانہ کی یا کرتا تھا بہت بدستور اس کے پاس پہنچ کر ملک اپنا تھا، اس کے سرو اس تو ہی اس کے مردمان سنگ اس کے قریبی در اس کے باپ کے منی مرد، بیویوں، ان کے گرد اس کی خدمت کے لئے کھڑے رہتے تھے۔ بے تاگر کا یہ نہ سر ہر کے جھگڑا تھا، اس کے پاس میں شیریں دین بہت تھا وہ دھڑول سے چمک رہا تھا۔ وہ دھڑولہ ۱۱۔

پاس کا سب سے پتے تھے۔ اس نے کہا کہ اس کی محنت کی یہیم ہر پتے کہ جب سے اس کی نگاہیں، وہم ہوں بہری کسی عزت ہوئی ہے۔

اس کو کہ سمجھاؤ اس سے بھی سستی کے وہ ایک یہاں سے بڑھ کر یہ تھیں بہت

ایں خورق تھا اور اس کا ہر ستر نہ تھا یہ تھیں میرے اعلیٰ مداب ۱۱۔

حد و حدود تھے میرے حد و حد تھیں انہا اس اور حد کو چکے اور یہاں اس وہ تاگر کی سستی کے ساتھ ہر مشدیں کے او رکھا تھا وہ آپ اس سستی کا تھیں نہ تھا یہ وہ سے شہر وہ کاہنیل کے عہدہ یا تھا اس سے

ہر کتبہ تھیں وہ تھیں ایک امید سے خوب ان پات تھی۔ وہ ۱۱۔

مضی کہتے ہیں کہ اس سے ان کو اس سے بہت تھی اور میرا ہی جی لگاں

ہی یہ سمجھتا تھا کہ وہ بچکا تھا سنی کا ہر کے تعلق کے دیر تا مقرر ہو

کچن میں بغیر شکر و گارٹھ میں نے یہہ جب ماما کے جب تک اس ایک ساد
آدمی کی مرضی کے مطابق کام پوتا گیا تب تک دوستی نہایت خوشی کی حالت میں
ہی اس وقت بقی کے ذریعہ خلق مختلف و سپرد و حمل و بیہ و بانی نہ تھی ہر ایک
آدمی اپنے اپنے کام میں دل مصروف رہتا تھا شرفاء و فاسق یہی دیکھ صاحب
مرتبہ اپنے اپنے کام پر مستغرق تھے۔ بستی کی بورتیں اور لڑکے بے پیا یہ کام
خوشی کے ساتھ کرتے تھے وہ صبح سے تا شام محنت کرتے اور گاتے رہتے
جینا بچہ نام سستی میں رہتا تھا وہ امن و خوشی اور شادمانی کے اور کچھ نہ تھا۔
اور اس نام گری بھر سستی کی بھی ضرورت ہی نہ رہی۔

تانیہواں باب

میا حفظ جہانی کی کینڈ جیسے باعث سے مانگو کی حالت
دنگوں ہو گئی اور وہاں میں لڑاؤں ہو کر کسی چھوڑ کر نکل گئے۔ جو
حالا اور فاعط کوچک کے وند سے مانگو کا چھوڑ دیا
ہے تے گا ذکر جانا

لیکن تانگو کی سہی میں ایک شخص حفظ جہانی تھے تھے اس شخص سے جو
ان ساری محنت کے جو سہما برطانیہ کی تھی ان کے نبی نعمت عظمیٰ اور
اسی ہی میں سہلائی اسکا اور سیکے کردار کا مختصر احوال یہ ہے۔

حب اعلیٰ پہلے تانگو پر غائب تھا تو اپنے ساتھ وہاں پر ہی حالت
سے بہت سے انہیں سنا تھا اس کے سب ایک آدمی جس کا نام خود پسند
تھا اور اس کے برعکس لاک آدمی تانگو میں ایک ہی تھے۔ میں سے اس شخص
کی یاد آئی کہ کچھ گھر سے بہت سے ان کا اس پر بھیجے تھے اس کے ان سب
لوگوں کے جو انہیں کی حالت اس کے ساتھ آئے تھے بہت پر بھام دیا
میں نے آج کو ماریت خوش کیا پہنچا ہے۔ اپنے صاحب کا پارس سے اسکو
سب پر ترجیح دی اور اسے خدا وند جو خدا کے تہہ جہود یا جسکا آگے گت کچھ
نہ کہہ چکا ہے خدا اور حق رسنے اس سے اس کے کاروں سے اس دنوں میں
خوش ہو کے پنی بی بی لی لینے ہوتے اس سے یہاں رہیں جو
اسے اس پر خود پسند سے یہ بی بی حفظ جہانی سے یہ مومو یہ کہہ پنا
میں تانگو میں لوگ یہت بحسب طر حفظ جہانی سے تھے کہ اس بات کا وہاں
کرنا مشکل ہو گیا کہ اس سستی کا باشندہ کر اور انہیں کر کہ کہ یہ حفظ جہانی مانگو
طرح سے وہاں وہاں سے یہاں سے یہاں سے کہہ گا کہ اب اس سے اس سے
اس حفظ جہانی کی طبیعت اس کے وند سے بہت تانگو تھی وہ خود پسند
یہی ہو کہ وہاں ایک بھی تھا تانگو کے مذکر کی خور کوئی تھی کوئی تہہ کی
گفتگو یہی تھی جس سے یہ تانگو بہت تانگو وند وند اس سے کہ کہ تانگو
جو اس کی نسبت میں کہہ تھے وہ تانگو صاحبان کا ساتھ دیتا ہے
جب وہ تانگو اور اس کے بیٹے تانگو سے تانگو کر لینے کے

روہ سے جنگ کی اس وقت یہ خطہ جس وقت کے درخت اور بہت
 فتنہ انگیز تھا وہ لوگوں کو خدا کی ترغیب دینا جس کو سکھانا جو چاہی
 تھا خوب مقابلہ کروں گا جب اس نے دیکھا کہ تاگر موقوف ہو گیا اور اس جہلی
 سنہرے گاؤں کے تحت میں لگیا اور کہ میں کی کب حالت ہوئی کہ وہ طرح
 نکال باہر کر دیا گیا وہ شری ذات و صفات کے ساتھ اپنے قلم سے نکل
 نکلا اور کہ تاگر کے نام سے وہ اس کا وہاں جنگ اور اس کو
 سمجھ میں تو وہ بھی چھڑا اور جیسا کہ اس سے سن یک سنہرے گاؤں کے یکس
 بیس کی عدت کی تھی وہ یہاں سنہرے گاؤں کی طرف سے زب کا حیلہ ہے

اور اب گاؤں کی بات سے کسی قدر تعجب پیدا کر کے وہ دیکھ گیا
 اور سنی وہ اس کی صحت میں پیشگی خبر کی جرات اس سے بات چیت کرنے کی
 کوشش کرنے لگا 'سکھو یہ بات حلوہ تھی کہ تاگر کی بردست او طاقتور
 اور کہ اس کی طاقت و جنت کا ستہ وہ عمارتوں کو وہ مینک است ہی
 خوش ہوئے چھڑا اس نے پنا قصہ تاگر کی طاقت اور اس کی سبب
 بیان کرنا شروع کیا اور کہا کہ وہ غیر دخل پر پرکھی خود پیتا لوں کی بزرگی
 ان کے دھواں لٹوں وہ ان کے تنہا و رہاں کا تاگر کہ تا بھی اس کے
 قلموں و گزروں کی طرف کرتا دیکھیں اس شوق کی تو صبح کرتا جو اس کے
 سنہرے گاؤں کو غنہ غنہ اپنے یہ کہ تاگر جنگ جس لگا جب
 اس سے دیکھا کہ سنی کے کھیت وہی اس کی باتوں سے خوش اور ہمتوں سے

تو اس نے یہ سنہرے گاؤں کی لگی و گھر گھر اور ہر ایک دی کے پاس
 گھومتا پھرتا اور اس نے یہ سنہرے گاؤں کی باتوں پر توجہ اور اس کی
 مہم جہانی طور پر موقوف کیے لگا چنانچہ بات چیت کرتے کرتے وہ دل لگیں گئے
 لگا ورنہ ہی برکت ہو گئی چلا عملاً گاؤں میں بھی تنگ سنی ہی میں تھا اور
 اس کے گرد پرورشندہ کی کے ساتھ تھا کہ تاگر مہم سے خدا اور مہم سے
 خدا خود و خدا ورنہ باتوں کو گویا صاحب ہی اس کو دی بیس کی باتوں پر فریاد
 ہو گئے اور اس بات کو نہیں سمجھے کہ ان کے سنہرے گاؤں سے انہیں چاہتا تھا کہ
 تم کسی بیسی کی طرف سے عمارت میں رہنا اس سے یہ بھی کہ یہ
 تھا کہ تاگر کی اہم سنی کی حفاظت کے حوالے سے قلموں اور گزروں پر
 اس قدر موقوف نہیں ہو جیسا کہ اس بات پر کہ جو کچھ اس کو حاصل ہو وہ ان کو
 اس طرح پرستہ حال میں دینا کہ جس سے گاؤں اس کے قلموں کے ذریعہ
 کیونکہ گاؤں کی صحیح تعلیم یہ تھی کہ تاگر کی سنی اس بات کی چوکی کر کہ

اس کی اور اس کے ہاں کی قیمت کو قبول نہ جائے اور اسی
 حد کے اندر قیام ہے کی لائن میں طاقتور کے لیکن اس
 کام کے کرنے کی توجہ یہ تھی کہ وہ کسی بیسی سے

تحت کھتے صاحب کار خد جہانی ایسے شخص سے جو اپنی لگیں کے ہاتھ میں
 طرح پر دیکھتے کہ وہ نہیں صبر چاہتا اپنی ہمتی کی مانتے بھر تھانوں پر فخر
 تھا کہ وہ اپنے سنہرے گاؤں کی بات سننے سے خوف وائف کھتے اس خبر پر

اس کے حوالے سے
 لکھنا میں زخم ہے
 اور جہانی طاقتور سے
 اصول تھی

گئے تو گنگا رکھ دانتے در پیر نہ رہی مئی۔ ہیں جتنے چاہیں گے شہر و سہلے
 نہیں سزا دی تھی کیونکہ بن کی سزا سی، کی طرح ہستی و دل کی رہنمائی
 سمندر کی موجوں کی طرح ہوتی ہے۔

جب ملاویں نے بہہ، ت کیجی کہ پاس جھٹھائی کی طرست سے پھاٹا کر
 دلوں کے دل کا پ گئے در کی جیت بھی اس کی حرف سے گھٹنے لگی
 تو اس نے +

۱۔ پہلے 'ن' پر ت کی اور پھر ت کی سے ت کی، تہ ہی میں ہو گیا ت کی۔
 سنا کر میرا شوق ہوتا اور میری راہوں میں چلتے ہیں اسے وہ سے کہہ گئے ہوں
 لکھا، اور چٹاں کے شہد سے اس کو پاتا بہہ سکے اس نے جتہ دل میں کہا
 کہ میں در پاشیں اور اپنے مکان کی چھائی کا ورثہ و لگا جب تک کہ قائل اپنے
 قصہ دروں کو سوچ کر لکھا اور کہہ کر سے جتنا کہ اس سے بیاہی کیا اور اس کے
 اس سے الگ ہو جیسے کی، یہ ذیل کی باتوں میں پائی جاتی ہے۔

۲۔ ان لوگوں نے سبائی کے طور پر اس سے ملاقات کرنا قبول کر دیا
 اور اس کے محل شاہی میں بہہ درخت بد کردی ہے۔

۳۔ انہوں نے ان کی ملاقات کے لئے اس کے لئے اور تھے پر
 خیال نہ کیا نہ سنا کچھ عائد کیا +

۴۔ وہاں صحت کی صیادیں سے جو تہز وہ کے، اس کے درمیان ہوا
 کرتی تھیں گناہ کش اور ناخوش ہو سے لگے سر جہ کہ وہ لگو ہوتا دیا ہی رہا +

۵۔ وہ اس کے شوق کے منظر سے ہاتھ لگے اور پہلے
 عیروس رکھنے و سر دی کرتے گئے اس میں سے کہ عیروس اور عیروس محبوب
 میں رہتا تھا مگر بھروسہ، رتس کے بیچ سے باہر ہی اور کہ اس کی حالت میں ہرگز
 تبدیلی وضع ہو ہی نہیں سکتی +

۶۔ جسے جساہم پر دم کر چکے ملاویں نے بہہ در پیر سے کہیں جھٹھائی
 لگی حیدر انہوں نے، تانگہ کا دل پیر و اس کے وسیع سے سکے باپ پر عیروس

رکھے کی طرف سے سستیہ ہور دی، اور ان باتوں سے وچٹ ملاویں اس کی
 طرف سے حسنا یا تھا تو وہ بیسے جیسا میں کہہ چکا ان کی حالت پر ماتم

اگر کے بیسے ویدہ تھیں اس لیا جس سے وہ اس بات کو سمجھ میں کہ انکا کام
 پھر تک تھا اس سے عیروس یہ متی کو اس کے پاس بھیجا تاکہ لگو بے طرستوں

کے اختیار کرنے سے در کے تیکن و مرنہ بہہ وہ اس کے پاس گیا تو اس نے
 اس کہیں جھٹھائی کے ساتھ لاپتہ کیا تاکہ تھے پیا اور بہہ در پیر

اگر کہ وہ اس باتوں کی سست عت کرنے پر ہی میں با چو لگی جھٹھائی
 علاوہ کہ تھیں تو وہ بخیرہ ہو کر وہ اس سے پسا گیا اور جب اس سے بہہ بہہ تھیں

۷۔ فوئیل سے کہی تو وہ بھی ناخوش اور بخیرہ ہو اور چٹ
 باپ کے درمیان میں چائے کی ٹکر میں ہو +

۸۔ چنانچہ جیسا میں پیر کا کہتا تھا وہ اس عیروس سے اس پاس سے جدا ہوا +

موج "علاوہ" سے
 کہ "کر تے ہیں"

۱۰ جب وہ تانگر کے ساتھ ہی تھو وہ کشیدہ رہنے لگا اور آگے کی سمت
یادہ گنگ لگ رہا تھا +

۱۱ جب کہیں وہ اُن کی چافت میں سوتا تو وہ آگے کی طرح نہ
خوش رہتا نہ اُن سے استفادہ کرتا +

۱۲ اُس نے اپنی اچلی عادت کی مانند اپنی ستر پر سے اُنکے سے نہیں
بھیجنا موقوف کیا +

۱۳ جب وہ لوگ اُس کی ملاقات کو کسی کسی آجایا کرتے تو وہ اُنکے کی طرح
بہ ساقی اُس سے ملاقات حاصل نہ کر سکتے تھے وہ ایک یا دو مرتبہ کھٹکھٹاتے

بھی لیکن وہ اُس کو حیاں نہ کر سکتے تھے وہ لانا کا کدہ آگے دیا مگر اُن کا کہ نہ اُن کے
پہلوں کی بہت پائے ہی وہ اُنکے دوتا اور انہیں آگے سے ملتا اور نہیں
بے سبب سے لگا لیتا +

۱۴ غلام نسل سے، بے سبب ہو، احتیاج کیا اور اس طرح سے اُس کی بہت
تھی کہ اُس کے ل میں سوچ پیدا کر کے اُس کو اپنی طرف بھیجے۔ بیکس افسوس
اُنہیں سے نہ سوچا وہ اُنکے طریقوں سے وہ گفت نہ ہوئے اُنہوں نے حیاں

نہ کیا، اُنکے دل پر ان باتوں کی تاثیر نہ ہوئی نہ اُن کی لگی
میراؤں کی حقیقی ماد سے نہ کچھ شرموا سنے وہ
پہلے سے ہفتہ نو پر تارہ تار ہی پہلے پہل کا لگ
ہوا بعد کے سبب سے اُن کی پھا لگ پر سے وہ رفتہ رفتہ

حسیج ہے وہ نہ لکھا
ہیں چور کا چور
۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔
۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔
۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔

۱۰ تانگر سے رخصت ہو گیا، اُنکے وہ اپنے تصور کا تر کر کے، وہ دہری کے
ماتہ اُس کی جنت کے حواں نہ ہوں سیاں سلام شدے بھی پاکا مہینہ دیا
وہی حال کے سے تانگر سے رہا تعلق اُن کا +

۱۱ اس طرح پر وہ اُنکے ہر گھر رہا کرتے تھے اور وہی طور سے اُنکے
برعادت جلتا تھا لیکن افسوس اس عرصہ کے درمیان میں وہ اپنے غریبوں
میں، اُن قدر سخت دل ہو گئے تھے، وہاں حفظ حسانی کی تیسو کے نئے میں
ہیں نہ کہ غرق ہو گئے تھے کہ شہزادہ کے چلے جانے کے باعث نہ اُنکے
ل پر کچھ بھی اثر نہ ہو سکا چلے جانے کے بعد لوگوں [پر یہاں وہ بہت سی

نے سے کبھی یاد کیا چنانچہ اُس کی غیر حاضر کی پر کسی کو بچ نہ ہوا +
عجلا ایک اور ایسا ہوا کہ اس ضعیف مہاں حفظ حسانی نے تانگر کی بہت
کے جو اُن کی چرخیافت کی اور اس وقت سستی کے اندر خوف خدا سے ایک شخص
تھے ایک شخص جبکہ اب لوگ کم حیاں رکھنے لگے اگر کسی زمانہ میں اُن کا

۱۲ وہ درہ تھا اس حفظ حسانی کے دل میں بہت مات
حافی کہ در باقی لوگوں کی مانند اس شخص کو بھی نہ لکھا
دیجیے سے وہ موش کیجئے اور لگاڑا لے چنانچہ اُس سے
اس نسبت سے اُنکے چہرہ سبوں کے ہر نہ لکھی ہوئی

۱۳ جب وہ دن آیا تو وہ میاں ہوئے اور وہ بھی ان لوگوں کے ہمراہ حاضر ہو
وہ سب لوگ تو دہتر حواں پر شکر کھانے پیسے درمناظہ حرب میں مبتلا ہوئے

۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔
۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔
۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔

پر بہت تھیں ایک دوسری کی مانند میٹھا پائے اُس نے کچھ کھلایا نہ پیا اور نہ اُن کی خوشی میں شریک ہو۔ چنانچہ یہاں حفظ جہانی نے اس بات کو دریافت کیا تو اُس سے اس طرح پرکھا کہ کہہ لگا۔

خوفِ خدا صاحب کیا آپ کی طبیعت ابھی میں ہے آپ یا تو مجھ یا جاں یا دونوں کے پادِ معلوم ہوتے ہیں۔ اس سے پاس میں نیکی فراموش کا بنایا ہو ایک میں عکس شرب میں چونکہ میں جو بہتین ہو کہ اگر آپ سے کسی قدر خوش کرینگے تو اس میں شک نہیں کہ یہ کی طبیعت خوش و بہشت میں جرجائیگی بعد اُتب ہادی اس ضیافت کے کوئی سنگت میں جیسے کے قال ہو جائینگے۔

اس نیک بہ مرد نے بڑی عقلندی کے ساتھ اُن کو یہ جواب دیا۔
 اے صاحب میں آپ کی ساری شفقت اور خلق کے لئے آپ کا مومن و مسلمان تو ہوں پر آپ کے شرب سے مجھے ذوق نہیں جو لیکن میں آقاؐ کے لوگوں سے ایک بات کہا چاہتا ہوں۔ آقاؐ کا لڑکے سردار اور دوسرا محمدؐ کو اس بات کا بڑا تعجب تھا کہ آپ ایسے خوش خرم نظر آتے ہیں حکمہ آقاؐ کی حالت یہی خوشامد ہو رہی ہو۔

یہاں حفظ جہانی پورے صاحب مجھے ایسا معلوم ہوا کہ شاید آپ آرام کیا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کا جی چاہے تو لیٹ کر ایک جھکی لے لیجئے جو اس جگہ میں خوشی کرنے رہینگے۔

اس نیک مرد نے پھر یہ جواب دیا کہ صاحب اگر آپ راست طبیعت سے علی نہ ہوتے تو صاحب آپ نے کیا یہاں نہ آتے آپ اب کہ سب سے پہلے کر گئے۔ تب یہاں حفظ جہانی نے کہا کہ نہیں۔

خوفِ خدا آپ مجھے روکنے سے پہلے کہ آقاؐ کی متنی سفیرت۔ ایک شرط کے ساتھ فیہِ رضی ہو کہ لیکن تم بہت دوروں نے سے کمزور رہا ہو اور اس دور اپنے دشمنوں کے قبضہ میں آجائے کے خطرے میں نہ رہیں۔ یہ وہ وقت نہ تھا کہ گرنے اور آپ رہنے کا علی میں ہو یہاں حفظ جہانی آپ میں میں سے کہ پنی چترنی سے آقاؐ کو کہہ نہ کر دیا اور اُس کے جلال کو اُس سے دور کر دیا جو تم نے اُس کے بچوں کو ڈھکا دیا اسکے بھائیوں کو توڑ ڈالا اور اسکے ماؤں اور لڑکوں کو خواب کر ڈالا ہو۔

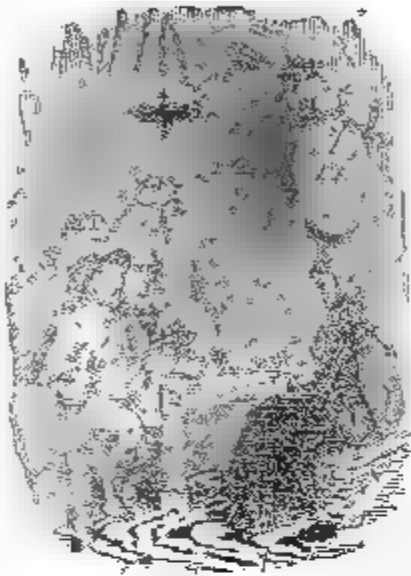
اور حفظ جہانی صاحب جب سے کہ آپ آقاؐ کے خدو بوجھ اس لیے کہ کو بیچے سب سے آقاؐ کے قادر و برتر پہنچتا یہ جی میں کہ کہ بے بیع دیا گری دی کو میری زنت توں کی حد۔ فت میں شک ہو تو میں اسے پسے ہوں سے جو اب وہ لگا تھا کہ تہہ بہ تہہ ملاؤں اب کہاں جو کہ کسی مرد یا عورت نے ایسے آقاؐ کے اندر دیکھا جو تم نے کہ اسکا حال نہا اور اسکے طرزِ احوال کو کہ چکھا تم اب اس ایسی جوان کے ساتھ صیانت کھا رہے ہو میکس وہ تمہارا شاہ ہمیں ہو اسلئے میں کہتا ہوں کہ اگر تم چوکس نہ ہو تمہارے دشمن

تم کو ہر گاہ غنیمت نہ بن سکتے لیکن اس سبب سے کہ تم نے اپنے مشاہد کی خطا کی جو شمار سے اندرونی دشمن تم سے قوی تر ہیں۔

تب میاں غلط جہانی نے کہا جی جی میاں جوت خدا جی کیا تم کسی اپنا ڈر پوکنا بن ترک نہ کرو گے کیا تم یکساں گناہ کے بھڑکنے سے ڈر گے کس نے تمہیں آرزو پیچایا ہے میں تو تمہاری جانب ہوں صرف تم ہی شک کرتے ہو میں تو اعتبار کے ساتھ اندگی بسر کرتا ہوں علاوہ اسکے کیا یہ غم وہ ہر بکا وقت ہی دنیا فتنہ خوشی کے لئے کی جاتی جو تو کہیں تم اب یہی رہ سکتی اور نکلیں گے سے ایسی غصہ آوود اور غمزدہ بات کرتے ہو جبکہ کھانا پینا ریسرور ہونا چاہئے۔

میں خوف خدا نے پھر جواب دیا میں محکم کیوں نہ ہوں گا وہیں تو ناگزیر میں سے نکل گیا میں پھر کہتا ہوں کہ وہ چلا گیا اور اسی صاحب آپ ہی میں جس نے اس حضرت کو ہمیں سے خارج کر دیا وہ چلا گیا اور ٹھکانے جانے کی خبر تک بھی نہ گئی۔ درگزر یہ بات اسکے غصہ کی علامت نہیں ہے تو میں دینداری کے طور سے ناامستہ ٹھہرتا ہوں۔

اب اسی میرے صاحب اور خدا وعدہ کیونکہ میں شک آپ ہی سے کلام کرتا ہوں آپ لوگوں کی ساری کوشش کی ہے کہ وہیں تک سمجھاؤں کہ وہ روتہ روتہ آپ کے بیان سے نکل ہی گیا اور یہ کلام اس نے دہرایا کیا اس لحاظ سے کہ شاید یہ سچے وسیلہ سے ہر تہ میں ہیں اور اپنے تئیں بہت کرے سے ہے تو وہی بائیں لیکن جب اس سے دیکھا کہ کوئی میری



حضرت جید الدین صاحب کا عہد ۱۰۷۳ھ تک کی دعوت کرنا

عرفت رجوع نہیں لانا اور میرے غصہ اور حدانت کی این خوفناک ابتدائی
 کوئی اس میں نہیں لانا تو وہ اس مقام سے خست ہو گیا اور یہ بات میں نے اپنی
 سنگسار نے پائی چاہی، اب ہر چہ تم غم نہ کرنے ہو تمہارا زور جاتا رہا تم اس
 سہمی کی مانند ہو جس کی وہ غصہ کٹ گئیں جو بیشتر کے کندھے پر گشتی رہتی
 تھیں۔ اب اپنے اس اعوت کرنے واسطے کے ساتھ موج دار میں اور بہت سمجھ
 میں کہ تم سابق استوار بنا کام کرنے میں لگیں اور سکھ تم کے سر کچھ میں کر سکتے
 ہو اور وہ تمہارے پیچ میں سے چلا گیا و غم اپنی ضیانت کو غم میں اور یہی خوشی
 کو غم میں بدل ڈالو۔

یہ باتیں سنگسار اور خوف کو چاک بڑے میاں غصہ مارے و مدبر زہ میں تاکر
 میں قادیانوں سمیت کا صاحب رکھتے تھے چوتھا ہو کر کسی ہشتی میں اس لوٹ +
 اور میرے بھائیوں حقیقت میرے دل پر یہ بات گشتی ہو کہ میں خوف خدا
 سے کہتے ہیں میں نے وہ ایک مدت سے اپنے مشہور وہ کہ نہیں دیکھا ہے میں
 اس دن کو یاد میں لاہیں سکتا ہوں۔ نہ میں یہاں خوف خدا کے سواوں کا
 جو ہر وقت ہوں مجھے تو اس بات کا خوف ہے کہ تاگر بالکل گیا کہ ہوا +
 خوف خدا میں جانتا ہوں کہ تم اسے پتے اس مشہور میں نہ ہا گے
 کیونکہ وہ کلک جاگے ہو۔ یہ صوبہ کے برگوں کے قصور و بکے باعث سے
 ہو اور سنے کہ وہ فضل کے پرلہ میں اس کے ساتھ ایسی ہر چہ سے پیش آئے
 میں چر و انت سے باہر ہے۔

تب واسطہ کو چمک دینے سے معلوم ہوئے تو ایک طرف سے گری جانے میں بند
سب جتنے کہ وہاں حاضر تھے سوا صاحب خانہ کے زرد و سرخ پٹے لہرتے لگے
لیکن ایک ذرا دم نہ کر اور باہم میں خوف ہوا اور اس کی باتوں کے بغیر کوئے
پر واقعان کر کے وہ یہ مشورت کرنے لگے کہ کیونکہ میں حفظ حسامی اب پس
کو غری میں چلے گئے تھے اس سبب سے کہ اسکو اس طرح کے پست ہمت
کو ترویجی باتیں پسند نہیں آتیں اس صاحب خانہ کے ساتھ ان کے تین
سری میں مبتلا کرنے کے باعث سے درخاؤں کی محبت کو بچھ حاصل کرنے
کے لئے کوئی نہ بیرغل میں لای بہتر ہوگی +

اب ان کے شہزادہ کی وہ باتیں ان کے دوسرے ہمارے ہوئے لگیں جو
اس نے مجھ سے نہیں کے ساتھ سلوک کرنے کی نسبت ان سے کہی
تھیں جو تاگر کی بیٹی کے لوگوں کو بیگانہ کے لئے اس میں رہا ہوں۔
چنانچہ دہیہ بیٹیہ کا لڑکھائی وہ شخص ہی وہوں نے میں حفظ حسامی کو پکار کر
اس نسبت اس کے گھر میں آگ لگاری: سنے کہ اسکی صلی میں "علی علی +
جب وہ اس کام سے راحت کر چکے تو انہوں نے اپنے شہزادہ کو غاویل
فرماندہ ہوا: "اب کی تلاش میں حدی رنی شروع کی اور اسے بہتر دھونڈھا
پر سکاپتہ نہ لگا تب قوان کو میراں خوف خدا کی باتوں کی سچائی کا کمال متین
ہو گیا اور وہ اپنے بیچ دربار اسٹ کاموں کے لئے آپ ہی آپ چھوڑ آئے
کیونکہ انہوں نے یہی نتیجہ کا لاکہ عا ہی سب سے چار شہزادہ کو بھوکا لگا لیا +

تب وہ تعلق کو کر خداوند میرمنشی کے پاس گئے اس کے پاس جس کی
باتوں کے سننے سے ان لوگوں نے انکار کیا تھا اس کے
پاس جنہیں ان لوگوں نے اپنے کاموں سے آزاد کر دیا
تھا تاکہ اس سے شہزادہ کا حال دریافت کریں کیونکہ وہ
غیب و ان تھا اور ان کو غاویل کا پتہ دے سکتا اور اس کے

وہ روح القدس کی طرف
روح کر کے میرمنشی
روٹی خاں نے جلا دیا +
آپ - میرمنشی ۲۰
آپ - میرمنشی ۲۰

لئے عرضی لکھنے کا حور ان کو بلا سکتا تھا لیکن خداوند میرمنشی اس بات پر راضی نہ
تھے کہ ان کو اس قدر کے سے مشورت کرنے کو اپنے پاس آنے میں نہ لگو
اپنے فائدہ ممکن میں آئے وہ اور نہ آپ ان کے پاس آیا تاکہ انکو ہر چہ
دیکھ لاسے اور یہی فائزندی کو آشکار کرے +

چنانچہ یہ دونے تاگر کے لئے سیاہی اور نارنگی کا روزہ دہی درندہ تار کی
کا دس تھا اب ان لوگوں پر یہ بات روشن ہو گئی کہ ہم نے جو توفی کی دہیاں
حفظ حسامی کی سنگت اور بات چیت کا نقصان ان کو معلوم ہو گیا اور یہ کہ
اس کی دینگ نے بھاری تاگر کا کیدہ شدہ دریاں کیا ہو گئی تینہ حالت
کا کی ذکر وہ اس بات سے واقف تک نہ تھے کہ عا ہی کیا کیا نسبت ہوگی میراں
خوف خدا پھر سستی واوں کی ٹکاویں معزبہ نے لگے لکھ وہ اسکوئی کے برابر
سمجھنے بنے +

روزہ خوریک جس میں وہ افتادہ بزرگ اور اسکے باپ کی بیٹی ہی مرثیہ کرتے تھے
 پامٹ سے اپنے تئیں بہت کرے اس نے کپتاس بنی عذکو عذکے لکھے
 مگر کیا چنانچہ اس نے اس بات کو منظور کیا۔ وجہ وہ دن آیا تو اس نے اپنے
 وعظ کے لئے یہہ مدلی اسے کاٹ ڈال کیوں اس نے نہیں روک سکی تھی
 اور اس نے نہایت ہی رحبتہ وعظ کی اس نے پیچھے اس بات کی وجہ کو ثابت
 کیا اپنے اس مدب سے کہ وہ بحیر کا درخت بہ چل تھا بعد اسکے اس نے یہہ
 بات بتلائی کہ اس فتوے میں کیا کیا باتیں شامل تھیں تو یہ یا کامل ہاکت پھر
 اس نے یہہ کھلا باک کس کے وعظ سے یہہ متی نہایا گیا اپنے خود وعظ کے
 حکم سے آخر میں اس نے اہل سادے معنائین کی وجہات کو ثابت کر کے اپنی
 وعظ ختم کی لیکن اس وعظ کا پھر نہایت ہی عوزون تھا یہاں تک کہ قانگر کا پیسہ
 لگا اس بھیت اور انگلی سے آتما لکڑ کے لوگوں کے دلوں پر بڑی تاثیر کی اور
 لوگ کہ پہلی وعظ کو سنے صبر و اہم کے لئے من لوگوں کو اس وعظ نے بیدار کیا
 چنانچہ اب تمام بستی میں بہت کم جگہ کچھ عی و کیسے سننے میں نہ تھا بھر عظمہ عالم
 اور وادیا کے

وعظ کے ختم ہو جانے کے بعد وہ مام حج ہو کر مشورہ کرنے لگے کہ اب
 ہم کریں تو کیا کریں اس پر اس وعظ نے یہہ کہا کہ میں اپنے پڑوسی بیان خون خدا
 سے مشورہ کئے دبیر کیا کچھ نہ کرو تھا کہ یہ لوگ جیسے کہ وہ آگے ہم سے بہتر جا رہے

شعبہ روحی طبیعت میں داخل رکھتا تھا وہ یہاں ہی غلبہ ہو کر کہ اب بھی وہ مشفق
 و اقب رہاں بہت عکسہ ہم پر خیر کی طہرت رجوع کر رہے ہیں

چنانچہ انہوں نے یہاں خوب نہ ناسے کو طوا بھیجا اور وہ خود حاضر ہوا
 تب اس لوگ نے ان سے یہہ پوچھا کہ آپ جس کی اطلاع دیتے ہیں پوچھا کریں
 تب بڑے نمایاں نے یہہ جواب دیا میری اسے یہہ بڑے قانگر کی بیٹی تھی
 اس طبیعت کے من میں اپنے تہذیب شاہ و علانیل کے لئے بڑی عاجزی کے
 ساتھ ایک درخواست میں مشغول کی گیا کہ اس کے پاس عی و کے وعظ
 آیا افضل اور اپنی رحمت ہم پر ظاہر کر کے باقی طرف ہم سے متوجہ ہوں اور ہر ملک
 عہدہ رہیں

جب بستی والوں نے یہہ بات سن لی تو ان لوگوں نے بالا اتفاق اسکی
 صلاح منظور کی چنانچہ انہوں نے درخواست کیا کہ یہ من تعمیر میں بہت کم
 نہ کوں کے اقدار ہیں آخرش ان بھوں نے رضہ لاکھ نہ وہ مانگو
 نہ کوں لکھو ہا میں اس نے یہہ کام منظور کیا اور مگر کی عی و کے ساتھ جو اور
 لغات کے دربار میں جہاں شعبہ ہذا کا قونیل گیا تھا پہلی ایک عی و تک مدد

اور اس پر یہ دیکھا تھا چنانچہ سائل کو بھی یہی بہت اہم تک اوصاف یہاں رہتے
 بار کھڑے رہا پڑ تب اس نے یہہ کہا کہ کسی شخص کو بھیج کر ہا کے ممبرانہ سے
 کہہ کہ ظنا شخص جانا مقصد سے اگر دروازہ نہ نہ وہ ایک سے ہکا وہ
 اسکے بیٹے کاویں کو اطلاع دی کہ قانگر کے خدا مدد ناظر بچانگ بڑے میں

[illegible]

اس کو اب سے خداوند نام رکھ کر چہرہ پر یہی جگہ اس سے نہ کہ قطب
نور تھوڑا سا اور دیتے [پرستیاں اور عقیدہ کر دیا اب سے یہ بات صدور سے نکل
کر خط حسامی ایسے ایسی سے واقفیت پیدا کر لی کسی چہرہ پر جس اس نے یہ
بات دیکھی کہ اب دربار میں میرے لئے دوسرے دوستوں کے لئے جو تانگوں پر
بیت کی طرح کی فیدہ بازی میں جو تو وہ ایسی جتنی بیٹھے ہوئے لڑا۔ ہر کام کا
ان کی آفت رسیدہ حالات کے لئے نام رکھ دیا ۛ

جب دو بیسی کے، لکھیا دیکھیں میں جو بیچا تو، غافل کر کے بنگلہ اور رئیس بچا نکلتے
پر کل تے تاکہ اس کی حفاظت کریں اس سے سلام علیک میں ورد یافت
کرتے۔ یہاں کیا حال گذر، ایکس اس سے ایسی شد وہ ضرور ناخوشہ۔ سن کیا



حصہ اول کا ناظم کا یہ بار سے لیتے ہیں صفحہ ۲۵۵

اگر سب کے سب خدا تھے تو ان کے لئے انہوں نے اپنے مردوں کی
 حرکت اور سرگرمی کی بجائے کمر پر ناک پڑنا اور ہوتے ہوئے سنبھلنے کے
 اور سے بے نیاز رہنے کی سستی کے، فی الواقع سب حالت دیکھ کر ناگوار ہو کر رہے
 گئے یہ وہ سستی والوں کے لئے علامت و بصیرت اور جانکاہی و انت
 خیز پرکار اور ہے

مگر کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے اپنے تئیں کیس قدر مضبوط کیا تو وہ سب کچھ
 جمع ہوئے تاکہ اس بات پر عمل درآمد ہو کہ ان کے لئے کیا تدبیر کی گئی تھی
 ہوگی جیسا کہ انہوں نے اس کے لئے اس طرح شخص بننے پر اس خوف خدا سے
 صلاح پائی تھی اور اس لئے ان سے پہلے کہا کہ میری انت میں اس تدبیر سے جو
 تمہارے حقیر کی ہر کوئی ممتد تیر نہیں پر تم کو رہا کے ملک کے راست سے
 بہت جلد سے مرکز ہونا چاہیے مگر اگرچہ تم ہی کی ایک درجہ سنوں کے جواب
 میں متواتر تم کو خاموشی و رعایت کے سبب رکھی طرح کا جواب دے رہے تھے مگر تم
 پہلے اس کو بہت نکر و کیونکہ ان کا حکم کا یہی طور ہے کہ وہ سبوں سے انتظار کی
 اور مکر اسے اور کہ یہی احتیاج کے وقت میں وہ اس کے موقع کے منتظر ہونے
 سے ہٹا سکتے ہیں

جیسا کہ انہوں نے امت پیدا کی اور پھر پھر کہ نش کرتے رہے ایک دن
 ان کا ایک گھسٹہ بھی ایسا نہ گذر رہا تھا جس میں کوئی ایسا نہ تھا جو شہر میں
 اچھوٹا آئے کہ انے درخواستیں لے رہے تھے تا کہ وہ آتے جاتے

در یک دوسرے سے ملے ہوئے تھامدوں سے بھری ہوئی تھی اور اس
بے چارے سرد و شہر سے ہر ماہ کے مہاجر کا یہی کام تھا +

جہاں انہیں لے گئے ہو تو کم کر یا دوسرا کوئی ملک میں آگے تم سے کہہ چکا ہوں
کہ جب علانیل سے آغاگر کو سے یا بلکہ جہاں کے بھی کہ وہ اس سنی کو سرفرو
ترہم کر چکے قدیم المیہ میں سے بعض بعض آدمی اس سنی میں دیکھے رکھائے
رہ گئے تھے جہاں اس علاقہ کے ہمارے اس وقت سے ملے جسکے وہ سنی پر حملہ آور
اسے معزج کر کے لے گئے سپرٹ پر چڑھ آ یا تھا یا جو کہ یہی ناہیز تہنیز اور اپنی
پیدائش اور تربیت وغیرہ کے باعث سے اس میں رہ گئے تھے۔ یہ شہر یاہ کی
دہر کے تھے یا تو کے قریب پے سو بیج اور غار و چھپنے کی جگہیں بنائے ہوئے
تھے ان میں سے بعضوں کے نام یہ ہیں حد اور حدی مکاری حد و حدی حد و حدی حد و حدی
کثرت و خون خدا و غضب خدا و بدستی حد اور حدی حد و حدی حد و حدی حد و حدی
کفر و وہ خونناک پانی اور بوزہ و خطرناک خدا و حدی حد و حدی حد و حدی حد و حدی
وہی بہت سے آدمی اب تک آغاگر میں سکونت رکھتے تھے ہر جہاں کہ قانون
نے ان کے شاہد المیہ کے قصہ سے نکال دیا تھا +

یہیں لوگوں کے کہش اسے اور گناہ و ملاکت کے لئے اس ایک
شہزادہ سے خدا و حدی حد و حدی حد و حدی حد و حدی حد و حدی حد و حدی حد و حدی
یہی تھے شہزادہ کے دشمن وہ وہ جو آغاگر کی مہارک سنی کی تباہی
کے خواہش تھے لیکن آغاگر کو وہوں سے اس حکمرانہ برعکس ایک ہی تھی تو اس

اور گناہ و ملاکت سے حاصل ہو گئے چنانچہ ان مہاجرین سے کیا کیا کہہ دیتے تھے
وہی پید کر کے سرکال نکال دیکھنے اور سنی والوں کو پتے نہیں دکھائے
گئے بلکہ میں نے یہ بھی سننا کہ سنیہ اسے ان میں سے اکثروں کے ساتھ
حسب اہل مل گئے جو کہ سنی کے لئے بڑے عزم کا باعث ہو گیا چنانچہ اس بات کا
موقع بڑا مہیاں ہو گا +

استیصال باب

اس بات کا مذکر کہ جب سببوں سے کیا گیا تھا لگنے پے
شاہ کو نامہ اس کا اور وہ اس کے بیچ سے رحمت ہو گا تو اس لوگوں
سے سببوں کے پاس لائے لکھنے کے نام لکھنے کے ساتھ کر کے لئے
کہا گیا اند میں سوچیں۔

نیز کہ طبعی خداوندوں سے جو اتنی رہ گئے تھے یہ معلوم کیا کہ آغاگر
نے گناہ کر کے اپنے شہر اور علانیل کو آ رہا کیا اور کہ وہ اس کے دریاں سے
چلا گیا سر تو وہ آغاگر کی بستی کے برابر کرنے کے لئے بدشیں باندھنے لگے
چنانچہ ہر جہاں کے وہ سب مہاجرین شہر سے لائے ایک شخص کے مکان پر جمع
ہوئے اور وہاں شہر کی کس طرح آغاگر کو پھر المیہ کے ہاتھ میں پیر
کر دیں + سپر کسی سے چھ صلاح دی کسی سے وہ اور ہر ایک سے جیسی صلاح

سفر پہنچا تو آنگرک خود نہ بدستی سے یہ صلح ہوئی کہ کیا یہ بات بہتر ہوگی
 کہ اسیوں میں سے کچھ لوگ رفتہ رفتہ اپنی دلوں کے خیالوں کو گریب اختیار کریں
 اور میں نے اس خیال سے یہ بات کہی کہ اگر وہ لوگ یہاں کریں اور یہ سب سے
 میں قبول کریں تو سب کا نام کا کا ہو گا۔ وہ نہ وہاں کے ہتھیار ہوں گے جو انہیں
 ترہیز چاہیگا لیکن وہ نہ گنت ہوں گے نہ کھرب ہو کر کہا کہ یہ بد بات میں
 وقت نہ جو سیکلی کہی کہ نہ تا نگریں انہیں ایک طرح کے غصہ میں جو اس سے کہ وہ
 ہاں سے دوست خفہ سمجھائی کے وسیلہ سے ایک مرتبہ چھ دست میں پڑے کے یہ
 شہزادہ کہتے کہ چکا را سو سیٹ مرد جس کا وہ و کس طرح سے پڑے
 ان سے پھر جمع حاصل کر چکا علاوہ اسکے ہر جاتے میں کہ ان کو یہ اختیار
 اس میں کہ کہ وہاں کہیں یا میں گرفتہ کر کے قتل کریں سب سے چاہئے کہ ہم
 انہیں کی مانند ہتھیاروں اور کمرہ میں تو ان کو کسی طرح کا ضرر نہیں پہنچا سکتے
 لیکن اگر ہماری عاریت سلامت میں تو ہم شاید اس میں بر ہیں ۔

مجبور وہ اس طرح برائیں ہیں، زیادت کی چھان کر چکے تو ان سے بھولنے
 وہ سب کے لئے بہتر اس بات پر چکا گیا کہ ایک خط کا نام سے اعلیٰ
 کے لئے بھیجا جائے جس میں تا نگری کی حالت میرا شکا
 کی جائے اور یہ ذکر بھی ہو کہ وہ یہ لوگ بہت شہزادہ کے مقابل میں زیادتی
 انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم کو یہ سادہ اور صرف ہر کر کے اس کی صلاح اس لئے
 میں نہ صاحب ہو گا ۔

جناح ایک خدا کو رکھ لیا اس کا ہوا یہ تھا ۔
 ہمارے وہ بزرگ شاہ اعلیٰ میں اس کا ناسل سلامت ۔
 اور ہائے بزرگ اور تارہ تار میں یہ سب اعلیٰ جو چکے تا نگریں کہ
 حسی میں وہ گتہ ہیں آپ ہی سے پیدا ہو کر وہ آپ ہی کے ہتھ سے پائے
 چاکر تاحات و رعاشی کے ساتھ آپ کی ہر عرقی و رسوائی کی جو اس میں
 دلوں نے کی سیر و سب کرنے کی تہا میں لا سکتے اور آپ کی دست و در
 کی غیر جانبری حکمت تا نگریں تارہ تار میں سے کہ اس میں عاریت رہاں جو ۔
 ہمارے اس خط کے گتے کی وہ یہ کہ کہ ابھی ہم کہ یہ تارہ تار میں سے کہ
 مستی پھر آپ کا مسکن ہو جائیگی کیونکہ وہ اپنے شہزادہ عاریت سے دست و در
 ہو گئی جو وہ ان کے سچ میں سے نکل گیا جو وہاں جو وہ کہ وہ سب سے کہیں
 و جو دست و در جو اس سے بیچتے میں وہ بھی وہ نہیں آ سکتے نہ اس سے بھی ہائیں
 سکتے ہیں ۔

ان میں ہی احوال بڑی بڑی اور غریب ہیں ہی جو یہ بہت کے غریبوں
 ہی ہائیں بلکہ ان کے خداوندوں اور سر روش و شہزادوں میں ہی ہائیں
 ہر ہی جن کی اس میں سب سے چکے تاروں میں ہائیں میں چاہے ایک طرف
 اس کی ہر ہی خطا کا کہ نہ ہر ہی طرف اس کی جو ناک چاہے اس کے ہائیں
 یہ ہر ہی شہزادہ میں نہ وہ آپ کے ہتھ سے نہ ہر ہی ہائیں میں ہائیں
 آپ کا تا نگری کے چاہے اس کی کہ اس میں کہی آپ ہی بہت ناک

چترائی اور باقی سرداروں کی جواب کے انصر میں کامیابی کے مطابق ہوتا ہے۔
چارہ پاس کیلئے ہمیں اور کم سببائی المقدور سے آپ کے ہاتھ سپرد
کر دینے کے لئے ہمارے پیچھے یا اگر آپ کی پدرانیت میں جاری حلقہ میں ہوں
کو نامناسب نہ معلوم ہر وقت میں آپ اپنی رائے کو ہم پر عکس کر کریں ہم سب
اپنی جان اور اپنا سب کچھ خطرے میں ڈال کر آپ کی صلاح و شورت کو قبول کر کے
آپ سے سہارا لینگے +

اقتضای مردم و تاریخ مذکور است قصد راجع به اصلاح مشورہ او پر کمال بیاب
تتمہ ہو چکا ہے ایک نوادہ راجہ مراد علی صاحب سیاحی نے انگریزوں میں مقیم ہو کر

جب بلڈ تارے قاعدہ پر خط لکھ کر تھم جھانگ بیانی پر آیا تو اس نے برنگی
جھانگ کو دخل پانے کے لئے کھٹکھٹایا تب اس جھانگ کے دربان میر پر
یہی سن کر سرے کھٹے سے جھانگ کو دیو یا چپا چپاں پیدائے لئے وہ خارج
تھا مگر کے اطمینان کے پاس سے لایا تھا جس کے بعد دھڑ دھڑ اس خط کو
بیجا کر اور خوشی کی خبر میر سے دلا وہ نہ تھا مگر اسے "ٹانگ میں" یا اسے معتقد دوستوں
کے پاس سے +

تب کل فاروقی میں سے ایک شخص محمد سبزوئی اور لوسیفر واپس آئے
 بلکہ اس کے ساتھ مگر شہر شہنشاہ کے رہنے چنانچہ خط حکو کے پڑھا گیا اور وہ تین سو
 روپے میں کھڑا تھا جب وہ خطا نہ پڑھا گیا اور اسکا صفوں فاروقی میں کھڑے
 کو نے پھر گھبراتے یہ حکم صادر ہوا کہ خوشی کی علامت میں بے دھڑک ہر دو گئے

[illegible]

جب وہ یہ سوچا کہ وہ اپنے چیلے کو وہ جمع ہوئے ناکہ، ساتھ میں مشورہ کریں کہ آغا خان میں اپنے دوستوں کے پاس کس اخبار کا جواز ہے جس میں کسی نے ایک مصلحت دہی، اور کسی نے کچھ اور لیکن آخر میں عجیبہ درکار تھی انہوں نے اس کی کام کا درشاہ ملیس پر خالہ اس وصف سے کہ وہ ان کی دانش میں اس جگہ پر کتابیات مناسب مالک تھے چنانچہ میں نے عجیبہ مناسب چھاپا ویسا لکھ کر سب سے پہلے کے خط کے جواب میں اسی کے ہاتھ ان ملیسیوں کے پاس جو آغا خان میں رہتے تھے بھیجا دیا اور اس کا عنوان یہ تھا۔

ایسی سیرے فرزند و بزرگ اور قادر و عظیم بود چہ نور مقیم بستی، تا نگر جو میں کہ
 ابلیس، تا نگر کا شاہ عالی تبار جوں اس ذات کا دعا گو جوں کہ جس دلیل و محبت اور
 بندشوں و ارادوں کو تا نگر کی نسبت بظاہر عزت کی محبت اور عظیم کے باعث
 سے عمل میں لایا نکاح مرادہ رکھنے جو اس سب باتوں میں کامیاب و عاوا و زمینیں
 بخیریت و منت تم کو پہنچاؤ۔

اس جہر لیل فارسیں اپنے مستعد سلیاں پیپد کے ہتھ میں تیار اسیدرک خط پایا اور

اس سے کہ کو یہ نہ نسی حاصل ہوئی اور تہاڑی مت دہت کی تہو یہ نسی ملک
 میں ہم سے خوشی کے جسے جو سے کہ تہہ جب ہم نے یہ بات معلوم کی کہ جنگ
 کتا گھر میں ہمارے ایسے دوست ہیں جو ہماری عزت کے بڑھانے اور تاکا کو سے
 تہا کہانے یہ ہمارا بدلے کے مشاق ہیں تو ہم سے جہا تک ہوسکا مے
 دواں تک خوشی کی ہم اس بات کے شے سے بھی بہت خوش ہوئے کہ انکی
 حال سے ہمیں ستر ہو رہی ہو اور کہ ان لوگوں نے اپنے شاہ کو یہا تک تہا رہی
 کہ وہ ان سے چلا گیا ان کے اراض کے حال اور تہاڑی صحت اور درد
 ان وقت کی خبر کے شے سے بھی ہم کو بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ اور میرے بزرگ
 تہہ یہ ہو رہا وہ سرد دروں کے اگر کسی حکمت سے ہم اس ہستی کو چے
 بچہ میں چھوڑ سکیں۔ اور ہم میں تہاڑی میں ہر اندہ کہ ہم تک پہنچا کے
 سے یہی علم دی وچترانی ہی حیدہ مانی کسی بچہ میں کو اس حال میں لائے
 سے ہاتھ رہیں گے

اور جو ہادی اولاد ووسل اس سے نسی حاصل کرو کہ جب ہم پھر اس پر
 چھوڑا جائیگے وہ اسکو سے پیسے کا ہتھ ش کر کے تہا سارا سے ڈھنڈو ترخ
 کریگے اور تہا سے نسی اس تمام کے رات داک اور سردا نہائیں گے۔ اس
 بات کا بھی خوف نہ کرو کہ اب کی جیکہ ہم پھر اس میں سے کبھی تہا کے جائیگے
 کہ نہ کہ ہم وہ فوج لائیں گے اور آگے نہ بہت اسکو یا وہ ترخ بڑی کے ہا
 تہا سے رہیں گے علاوہ اس کے اس شاہ کا یہ قانون ہو گیا کہ وہ اب اس بات

کہ اس حینہ میں کہ اگرچہ ان کو درد و ہتھ قصہ میرا کہیں اس کتاب میں نہ ہا
 تو ہمیشہ کے لئے ہمارے سہرا ہیں گے

جنا تہہ عورتا سے سہرا ویدیدہم تا تہا کی کمزوری کا حال اور بچہ کر تہا تہا
 آئی تو سے کہ رچا ہی یہ بھی خواہش کر کہ ہم آپ کہ شستن کر کے ہائیں رہا ہوا تر
 کمزوری کر کے ہو عین اسباب کی اطلاع دو کہ تہا کی صحت میں عیسی
 تہہ یہا تک بھر جائیں سے کے لے حل میں دلی ماسر بہ ہوگی جو وہ ترخ ش
 رتھ کے لئے تہا یہ دیا گیا تہا اور امید کی کے امتحان میں تہا رہا آیا
 نسی سنی کو فرور اور خود پیغی کی بدولت سے تہا دیا ورا ہو بہا ویدیدہم
 اس قعر کے جتنی فرور جبکہ ہم ہا ہر سے سپرور ش کر کے تو بھی تہا سے ہا بیت
 صحت تہا کر کے تہہ ہمیشہ سے تہا ہر اب تہا سے تہا ہا تہا کے تہا
 اور اسکی جو عدالت تہا کے حیل سے کا تہا تہہ ہر وہ تہا تہا تہا تہا
 میں اور ہم اپنی خوشنوں میں کامیاب ہوں اس خبر کی ساری برکتیں ہم پر ہوں
 در میں

باقیہ خط ہا بر ماسدی کل شاہ کا نا یکہ میں ہا میں تر میل بدست
 نا ہر وہ پید و اسے مطالعہ اس فوج کے جو تہا تہا تہا تہا تہا تہا
 یہہ خط جیسا کہ تہا ہو چکا تہا تہا میں تہا ویدیدہم کے پاس جو جنگ
 دواں ہا تہا اور اس کی دیواں میں تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا
 میں سے تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا

کچھ طلبہ نہیں تھکتے چنانچہ ان لوگوں نے ایک دلی جو کرسیاں فریب کی
پست کو قبول کیا۔

میں تو میں جیسا کیا تھا۔ اب یہاں پیدوشکر کا تانگڑ میں پھر دو روپے تو سی
عادت کے مطابق میاں جرمے کے مکان پر شریف لائے کیونکہ وہ اسی کے
گھر پر آکر تھا۔ وہ سب متعجب رہا۔ اسی حکم پر جوتے تھے جب ان لوگوں
سے یہ معلوم ہوا کہ صحیح سیاست کوٹ اسے رکھ کر وصایت ہی شاد ہو گئے۔ اسے
وہ صاحبِ عیس کے پاس لے آیا تھا۔ ان کے آگے دھڑا چھ پچیس ان لوگوں
لے کر سو پڑھا۔ اس پر غور کیا تو وہ اور بھی خوش ہوئے۔ ان لوگوں نے اس سے
اپنے دوستوں، عیس کو سی فریال پوب اور باقی غرووں کی حیرت و عافیت پوچھی۔
اس نے جواب دیا کہ کو میرے حد و حدود بہت سی، جیسے میں ایسے جیسے
آگہ وہ اپنی نگاہوں میں رہ سکتے ہیں اس سے یہ بھی کہا کہ تیار خطہ عکس لوگوں
نے خوشی کے مارے گھٹنے جھپٹ جیسا کہ تم نے اس خطہ کو رکھ کر دیات کر سیکرہ
جب ان لوگوں نے اس خطہ کو پڑھا اور یہ دیات کیا کہ عمر اس سے
چھ کام میں، تنید یا سے میں تو وہ پھر تانگڑ کی نسبت، نے تیدھانی راہوں
کے پر اگر کسی کی فکر میں ہو کر خبریں سوچنے لگے پہلی بات جس پر وہ سب متفق
ہوئے سو یہ بھی کہ جہاں تک جو سکے تہاں تک، تانگڑ سے ساری باتیں محقق
رکھی جائیں کہ ہمارے راہوں آ تانگڑ کی نسبت مشہور نہ ہونے پائیں اور اسے
اس کی خبر نہ پہنچے۔ بعد اسکے وہ یہ سوچنے لگے کہ آ تانگڑ کے تباہ اور ہرادر کرنے
کے لئے ہم کو کسی تدبیر عمل میں لائیں چنانچہ ایک گجھ کہتا تھا دو سرا کہ یہ تہاں
غریب تاسے کھڑا اور وہاں کہہ کرک رکھ کر عیس دو سو تھو ہمارے حد و حدود

میری زبان سے تو سچے سچے یہی تک وصل پاتا تو وہ
 ادا کرتا میں سے لگے ہو کر تو یہ وہ ایک وہ کہنے ہو چکے باعث سے
 میرے صفت یہ ہے تو جسے شہر میں کہتا تھا کہ انہوں نے اپنے
 نام کے اندر بھی وہ لکھا یا اس کے بغیر سے معقول سے نہ چکا نہیں ہو کر
 خوشی بہ ضرورت تھی سچ کہ اگر یہ تک نام کو نہ تھا تو اس نے
 میری بات دریافت کر لی کہ وہ ایک تفتی باجی پر جیانیجب سے ہو کر نام کر دیا
 وہ کہ میں سے چھوڑ کر کہیں ہی تھا اور کردہ حجت نہ ہو تا تو کچھ عجب نہیں کہ اسکا
 آقا اسے چھانی دیتا ہے

کھانا جب یہہ بخیرہ پتا اور وہ یہاں تک پور کر چکے اور تاکر کچھان تک ہو سکا
تو کہنے لگا کہ میں یہاں تک پہنچ کر گئے گا۔ اور اسے اندر سے درمیں کے
سے اترے گا مگر یہاں جو بکے لے رہے وہ تو منتظر کر رہا تھا سب بگاڑ
وہ جب اس کا پتہ چھن گیا کہ اس کام کے لئے کوئی مارا لاؤں مگر وہ کانٹوں پر
بٹھا رہا تھا اس نے اپنی اسی قابریں میں نہیں شعلوں جو بکے اور یہہ تو ہمیشہ ایک قہقہہ کی
دھڑکی جب لوگ اس کے پاس میں دیکھ رہے تھے تو انکو چانگ نصیبت
میرج تلموہو کیا کہ یہی کم خیال رہنا جو ان لوگوں نے یہ بھی کہا کہ اگر ہم یہ
دوسرے ہی میں ہو کر نہ دو سنتوں اور قافلوں کے کام کی نسبت کو سنت کر کے میں
مشغور ہوں تو ان کے دل میں ہمارے خوف سے کم تنگ یہ ہو گا بلکہ اگر ہم یہ
اور نہ اس کے کامیابی میں تو ہر چیز میں چپ کر چکے کل بھی اس کے سر

حب و شوہر کی سست پہا تک تھیں چھینوں کو گوں
سے ایک۔ اور خطا کھڑکیاں غیبی ٹانے کے پاتھ بیٹیس پاس سے نہ کیا
انکا حضور میں تھا +

خداوند اس لیے امت کی طرف سے جہاد میں حصہ لے کر شہید ہونے کے لیے بھیج دیا ہے۔

میں جو تاجدار کی بیٹی کی مشہور نیاہ میں، روز اسکے گرد ہی رہتے ہیں، ایسی سخی
نہ بزرگ کو سلام +

اچھے چارے بزرگ ہمیں ہماری جانوں کے پالیدو سے جو خوشی کہہ سکتے ہیں
وقت حاصل ہوئی جبکہ تم نے یہ بات نہیں کہہ سکتے، بنی طور پر شفقت کے عشق
سے ایسا برسرِ وقت میں کہ ہماری نگاہیں ہنسنے لگیں ہو گئے، تاکہ ان کی برآمدی کی
نسبت ہماری دوستوں کے اوپر میں ہماری مدد کریں [میں اپنے دوست
میں خوشی کا اس کوئی تعلق نہیں رکھتا، جو کہ ہماری
میں ہر حالت میں ملنے کی صورت کی مخالفت پر آمادہ رہتے ہیں +

اس مشتعل کی سمت جو آپ سے ہمیں دیکھ کر توجہ مانگ کر کمال تھی
کے فکر اور تدبیر کشش میں قائم میں ہم کہہ سکتا ہوں وہیں ہر مسئلے کو ہم بخوبی
جانتے ہیں کہ اس بات سے ہم کو کبھی خوشی حاصل ہوگی اور ہمارے ہمراہیوں کی
کہ چارے پانچ سو دو سو چارویں جان کے جوہر ہیں جسے قدموں پر چلنا
پڑتا ہے اس کے لئے جہاں تک ہمیں چاہیے وہی حق اللہ ہے یہی جنتی کو کام میں لانے
ایک تدبیریں کر رہے ہیں تاکہ یہ کام چارے اور آپ کے لئے آسان ہو۔ ہمیں جو ہے

ہم سے پہلے اس جہنمی فہمت آئید و گنتی مونی میری تیرا کیا کیا اسکا
 آپ نے پتے چھینے حد میں ڈر کر کیا تھا اور ہم سے یہ نتیجہ نکالا جو کہ اگرچہ دور کے
 ہوتے ہیں کہ ان کو تو دیکھا مگر ستر ستر اسکے انجام دینے کے لئے ہمیں ہر دور ہمارے
 ہر حال میں رہنے میں تیرا سر مل سکتی ہو لیکن ان کو نہ اسیدی کے رہا میں عرق
 کرنے کی تدبیر کرنی سب سے بہتر ہوگی بھلا ہم نے جس کی کل آپ ہی کے ہتھ
 میں ہے اس کام کے کرنے کے لئے دو تیرا ہی سوچی میں سے ہر خود انہیں
 حتیٰ المقدور کہتہ سناؤ لیکن وجہ کے کسی بھی وقت پر ہم وہ آپ دروں کو
 تدریس کے ساتھ سرگرمی کے لئے مستعد رہیں گے ان ساری باتوں کے
 دینا میں سے جو آپ کی پابندی میں نہ ہو کہ وہ اس کی ایک نوجوان عالم ہمارے
 ہمارے اس کے امیر غالب کی سب سے پہلی سے اپنے بن و بنوں پر غور و
 ہونگے در نہ یہ تعزین کے لئے اپنا منہ نہ ہو گیا اور نا اسیدی اس کو اس میں فرق
 کر دی گئی ہم نے اس ہکٹش ہتھ کے برائے کے لئے نہیں مضیر بلکہ ہی نے
 لایچ شہوت اور غضب نامے کو ان کے در میں بھیج چکے ہیں وہ اپنی وضع
 بد سے مومن میں اور آتا گئے ان کو قبول کر لیا ہو میں لایچ نے آپ کو غضب
 شعلہ عقل رکھتا ہو اور حضرت میں نامے ان کو کر کر لیا ہو وہ ہمارے
 دوسرے ہی کی ہندو براہ گویا ہو شہوت نامے نے اپنا کام بد کے خوشی سے کر لیا
 غضب اعتدال کیا ہو وہ خداوند خود غنا کے بعد یہ دگر کی کرنا ہو وہ اس جتنے
 پہنچا تو بہت برا رکھا ہو غضب نامے نے نامام سرگرمی تک رکھا ہو اور

حضرت خوف خدا نامے نے ان کو اپنی حدت میں قبول کر لیا تھا لیکن اس اندر
 اسے یہاں سے گول میچ کی ہر چوٹی تو ہمارے ذہن کو گھومتے ہر وقت کرنا ملے
 اس نے بہت اطلاع دی کہ میں وہاں سے بھاگ نکلتا ہوں وہ میرا قاتل ہے
 میری حدت کے پورے میں بچا ہی دے داتا
 ان لوگوں نے ہمارے نسبت ہمارے کام وہ دونوں میں ہمارے ہی
 ہر دو کی ہر کوئی کہہ دے کہ اس ہرے میں اس نے خندہ اور بھگت اور طبیعت
 انھیں ہی ہر تہا ہر دووں اپنا کام ہر میں کر رہے ہیں اور غضب ہر کہ ہے
 غصہ کا جلد پختہ کریں
 ہماری دوسری تدبیر یہ ہے کہ آپ کسی با اس کے روز میں پرہیز کر لوگ
 اپنے کام میں ہر چوٹی مشغول ہوں اچانک اگر گریں کیونکہ ایسے وقت آپ غریب
 یقین کیجئے کہ ان کے دہ میں ہر اطمینان ہوگا در ان کو اس بات کا یقین ہم خیال
 ہو سکیگا کہ کوئی ہمارے اوپر حملہ تو ہو سکتا ہے ایسے وقت پر ہی وہ نہ تو اپنے
 اس میں چا سکیں گے اور ہمارے دونوں کی نگہ کی بات میں ہر کوئی کر سکیں گے
 جب آپ باہر سے امیر خندہ کے ساتھ حملہ کریں گے اس وقت ہم آپ کے
 ساتھ ملکہ آپ کے غریب آپ کے کام کی پشتی کے لئے ہمارے مستعد ہوں گے
 اس تدبیر سے غضب ہر کہ ہم آغا گری کو پریشان کر ڈالیں گے اور بہتر اس کے کہ وہ
 ہوش میں آئیں ہم اس کو کھل جائیں گے اور ہمارے ہر ایک میں از ہر دور ہمارے

مہمیت ہی متاثر ہو رہی ہے۔ اگر آپ کے شیڈیاں سرس سے گود مقرر نہیں ہو سکتی ہیں تو اس سے حد بکرو گا دیجیے۔

[illegible]

من عرض میں دو عجیبہ امتیازات: بلدیوں نے لکھنؤ کی تیس رکھ چھوڑ دیا تھا۔
ہمیں کے پاس سپاہ و فوجیں میاں بلید کے قاعدے سے پہچان گئی وہ ان خط کو

مٹے کی مانند جھوٹا نمک پھانسی ہے لیگی ۔۔۔ بان سیر پر جس کے ہاتھ پنے
 قاپے سے پیچھا دیا ۔

مگر حبیب پیر جیسے : یہاں لمبید ٹاسے سے طاعات پہنچی آدھ تاگر کی
 درمیں کی بدستوب کی نسبت آجس میں س غور بگفتگو کرے لگے :

پیدا کرنے کے لئے کہا "قدیرِ دوست" جو جنم چھانک کی یہاں سے پھرتا۔
 صبرِ حریف کی میں نہیں دیکھی بہت خوش ہوا +

پیشہ : سائبر سہارا دہندگان کے لئے : تمام نگر کا مقصد ہے لیکر یا محسوس +

سیریزس مہربانی کر کے فرمائیے تاکہ اس سبق کی سرورست کیا حالت ہو۔
 پی۔ اے۔ ایچ۔ پیرے خد۔ رتہ اس کی حالت ہمارے اور ہمارے حق اور دوسرے

اس جگہ کے دلکوش کے لئے نہایت ہی عمدہ تزئین و آرائش کی گئی ہے۔ یہ داری کی طرف سے بہت ہی پرمردہ ہو رہے ہیں بلکہ یہاں تک کہ جہاں تک چار دیواریں ملے گی

تہ کہہ سکتا ہوں گا، آقاؐ اہل سے عیب ناراض جو اور اس سے بھی کم نہایت
جی وحشی عاصی پر عاقہ قدم کی رکابی میں بیڑی چکا کر کوئٹہ عارست ہلیسی

دوست اُس کے سپیدوں میں قائم ہو چکے ہیں اور ہم کو صرف اُس کے مالک ہی
موجہ ماقی رہ گیا ہے۔ خدا وہ ہے کہ تمنا کر میں جتنے ہمارے ستود دوست ہیں وہ

رہنما اسی منہ میں ملے رہتے ہیں کہ ان کو جس جیسی کے مالکوں سے
خاصہ میں گرفتار کرادیں ان کے سچ جیسی بھی مثبت ہی نہیں یہی ہوا جو بیات

جب سے بریلے کی سوچ یہ ہو کہ ہم کو آخر میں غالب اسنے کی امید ہو۔

تب جو تم چنانک میر کے کہتے کہنا کہ عہد کرنے کے لئے کوئی منت
 سے بہتر نہیں کا ش کہ اس ہم میں حسب وخواہ پوری مروت اور محبوب کا باقی
 جود حاصل ہوتی ہاں میں اسکا روادہ زخا ہاں ان اہلسیوں کے باہت سے
 ہوں جو آناگر کی وقفا رہتی کے ازنت اپنی جالو کے خوف میں رستے ہیں
 پید پید تر یں غریب قاضی کے آہی میں آناگر میں کے بلعسی
 خد ہونا دن رات اس میں متغزل رہتے ہیں اور وہ لوگ سادہ لوح کا حوال
 کی مانند میں اس میں خوات نہیں ہر کہ وہ اپنی حالت کی نسبت فکر میں ہوں
 سپہ شخصیں کہ ہمارے تباری قریب تو علاوہ کے ساری باتوں کے مقابلہ کرنے
 سے آپ یہ بات سمجھ لے سکتے ہیں کہ بیت سی و حیں اہلسی کے دلیریاں گ
 غالب میں کہ چنانک ہو سکتا ہو وہ جلدی ہی کر رہا ہو
 پلید تو نے حقیقت حال بیان کیا ہوں بہت خوش ہوں کہ یہاں تک
 فزیت آہی ہو جو میر سے دلیر پلید آپ میرے خد ہندوں کے پاس اندر حیں
 وہ آپ کو اس سلطنت میں کا سب سے اچھا رنگ باج دکھلاینگے آپ کا خد
 میں بھیج چکا ہوں
 تب میاں میں نالے گھر کے اندر گئے اور اسکا آقا اہلسی اس سے ملا
 اور اس طرح پر سلاو علیک ہوا جو میر سے خد خادم ہیں تمہارے خط سے شاد
 ہو گیا ہوں اس قعر کے باقی سرداروں نے بھی اس سے سلام کیا تب پلید تانت
 نے سب کو آداب بجا کر کہا

خبر یہ سنا اہلسی کو یا چاہئے اور اسکا آقا و شاہ ہو چنانچہ
 وہ بہتر نہیں کہ عہد اور منہ نے دسی و صبر یہی ہے اور بھیجی کہ کوئی گدس
 انگہ کا بھی پا چاہے کہ سکے پاؤں کا پہنا ایسا اس خد و پاکہ وہ پاس میں چاہا
 یا ساتھ
 سب وہ اس خط کو پختہ کیا خد دریا صفت کر چکے تب بہت شورت
 نے گئے کہ سکاں جو اب میں چنانچہ وسیع رہے نے نہیں اس مقدہ میں
 یہ کہ
 غالب ہر کہ ترنگر میں کے اہلسیوں کی پہلی تدبیر کا مایاب ہو اور میں
 سے سینہ دہی خد ناگر کو یہ دو تر لوچ و ریا پاک کر ڈالینگے مع کے
 راہ کرنے کی اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں ہو چہ قدیم و دست پہام ہوں
 کہ رہے کہ اسی راہ گیا اور کا سیاب ہو خد خد یا سنے کہ اہلسی آہت
 یہ ہمارے سے ایک متوالہ قائم ہو اہلسیوں کی اسے بجا شتاب
 نیست و نیست کے لئے ایک عام قافان جو کہ ہم سے ہر فصل کے کوئی چیز
 یہ تالیف نہیں سکتی میں میں مجھے آید ہر کہ کا خد عشق نہ رکھتے ہیں رکھنا
 یکر یہ تھا ان پر ہر کے روز کے گھر یہ کہہ کا میں یہ ہر سے
 ہر کے یا سب ہو گا میں ہا سے کہ ہم سے کوئی صبح سے سوچ نہیں
 کو کو گداسی یا کو ششیں سے ہر روز میں جو خد نام کے نے خوب
 کہ ہر روز میں یہی عہد کہہ کا خد خد و اسر ہو جانے

نہ بزرگ جلد کو بے تکلف چارے خداوندی، تو میں کچھ گنجائش تو
 کر لیکن ان کا قیاس صدق آئے یا نہیں اب اس سے خداوند نے اس کی
 نسبت تو یہاں نہیں کہا کہ وہ ایسی بات جو جس سے میں خود بخود ہرگز نہ کہلاؤں
 نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس سے یہ بات حشر سے کہی تاکہ جہان
 کی بات ہے۔ لہذا اگر ہر شے کے وہ کہ ہم بات سمجھنا لازم ہو کہ وہ فائدہ گزرتی ہو
 تباہ حالت اور اس کے برعکس چارے ہر آدمی کا علم اور اذیت حاصل ہو رہی ہیں
 جس کے سبب سے ان کے دل میں اپنے جہان کو پہچاننے پر ہرے و چو کی شے سے دور
 فائدہ کے روز ہمیں دو چیز یاد کر رہی ہیں۔ اول یہ کہ وہ بات کہنے

۱۔ غریب و محتاج کی خدمت میں ہر قسم کی خدمت و ایثار کی تعلیم دینا۔
۲۔ غریب و محتاج کی خدمت میں ہر قسم کی خدمت و ایثار کی تعلیم دینا۔

اکیسواں باب

دیس کا پھر سردیوں سے اور زیادہ سرد ہونا اور کھانا
اور طبیعوں کے پاس جو آتا مگر میں تھانوں کی تھانوں
یہ پادی کی نسبت ملے جیسا

جب جملہ لوہ اپنی ساری خیر کر چکا ہوتا ہے ہا کوٹے نے
سراو کیا اور لوہ سارے میں میری رائے یہ ہو کہ تم آہستہ آہستہ
پنا چکا کر چلیں، دیکھیں کام میں نہ لیں گے ہم سے دوست جو تانگہ میں
ہیں وہ "اگر وہ" یہ وہ مرثا کے نام کے اور جس جانتے جانیں اسے
کہ تانگہ کو کھاجانے کے لئے کہ ہر کوئی دوسری چیز میں ہی اگر میر جو کہ
وہ تانگہ کو کہے تو وہ خود جو کہ کسی دوست کرے اور اپنے کانوں کے کرنے
سے اس کی مخالفت اور سلامتی کا بعد اس کی ہر کوئی کش ہو جائیگا اسے
کہ وہ غلامان کو بھال جائیگا وہ اس کی صحبت کی تم نہ کیگا اور اگر وہ اسے
دیکھ کر کہنے لگے تو سکا شہزادہ اس کے پاس وٹ سے میں جی کر گیا
چوڑے متی دوست میں خط لکھائی ہے یہ ایک یہ ہے سے ہی ہے
خارج کیا "کہیں غلام نہ پالے" دوست سے کہہ کے دیکھو اسے
میں کے پادشاہ کے کیگا، میں تم کو یہی سلامتوں دے رہا ہوں
تم سے دیکھ میں ہو کہ اگر وہ میں میں ہی دیکھ میں پادشاہ کو وہ

کاویس کو اس سے ایک رکھنے اور اس میں کسی کو نہ مانگے سے تانگہ کر گئے
کہ ایک سن کی بوج کر مارے پاس سے سے تانگہ کر کے سے بھی ملے
تو وہ بھی تانگہ کر گئے جیسا کہ تانگہ کر کے تانگہ سے وہ سنوں نے چوہی تیر
میں میں شروع کی جو چاہے کہ جس مقدمہ چترانی اور جیلہ دہری سے قائم کہی
حالت اور کہ وہ کسی نہ کسی صورت میں اور دیکھو کہ اپنے پنے وہاں میں
سے شہر میں دیکھ کر کی تلاش میں رہا نہ کرتے میں دوسرے تانگہ میں سے
لڑائی میں پکارے کے حج سے حج ہائے یہہ بالخصوص اگر سکا کر دہری ہو تو
وہ جتنا زیادہ گناہ تو وہ ہو گئے، نہایت زیادہ وہ جہاں مخالفت کرنے میں
ہو گئے اور تب ہم بارہ ترسانی سے اپنے خالہ کی گئے علاوہ کے جس کو وہ اور
اس سے بدتر خیال ہو گیا اس کا ہی کہ کانٹیل ہاں کے دریاں مہر تھے
تو کہیں ویسے ہی یا اسی قسم کے ویسوں سے وہ پھرواں سے نہ کل جائیگا
بلکہ ان کے اسی گناہ میں پھر سنا ہونے کے باعث سے جس کے سبب سے وہ
میل ایک مدت کے لئے ان کے پاس سے چلا گیا کیوں اس کے دوسان میں
سے تا بدھلا نہ جائیگا، اگر یہ بات شروع میں نہ تو اس کے عہد اس کے
پورے چھپا کر اس کے لئے، اس کے سردار اس کے سیاسی سب کے سب
تحت روحانے اور وہ تانگہ کر رہے وہ چکا چھوڑ جائیگا بلکہ حکم یہ سنی
کچھ نہ کہ یہ شہزادے کے چھ مالک چھ دیا تو کہ وہ خود بخود بنے چانگ
نہایت سے نہ کھول دینگے اور آپ کی اگلے دنوں کی تانگہ طرہاری کر گئے

لیکن یہ سب رشتہ و خصلت ہونا چاہیے تاکہ کام نکلے دونوں کے عرصہ میں بار
نہ ہو سکیگا +

جو نہیں پویش میں ملے بلکہ نے اپنی باتیں حتم میں دو نہیں ملیں نے
اپنا مقصد نہ ملے اور اسے مقصد کی پیشی کرنا شروع کی اور اس طرح کہ وہ سب
خداوند اور گھر کے صاحبانہ اور ہر شخص کے اور خداوند میں نے بے صبری
کے ساتھ جیسا کہ مجھے نمایاں ہو رہا تھا اور جو اسے مستان میں دیا لیکن میر
میت نامک گھر و دوسری غالی تو نہ میری تا نگہ کی مشورہ سے کچھ حاصل کرنے
کے لئے ابھی رہا ہی کہ جو وہ میرے گھر میں ان دیر باتوں میں ان کی اختلافی کی
تا بہ وقتیں میں یہ سب روکے بہ حال یہ کہ اسے نہ کر سکا کہ تا نگہ کے
جس طرح وہ دونوں سے اپنے تا سورا نکو کو گھروں چنا کہ میں یہ تا نگہ کی
بستی کو چھوڑ حاصل کرنے عاتاقوں بہرہ تم اپنے سر اور دل اور دوسے بھی بہرہ کو
جب اس گھر کے خداوندوں درشتیوں سے دیکھا کہ ابلیس تا نگہ
کی آفت رسیدہ بستی کو گھر جانے کے مستحق ہیں بلکہ باخبر انہوں سے آخر میں
گرمائوں کو کیا اور اپنے مقصد میں اس کی اور برامی ہونے بہرہ کی گردہ بلکہ
تا س کی صلاح میں ہو غیب تھا کہ وہ تا نگہ کی پیشی کہ سب سے ہی چھٹا کہ جو پر
پر مثال میں بہت کرتے لیکن میں کہتا ہوں کہ وہ پیشی تھے کو حتیٰ خداوند اس کی
درو کریں اور وہ اس کی تہہ تھی کہ ان کو اس کے طوہ تھا کہ سب خداوند ملک
انہوں میں مستحق ہونگے تو ہم کو بھی اس سے ہر شے کہ سب گھر سے پہنچی

جیسا کہ اب سکھ و رت ہر چہ خداوند اس دوسری گزشتہ کی سمیت آپس میں
بات چیت کرتے گئے تھے کہ کیسے دیکھنے سہی کے عرصہ میں تا نگہ قبضہ
کر کے خٹ جیگا اور کچھ عجز کے وہ بات شری جیسا کہ ابلیس دوسرے
اپنے خط میں گزشتہ کی تھی کہ اس بعد کے لئے شکریں کی ایک بہرہ منت فوج
کے سوا کوئی دوسرا شکر کا کرتہ ہو گا +

بعد وہ اسی بات پر قوی ہوئے کہ تا نگہ کے مقابلہ میں تو وہ شکریں کی
ایک فوج بھیجا جاتے اس فوج کا شمار میں اب میں ہر کے اور امداد تھا
اور اس قوی اور بدست خداوندوں کی مجلس کا مشورہ وہیں شہر کہ ابلیس
و اسکریوں کی زمین میں جو ہم جہانک کے پناہ کی سرحد پر تا نگہ کی آفت
بستی سے دئے کے لئے سپاہی عسقری کرنے کی بت سے آپ صبر ہو گئے
یہ بھی ہو کہ یہ خداوندان خود اس لڑائی میں اس کی در کریں اور کہ اس
عرض سے وہ اس کی بوج کے سرور کو کران کا مقام اختیار کریں سرانوں
نے ان طبیبوں کے پاس جو تا نگہ میں دیکھ بکھانے پرے تھے اور یہاں
پہلے کے لوٹ آنے کی انتظار کر رہے تھے ایک خدا نکھڑ بھیجا تا نگہ کو
بسیات کی اطلاع دیں کہ ہم لوگوں نے کیا کیا تدبیریں سوچیں اور کہاں تک
اور اسے کہنے میں اس خط کا مصدق یہ ہے +

جہنم کے تاریک اور خفاک چاہہ زغال میں سے ابلیس اور تاریکی کے
اور سردیوں کی طرف سے ان سمند لوگوں کو جو تا نگہ کی وہ اردوں میں دئے

گرد ہوتے دیر تا نگر کی ہستی کے چمکے جہاں تو یہ روز تیر دور درنگی ست
جہاں سے ہایت شیطانی ہے پاس کے خط میں مدد ہے

اگرچہ اسے متعلیٰ کو جن پر کلمہ رزق کر کے ہے ایک کا عرس ہے
سلاں بھر اور مت ہی خوشی حاصل کرتے ہیں ہم سے ہے جتنا اور نہایت ہی باری
بڑے میاں پیہ نامے کے ہفتہ سہ ہا کہہ پیتے ہو اور پیا واضح ہو کہ
جب دھن سے کھڑا دھن کا تھوڑا سا تھوڑا سا تھوڑا سا تھوڑا سا تھوڑا سا تھوڑا سا
نے جس کہ کہ میں ہا سے خوشی کے جیسی ہیست تک درجہ اور بولی تو وی
اگر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ پنا جو جنم میں ایک پہاڑی کے گرد میں ملکی تھوڑا
سے چور چور کے گریز مانتے ہیں اور جہاں ہم تھوڑا سا تھوڑا سا تھوڑا سا تھوڑا سا
اسے کہتے ہیں

ہم تہ کی وہاں ہی آ رہا ہے اس چتر کی برنگی کی جو ایک کلمہ پڑیں
سے تا گری ہستی کے مقابل میں ہماری حد تک سمجھنا ہوئے ہیں
تو جین کر سے بھی باز رہیں کے بیان کہ تہ سے سبھی لوگوں کی نسبت
ہمارے علم کر کے ہے جیسی وہ دنہ شانی پر کہ چند کے بارے میں غور اس سے
مہر و نور نہیر سے ہے تہا جب سے تہ کا چھٹا خط یا اوچھٹا
ہم کا مطالعہ کیا تو اس کی گدہ شوبہ کو مشورہ کر کے کہی جو یہ کر کے ہو اور
پھر نہ کر کے

بلکہ آپ کی جہتی کی عید میں اب کو متناہایت کے لیے

آپ کے نہیں بہت سے گاہ کرنے میں کہ اس مقدمہ کے عاصی شہزادوں
درد و دوس سے سمجھ کر بھری مجلس میں تبدیلی تدبیروں کی نسبت خوب خوب
ساختہ کئے لیکن تمہاری ان تدبیروں سے نہ ملکر وہاں میں کے قول کے مطابق
ان سے وہ ترغاب اور صلیب ترہیز تا نگر کی جی ہستی پر چمک کر گرنے
نہایت کے لیے وہاں سے اپنا جانے کی نسبت ان کی دانستہ ہی سے نہ گرنے
سہرے کی

فرض حتیٰ بانی کہ تمہارے خط کے چمک کر کی نہیں ہو سب کی سب
خود بخود پٹ پٹ کر گئیں اور تہہ در تہہ میں سے تمہاری ہی تدبیر غلو کی بلکہ اس کا
کھلا غور نہ ہو مافی مونی تو میں تمہارے ایجا دوس کے عمل میں لسنے کے لئے
ایک سنگ سی لگ گئی

جتنا چھ واضح ہو کہ کار آمد و سہرہ تمہاری امداد اور آقا نگر کی باقی
لستی کے تباہ کرنے کے میں ترا شکیلوں کی فوج سے زیادہ ان لوگوں پر
چڑھا کر کے کے نے بھیجا جا رہا ہے یہ سب اس فوج سے اور دیر وہی
میں جو مدت سے لڑائی میں بیچ رہے ہیں اس جہت سے طہیز کی آواز کے
سنا جھٹھے ٹھہر سکتے ہیں وہ اپنا یہ سہار کام جی امقدور پڑی ہی عملت کے ساتھ
کر رہا ہے کیونکہ وہ ہیں وہاں اس میں ششوں پر ہذا ہماری پہنچ تو کہ جب
آپ تک جہت سے ملے رہے وہیں تک ہلا میں اور متناہایت کے لئے
میں کسی طرح سے آپ پہلے سے اداوں کو اب بھی پورا کرنے کی فکر میں لگے بیٹھے

سیٹھا تھا جب ان دونوں کی نگاہیں دو بہرہ بریں تو سیریز نے پوچھا کہ تاگر کے حق میں اور اس کے برعکس نیچے کیا کیفیت گذری ؟

پیدہاں سب کچھ ہماری امید کے موافق ہو۔ جو جہ میں لیکے۔ تاغہ اسکوئٹ لوگوں نے بہت پسند کیا اور سارے خداوندوں کو خوش کیا اور انہیں اطمینان اس کی اطلاع دینے کو ناجائز ہوں اسکا جواب میرے سید میں یہ کہ مجاہد جس سے مجھے یقین ہو کہ میرے قاتلوں نے مجھے بھیجا جو بہت خوش ہوئے اسے کہ اسکا معنوں ان کے باروں کو حد درجہ تک مل میں اس کے لئے ترفین یا جو اور تاکہ وہ طیاروں کے جب یہ خداوند اطمینان تاگر کی شہرستی بکا کر کر رہا وہ انداز سے ان پر گریں ۔

پیدہاں صاحب اور اس مجاہد میں اپنی خدمت کے لئے میں خبر کو بروں سے زیادہ روبرو شکیں کی فوج جنگ تارود و چیدہ لوگ لیکے جینگے ۔ تب سیریز نے خوش مرگ کہا کیا تاگر کی مصیبت نہ بہت سی پر پڑ جانی کہ اس کے لئے ایسی بڑی عیاری موری جو کاش کہیں بھی ان میں سے ایک ہزار کا سردار قرار ہو تا کہ میں بھی تاگر کی شہرستی پر پڑی ہو دی و کھانا ۔ پیدہاں شاید ہماری خواہش پر اسے تم کو خوب تر آئے کہتے ہو اور میرا خداوند اپنے ساتھ دیر اور تازہ و تازہ لوگ لیا گیا لیکن یہ اکام مجھ سے ملدی ۔

عسب کرتا ہو ۔

یہ تو کہتے ہو سدا و جانی اس جگہ کی سخت تر شہادت کو لیکر تاگر میں

بندہ ناروا اور سب تم ضرر ناک کے نکال پڑتیو جہاں کہ اطمینان نہ نہیں بندھے کے لئے جمع ہوتے میں تو ان لوگوں سے یہ کہہ دیا کہ سیریز ہماری خدمت کرے کے لئے مستعد ہو کر اگر وہ کیا تو وہ فوج کے ہر آدمی تاگر کی شہرستی پر شہرہ لگا ۔

پیدہاں میں تمہارا یہ پیمانہ درگھا اور مجھے یقین ہو کہ میرے خداوند کو اس حق میں جس بات کے لئے وہ تھا ہے دیکھنے سے بھی خوش ہو گئے ۔ چنانچہ اس طرح کی اتھوڑی بہت ہمیں کر کہ کے میاں میں اسے اپنے دوست پر میں سے خدمت ہونے اور سیریز نے مجھ پر ہندوں بھی آفریں کے ساتھ اسکو خدا اپنے قاتلوں کے پاس جاننے کے لئے روانہ کر دیا ۔ اس پر سیریز نے اسے تسلیم کیا اور دھڑلے کے لئے اپنی بیوی سنی شروع کی ۔ اس پر وہ اپنے رات تاگر میں آیا اور اس کے کی مات میاں ہر ناک کے نکال پڑا کہ کیا کہنا کہ اسے اسے اطمینان و راجع ہو کر اس کے لئے کہ خدا میں بیٹے ہونے میں جب وہ ان کے آگے آیا تو اس نے وہ خطا کیے ہاتھ دھر دیر کہ کیا تاگر کی سنی کے حقیقی اطمینان کو میرے خداوندوں سے اس کھو کے بڑگ اور بڑو ست صاحب اقتدار و اختیار لوگوں سے غلام جہر کی ہر خدمت سے سلام کہنا بھیجا ۔ اور خداوند اس کے وہ آپ کو لگائی یہی خدمت عالی کوششوں اور دلیہ کاموں کے باعث جسے جس میں آپ نے تاگر کی

شہر میں کوہ سے مستعز وہ انیس کی پیر روپ دینے کے لئے ہاتھ لگایا
تھ کہ ہمیشہ بہت مناسب دیا کرتے ہیں۔

میں نے ان کی اہمیت و سہولت کی بدولت یہ حالت بدیہی بنی
پہلے شہر و کوہ میں کہ تھا سو وہ بھی چل رہا تھا۔ سننے میں یہ تو قی سے جہنم
کے صاحب ستیا دوس کو اسکا تھا۔ وہ انکا اسکی کال نہ تھی کے خواہاں نہ
چ کر تاگر کی جی سے کہ وہ اپنے گھر سے کسی قدر واقعہ کا ہو گئے
تھے۔ یس بلیدی کے ٹکٹ منہ ٹھس ہے۔ وہ پکارتے تھے۔ یس
میں نہیں جا گیا تھا اور اس کی یادیں۔ بک اسکو یہ سنا سکی تھیں۔ سو اسکا
اسکو یہ بھی معلوم تھا کہ وہ کبھی پھر اپنی تاگر میں لوٹ گیا۔ میں وہ اپنے
میں کی طاقت اور وہ ہی سے بھی سنا نہ تھے۔ اس کو اسکا علم تھا کہ وہ کہوں
تھ مستعد تھے کہ اپنی جنینی بندشوں کو غل میں لائیں جو کہ ان لوگوں سے
اس کی مد میں کر بھی تھیں۔

وہ مستعز وہ کے پاس درخواست پر درخواست بھیجے گئے۔ یس وہ انکے
جواب میں حاضر ہوئی۔ وہ وہ تہہ سے عامل ہی ہے۔ اور یہ انیس کی مرضی
نامہ تھا کہ وہ وہ تھا۔ اگر وہ ہی کو اپنے دوس میں قائم تھیں تو انکا وہ
ان کی دعا میں نہ ٹھیک چاچو وہ زیادہ تر کہو ہی سوتے گئے اور اس چیز کی
نامہ ہو گئے جو گھر کے سامنے ٹکرائی پھر وہ وہ کہے گئے۔ اپنے ماوشہ
کو چکارتے رہے۔ پیر پیر پیر کا بھی اپنے اپنے کہہ دینے تھے سو یاد نہ

ان کے لئے کیا کر سکتا تھا۔ یہ تاگر میں میری شہم ہوئی تھی۔ بلیدی وہ تاگر
وہ سڑکوں میں ملے جیٹو سے سرتے تھے۔ بلکہ وہ اپنی مدد سے وہ وہ
لگے تھے کہ وہ انہوں نے یہ سچ یہ نہ ہو۔ تاگر میں ملک بھی
ان سے لگھا بہا یہ وہ وہ وہ وہ کے تاگر کی کھڑی کے لئے زمین کی طاقت
تھی اور تاگر کے گنہ انیسوں کے لئے فابہ منہ موقع تھے۔ تاگر کے دشمن
اس میں ہی پکا تھیں۔ ہوس کے لئے تھیں میں وہ وہ کر لے گئے۔ تاگر دلوں
وہ وہ وہ کے درمیان کچھ فرق نہ رہا۔ وہ وہ تاگر کے مالک ہم پرست
تھے۔ انیس پرستے۔ ورتی کرتے گئے۔ تاگر کی جی سے وہ تھیں ہی جاتے
تھے۔ وہ وہ اور وہ کے مل گیا وہ وہ وہ سے زیادہ تاگر میں۔ جاری
سے گئے۔

بیسواں باب

میاں حسو نات کے وسیلہ سے تاگر کی باہو کی

صنعت انیسوں کی ہڈیوں کی خد و پیمان اور سی و ہون

کا بلیدی کی ہڈی کی فکر یہ بلکہ

لیکن انقاد کی مرضی کے مطابق وہاں ایک شخص یہاں سے جاتا تھا
وہ وہ تاگر سے پیری اہمیت رکھتا تھا۔ اس شخص کی یہ عادت تھی کہ تاگر

جب کہ یہاں سے یہودیہ ہاتھ لسی تو اس باعث سے کہ وہ آغا کر سے ہمیشہ

۲۔ کو جہاں کہیں: جس کے سمر، کوئی بھیس، مانگئے

بلکہ وہ بھی جو ان کو پھر نہیں اور بچا، یہ ان کو علانیہ سر میں سے تاکہ وہ
شرمندہ اور دوسروں کے لئے عبرت بنوں +

۱۵۰ ماموں، بن باتوں کے، آغا گری شہر بستی نے ہمہ راہ کا پاکہ یک
عام روزہ مقرر کیا جاے، و تمام بستی میں ایک دس فروتنی کے سبب فیض کیا

جاے تاکہ مشہور روزہ بریت حاصل کرے و روزہ اس کے
حضور میں اور اسکے باپ اقا کے سامنے بنی چھاؤں

کے سبب سے، اپنے تئیں اپنی کرب سے سبب سے بھی فخر کی کہ
جیسے آغا گرواے اس دن روزہ رکھے و گنہوں کے سبب سے فروتنی

ظاہر کرنے سے گریز کریں اور اپنے دنیاوی کاموں میں مشغول رہیں بستی کی مرکزوں
میں لکھو تے پھرتے پاسے جائیں وہ سب کے سب عیسائی تھے جن میں اور پختہ

سیرت کے سبب سے اعلیٰوں کی مانند سزا میں +

۱۵۱ کہ جیسی جلدی اور سرگرمی سے لگے ہو۔ پتہ میں مونس کے لئے
پہرہ ۲۰۰ بانیہ سرور و فخری اختیار کریں، و اقا کے پاس مرد کے سے

و عورتیں جھین انہوں نے یہ بھی، وہ کیا کہ ۱۰۰ تھانے کی ساری
و تو مکی اطلاع و راز میں یہ بھی دی جائے +

۱۵۲ انہوں نے یہ بھی پختہ نہیں نہ پختہ نہ پختہ و جامی بستی کی جلدی
میں اس سبب سے کہ ۱۰۰ باجہ ۱۰۰، بلکہ انکی طبیعت

۱۰۰ بھلائی کی ۱۰۰ سے ۱۰۰ کے ۱۰۰ کی طرف اصل سے راجہ کی

۱۰۰ سبب سے ۱۰۰ کو بستی کی بھلائی کے قصد سے سار حال و رایت کرنے
کے لئے سپہ سالاری کا جہد و عنایت کیا جائے +

۱۵۳ حبیبی کے دوسروں اور ان کے سروروں نے بہرہ دے کا فائدہ
لئے تو بن لوگوں نے اپنے کہنے کے مطابق عمل کیا انہوں نے پناہ گاہ بند

کے اعلیٰوں کی تائن میں بدل مشنوں جوئے، و جبکہ پختہ یا لکھو علانیہ
سرور و فخری نہیں نے ورد کئے اور شہر اور سے نر و فرائض کی شروع

کے اور خیال و جستجوئے سے پاکہ شہر، اسد فلال اور قادی کے ساتھ
کرنا شروع کیا وہ اپنے کام میں سارے دس سے لگ گئے و صرف بستی کے

مذہبی نہیں رہتے بلکہ دیکھنے سے درحقیقت علم دریافت کرے کے لئے
۱۰۰ بھی چلے جایا کرتے تھے +

۱۵۴ اور بستی دن نہ بیتے تھے کہ اس نے سفر کی عیاری کی و جتنی چاہا ملک
پہرہ ۲۰۰ کو شکیوں کے ملک کی طرف چلا جاساں پر اس نے وہ ساری باتیں

سن لیں جیسا آغا گرو میں ۱۰۰ چہ ہوا تھا و یہ بھی دریافت کر لیا کہ عیسائی کچھ کیا
سی چاہتا ہو و وہ بڑی جلدی کے ساتھ وٹ یا ۱۰۰ آغا گرو کے کیتاؤں اور

لوگوں کو جمع کر کے اس نے ۱۰۰ سے کہہ سنا یا کہ میں فلالی جگہ گیا تھا اور
میں سے یہ یہ باتیں سننی و رکھیں غلاموں سے ہمہ رات کئی کئی عیسائی

۱۰۰ ہوسنے ہی پر کہ اس نے ضعیف سے احتیاطی ٹاسے کو جو آہستہ سے
آغا گرو کے قید خانہ سے لکھو نکلا تھا، اپنی فوج کا سپہ سالار مقرر کیا ہو، ۱۰۰ کی

میں کئی ٹکیوں ہی کی تیز روشنیوں میں مرا سے زیادہ ہیں علاوہ اسکے
اُس نے یہ بھی بیان کیا کہ ہمیں کاہلہ اور دیگر کہنے سے متعلقہ جہنم کے
خاص سردارے آتے اور یہ جہنم کے دروں کو خاص سردارہ تھری کرے۔

اُس نے یہ بھی کہا کہ اس میں معلق شک میں ہو کہ اس سیاہ غلاڑی سے
بکترولی ملیں گے جو ہر گز گندہی کے، ٹینگے تاکہ، تاگر کی ہستی سے
اپنے ساتھ ملیں گی تا بعد ہی اختیار کریں +

علاوہ ان باتوں کے اس نے کہا کہ اُن شکوں کے وسیلے سے جسکے
در بیان میں گیا تھا میں نے یہ سننا کہ شیعہ بے حقوقی نام سے کہے
تین سپہ سالار ہنس کی یہ عرض تھی کہ اسکے رہے ملیں کی حدت میں
کوئی وفادار نہ تھا اس سب سے کہ وہ تاگر کی سردی سے جس حد
کھتا کر علاوہ اسکے تاگر کے جو اُس کی سختی کی سزا سب کو کوئی
یاد دے اور اسکا یہاں وہ کہہ سکتی ہوں میں ان سے پہا در لے +

لیکن وہ سیاہ شہزادہ اعلیٰ سردار تقریباً جسکے صفت بے اعتدال
ان سے کہے اور پہلا مسئلہ کہ میں یہ کہتا تھا کسی میں یہ
عبرتی کتابت [] سکتا تھی کہ تاگر کے اوپر چل کر نہ میں اسکے پر
سمانی اور چالاک کی کھلا سکتا +

جب تاگر کے سرداروں اور ہستی کے بزرگوں نے سیاح تھوٹے
سے خیر نہیں تو انہوں نے مناسب سمجھا کہ عالمی حکم و قانون میں نا

پہنچے جو کہ سترہ دہے انہیں کے دیکھیں ہنوں میں ان کے سے وضع
کر کے جو اسے ہاتھ میں سوپ دیے ہیں اور ان کی نسبت میں ان کو کام
میں ایک حکم بھی دیا ہے جو پہلے آتا تھا میں گھر گھر تانتی جوسے گلی اور بے
ظہوری کے ساتھ ساتھ اور ہر قسم کے اعلیٰوں کے سے ذہن زندگی
میں اس نام اور خداوند خود مختار نام کے مکانوں میں وہ جیسے کہنے
کے میں وہ نام کے مکان پر خداوند اپنے خود سے اس نے پنا
نام، لکے کیفیت نہ عقل رکھتا خداوند خود مختار کے مکان پر خداوند بہت
آپنا آس کی ان سے نام ہر کے قوتی بے ضرر رکھ لیا تھا اس دونوں
آدیوں کو ہستی کے سرداروں "پہلے بے یکر کے میں راست گو نامے
قیہ تھا کہ وہ خدا کے ہاتھ میں سپرد کر دیا اور یہ شخص ان سے ایسی سختی
کے ساتھ میں یا اس کو نہیں سے "مقدار دیا کہ وہ دو ہر دو ہر سخت
نہایت میں مبتلا ہو کے تھکا میں رہ گئے اور ان کے قاتلوں کو بھی ان کے
سرداروں اور بزرگوں کی رضا مندی سے علامتہ رسوائی کے ساتھ اور اس
کی عبرت کے لئے کفارہ کرنا پڑا +

ان دونوں میں کفارہ کا یہہ طور تھا کہ مجرم اپنی بدکرداری سے واقع
گمراہ جاتے تھے۔ بعد کے ان کو اپنے قصوروں کا اقرار کرنا اور اپنی جہنم
کو بخوبی مدد دے گا وعدہ کرنا پڑتا تھا +

اسکے بعد تاگر کے سردار اور دیگر اعلیٰوں کی تلاش میں شہر پہا

اور ہستی کے غرغروں کھوں سے خوش و خوشی کے چہرے کے
بر مقام میں نکل گئے یہ ہر چند کہ وہ ان کے عشق کو بڑی صفائی سے دیکھ
سکتے تھے اور ان کی ہمدوں تک نکلی سراغ رسائی کر سکتے تھے اور ملک میں
ان کی غاروں اور ماندوں کے دروازہ ہی پر کھڑے ہو جاتے تھے تو بھی انکو
یکڑے کے گرد نہ دیکھ لیا اور ان کو سرزدینہ بہت سی شکل تھا مسئلے کہ انکی رہتیں
اور حد تیری اور انکی ملجا نہایت مضبوط اور وہ ان کے دروازہ پہنچے ہیں بڑے
مشاق ہو رہے تھے ۔

لیکن اب تو گھر سے ان میں بڑی چیزیں آگئے تھے کسی
سختی کرتے تھے کہ وہ مارے ڈر کے کہے کو نہ دیکھ پھر تاپہ نہ کرنے تھے
ایک وقت تھا کہ وہ وہ وہ وہ عادیہ میرا کرتے تھے لیکن اب انکو اب
محبور ہی تھپ تھپ کے رات کو کھنا پڑتا تھا ایک وقت یہ تھا جبکہ ابلیسی
ان کے بھری تھے لیکن اب وہ ان کو اپنے دشمن جانی سمجھتے تھے میں
جستجو نامے کی خبروں سے آگاہ ترین ہیں ابھی نہیں پیدا کر رہی تھی ۔

تینیسوال باب

۱۔ اٹھس کا آٹھ گھر حملہ کر کے سے فوج طبر سر کر کے چڑھ

۲۔ ایکو اپنے تاج میں لانے کے لئے تدارک میں آئے

۳۔ اس شہر میں ابلیس کی وجہ چھپا ہو گئی جسے وہ آٹھ کو تباہ کرنے کے

لئے آئے تھے ان میں لایا جاتا تھا اور اس کی طبیعت کے مطابق ان کے اوپر

کپتان اور جنگی سردار مقرر ہو چکے تھے وہ خود بخود نکل تھا بے اعتدالی سے

اس کی وجہ کا صبر سا اور ان کے ملی ملی سرداروں کے نام آگے آج

ہر گے پر ان کے افسر و رشتہ دار تھے یہ ہیں ۔

۴۔ ان کا پہلا افسر کپتان شہر نامے تھا وہ بڑی بڑی کی نسبت شک

کر نہیں فوج کا کپتان تھا شکستان سرخ رنگ تھا اسکا

بیرق وہاں بھاگتا تھا اسکا قہر بڑا سرخ تھا وہ تھا ۔

۵۔ اس سر کپتان طیش نامے تھا وہ بلاشبہ کی نسبت شک کر رہی

فوج کا کپتان تھا شکستان ہر وار تار کی نامے ایک [انتہی] وہ دیت

شخص تھا سکھ بڑی زورنگ تھا اور اسکا قہر تیشی بڑی زور اسکا تھا ۔

۶۔ تیسرا کپتان اسی نامے تھا وہ نفس کی نسبت شک کر رہی فوج

کا کپتان تھا اسکا جھنڈا سرخ رنگ تھا اور اسکا نشان بڑا

بیجاں نامے تھا اور اسکا قہر سیاہ تھا ۔

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

۱۸) اچھے تھا فخر کپتان نا آسودہ ماتے تھا وہ ایمان کی نسبت شگ کرنیوں
اسلام آباد باب ۱۲۳ شگ کپتان تھا اسکا سیرق سرخ تھا اور اسکا سیرقہ رکھا
تاسے ایک شخص تھا اسکا تھکلا ہو جسر تھا

۱۹) چھوٹا فخر کپتان گن رکھ تاسے تھا وہ استقلال کی نسبت
شگ کپتان تھا اسکا جند بھی سرخ رنگ تھا مایاں
سوزنہ کی تاسے ایک شخص اسکا سیرقہ رکھا اور اسکا تھکلا تھا
ورید پکر تاجو اسخہ تھا

۲۰) چھوٹا فخر کپتان ذیت تاسے تھا وہ قیامت کی نسبت شگ
کرنیوں فوج کپتان تھا اسکا نشان ندو رنگ تھا مایاں جیوا
تاسے اسکا نشان ہرور تھا اور اسکا تھکلا کم سیاہ تھا

۲۱) ساتواں فخر کپتان ناقصین تاسے تھا وہ محبت کی نسبت شگ
کرنیوں فوج کپتان تھا اسکا سیرق سرخ رنگ تھا تاسے آرام
تاسے اسکا سیرقہ رکھا اور اسکا تھکلا موت کی تصویر رکھا تھا

۲۲) آٹھواں فخر کپتان قہر تھا وہ بھلال کی نسبت شگ کرنیوں فوج کپتان
تھا اسکا جند بھی سرورنگ تھا سرن تاسے اسکا جند مرور
تھا اور اسکا تھکلا یک لکھو پری اور مردوں کی ہڈیاں تھیں

۲۳) نوواں فخر کپتان محروم امید تاسے تھا یہ شخص جوش کی نسبت شگ

کرنیوں فوج کپتان تھا اسکا نشان ہرور نا امید تاسے
تھا اسکا نشان بھی سرخ رنگ تھا اور اسکا تھکلا جند ہرور
سرخ رنگ رکھا اور جنت دل تھا

۲۴) ایک سپہ رتھے بہن کی فوجیں تھیں یہ ن کے نشان بہن کے
رنگ اور یہ ن کے تھے ن کے اوپر بڑگ ملیں نے اعلیٰ سوزنہ
کے تھے اور یہ سوزنہ کا میں سات تھے یہ خداوند بڑوب خداوند بڑوب

خداوند بڑوب - خداوند لاکو بیٹے پولین خداوند بڑوب خداوند بڑوب
بیٹے جہنم تین سر اکتا خداوند بڑوب خداوند بڑوب خداوند بڑوب
اور بڑوب اور بڑوب خداوند بڑوب خداوند بڑوب خداوند بڑوب

تھا جو سرورک انہیں کی شل اس کے بھرہ رکاب آئے تھے سینکڑوں کے سرور
اور بیٹھے ریادہ کے مقرر ہوئے اور یہ نے اعتادی کی فوج کا خلافت ہے
چنانچہ وہ جہنم بڑوب بڑوب سے نکلے کیونکہ یہی ان کی چھاؤنی کا

مقام تھا اور سید سے آٹا نگر کی طرف چلے محاصرہ آگے ذکر ہو چکا ہے
الغرض کی فوجیں کے مطابق جیسو تاسے کے ذریعہ سے نکلے تھے کی جبر
بستی والے آگے ہی سے سن چکے تھے اس خلافت سے ان لوگوں سے

پہلے تھیں پڑو دست چوکی بھلائی اور اپنے پیروں کو دھند کر دیا ان لوگوں
سے کہ یہی اصل سنیں اچھے مرقوں پر قائم کریں تاکہ مایاں بڑوب بڑوب
اپنے ذریعہ دست دشمن کو حق کر سنے لئے نکلے دسید سے چھوٹا کریں

وہ بیسی بھی جوتا ناکر س، سنے تھے اپنے، وہ کے من تو سنی کو من
 نہ پہنچا سکے کیونکہ، تا نگرید، رہتا لیکن افسوس وہ چہرہ پہے دشمنوں کے من
 سے اور ان کو سنی کے آگے بیٹھے ہوئے دیکھنے نہایت ہی ڈر گئے، خاص کر کے
 جب ان لوگوں نے ان کے حضوروں کی تو دشمنی ہو سکی تو زنی بھیت نہ بنے
 میں بڑی سبب تھی ان کے ارد گرد کے جتنے لوگوں نے سات میل کے فاصلہ
 کھٹک میں اس کی تو دشمنی وہ سب کے سب خوف کھا گئے، ان کے شہزاد
 کا چتر نامی دیکھنے میں نہایت خوفناک، مغموم و مروت تھا +

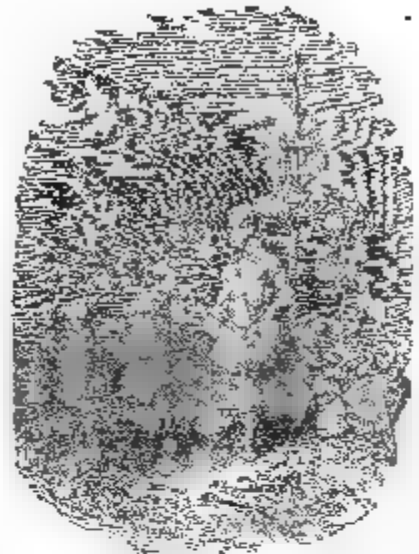
جب اسی سستی کے مقابل میں وارد ہو تو وہ شہزاد، پھر کچھ بھلا
 در اسپر سخت جلد کیا، اس گمان، یکے تیر وہ دوست چتا نگر کے اندر میں
 بھیت سے چہری ہر کر گئے لیکن کہناؤں سے چا اکی کر کے، اسکے لئے پشیر
 ہی سے تدبیر کر گئی تھی، چتا پختہ جب اس نے اپنی، سید کے مطابق اور سے
 مرد نہ پائی اور یہ دیکھا کہ وہ علو، شور، کے پتھر و سزا، ستر مید صرک چلے ہی
 تے ہیں، کیونکہ میں یہ کہہ چکا کہ، باوجود، سکے کہ سستی کی مدت و راز کی حکایت
 کے باعث سے ان میں لاغری لگی تھی تاہم ان لوگوں نے بڑی دسیری
 بقرب مدب است [دکھائی، تو وہ مجبور ہو کر سستی کے آگے سے کسی قدر بہت
 یا اور ہے، اپنے آدمیوں کی حفاظت کے لئے دو میدان میں سستی کے
 حلو و انس کی چٹنج سے باہر ایک دھس طیار کیا +

جب دھس بن چکا تو، اس سستی کے مقابل میں چار ہاڑیاں قائم ہیں پہلی

کا نام اس سے کوہِ ابلیس رکھا ہے۔ چنانچہ نام اس سے دیا گیا کہ بتی واسے بدوہ
ترغایت میں داتی میں کے نام یہ تھے کہ کہتے ہیں کہ واسی کوہِ ابلیس
یعنی صہ اور کوہِ تسی فرنی یعنی مقام میں وجہ سے کہ یہ جہنم کی خوشنک
ڈ نہیں تھیں۔ وہ تانگر کے ساتھ باہی کھینے کی فکر میں جو اور اس کے
ساتھ ہوں ہیں۔ نے لگا سطح کو شیر اپنے شکار سے کرنا ہی نہیں سکی یہ
خوبش فقی کہ اسکو جوف میں ہٹا کر کے پریشان کر۔ لیکن عیسایں کہہ چکا
کہ تانوں کو سپاہیوں نے ان کا ایسا خوب مقابلہ کیا اور پے پھروں سے
ان میں ایسا خون غریب کیا کہ انہیں عاری ہو کے سٹ حمار چپا چھ آتا تگر
نے ہی بہت پیدا کر دی شروع کی ۛ

کوہِ ابلیس پر چوہستی کی ازخرفت صہ کیا گیا تھا اس مقام ہے ابلاشان
کھر گیا ادوہ دیکھنے میں نہایت خوشنک تھا اس وجہ سے کہ اس نے پسی
سیطانی فطرت سے یک ساتھ سوراں نہایت ہیبت صورت اور اس کے اندر
آتا تگر کی جلتی ہوئی تصویر بطور منہ کے بنا رکھا تھا ۛ

جب ابلیس یہ کہہ چکا تو اس نے اپنے غضب و جی کو مکمل دیا کہ تم ہر روز رات
کو بتی کے زبرد چار چار ٹنگو کرنے کے لئے لوگوں کو طلب کرو رات کا حکم
اسے دیا گیا کہ بتی واسے دن کی وقت اپنے ڈسلو انہوں سے لوگوں کو عاجز
رکھتے تھے کہ کہ اس علم نے کہا کہ میری ہیبت چاہتی ہے کہ آتا تگر کی کا بتی



اس کے قیدی رہی کا تصویر کو کر نا صفحہ ۳۲۶

ہوئی جیستی کے ساتھ گنگو گردن چنانچہ اس سے کچھ دیا کہ ہر دور رات کو ہندو
بھاگتا کہ اس کے پاس کچھ پیش کرے گا تو کوئی دہکے جائیں گا۔

چنانچہ اس سے سوچیں کہ حکم کے موجب کہ وہ ہندو بھاگتا رہا لیکن جب
سیہ سب سے سب تو اس سے وقت اگر کوئی، ناگڑی سنی کی طرح
اٹھتا تو کیا دیکھتا کہ نہ میرا، نہ رنگ نہ جی جو دن کے لئے افلاک کی
روشنی مانگتا۔ جوتی تو اس سے نہ ہو سکتا تو شک سوالات اور کی اور کے
گوئی تو اس سے میں پرستہ نہیں کی لیکن تاگر کہا شک کا کیا اسکو
سہ سب سے جاے کے کسی بار کا سہ نہ تھا۔

جب شبہ جی نے دلوں کے ساتھ گنگو گردن کے ارادے سے پناہ
بھاگتا تو اس سے ناگڑی اس طرح پرکھتا کہ میرے قاتلے مجھے تم سے ہم کہے
کہ کہہ دو کہ کر تم منامندی کے ساتھ تاملواری، جتنا کر دے تو تم میں کے
نہایت کے مالک ہو گئے لیکن اگر تم کوئی کر دے تو اسکا ارادہ ہو کہ تم کو جہاں
اپنے فضل میں لائے لیکن جب تک کہ طنبوچی، پناہ چھپ کرے کہ
تب تک لوگ کہتے توں کے پاس ملک کے نہ جانیئے پناہ کون بھی نہ
ہو گیا کہ اسکا ہا کر تا ورث سے جواب دیا تو جی اس رات آگے نہ بڑھا
لیکن اپنے قاتل کے پاس شکریں تو تھیں۔

جب ایس نے دیکھا کہ طنبوچی بھاگتا ہے وہ ناگڑی کہ جی خوش کے
ساتھ چلا نہیں سکا تو اس نے دوسری رات طنبوچی کو غصہ منور کے بھیجا

تاکہ وہ یوں بھی نہ کرے کہ بات کی اطلاع دے کہ میں تم سے گنگو گردن کی
تسلیم کرتا ہوں۔ جب گنگو گردن تو اس سے نہ دلوں سے کہہ کہ
ہمارے آٹا کی تاجہ دی، ختم کر دو۔ لیکن وہ تو اس نے اسکی سنی نہ اسے
خیال میں لائے کہ گنگو گردن میں یہ بات پڑی تھی۔ گلی مرتہ سنی غصہ دی سی
ہا میں نے لکھا پتہ ہوا تھا۔

دوسری رات میں نے پھر آجی بھیجا۔ اس باہیب کہ پناہ قبر میں
تسلیم تھا چنانچہ کیزان قبرستان مگر کے پروردگار کی سے وہ سکھ ہوا۔
اگر ناگڑی جیستی کے ہاشمہ میں شہزادہ طنبوچی کے نام پر
تم سے یہ کہتے ہیں کہ تم پناہ میں جیستی کے پناہ لگوں کو کھلو لے اس ہر گز
حدود نہ تو اس میں داخل ہوے دو لیکن اگر تم سے دت ہی کرتے عادی تو جیکہ
ہم جیستی کو جہاں لے جیکے تو تم کو قسری ماند گل لینگے اسے کر تم میری گوارا تو
کے شہزادہ کو منظور کرتے ہو کہ اس میں تو دیا کہ۔

میری اس درخواست کی وجہ یہ ہو کہ اس میں کچھ شک نہیں ہو کہ
میرا خداوند تمہارا شاہ اور مالک ہو جب کہ تم خود اسے آگے سمجھتے ہو۔ اور
اگر چہ چاہا تو اس میں ہمارے خداوند پر غری کے ساتھ تلک کیا تھا تو جی اس
ہاشمہ سے یہ نہ ہو گا کہ وہ اپنا حق بیٹھ دے اور پناہ حاصل کرے کہ
کہ شش سے بات لے اسے جو ناگڑی جی سے تو سہا سہا روی اختیار
کر گیا یا نہیں اگر تو اپنے نہیں چپ چاہا کہ کر چکا تو تم سے اپنی قلم دیتی

میر تاجہ ریگے لیکن اگر تو اٹھا اور بغاوت کر گھیا تو سوائگ اور ملک کے اوکریات
کی امید رکھنا +

چوتھو سوال باب

آقا نگر اور انیس دونوں صاحب کی کوششوں کا ذکر
جب آقا نگر کی ہمدرد موتی موتی سنی نے یہ باتیں سنی تو وہ اور
زیادہ اس پر گئے تاہم انہوں نے اس سرد رکھلوں جو بند دیا چنانچہ وہ
جیسے کاغذ لٹ گیا +

پراپت سرداروں کے ساتھ اور آپس میں شہ کر کے وہ لوگ حد و
میزبانی کی طرف سرزد ہو کر اس سے صلاح کے ملکا ہوئے سنئے کہ یہ
خداوند میر سنی ان کا خاص واسطو مامع تھا چنانچہ اسکا ذکر چکچکیا ہر دست
اس کی طبیعت بہت ادھی چنانچہ ان لوگوں نے دوسری باتوں کی درخواست
کر کے اس سے صلاح لی +

کہ آپ ہمارے اور یہ منت کے ساتھ نگاہ ڈالئے اور آگے کی
مذہم سے لگ لگ نہ رہے مہربان کر کے ہماری مصیبت کی کیفیت سن
یجئے لیکن اس نے اسکا آگے کی مذہم جواب دیا کہ میری طبیعت درست
نہیں ہے میں پیشتر کی مذہم نہیں کر سکتا +

۱۰ دہریات جس کی انہوں نے جو شہ کی یہ سنی تھی۔ اعلیٰ
قریب میں ہزار شہنشاہ کی فوج نیکرستی کے مقابل میں کے بقیم ہو گیا آقا نگر
کو کے یہ بھجوات کہ جو ہر قدم میں کیا کریں وہ در کے سردار اور وہ
اس سے سنی سے ڈرتے ہیں ان کے جو ہیں اس سے کہنا کہ ہزاروں کے
قادر کا ساتھ کرو اور دیکھو کہ اس میں تمہارے زور کیا کارفرما نہیں ہو گیا ہو +
۲ ان کی تیسری درخواست یہ تھی کہ ہم انہار اور اس کے بیٹے کا زور
کے لئے ایک درخواست دیا کہ چاہے میں سو جنور اسکے سردار میں ہماری
سور کریں اور اس پر دینا دستخط کریں تاکہ معلوم ہو کہ آپ ہمارے اس کام میں تریک
میں کوئی کمی ہے خداوند جہ نے کئی آدمی بھیجے یہ ایک سے بھی سلامتی کا پورا
منڈیا پراپت کے منتظر سے ملا شاک آقا نگر کا بھلا ہوا گیا +

لیکن وہ اس سب کا اس سے یہ جواب دیا کہ تم نے اپنے کاؤس کو ہزار
اور زینہ دہری کر رکھا ہے تو تمہارے ہی جیسا تم کو سنا معلوم ہو دیا کرو +
یہ سنی کے اس جواب نے ان کو ایسا دبا ڈالا کہ ایک چکی کا پاٹ
ان کے اوپر گر پڑا بلکہ وہ ایسے دل مل گئے کہ ان سے ملحق کچھ نہ ہی نہیں
پڑتا تھا تاہم کی بھان تھا کہ وہ ہمیں یا ان کے سرداروں کی درخواست کیسٹ
خواب ہوتے چنانچہ جبکہ ان کا نگر پرچہ دے تو ایسی داسے پہنچ گئی
جس میں ہم نے اس کے شمس سے لگنے پر مستعد ہوئے [وہ باب ۲۰ آیت
جس کے دوست اس کی مدد سے مار رہے +

تب بعد از چند روز حکام مریاں فہم تھا کہ کھر موہی توڑنے تو نہ سہی نہ
 ہر بیستی کی تیغ کھڑی سے یہ قتلِ شمس متبہ نکلا کہ وہاں تو تھا ہے حد و حد کی باتیں
 سے ایسا معلوم ہوا ہے کہ اس جی اپنے گناہوں کی سرسبز جوت نام و بیستی
 اس سے جہتِ نبی نہیں ہوتا کہ گویا جہم خوں اپنے دشمنوں سے دنیائی ننگے
 اور کھنڈے اور رنج و غم کے بعد غلاموں کے عاری ہو کر گیا خداوند عالم
 نے تیر بیستی کی بات میں خوب خوب نکتہ نکالے اس وجہ سے کہ وہ جی سے
 بھی افضل تھے اور جس حد سے کہ ان کا کوئی کلام ایسا نہ جوت تھا کہ شہرہ و
 سنے سے خارج ہو و بیستی اور کوا جبارت تھی کہ نہ میں خوب کھوج کر رہی اور
 اپنے ہاتھوں خود کے لئے ان کی تیغ کریں +

چنانچہ رہبرِ معنی کے حضور سے رخصت ہونے اور لوٹ کر اپنی کمپناہوں کے پاس آئے اور میرِ معنی کی باتیں ان سے کہہ کر شائیں سرِ جہ وہ ہنس کر نہ بچے، ان کی فیس خدو نہ ناظم کی مانتے سے مناسب ہو گئیں۔ اس سبب سے کمپناہوں نے نہ ہی امت پیدا کر لی شروع کی احمد دھنس کی طرح ہر جگہ کرتے اور اہمیتوں کو مدح سارے ہرزہ گرد رنگیوں کے جوڑو عام اپنے ساتھ دستی کر پاد کرتے کی ہیئت سے لایا تھا خاہش کرتے کے لیے عیاروں کو رے گئے + سو سب ایسی ایسی جگہوں پر مستعد ہو گئے کمپناہان اپنے مقام پر جواد ناظم اپنے ٹھکانے واقعہ کو چمک اپنے محل پر اور خداوند خود جتنا اپنے کوئی پر ٹھکانا سب اپنے نہاد کی حدت کے لئے ترستے تھے سنے کو وہ جنگلی

حکامات سے خوشنود ہوتے تھے چنانچہ دوسرے دن ان لوگوں نے پھر صبح
 پور کے مشورہ کیا اور مجد شہر کے انہوں نے ارادہ کیا کہ اہلیس کے سردار کو
 ڈھلوانس کے ساتھ جواب دیں اور انہوں نے صبح کو آفتاب نکلنے ہی ایسا
 کیا کیونکہ اہلیس بنے پھر نزدیک آئے کی خوات کی قہمی پڑ چلا منس سے پھر
 سکے اور ان کے لوگوں کے لئے گویا ہوجو گئے کیونکہ حبیب اہلیس کے حضور کی
 اگر اگر اب سے بڑھ کر کوئی تو آقا کر کی ہستی کے لئے حبیب نہ تھی وہی
 اہلیس کے لئے بھی عازنوں کے ڈھلوانسوں سے بڑھ کر کوئی چیز نہ تھا کہ
 نہ تھی۔ اہلیس کو جب یہی ہستی سے اور دوسرا جاننا شروع کیا وہ بیت
 آیت آقا کر کے حاضر ہوئے تھے جو سے در حکم دیا کہ اہلیس کو یک کے ساتھ خود
 میر منشی کے پاس شکر نہ بھیجا جائے اسلئے کہ انہیں کی آؤں کے حبیب
 سے آقا کر کے کہنا ہوں دوسرے دنوں نے بہت در عاقبت پیدا کی تھی +
 جب اہلیس نے دیکھا کہ میر کی شان در سپاہی میر سے عالی مرتباد
 نامی سردار آقا کر کے شاہ کے سنبہ سردار ڈھلوانسوں کے پشور سے غایف
 ہوئے وہ اسے پستہ نوٹس نے کہا کہ میں اب خوشنود کی راہ سے نہیں
 آتا کہ دیکھا اور چاہوں کہ اس کے ان کو اپنے بچن سے میں جھنڈا دھکا +
 یہ ہو سکتا تھا کہ اس کے بعد وہ دہوا پھر تیار ہو نہ اسکا حضور کے
 ساتھ تھا کہ کیا تھوڑے کے ہجرہ لیکن اپنے قاتل نہ ہوں شاکا کے رو
 نہاب شیریں دوسرے دن سلامت شاہ وقت صبح طرٹ کی نیت سے حضرت

مے خونی دریا سحرور ماسلوم ہوتا تھا کہ یہ سکھو یہ خیال تک نہیں ہو کہ تانگر
سے ہی ساری دسکوبوں کا بار لے کر صرف تانگر ورنے کے لوگوں کا پیروں
وہ لفظی تانگر ہی ہو سکے ورنے چنانچہ لوگوں کی سماعت کے لئے طلب کر کے اسے
ان کی طرف مخاطب ہو کر کہہ کہ آپ لوگ نہ وہ نہ وہی ورنے توجہ ہو کر جاری
بائیں توں بیٹھے اور یہ کہنا شروع کیا :

اگر تانگر کی شہرہ ریزی اور میری خوشنودی دل میں ہے تمہاری بھلائی
کے لئے کیسی کیسی شب بیداریں کریں اور کیسے کیسے تردد نہ اٹھائے میں
مجھ سے یہ کہہ کر کہ تم سے (اٹنے کی حرامش کو کہیں لیکن
مصرف مہاسندی اور خاموشی کے ساتھ اپنے نہیں

یہ کہہ کر وہ بے
وہ کہہ کر وہ بے

میرے خوالہ کرو کہ تم کو معلوم ہو کہ تم قدم سے ہمارے جو
مید بھی بنا کر کہو کہ جب تک تم مجھے اپنا آقا سمجھتے تھے اور
میں تم کو اپنی اچا یا قصہ کہتا تھا تب تک تم ان ساری زمینی خوشی میں سے جو
میں تمہارا آقا در شاہ نہیں خوش و محرم بنائے کے تھے خود دیا اچا دکر سکتا تھا
ایک کے بھی محتاج نہ تھے۔ سو چونکہ جب تک تم ہمارے سے تب تک تم ہرگز
اپنی سستی اور تانگی کی ایسی آفت ہر صعبیت میں مبتلا نہ ہو تھے جیسی کہ جس
میں تم پر گئے جو جس وقت سے کہ تم نے مجھ سے عداوت کی جو اور تا وقتیکہ تم
و تم کے کی مانند ایک نہ ہو تے تب تک نہیں کبھی سلامتی حاصل نہ ہو گی۔
اگر تم میں مجھ سے کہو تو میں اپنی ندیم مسدوم کو پھر خوشو لگا بلکہ اس میں اور بہتر

سے استحقاق زیادہ کرو لگا ہوا تک کہ پورب سے مجھ تک جہان تک خوشنودی ہو
اس سب کے اختیار اور حاصل کرنے کی تم کو عازت دوں گا۔ اور جب تک کہ
آفتاب و ستارہ ماقی آپ تب تک حتی بیہ ہوتی تم نے میرے ساتھ کی ہو
سکا بدلاتم کو ہرگز نہ دوں گا۔ نہ میرے وہ عزیز دوست جواب تمہارے ڈر کے مارے
تانگر میں غداروں اور سوراخوں اور گھوڑوں میں چھپتے پھرتے میں تم کو ہرگز غر
پنچا نیگے بلکہ وہ تمہارے خادم ہو گئے اور اپنے مال بلکہ اپنے سب کچھ سے
تمہاری خدمت کریں گے جس کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں جو تم ساری باتوں
سے واقف ہو۔ اور تھوڑی سی عرصہ گزرے کہ ان کی صحبت میں تم نے بڑی خوشی
حاصل کی ہو تو کہیں ہمارے درمیان ماقی ہی وہ ہم اپنی بڑی رفاقت
اور دوستی پھر سرور شروع کریں :

پے دوست کی مانیں ایک سلامتی و میں اس ہی مرتہ پنا
و کہو کہ تم سے باتیں کرتا ہوں میں تمہاری محنت داتے دل کے خوش
کے باعث سے تمہارے ساتھ یہ کلام کرتا ہوں چنانچہ اب مجھے در زیادہ
تکلیف مت دو اور نہ اپنے تئیں خوف و دہشت میں ڈالو تم سلامتی پر راضی
ہو گے یا نہی پر اور اپنے سر داروں کے زور اور فوج پر غر نہ کرو نہ یہ گناہ کرو
کہ تمہارا اعلیٰ و اعلیٰ چل تمہاری مدد کے لئے یہ کیا کہہ سکے کہ ایسے زور سے تم کو کچھ
خوشی حاصل ہو گی :

میں بڑی زبردست اور دلیر فوج لیکر تمہارے مقابل میں آیا ہوں اور

حق کے گل سرور و رساں کے پیشوا میں سو اسکے میرے کہتاں سحر
سے تیر تر میرے سے صبیحہ او شام کے جھیلوں سے لیا و تر شکار کے شکاری
میں جس کا وج کیا عداوت کی علیک کیا و لکھ میرے یک دلی سے کہتاں
کے قابل میں ہے ایسے جگر دس کی دلی میں تو ایسا ناگرم تو میرے ہاتھ در
میری فوج سے بچے کا خیال کیوں کر کر سکتا ہے

جب اعلیٰ اپنی عداوت دی دیا بوس و فرزند و خوشی میں ناگرمی
مستی سے کہہ چکا تو وہ و نہ ناظم نے اسے یہ جواب دیا

و اعلیٰ نے اعلیٰ و آقا کو تیری جھوٹی فرساد کو تم سے خوب آگیا
ہی و اس جہلک بیا کہ خوب نچر کے پی جگے میں اگر تم تیرے پھر شہروں
و اپنے بزرگ انکار کے جگہوں کو شکست کے تجھ سے مجاہد تو کیا ہوا
شاہ میں ترک کر دینا اور تم کو تا با خارج کر دینا و اگر وہ ہم کو کھ کر دے تو
کہا وہ جگہ جسے اس نے تمہارے لئے مل کر رکھی ہر جا رہ واسطے آرام
کی جگہ ہوگی علاوہ اسکے اگر وہ چاہے چانی سے عالی اور محروم ہر جگہ ملے
کہ تم کو تیری جا ہوسے اور جھٹھے مرید کے رام میں بیلا ہونے سے تیرے
با تمہوں عداوت عداوت ہر

جب اس ظالم نے دیکھ کر اس دن انہوں نے جتنے میں کچھ معلوم نہیں تھا
تو وہ جتنی غصہ سے بھر پور اس نے دیکھا کہ میں اپنی شکستوں کی فوج
نیکر کسی دوسرے وقت جتنی برحقہ محمد

اس غرض سے اس نے اپنے طور پر کوئلہ کے کہا کہ تم طہور بچاؤ
کہ جگہ اس تھا وے جنگ کرنے کے لئے لیا ہوا اس پر جب پہنچا
و تھا تو اس وقت ناگرم کا پتہ تھا تب اعلیٰ نے پیوج لیکر نہ یکے اور
اسکا یوں نظام کیا کہ اس کے ہم و رکبت ن اودیت لیس پھا گیا کہ نہ لیں
کے لئے بیفک کے لئے اور یہ بھی غرض ہو گیا کہ اگر ضرورت ہو تو کہتاں سے
تکین ان کی ملک کے لئے مستعد ہے تاکہ جہانگ براس سے کہتاں
نہ ملے کہ او کہتاں کے کام تمام کر دیا اور ان سے یہ تاکید کر دی کہ اس وقت
کی کسی سے خوف و شہار میں لیکن تمہارے جہانگ پر اس سے کہتاں کہتاں
بے امید کر لیا اور اس مقام سے بنا بیعت تاکہ جہانگ بھی غصہ کر دیا
کہتاں ناگرم و نہ لے کر اعلیٰ کی سو رہاں اور تم کی طرف کے
دیں اور غصہ کی گواہی و سے سپرد ہوئی

آقا نے کہتاں سے اس جہانگ کو پناہ دینا تھا اس
جگہ سے اس لوگوں نے اس کو جواب دیا کہ اس سے سنیہ لے
پنی و دوستیں اپنے تار و تار میں کے پاس بھیجا کرتے تھے اس جہانگ
کے زہر سے بھی ناگرم کے سر و دامن پر دھلو اس چلا یا کرتے تھے اس
وجہ سے کہ یہ کسی قند بندی پر تھا اور اس تمام پر سے دھلو اسوں کے
چلنے سے اس ظالم کی فوج میں خوب نقصان پہنچا تھا سوال اور کوئی ایک
ہر سپہوں سے اعلیٰ نے چاہا کہ اگر ممکن ہو تو اس جہانگ کو کچ سے بند کر دے

پہنچا کہ تھانگر چل کر کرنے کے لئے اس سے طیارہ کی کر تھانگی
 طرح پر تھانگر کے سرور و سپاری، غارت تھانگی کرت تھے نہیں نے اپنے
 دھواں پڑھاویے سے بھڑکنے گا دینے وہ سے نہ پڑے نہ کہہ جے
 اور پتے تھیں اس مذرت رکھا کہ جس سے سبھی کو فائدہ اور دھواں کو پیشانی
 حاصل ہو، پنے پاسوں کو حکم دیا کہ قرے کی اور کے ساتھ لڑنے کے
 لئے طیارہ جانا، اور دھواں نہ لے بھی مذرت کے ہاتھوں کی ٹکڑیوں رہنے کا
 دھواں کیا کہ حق المقدر تھیں باہر طیس ان کو گشتا کر میں دھواں کی خادوں
 مانوں اور سورنوں میں گھومت تھیں، ان حضرت کا حال یہ ہے کہ جب سے
 انہوں نے اپنے قصور کے لئے سزا پائی ت سے تھانگی ہی دھواں اور
 دھیر کی دکھائی کیونکہ انہوں نے میاں میں جیل، اور ان کے جیل میاں
 چاک چوبہ اور پنے ڈکریاں جوشی بے صبر کے دھواں کو گشتا کر کیونکہ اگر
 ان کا باپ قید میں پڑ چکا تھا، اسکے بیٹے ایک سیر سے دھواں دھیر کے مکان پر
 مار کرتے تھے، اور ان کو اپنے ہی ہاتھ سے دھواں پھیر دیا، اور ان کے تھیں
 پھانسی دینے کی وجہ یہ تھی کہ ان کے کہ ان کا باپ میاں راست مردانہ
 حیوانانہ کے دار و فہ کے سیر و ہوا یہ تھی سے کل کر کے اور میرے خداوند
 کی پیٹریں سے چھڑھٹا اور خرہ باتی کرتے گئے لکھوا گوں کو اسکا رنگ پڑا
 ہونے لگا، وہ تو سے یاد و حال اور میرے رر یہ بات عین حضرت کے
 ہونے تک پہنچی، اس صحت س کی خبر پا کر، یہ بچا کے کہ ان شخص کو جبر

سے بچے قتل کر میں ان پر چاک نہ مگرے بلکہ گھبران اور حاسوس ٹھلاے
 مال دریافت کر یہ کہ یہ بات سچ ہو یا جھوٹ اور اس کی خبر ان کو جلد ملنی کیونکہ
 اسکے دو نوکر اس نے جسکے نام میاں ڈھونڈے تھان، اور میاں کہہ سبت تھے
 ان کو دیکھ کہ تہہ ناشائستہ حرکت کرتے دیکھیں اور حاکم سے کہ ان کی
 اطلاع دی چنانچہ جب خداوند خود کو یقین ہو گیا کہ یہ بات سچ ہے تو وہ اس
 دنوں میں جیونوں کو دیکھ کر وہ سے ہی تھے، اسے کہ ان کا باپ قید میں
 سے اعلیٰ تھا، پھر کے ہاتھ چاک بڑا، اور ایک ٹری سی صلیب کھڑی
 کر کے، اعلیٰ اور اس کی فوج کے رہبر کو ان بے امید، اس عالم کے
 بہت مالک انسان کی خدمت میں ان یا جیوں کو در پڑا، تاکہ دیا
 اس دھیر خود دھواں جھٹار کے اس سبھی فعل کے کپتان بے امید کہ میاں
 ہی شرمندہ کیا، اعلیٰ کی فوج کے چٹا پھرو دینے اور اعلیٰ جیوں میں شرف
 غالب یا پر شاہ خانوں کے سرور اور دل میں ہی بہت پیدا، اور ان کے تھانگی
 دھواں سے کہ باہر والوں نے یہ بہتجہ کالانہ مانگر تھے، اسکی مدد سے
 مستعد ہو کر، اعلیٰ جیوں کی تھان کے بوجہ خلق کچھ نہیں کر سکتے، اور وہ
 دھواں کی دھواں دھیر دھواں کی تاجدار کی سی اعلیٰ سنا نہیں کر سکتا
 دھواں سے لکھا جانے لگا
 اس میں کھیت تھان عقیں کے لڑکوں نے دھواں، نامی کے تھان
 بہت تھان، اسلئے کہ یہاں عقیں بھی جب تھان میں رہتے تھے تو اپنے اپنے تھان

دل کے پاس چھوڑ گئے جن میں سے ایک کا نام ٹوڑ اور دوسرے کا نام
شہداد کا مل تھا یہ لڑکے میاں دل کی حرازی لڑکی بی بی ماحد دی ماسے
سے پیدا ہوئے تھے، دیکھ لیا کہ خود دندوہ مختار سے اپنے ہمراہیوں کے
ساتھ کیسا سلوک کیا تو اس وقت سے بچے کی نیت سے بھاگ بنگلے ک
نگریں ہوئے۔ لیکن میاں دل نے اسکی سنگینی دیکھ کر کوئی کراہت گھر
میں صبح تک نہ کر رکھا، اسلئے کہ یہ کلام رات گئی ہو تھا، در یہ تصور کر کے
کہ ناگڑ کے قانون کے مطابق سب رعیتیں واجب القتل ہیں اور فی الحقیقت
وہ اپنے آپ کی طرف سے نواپسے ہی تھے، بلکہ بیٹے کے میں کہ مائی طرف سے
بھی رعیتیں تھے وہ ان کو بے رحم کر کے اسی مقام پر لگیا جہاں خود دندوہ
سے اپنے اہل بیتوں کو قتل کیے تھے اسی ہی اہل بیتوں کے نکلے

اور بچہ بچہ یا

میاں دل کے اس کام سے بیٹی و اس کو بی بی بہت پیدا ہوئی رعیتیں
تکلیف دہوں کو گرفتار کرانے کے لئے کیا کچھ نہ کر سکتے لیکن باقی رعیتیں
میں وقت ایسے وہاں گئے تھے کہ گرنار نہ ہو سکے چنانچہ وہ انکی گھاٹ میں
اگر کوئی خلا کے پے پے نکالوں وہیں رہتے

پینتیسواں باب

ایسے بیان میں کہ تھانگی کا پردازی کے باعث سے
ایلیس و دیکھ کر ہی کسے برستان ہوئے، دیکھ کر
جد بنگلے کا تھانگا ہا کے دہرہ سا کسے کسے مکرہ پڑے
اور اس کا کہ

میں پیشتر ہی لکھا تھا کہ کرچا ہوں کہ جب ایلیس اور اس کی فوج نے
دیکھا کہ خود دندوہ خود مختار ہوئے تو اس جوں ایلیسوں کو چھانی دی دی تو کہ کسی
قد نہ زندہ اور بہت بہت ہو گئے تھے لیکن اسکی بہت سی جلدیوں کی، رہ غضب
شدید میں ہل گئی اور ناگڑ کے ساتھ لڑنے ہی پر کمر بستہ ہو گئی وہاں اور
اسکے بہتوں کی امید بھی بڑھ رہی تھی اور ان کو اسکا میں تھا کہ ہم سر میں
لڑائی مارینگے چنانچہ ان لوگوں کو ایلیسوں کا کچھ زیادہ خوف نہ تھا، انکے
دانت کو چمک نے بھی اس مقدمہ میں تھانگی اور انکی
مسند میں تھی اور اس سے اس نے یہ بات ثابت
کی کہ اگرچہ ناگڑ دے پہلے مصیبت میں پڑے لیکن وہ غرض قریب ہو گا
چنانچہ ایلیس بے سینہ ظہور ہی کو حکم کیا کہ سستی پر چل کر گئے کے لئے
بھاری کے ساتھ ہی سستی کے خد کے سر اور اس نے بھی ان کے جواب
میں ان پر چل کر گئے کے لئے باعث نہ ہوئے ظہور کے پنے غرضی کرنے

چونکہ نہ وجہ کے رئیس کے لشکر کے لوگ بہتی کر لینے کے لئے اس پر
 شہدائے اور مردانہ قلعہ بھی اپنے فلاحوں کے ساتھ وہیں پہنچ گئے
 ان پر بہت شرم و کینہ لگے۔ سوقت رئیس کے لشکر میں مرادوں کا خصب
 و گھر کے کچھ شے میں نہ آتا تھا لیکن بستی میں بھی چھ باتیں اور عمارت
 مجرہوں کے گلے کی اور تھی جس جو فناک اقتدار سے وہ اپنے حضور
 کی شہر سے جواب دیتے تھے لیکن بستی سے اپنے حاضر کی اور اپنے
 قوتوں کی تسخیر کا اعلان اور ازل سے ان کا جواب دیتے تھے اس طرح پڑوں
 اسی دن تک قابض رہی بعض بھروسہ وقت و ملتہ ان کو کچھ کچھ مہمت ملی تھی جس
 میں بستی والے تادہ ہو رہے تھے اور کچھ ان کے ہمارے ہمارے تھے۔
 مادیوں کے سردار غریزہ و اکثر بے ہوش تھے وہاں سے کس کے کس
 اور وہ تھے رئیس کے سپاہی بہن پیش تھے جو کالوس کے سفید و کئی حزب
 کر کے تھے سب میں کسوں کو چوٹ لگی اور بعض سخت زخمی ہوئے پر
 سب سے زخمی، ت بہت تھی کہ تاکر میں صراح کیا ہ تھے سب کے کانوں
 کی احوال وہاں سے صرف تھا تاکر ایک درخت کے
 پیش سے محروم حکومت کے پالہ کی کئی کوشش
 کر کے محض رکھا پر اوجود کئے اس کے زخم و سیدہ ہوئے اور مصروف
 میں سخت زخمی تھے لگی سستی والوں میں اس خوف و غم نہ تھی جو
 ان کے سر میں زخم لگ گیا تھا دوسرے و لیر خداوند ناظم جرح ہوئے لگی

کاشفۃ ۱۰۲۲
 آیتہ درجہ ۲۰

لشکر میں چوٹ ملی بعد اس میں اس دل ناتے بھی گھال ہوئے تاکر لشکر کے
 قریب آخر لگا۔ قادرہ اعظم کو جب کے بھی دل کے قریب قریب صرب لگی تھی لیکن
 اس میں سے کسی کا زخم قاتل نہ تھا۔
 درجہ سے چوٹ لگوں میں سے بھی کچھ لوگ نہ صرف زخمی ہی ہوئے
 بلکہ اکثر ان میں سے قتل بھی ہو گئے۔
 رئیس کے لشکر میں بہت سے زخمی اور مصروف ہوئے جس وقت
 اکستان و قصبہ اور کچھ ان زخمی ہو گئے لیکن ان میں سے کچھ اور تاکر
 تاکر مورچہ باندھ دیا۔ رئیس کا نشت بھی گرا یا گیا اور جہنہ اور کچھ ان زخمی
 سر زخمی کو دہ پھر دھاوس کا ہوا کہ کچھ صرب لگی تھی اور اس کے باعث
 سے کچھ تادہ رئیس بہت ہی محرم اور سردار ہوئے۔
 شکریوں میں سے بھی بہت سے زخمی ہوئے سر جہد کا پ بھی رہے
 کوئی رہ گئے تھے کہ انہوں نے تاکر کو دھاوس لگا دیا اس روز تاکر کے
 محتاج ہونے کے باعث سے سستی واکت ان بہت دیر ہو گئے پر میں
 کے لشکر میں ایک بڑا چھ لیا تھا رئیس و اس کے باعث سے یادہ تادہ ہو گئے۔
 پناہ دوسرے و تاکر کے تادہ کیا۔ لکھنے سواتے کا حکم دیا قرعہ خوشی
 برتنی چوٹ تھے اور کچھ ان میں بستی کے دیگر دھروہ مار رہے تھے۔
 عمارت و دھروہ زخمی بھی چپ چپ رہے لیکن ان میں سے بھی
 دنیان و بستی کے دھروہ کے تھے بڑے بڑے کام کے دھروہ ان کو

خوف میں رکھا بلکہ میاں کچھ چیزیں لے کر چکا تو پھر دیکھ کر چکا سب کو فدا کر دیا کیونکہ
شاہد تم کو یاد ہو گا کہ یہی شخص جو کہ ان تین شخصوں کو بطیس کے پاس لایا
تھا جنہیں بطیس کیپتان جی رعد کی غول میں سے نکال لے گئے تھے اور
انہیں ترغیب دیکر بطیس ظالم کی فوج میں جبری کر کے لٹھا اور کے لشکر سے
لڑا اور خداوند خود مختار سے پاک اور نامی ایسی کشتہ دار ہمارے بھی ہتھ
مارا یہیہ کشتہ دار پاتا گاگر کے ٹکڑوں کے درمیان عبوری کرتا تھا اور تاگر کی
خبریں بشکر میں لانا اور لشکر میں کی جہریں آتا گاگر کے اندر کے دشمنوں کے پاس
پہنچاتا تھا۔ ان دونوں کو ہمارے ہتھ سے امانت دیاں راستہ درود و دعا
جیں کے حوالہ کیا اور انہیں پابگیر کر کے کئے کا حکم کیا اسلئے کہ اسکا
بہرہ دار وہ تھا کہ ان کو ایسے موقع پرستی کے مار لیا کہ صلیب سے چمکے آتا گاگر
کے تھا۔ کہ لئے بغیر جو جس سے دشمن کے لشکر بنایت ہی پرست
ہمت ہو گئے۔

خداوندناظم بھی گو کہ اپنے زعم کے باعث سے آگے کی طرح نکلنے
سے عاجز تھے تاہم وہ آتا گاگر کے منزل لوگوں کو حکم دیتے رہے کہ اپنے سے
خبردار اور پر مشیاد ہو اور جب موقع ملے اپنے تئیں مردانیت کر دو۔
میاں ضمیر نامے واعظ نے بھی حد تک کوشش کی کہ اسکی ساری جیک
دستہ و نیز آتا گاگر کے لوگوں کے دلوں پر موزوں میں۔
بھلا تم کو اسے عرضہ مود آتا گاگر کی سنی کے کپتانوں اور مجددہ داروں اور

دیگر لوگوں سے اتفاق کر کے بہرہ دار کیا کہ کسی وقت رات کو بطیس کے لشکر پر
حکم کیا جائے پرستیں آتا گاگر کے بڑی مادی غاہری اسلئے کہ رات کا وقت
دشمن کے لئے بہتر تھا اور تاگر کے لئے ٹری کرنے کے مقدمہ میں بہتر تھا
کیس وہ کہہ سکتے تھے ان کا دل تو بڑھا مو تھا اور ان کی بھٹی مچھلی کی یاد
ان کے خیالوں میں تازہ تھی۔

جب رات آتی تب بہرہ دار کے دیگر کپتانوں نے قہر ڈالے تاکہ دیکھیں
کہ بطیس و اس کی فوج کے ساتھ لڑے کے لئے کون پیشروں کے واسطے
مقرر ہو تاہم چونکہ چنی کشتان ایسی کپتان تجربہ دار کپتان نیک امید کے نام
انجلی اس کپتان تجربہ دار کو مستبزوہ نے یہ بہرہ دار سوت دیا تھا جبکہ وہ خود
آتا گاگر کی بستی میں باکر تھا چنانچہ بہرہ دار اس فوج کو مستبزوہ کو گھسے
پڑی تھی بلکہ اسے اور اتفاق سے دشمن کے سب سے بھاری غول میں
پڑی ہو ولسکہ بطیس اور اس کے ظالم رات بوقت کا کام کرنے میں بڑی
ست فنی رکھتے تھے اسکی مدد کی خبر اس کے اڑانی کے لئے اس طرح پرستہ ہو گئے
گویا کہ اس کو اس کے آگے کی جہر پرستی سے انجلی تھی چنانچہ وہ بہرہ دار گھسے پڑے
اور دونوں طرف خوب خوب ہاتھ چلے بہرہ دار کا طوس بھی بڑی تندی کے ساتھ
ی تھا چنانچہ بہرہ دار کی فوج نے بڑی شیرینی کے ساتھ چھوٹتے تھے اس طرح
پراثرانی گھسے پڑے ہوئی اور کپتان ماسودہ اسے دشمن کی گاہوں پر لگیہ لگائے
ہوئے عنیت کے منظر پیشا تھا۔

شہزادہ کے کپتان اپنے مقدوسے یا پوجا گرو کی کے ساتھ
 ٹٹے پہلوں سے بہتوں کو زخمی کیا، جنہوں نے انیس کے لشکر کو مٹا دیا۔
 جس وقت کہ کپتان یقین کپتان نیک اسید اور کپتان تجربہ دشمن کا پیچھا
 کئے ہوئے اور کھانا کرتے چھوڑتے تھے نہیں معلوم کہ کپتان یقین
 کس طرح ٹھوکر کھانے لگا، مگر اسے سے اسکو اسے چوٹ لگ گئی کہ صدمہ
 کپتان تجربہ نے اس کی دستگیری کی وہ پڑا ہی لگا، دیکھنے سے
 اس کی فوج میں ہلکے بڑے کپتان اس قدر درویش ہوئے کہ وہ دھندلے ہوئے
 پھلے پھلے تھے۔ اس کی یہ حالت دیکھنے والے مافی دونوں کپتان بہتہ تصور کر کے
 کہ کپتان یقین کو زخمی لگا گیا، یقین کپتان نے یہ دیکھ کر کہ اس
 وقت تک اس کی حالت صحت ہی سہی بہتہ دیکھا کہ اس فوج میں جو لشکا
 پہنچا کے تھے کچھ روک ہو گیا، وہ پہلے ٹھہر گیا بعد اس کے ٹھہر کر شہزادہ
 کے لشکر میں جنہوں کی حد تک شہزادہ کے ساتھ آٹ بڑا، و تفریق سے ان
 اتوں کپتان ان کے قلعہ کے میں چچ میں پڑ گیا، ان پر وہ ہاتھ
 چھوڑے، ان کو ایسا سخت حمی کیا کہ وہ بہت متی اور بے نظامی
 ان زخموں کے باعث سے جوان کو لگ گئے تھے، درخون کے گل جانے
 سے یہ شکل اپنے قدم میں چھ جا کے سر چھڑکے، تاں گرو میں میں سب سے قوی تر
 آدمی ان کی حمایت درمزد کے لئے وہاں موجود تھے۔

جب شہزادہ کے لشکر نے دیکھا کہ جنوں سرورہ کی بہ حالت مورہ ہو

ان لوگوں سے حتی المقدور وہاں سے کھسک دینا میں دشمن ہی چھاپا
 وہاں ہی چھوڑا، جسے پھروٹ گئے درجوں پر دستاویز کو خوف ہو گئی۔
 لیکن انیس اس رات کے کام سے یہ بدلہ لگا کہ ان کو رات کا قیر
 حاصل ہو گیا کہ تھوڑے ہی دنوں کے اندر میں یہ تاں گرو یا سانی اور کمال
 دستیابی حاصل کر لیا، اس سید کے ہمنام سے وہ سب، بڑی جرات
 کے ساتھ ہمارے قریب آیا، اس کے لئے دوست کی او کہا کہ
 تم لوگ خود میری تابعت بن جاؤ، وہ بھی جو اند تھے وہ بھی اس قدر چھپے
 ہوئے جیسے لگا آگے بیاں ہو گا۔

لیکن ولید خداوند قلم سے جواب دیا کہ اگر ان میں کچھ سنا ہو تو وہ
 قلم و لٹری کے حاصل کرنا پڑے گا کہ یہ لکھ کر یہ کہہ کر سادہ خان میں رہو جو
 کہ جب تک وہ سر دست ہماری مرضی کے ساتھ جاراے ساتھ میں رہے ہم
 بات پر بھی نہ سوئے کہ تاں گرو کو دوسرے کے تین سسر و کریں۔

بعد اس کے خداوند خود مختار کھڑا ہوا، درہو لاکہ کی انیس کو کہہ کر کہ آقا
 ساری سب کا دشمن جو ہم تاں گرو کی سستی کے سپردہ باشندے تمہاری حکومت
 اور نظام سے کوئی و افغان میں اور تمہاری فرمانبرداری اختیار کرنے کے
 یعنی یہ سب کو بھی خود سمجھے ہوئے ہیں جتنا ہم سے تمہاری تابعت ہرگز ہوگی
 اگر ہم نے ناواقفیت و بے علمی کی حالت میں تم کو اپنے ذریعہ میں ہونے
 دیا و مثل اس چیز کے جس سے تم نے دیکھا اور پھیلے کے ہاتھ میں نہیں لگی۔

پوچھتا ہے کہ تم نے تاریکی کو ترک کر کے روشنی کو اختیار کیا تب سے تم بظان
کی طاقت سے ہمارے خدا کی طرف بھی پھر سے ہیں اور ہر چیز کے ہماری اور خدا کی
ابلیسوں کی گایا نیازی سے ہمارا بہت کچھ نقصان ہوا وہ ہماری فطرتی ہیں
استغفار کہے ہیں تاہم یہ ہم پر گناہ کا گہرا بوجھ ہے کہ تمہارے بھائی میں کر دے اپنے
بہتیار ہم کو دیں اور تمہاری مانند اپنے کو بہت غلام کے چٹ سے میں پائے کریں
اسکے فضل میں جو کہ اسی جگہ مر جاتا ہوں اور علاوہ اسکے میں یہ بھی امید ہے کہ ہم
دوبارہ سے وقت پر پہنچیں گے نیز ہم بھی تم سے اپنا موقوف کرینگے ۔

دراودہ جو جھٹا اور دردناک علم کی ان سخن ساریوں سے بلیس کسی خدا
ہمت نہ ہو گیا لیکن اس کا غضب زیادہ متعل ہو اس سے بہت دوسرا کہتا ہوں
کہ وہ بھی ٹل گئی بلکہ وہ کہتا ہے انہیں کے دشمنوں کے لئے ہم سام گیا کہ کہتے ہیں
سود کرنا چاہتے کہ اسی حالت میں جبکہ کہتا ہے ہم اپنی پہلے کے شکست کھا کے
وہ نے اور ہم کو دس نے ضیاء ہونے کے باعث سے جہاں تک دلیری اور
ہمت پیدا کی کہ ہر دوچار اسکے مداخلت طلب کی یہ ہمیں ساری ہر سے موقع کے
ساتھ اور سود مند ہوئی ۔

خداوند خود بخود اپنے نبی ہستی کے نہ رہی جانتا ہی کی کیونکہ جب کہتے ہیں
اور ان کی سپا و میدان جنگ میں تھے وہ ہستی کے ہمارے بہتیار بنے تھا اور ہستی
میں اسے ملے اس لئے ان کو اپنے نزدیک ہر دست و قدم اور اپنی تیز توار کی
اور کامرہ بکھا و جہاں اس نے ابلیسوں میں سے خداوند کہتے ہیں خداوند

پہلے خداوند پھر دلال اور خداوند دلا مانے ابلیسوں کو خداوند بہتیاروں کے
خفیہ کتر تہہ دلوں میں سے بھی گئی ایک کو اس نے صحت پر نہیں کر دیا پر
یہاں موقع نہیں جو کہ کھا کر کریں کہ کن کن کو اس نے جاس سے مارا
خداوند خود بخود کہ اس کام کا یہ موقع اس طرح پر تھا آہا کہ کپتان سب دشمن
کے ساتھ نرے کہ میدان میں گئے تھے اس وقت کہ عنایت سمجھا بہت ہی گئے ہر کے
ابلیسوں نے یہ سوچا کہ اب یہیں موقع جو کہ ہستی میں نہ تھا اور اس کا وہیں
اور وہ تو جامع موسے اور تامل کریں انا مانا ایک طوفان سا تھا وہیں خیال
سے کہ گویا یہ وقت جو کہ ہستی میں ہو کر ہوا اور خداوند خود ہی کے ہر کچھ ہر نا
پہلے سوچیا میں اگر کچھ خداوند خود بخود بھی اس موقع کو معید مطلب پا کے
پتہ توئی میکاں پر لڑ پڑ وہ یہ حرکت کاٹ چھٹ کرنا شروع کیا بلکہ اس
اسے دیکھنے محبت کے ساتھ اپنے سرخ میں سٹنگ گیا اور خداوند خود بخود
بھی اپنے مقام پر رہے ۔

ہمارے خداوند کی یہ ہر اور ہی اس خیریت کا کسی قدر ہلا ہو گئی جو کہ
ہر داروں نے ابلیسوں سے کھالی تھی اور اس سے آپ پر یہ بات بھی روشن
ہو گئی کہ وہ ایک فتح کے باعث سے تمام گراں قافلین ہو جانا ^{اور اس کے بارگاہی سپر}
حال پر چاہتا ہے اس غلام کے فکر کے باہر کٹ گئے ہیں اس ^{اور اس کے بارگاہی سپر}
خیر کے جو ان میں پیدا ہوتا کر ملیسی ہستی والو کو کسی حالت میں پہنچانے جس میں
کہ ابلیس کہتا ہوں کہ وہ تھا ۔

تجربہ و ادراک

ہمیں کا دیو کو نفس کو فتح کی ہو غالب نہ کا و ہر ہر ہر

پیدا کر کے اس کا سبب ہے۔ ۲۱

میں نے سستی میں اپنا کپڑا پہنی

کتابیں: ۱۔

اب اعلیٰ خان کے ساتھ بھی نہ فرما رہے تھے مولانا سے کہلا
 یہ ہو چنے لگا کہ ایک تو میں نے اسے شہت میں ہی نہ دیکھا تھا کہ یہ نہیں
 دیکھا وہیں پکاروں بیانیہ اس نے اسے گویا کہ یہ دیکھو یہ کہہ کر ملا وقت
 طاعنی مات کو بہتی ہو چکرے کے سے مل رہا اور یہ تا یہ کہ کی کو تمام فوج
 میں میں ملک نہ ٹھکراؤں میں ہاں سے ہاں کرتے بہتی میں گھس پڑنے کی ہاں سے
 وہ ملک جو اس وقت کے وہ وہاں سپاہیہ کہہ لگتا تھا جہم تھا وہاں سے
 یہ بھی نہ لگتی تھی جس کے طاعنی بہتی کے میں گھس رہا تھا وہاں سے
 اسے خواہ کچھ ہو چکی تھی اس سے تو میں میں رہا رہا وہ اسکا حال دیکھ کر
 یہ کہ خاتم ہو اس سے ہو رہا ہے وہ کہہ کر کے وہاں سے جہم تھا جہم تھا
 جہم کے وہاں سے کی صدمہ میں نہ لگتا ہو چکی ہو چکرے کہ یہ بہت ہو کر
 صورت کا تھا جہم کے وہاں سے یہ بات کہی گئی کہ تم بھی پے پے
 تھاں تھاں یہاں سے یہ کہہ کر عادی ہو کر لگا رہی ہو کہشوں
 میں جو کہتے ہو چاہا تک وہی کر کو اس سے باز رہنا

کئی خونخوار صدر اور اعلیٰ کے منصب کی گرگڑ سٹ کے سو اور کچھ نئے ہیں
 [اسکی کے نزدیک] رہا تھا اور اب تاگر یک یہ وہی اچھا لگی اور سو
 تھا ہی گئے اور کئی بات اس کی نسبت متصور ہو گئی تھی۔ اعلیٰ نے بھی
 اپنے سپاہیوں کو ہستی کے ہاتھوں کے گھر ہونے پر کمر دیا بلکہ واقعہ کو یک
 کے مکان میں بھی جیسے اپنی شکی سا سیکے مہربان۔ اذہدہ مہنام اور خداوند
 جو ہزار کے مکان بھی خوب مہر گئے تھے۔ بلکہ ایک بھی کو نا اور جھوٹا رنگ باقی
 نہ تھا جو ان کیوں سے پر نہ رہا ہوا نہیں نے سفید اور کون کے گھروں
 میں سے کال دیا اور آپ ان کے مستروں پر سوتے ڈال کی ہینوں پر شیل
 کھانا کھاتے۔ انہوں میں ایک بچہ وہ تاگر اب تو بچے گناہ کے بھلے دیکھتی ہو درگ
 میں ہفتہ جین کی دیکھتی چٹری ناؤں میں کیس نہر ملاں بھر تھا انہوں نے
 جو کچھ پایا ان کے گھر سے بلکہ کئی جگہ میں انہوں نے تنگ لگا دی بہت سے
 [تنگ لگا دی]۔ انہوں کے بھی ان لوگوں نے بڑے بڑے از دیے
 ہیں ان کو جو ہر پید نہ ہوئے تھے انہوں نے ان کی دیکھ کر حکم ہی میں ملاک
 کر ڈالا کہ ایک نہیں یہ سبھا چاہئے کہ اس کے سوا اب اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا
 اسلئے کہ ایسے ہینوں میں صمیر کہاں اور ان میں ترس و رتہ کا کہاں
 ہو کر ہو سکتا ہو۔ تاگر کے کٹر رجحان اور ضعیف عورتوں کو بھی ان لوگوں
 [کئی کے ہاتھ ہوا] نے جبر میں تنگ رسو و ہجرت کیا یہ ہینیری ان میں

سے فشر کہا گئیں گئے تلو استقامت ہو گیا اور کتنی گرگیں اور سرگ کے سروں پر اور
 سستی کی گلیوں میں جبری ہوئی پڑی تھیں +
 تاگر کی یہ صورت موہی تھی کہ وہ نہروں کا نام ہنم کی عداوت ہو
 انہوں نے اس کی کامیاب مدد ہو تا تھا۔ اب تاگر آج بڑا باں سپر تھا اور انہیں
 صرف خا روکائے دیکھا اس وہ مسید چیزیں نظر پاتی تھیں جس کے پتے ہی
 کہہ چکا ہوں کہ ان ایسی شکلیوں نے تاگر دون کے سترے پھین چھوڑ
 سے تھے اور اس میں یہ کہہ چکا کہ ان لوگوں سے ان کو بھی کر دیا ان کو حرب
 زور کو کیا اور اگر گل کے نہیں تو ان میں سے بہت سے کے پیچھے ان دبتے
 میںاں صمیر کہ ان لوگوں نے اس راہی کیا اور اس کے رحم سے شکر گئے تھے کہ سے
 ہون کو رہا۔ تاکہ اس پر گناہ کے اوپر تباہ ہوا تھا بلکہ اگر انصار
 مدی جیروں پر سلطان ہوتا تو وہ بہ تنگ امکا جان ہی سے مار ڈالتے
 خداوند مہنام کے ساتھ انہوں نے ایسی بد سلوکی کی کہ سبکی انگلیں ہی بھڑ
 اہلی ہوئیں اور خداوند خود حق تلحہ کے اندر نہ چلے جاتے تو انکا
 سیکے بڑے بڑے زدن اسلئے کہ وہ اس کی ذہیری کے باعث سے سکو
 اعلیٰ اور اس کی فوج کا ایسا مدی سمجھتے تھے کہ ان کی دست میں ان سے
 ہر جگہ تاگر میں کوئی ملن کا دشمن نہ تھا اور یہ کیفیت اس سے چنے کو وہ
 شامبہ کی چنانچہ اسے کاموں کا وہ بین گئے کیا چاہیگا +

ستاگر کی یہ حالت تھی کہ گرانی دمی کئی جس پر اسکی ہیر کرتا

تو میں اس میں کسی رینہ کی صورت تک دیکھنے کی ذہانت نہ تھی، ہنس ہنکڑی،
 حوالہ دے کر بے پرواہی سے اس کی ہنسی بھرنے کے لئے فریادیں کرتا، وہ
 جھنجھکیاں بھینچنے بھینچنے سے نظر نہ تھکتے، اور نہ وہ اس کے غم کی نسبت سے
 غم میں نہ۔ یہ جب صبا میں پہنچا تو اس نے بھونٹے بھونٹے قصہ اور کھڑے کلمہ
 سننے میں آتے تھے وہ اسی طرح ہنسی بھرنے کی صورتوں، اور غموں، اور ہنسون
 میں سے بھونٹے بھونٹے کلمہ اور قصہ بیان کی شکلوں کے ساتھ جو کچھ
 میں تھے جیسے پھرے لگے جیسے اٹھٹھانی۔ وہ رب سترگوں میں لکھنے سے غیرت
 لگے گھر بھر کھنسنے، اور نہ دیکھنے دینے لگے ویسی حد تک دیا نہ، یہ بتیالیوں سے
 نہ زہن نہ سبکی۔

لیکن عیسوی اسکے ہمینی آدمی کو تانگہ میں لے کر چلے گئے۔ لیکن عیسوی اسکے ہمینی آدمی کو تانگہ میں لے کر چلے گئے۔ لیکن عیسوی اسکے ہمینی آدمی کو تانگہ میں لے کر چلے گئے۔

جس تک جو سکا تھا لنگ و دنگ کی ووری سے کنارہ کشی رہی اور
حتی المقدور ان سے تاء لیں ہی نظر آتے تھے ۔

قلعہ کے اندر سے کچان بھی ہوا اور اپنے ڈھلوان چلتے ہی رہے
اور یوں دشمنوں کے دھوکے کو کھاتے اور بخیرہ کرتے گئے چھ کی کہ بے حس
قلعہ کے پھاڑوں کو توڑنے کے لئے ہمت ہی کو شمشیر کی لیکر خوف و
تارے اسکا ہوتے تھا اور وہ ایسا دیر اور جاکر وہ صاحب بہت تھا کہ جب تک
اس کی جان اس کے قلوب میں باقی تھی تب تک محال تھا کہ ایسے پاکا دینے
طلب کے رافضی پر کرتے چنانچہ ایس کی رہی کہ مستند عیث میں
وہ مجمع میں بعض اوقات بہ خواہش پیدا ہوئی لگا لگا تھا کسی کا اطمینان نہ ہوتا
بجائے آؤنگر کی عید حالت کوئی از دعائی برس تک قایم رہی مگر یہی سستی تیر
اڑائی لگی ہی سستی واسے سو خواب میں دنگ دھن گئے وہ تار کا جلاس
خاک میں مل گیا یہی حالت میں باشندوں کو پتا نہ ہو سکتا تھا اور تار کا جس
کیا دعائی رہ سکتی تھی اور کوئی تار اب اس پر چیک سکتا تھا اگر جس دستے
اور نہ تک سستی کے مقابل بہر میدان میں نہ اور نہ تو بھی اس میں ہرگز پیدا کرنے
کے سے کفایت کرتا نہیں ان کا سستی کے اندر ہونا اور ان کے خیوں کا اس میں
غضب ہونا اور ان کی کھالوں اور گھروں کا بستی کے قلعہ کے مقابل میں
بہرہ کیسی خوفناک بات تھی کہ قیامت بھی کہ سستی بستی کے مخالف ہو اور
دشمن کی نرمی و رفاقت کو بچانے اور قائم رکھنے کے لئے امید ہو کہ وہ لنگ



کہاؤں کا [سیدھیوں سے مقابلہ کرنا] ملاحظہ ہو

تب میرمنشی نے اس سے پوچھا کہ تیرے طرح کی درخواست کبھی کیا جاسکتی ہے؟
چوہان لوگوں نے خبر نہ دی کہ یہ صورتہ ناگہری سبقت کی حالت سے ہیتر واقعہ میں
اور کہ ہم نے کیونکر اپنے دشمنوں کو دوسرے لوگوں کی اور مفادات کی بڑا پیچھے چھوڑ
سکتے ہیں کہ ان کو ہم سے شرم سے شرم کے تو اب ہر کسی کو یہ نکتہ ناگہری جنگ کا نہ یاد

اپنے علاوہ کے واقف ہیں کہ چارے مردوں اور عورتوں کے ساتھ
 ہاتھ سے کسی کسی بھتیان لٹائی ہیں اور کیسی خیرات کے ساتھ چارے
 اصر کے اندر پہنے ہرے بھٹیسی آٹا لڑکی لڑکوں میں گھومتے بھرتے ہیں یہ حکم
 کہ ستیواوں کی بھی اس ہیست میں نریقی جیسے تب اس دانش الہی کے خوب
 جو آپ میں موجود ہے ہمارے علموں کے لئے شاہ علاموں کے لئے ایک
 درخواست کیا کر دیجئے میری منشی نے کہا کہ احسان درخواست لکھ دوں گا اور
 اسپر نہیں اور دستا بھی کروں گا تب ان لوگوں نے پوچھا کہ اس درخواست کو لینے
 کے لئے ہم کب حاضر ہوں اسپر منشی نے جواب دیا کہ تم کو اس کے سرور کے وقت
 حاضر رہنا پڑیگا لکھ تم کو اس میں اپنی خواہش بھی ظاہر کرنی پڑیگی سچ ہو کہ دست
 و قلم چار ہوگا لیکن روشنی اور کاغذ تمہارا ہوگا ورنہ تم کو یہ کہہ سکو گے کہ یہ
 جلدی ہی درخواست ہے مجھے اپنے لئے تو درخواست کرنے کی ضرورت نہ ہی نہیں
 ملنے کے میں نے اسے میرا نہیں کیا ہے +

اس نے یہ بھی کہا کہ کوئی درخواست میرے نام کی شہزادہ کے پاس
 اسکے وسیع سے اسکے باب کے پاس نہیں ملے گی جاتی تاہنیکہ وہ لوگ
 حکو اس سے سرکار ہر میل و جاں اس میں شریک ہوں کیونکہ یہ بھی
 اس میں درج کرنا لازم ہے +

جیسا چاہتوں نے اس بات کو قبل منظور کیا ورنہ ان کے لئے فوراً ایک
 درخواست ملے گی لیکن اب یہ گفتگو میں آتی کہ کون سے لے جائیگا

میر منشی نے انہیں یہ صلاح دی کہ چنانچہ انہیں کو بھیجو کیونکہ وہ ایک نام آدمی ہے
 جیسا چنانچہ ان لوگوں نے اسے بلا بھیجا اور اسکا کام لے کر کہہ سنا یا اس کی بیان
 لے کر کہا بہت بہتر میں یہ کام خوشی سے کروں گا ورنہ جبکہ میں جنگ کرتا ہوں
 تاج میں جیسا استعداد اور جتنی جلدی کے ساتھ ہو سکیگا اس کام کو انجام دوں گا +
 اس درخواست کا حضور نے ہمت +

اسی چارے سردار بادشاہ شاہ علاموں کا اور شاہ صاحب حضور کے
 لبوں میں نصیب بجا گیا ہے اور حضور جیو و مرگاری میں پر چند کہ تم نے حضور سے
 اس بات کی بڑی ہمت لکھنے کو حضور کی تاثر کر کے جانے کے قابل نہیں ہیں
 اور اس بات میں کہ حضور کے علاوہ ان میں شریک ہوں ہم حضور کی اور حضور کے
 وسیع سے حضور کے پاس کی منت کرتے ہیں کہ حضور دینی حلاوت سے دیکھ کر یہ ہم
 انوار کرتے ہیں کہ حضور کے باعث سے ہمیں فاج کو دیکھتے ہیں لیکن حضور نے نام
 کی خاطر سے یہ نہ کیجئے حضور ہماری سمیت وہ حالت پر عائد کر کے میرے اس حکم کے
 ہم کیجئے خداوند ہم ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہیں ہماری خوشگلی فکر ملا کر کرنی ہے
 وہ ایسی ہو کہ سنی کے اور اس میں خوف و لا تہ نہیں اور انہار کی ہوشی میں
 برتیاں کرتی ہیں حضور کے فضل سے ہماری بخت و بکست ہو رہی ہے ہم میں جانتے
 کہ حضور کو چھو کر کس کے پاس حاس +

علاوہ اسکے، شہزادہ حسان ہم نے اپنے چند نوں کو مقرر کر دیا ہے اور دست
 بہت اور کیا ہو گئے ہیں بلکہ فی الحال ان میں سے کوئی ایک اس علم کی

طاقت اور دور رس شکست کھا کے مروج ہو گئے ہیں۔ ملکہ ہمارے دو کپت بن
 جن کی سپادری پر ہم گئے نہایت شہادرکتے تھے وہ بھی شل رخیو گئے جو رہے
 میں علاوہ ایک اور عمارت سے خداوند ہمارے دشمن زلفہ لیل در مصوبہ میں وہ
 غر اور رنگ مار تے ہیں اور میں یہ دیکھا کہ میں کہ ہم کو آپس میں غیبت
 کے لئے تقسیم کرینگے اور خداوندہ انگیزوں کی مرزا افوج لیکر ہمارے اوپر انگریز
 ہیں ایسا کہ ہم نہیں جانتے کہ ان کے ساتھ کیا کریں وہ سب غیبت ہی تندر اور
 ہر ہم میں اور وہ ہم سے اور حضور سے جنگ ہونی طلب کرتے ہیں +
 ہمارے عقل اور طاقت دونوں غایب ہو گئے ہیں اس لئے کہ حضور ہمارے پاس
 سے چلے گئے اور سوا گناہ و ستمندگی اور مسیحا کی کوئی چیز ہمارے پاس نہیں
 رہی جس سے ہم اپنا کبہ نکلیں اور خداوند ہم پر رحم کیجئے یعنی تانگر کی صحبت اور
 بستی پر ہم کیجئے اور میں ہمارے دشمن کے ہاتھ سے بچا پیسے آئیں +
 یہ وہ درخواست ہے کہ اگر ہر جگہ خداوند میری سنی کے ہاتھ سے ملے اور
 اس دلیروں کو کہناں یقین کے دیکھو کہ وہ میرے دربار میں پہنچائی گئی۔ وہ اسکو
 لیکے جس جگہ سے نکل آیا اور اسکو کانوں کے پاس پہنچا یا۔ میں میں کہہ
 سکتا کہ اسکا کپا بقیہ ہر ایک اسکا تہہ کچھ تو ہر ایک اسکا کہ اسکی جہر ابلیس کے
 کاؤں تک پہنچی یہ وہ یہ گمان اس وجہ سے ہے کہ میں غلام نے اسکی خبر پاک
 تانگر کی سنی یہ وہ دزد ہٹا یا کہ +
 ای باقی اور حجت اس تانگر میں سب سے بھی سرفروٹ کر دیا +

نہا تو جو دست و پائی جائیگا میں اسکو مدد کرونگا بلکہ روز سکرے خدا سے ملے
 وقت تھا اور ایک باعث وہ خوف وہ اور شہر ساک بھی ہوا +
 چنانچہ اس نے پھر اپنے طہور ہمانے کا حکم دیا۔ اس کے سینے کی تانگر تہہ
 نہ اسکا تھا لیکن جب ابلیس نے پھر پھر ہوائے تانگر کو خود ہی نہ خود ہی اسکی
 اور نہ اسکی تانگر سے پھر ہوائے تانگر ابلیس جمع چرے +
 تب ابلیس نے کہا کہ اگر میرا یہ یہ تمہیں معلوم ہو کہ تانگر کی سرکش
 سنی میں عمارت خداوند چنے ہو گیا ہو کیونکہ ہر چند صیبا کہ تم دیکھتے ہو یہ
 سنی عمارت قصہ میں ہر تانگر ابلیسوں نے نعمت پیدا کی ہو رہا کیسے
 کاؤں کے پاس پھر وہ جو سنی سنی ہو میں نہیں یہ بات جانا دینا ہر
 اسکا کہ تم وقت ہو کہ تانگر کی سنی سنی کے ساتھ کہ کو کس طرح سے ہیں +
 اب یہ اسکا کہ میرے معتبر ابلیس میں نہیں یہ حکم دیا ہوں کہ تانگر کی
 اس سنی کو یاد دہانہ رہی میں ہند کہ وہ دروں کو اپنی فطرتوں سے غریب ہی
 کرتے ہوں ان کی عورتوں کو میرت کرتے رہو ان کی کوڑوں کو میرت کر دے کہ
 اور انھوں کے مفر جالی کرنے ہو وہ یہ میری طرف سے انکی سخت فلاحوں

کا قمرہ ہو +

پس ابلیس کی عیبت تانگر تھی لیکن اس تانگر اور اس کی تہہ میں کوئی
 شکوئی بات در آئی اسے کہ غصہ تانگی کے سوا کو کچھ نہ تھا +
 علاوہ اس کے ابلیس یہ کہچا وہ وہ سب طرف سے غصہ کے عمارت

پر گیا اور اُن سے کہا کہ اگر تم جھانگ کھو گے مجھے اور میرے آدمیوں کو اندھا ہے
 نہ دو گے و میں تم سب کو ماری ڈال چکا اسکے جواب میں خوف خدا ملائے
 کہا۔ اکیونکہ اُس دروازہ کا وہ گھسان تھا کہ جھانگ کسی طرح سے نہ تھارے
 نہ تھارے اور میں کے لئے کھولا جائیگا عکاس کے اُس نے پہنچی کہا کہ
 چہ دروہ کی تکلیف کے بعد تانگہ کال اور ضبط وقت پر کیا جائیگا
 تب اعلیٰ نے کہا کہ جن لوگوں نے میرے حق میں دروہ ست کی چون کو
 میرا دروہ خاکسار اُس بارہ برکتین یقین کہ اس دروہ کو مجھے دید و نظر
 ستی میں سے چلا جاؤنگا

تب یہ وقت مانتے ایک عیسوی ٹھکانہ ہو، وہ لوگ مانتے وہ وقت
 سے جہت بھی بات کہتے تھے تب سے ایک دہائی کا مانتا اس سے بہتر ہر کہ
 تعالیٰ بخائی، ٹانگہ خراب دھنستہ ہو جانے

میاں وقت مانتے پہر بھر یہ جواب دیا کہ آٹھ لوگ تک جاہ رمان
 چار چکا جبکہ اُس نے پناہ اعلیٰ کے ہاتھ سے سب دیکھتی کہ مناج کرنا
 اس نے ستر کی کہ کپتین یقین کہ مناج جانے وہ کہہ کہ گریک بکھے تو ہر
 بھی اُس کے بعد چلیں میں سے خوف نے اسکا بچہ جو نہ نہ

بعد اسکے نہ دروہ تو نہ جواب دیا اور کہی کہ اس کے بعد تھوہر بہت
 روشن ہو کہ ہر تھوہر میں چلے نہ سینگے سارا دروہ و دروہ کہ جب تک تھا میں یک

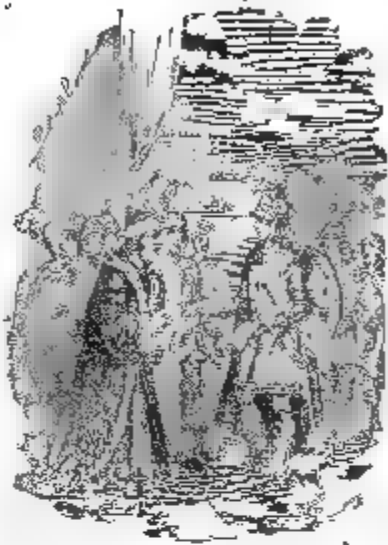
بھی کہستان و سب ہی اور دھونس و چہر بھر پھینکے کے لئے جو دروہ تک
 ہم جیسے ترنا وقت نہ کرینگے

امید میں نے جواب دیا کہ نہ میں بت کی پید رکھتے ہوں سکی ہوت
 میں سو کہ اعلیٰ نے پاری دروہ مانتی پیکار نے عکاس میں اس وقت آ
 بھیجی کہ پشاور تھائی تھیں میں یہاں تک پہنچی ہوئی کہ تھارے ہوتے
 گیا وہ دعائیں مانتے کہیں کیا کہ جیتے بہتر تم میں مقصد میں نہ گئے
 کا یہ سب ہو گئے تھاری ہوش پوری ہوئی تھاری کو ششستر میں نہ جانینگے
 کہیونکہ صرف یہ ہی میں میرا عکاس میں تم کے عکاس کے عکاس میں نے تھے
 تھیں خدایا کرنے کے لئے یہ سب مانتے کہ میں اس بات کی کھنڈہ اس
 انیتہ سے تم جو گئے

تب دروہ مانتے کہ یہاں گاہ تھوہر فی انشتت میں و اُس میں سے
 کہ وہ کہی ہو گئی مانتے کہ ہر مانتے میں نے تھوہر کے ہاتھ پیر مات
 کہی کہ وہ وہ ہر مانتے میں نے تھوہر کے ہاتھ پیر مات
 نہ وہ گاہی کہ تھوہر میں نے تھوہر کہی کہ ہر مانتے کہ گاہ وہ تھوہر میں تھوہر
 تھوہر گاہی کہ تھوہر میں نے تھوہر کہی کہ ہر مانتے کہ گاہ وہ تھوہر میں تھوہر
 اب بھی رہائی کے منتظر ہینگے

اٹھتیسواں باب

اس بات کا ذکر کہ کپتان صاحب عاؤنیل کے دربار میں آتا تھا
 کچھ روزوں کے لئے اسے لکڑی سی میں اور دو گھنٹہ اور ایک گھنٹہ
 میں غرض میں کپتان صاحب عاؤنیل کے دربار سے آتا تھا کہ قلعہ میں ہوتے
 آبا و ائیں کے لئے خطوں کی قبلی لایا سوچتا رہتا تھا کہ وہ تاج محل کے سامنے
 کپتان صاحب لوت یا تو وہ اس قلعہ میں اس کے محل و شہر کے کنارے ہو،
 اور اسے بستی کی دیو، قلعہ کے چھانکوں کے پاس ڈالنے کے لئے چھوڑ دینا
 چاہتا تھا۔ اس پستان کے کائنات کے اس سے سدھار ملتا تھا۔ اس سے
 حیرت و عافیت پیدا ہوئی تھی۔ ایک چھوٹے سے کپتان صاحب نے
 سب کچھ اس کی نگاہوں میں آکر دیکھا تھا۔ یہ کپتان صاحب کے
 میرے علاوہ نہ تھے، ہر سے کہہ لگتا تھا کہ وقت پر درست ہو جاتا تھا، اور
 اس کے لئے پہلے پتا پونا تھا کہ اس کے کھدو، اس کو دیکھنا اور
 باقی کپتانوں سے خوشی کی خبر کی علامت سمجھا کر کہ اس کا وقت پہنچا تھا
 اس نے بہت سی کپتانوں اور برادریوں کو قلعہ میں اپنے مکانوں پر اور اپنے
 چوکی پر سے پرانے کا مستشرقین کے قلعہ میں آج کے کپتان صاحب کے بارے
 لوت اسے اس وقت سے چھوڑا اور کچھ خاص باتیں بھی کہنا چاہتا تھا
 جتنا چھوڑا سب حاضر ہوئے اور ملازم و عساکر کے سوا کسی کو گھر کی کیفیت پر بھی



کپتان صاحب کا دربارت لوت آنا اور خطوں کو بانٹنا صفحہ ۳۶۱

و در بارگاه ستمگر بن در وقت کید، نس نے ان کو بھی ویسا ہی جزا دیا جس
 کہ نس نے خداوند نام کو بیشتر ادا تھا یعنی کہ سب انہیں میں جہاں ہوگا جب کہ
 کینسان ان سے سب طرح پر سام ملے گی کہ چکا تب، نس نے پتلا ٹوٹا کھولا اور جس کو کھولا
 نس نے بد بھیجا تھا ان کے نام کی چٹیاں نکالیں وہ
 پہلا حصہ ۱۰ درناظم کے نام تھا جبکہ یہ حصہ تھا کہ ستمگر و خداوند
 نس مات سے بہت خوش ہو کہ خداوند ناظم نے اپنے دو سادے کلمہ تو تانگر کی
 استی اور تانگر کی است آئے سپرد کئے گئے تھے ایسی دعا واری اور اعتبار کے ساتھ
 یہ بہت کئے انہیں بہت ہی لکھا تھا کہ مجھ کو، بات سے نری خوشی حاصل ہونے پر کہ تم
 نے اپنے ستمگر و خداوند نام کیلئے اتنی میری غلامی کی جو کہ نہ میری طرف سے، بلکہ
 ساتھ دعا واری کا نام ہو۔ اور خطے خاتمہ پر یہ بھی اشارہ تھا کہ تم میری سب سے پانچ بار
 دوسرا حصہ ۱۱ اس پوٹے میں سے نکلا خداوند ناظم کے نام تھا، اور اسکا
 حصہ یہ تھا کہ ستمگر اور خداوند نام کی طرف معلوم ہو کہ نس کی غیر حاضری میں اس
 خداوند نے اپنے قہر کی طرف کے لئے کیسی کچھ میری او جو مردی کھلائی ملانے
 اس حالت میں جبکہ تانگر میں اسکا نام بہت ہی متغیر تھا، نس میں میری
 مندرج تھا کہ اسکا شواہد اس بات سے بہت ہی خوش ہو کہ نس نے تانگا کی
 بہت ہی کے ساتھ ایسی دعا واری غلامی کی کہ جتنے بیٹھی بہت ہی کے مذہب کے چکا
 یہ حصے تھے ان پر اس قدر لکھا کہ نس او ش کو جب گئے نہ دیا، نس میں میری لکھا
 تھا کہ مجھے خبر ہو کہ کس طرح تم نے اپنے ہی ہاتھ سے وہاں کے بعض حصے کو ہار دیا

باغیوں کو قتل کر کے دشمن کو بہت بہت ہمت کر دیا۔ جو آغا نگر کی کل بستی کے سب سے بہت ہی بیک نمبر ہوا اور یہ بھی وجہ تھا کہ تم جہد باصلہ پاؤ گے۔

تیسرا رشتہ دھڑک چک کے نام پر تھا اور سچے معصومین میں تھا کہ شہر زور بہت جوش سے کہہ پا کا کام تم سے ایسی دینا ہی دروفا دی کے ساتھ کیا اور یہی کے خواہش کے مطابق تھا کہ کو صحت و عادت کی اور ن کو یہ سے

سکا کیا سوا سیکے مجھے یہ بھی بہت پسند آیا کہ تم بہت مستعد کر لیا کہ آغا نگر کے لوگ اپنی پریشانی کے باعث سے وہ نہیں رہیں اور فاکٹیشیں اور یہ بھی لکھ تھا کہ میں اس بات سے بھی مستعد ہوں کہ تم سے یہ یہ

کام کے لئے کشتان ہی رہے سے مدد طلب کی اور کہ تم اسکا عزم پاؤ گے۔

چوتھا خط پیاں خوف خدا کے نام نکلا اور اسکا مندرجہ بہ تھا کہ مجھے یہ بات معلوم ہو کہ تھے آغا نگر کے لوگوں نے خط صحافی کاغذ پر دریافت کیا تھا

میں تم سے دل بہاؤ کی دسی تھا جس نے اپنی جہت کی سے آغا نگر کی سارے

تی میں سے جوئی، دل کر کے سے صانع کر دیا تھا۔ وہ اسکے اس میں

یہ بھی لکھا تھا کہ مجھے وہ سب اور غم یا میں جو تم نے آغا نگر کی حالت پر یہ

اور دھار کے تھے اس خط میں یہ بھی وجہ تھا کہ مجھے خیال ہو کہ تم نے ہی

اس خط صحافی کو اس کی سب سے اسکے معادوں کے امیدات میں اسکی خوشی

کی حالت میں اگر حرا کر دیا بلکہ اسی حالت میں جبکہ وہ بے فکر میں تھا کہ پہلے

یہ بھی کہ آغا نگر کی جتنی میں کا عمل کر کے دکھانے سے نہیں لے یہ بھی کہ

میں جانتا ہوں کہ تم ہی جو جو اس خط لکھ کی دیکھو اور کہ سنو کہ خیال میں اسے

تھوڑی دیر ہی کے ساتھ قلعہ کے چائنگ کی حفاظت کی بلکہ تم ہی نے آغا نگر

و لوں کو بہت راہ ستانی کر دیا ہے۔ لہذا یہ سب اس درجہ مستعد ہیں جو مجھے

ستولی ہو اور سکھان کو سلامتی کے ساتھ جواب ملے۔ و کہ اس کا ہو گے بہت

تم باصلہ پاؤ گے۔

علاوہ ان سب کے ایک دوسرا خط پیش کیا گیا ہو کہ مستعدوں کے نام پر

لکھا گیا تھا جس سے ان لوگوں نے یہ بات دریافت کر لی کہ کام سے تقاسے

خاری ماری و خواستوں پر لکھا گیا ہے کہ ہم اپنے اس کردار کے پھل لگے کہ

اس سے زیادہ حاصل کر چکے شہر وہ نے اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ میں

اس سے بہت راضی ہوں کہ تم اب بدل و جان مجھ پر و میری راہوں

پر قائم رہے ہر چہ کہ پولیس نے تم پر اس قدر تین کی تھیں اور کہ اس کے

ہر چہ امدادوں کو تسلیم کرنے کے لئے نہ تو تم پر شام کی شیر موی اور نہ خفی

نے تم کو اس کام کے اختیار کرنے کے لئے مجھ کیا اس خط کے ساتھ پر

یہ بھی لکھا تھا کہ میں آغا نگر کی سب کو سبب منسی اور کب ت بغیر کے اچھے

میں سب سے کہ یہ میں اور یہ کہ خیر و رفہ ان کی حکومت کے تابع ہو رہے

اسکا جو اس تم میں وقت پر دے گے۔

لہذا جب کپتان بغیر سب ایک کے نام کے حوالہ کو دے چکا وہ

اگر مشی کے مکمل پر گیا اور اسکے ساتھ ہتھیار کر کے میں شغول ہو گیا

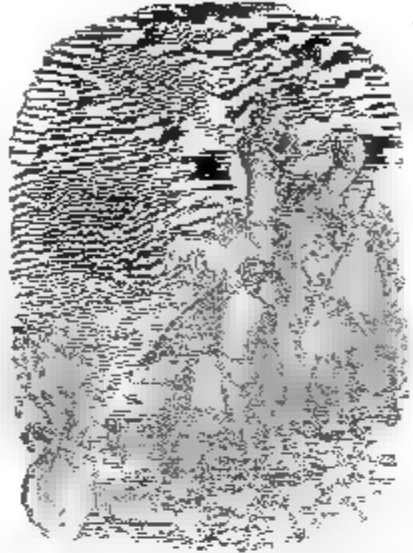
بہ مستحقوں پر عید ہات روشن ہوئی کہ جہنم میں کون سے لوگ رہیں گے اور
جہنم میں رہنے والوں کے ساتھ کس تک قدر حاصل ہو گا کہ جہنم میں رہیں گے
سے بہتر عالموں میں رہیں گے تھے نہ ان سے اتنی عید ہوگی

انتانیسواں باب

جب طبعی بنی بہیہ بات دیکھی کہ خداوند مطلق نے ایسی دھندلی سہ
بیوقوفہ برکیا اور سبیل خوب خدا کی پیدا بھی پر عین طبعی بودہ نہایت خصمہ ہو
ہے خود ایک مجلس جنگی نہایت دیکھا کہ تاکہ اسے اس قدر ہینے کے سے سلاح

جہاں تک ہو سکا تھاں تک وہ ان کی روداری سے کنارہ کشی رہے اور
حتی المقدور ان سے ناخوش ہی نظر آتے رہے۔

قلعہ کے اندر سے کپتان بھی پر لڑائی پونچھو ملے اور اس پہلے ہی رہے
دو یوں دشمنوں کے دوس کو کڑھاتے اور رعبیدہ کرتے گئے سچ کو کہ نہیں ہے
اتحاد کے چٹانوں کو توڑنے کے لئے سستی کو کششیں کیں لیکن جو فائدہ
انہیں اُسکا بہتر تھا اور وہ ایسا میراد جو امر و صاحب بہت تھا کہ حسب تک
س کی جان اُسکے قالیب میں باقی تھی تب تک جہاں تھا کہ ایسی بنا کا وہ ہے
مطلب کے موافق رہ کر رہے جہاں ایسی کی ساری کششیں میٹ ہوئیں
اور جہاں میں بعض بعض دو قاب یہ ہو جائیں یہ امر کی کاشک خاطر ہی کا تھا کہ یہ سپرد ہو جائے
بھلا، تاکہ کر کے یہ حالت کوئی اثر حاصل ہو جس تک قائم رہی پھر یہ سستی یہ
فرمانی لگی یہی سستی دالے سو راخوں میں ہلکے رہ گئے۔ تاکہ کر کا جہاں
حاکم میں ملگا ایسی حالت میں باشندوں کو کیا آرام مل سکتا تھا اور تاکہ کر میں
کئی سلامتی رہ سکتی تھی اور کس قلاب میں پرچک سکتا تھا اگر نہ میں رہنے
عزمہ تک سستی کے مقابل بہر میدان میں پڑا تھا تو ہی میں میں ہٹا رہا کہ
کے لئے کفایت کرتا لیکن اس کا سستی کے اندر ہوتا ہونے کے خیروں کا اس میں
منصب ہوتا اور ان کی کما سوں اور گھروں کا سستی کے قلعہ کے مقابل میں
ہو گا کیسی خوراک بات تھی کیا قیامت تھی کہ سستی سستی کے مخالف ہو رہا
دشمن کی زندگی اور طاقت کو بھانے اور قائم رکھنے کے لئے اسید ہو کہ وہ نہ



۳۵۷ کا ۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱ سے مقادار کرنا

تب علاء دہلی کے واقع ہیں کہ ہمارے مردوں عورتوں و لڑکوں نے ان کے
 ہاتھ سے کیسی کیسی غیالیں ٹھانی ہیں اور کہہ گئیں جوت کے ساتھ ہمارے
 گھر کے اندر پہنچے ہوئے ایسی آغا گری سرکوں میں گھومتے پھرتے ہیں یہاں تک
 کہ استیوالوں کی بھی اتنی بت نہیں پڑتی کہ اسے آپ اس دانش الہی کے موجب
 جواب میں موجود ہر پے پیارہ خادموں کے لئے شاہ کاوس کے لئے ایک
 درخواست مل کر دیکھنے میں پیشی نے کہا کہ اچھا میں درخواست لکھ دوں گا۔
 سپر مہر اور دستخط بھی کروں گا تب ان لوگوں نے ہوجھا کہ اس درخواست کو لینے
 کے لئے ہم ایک حاضر خوں اسپر اس نے جواب دیا کہ تم کو اس کے مسودہ کے وقت
 حاضر رہنا پڑے گا بلکہ تم کو اس میں اپنی خواہش بھی ظاہر کرنی پڑے گی سچ ہو کہ دست
 و قلم ہمارا ہوگا لیکن دشمنی اور کاغذ تیار ہوگا ورنہ تم کیونکر کہہ سکو گے کہ یہ
 اہلاری ہی درخواست ہے میرے لئے تو درخواست کرنے کی ضرورت ہی نہیں
 دینے کے لئے اسے بیز غصہ کیا ہو۔

اس سے پہلے بھی کہا کہ کوئی درخواست میرے نام کی مسترد وہ کے پاس رہا
 دیکھ دیکھ سے اس کے پاس سے تر نہیں جاتی۔ دیکھ وہ لوگ
 جیسا کہ اس سے سر رکھا جو اس و جان اس میں شریک ہیں کیونکہ یہ بھی
 اس میں درج کرنا لازم ہے۔

چنانچہ انہوں نے اس بات کو مدنظر کرنا دیکھنے کے لئے فوراً ایک
 درخواست دیا کہ ان کیکن یہ ہمہ گیر ہو جائے کہ ان سے سے جائے گا۔

پیش کشی سے نہیں یہ صلاح دی کہ کپتان یقین کو بھیج کر دیکھ دو کی نام آدمی ہو
 چنانچہ ان لوگوں نے اسے بلا بھیجا اور اس کا کام سے کہہ سنایا اس کی کتاب
 سے ایک ہفتہ پہلے میں یہ کام فوشی سے کر دیا۔ اور مرچ کے میں لنگ کرتا ہوں
 تاہم میں حتی المقدور اور حتی حدی کے ساتھ ہو سکیگا اس کام کو انجام دوں گا۔
 اس درخواست کا عنوان یہ تھا۔

وہی چارہ خدا اور بادشاہ شاہ خانوں میں قادر اور شاہ صابر حضور کے
 کہوں میں خصل شہید کیا ہو و حضور رحیم و مہر کا میں بہ چند کہ ہم نے حضور سے
 بعادت کی جو ہم جو کہ گئے کہ حضور کی آغا گری کہلاے جاسے کے قابل نہیں ہیں
 ورنہ اس بات میں کہ حضور کے عامل فایز میں شریک ہوں ہم حضور کی اور حضور کے
 وسیلہ سے حضور کے آپ کی منت کرتے ہیں کہ حضور علی فطوین سے کہہ دیں ہم
 افرار کرتے ہیں کہ حضور کے مات سے ہمیں تہج کر دیکھنے میں لیکن حضور نے نام
 کی خاطر سے یہ نہ کیجئے حضور جاری مسیت زور حالت پر عاز کر کے سپر اس کے
 تم کیجئے خدا و خدایم ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہیں ہاں ہر شکی حکومت کرنی ہو
 وہ ایسی ہو کہ ہستی کے اندر میں میں جوت دلاتے ہیں اور تباہ کاری ہوئی ہو جس
 پر تباہ کرتی ہیں حضور کے فضل سے ہماری نجات ہو سکتی ہو اور ہم یہ جاسے
 کہ حضور ہر چور کر گس کے پاس جائے۔

علاوہ اسکے کہ شاہ خان ہم نے پتہ کیا توں کو کر دیا ہو و بہت
 بہت اور جلد ہو گئے ہیں بلکہ فی الحال ان میں سے کوئی ایک اس ظلم کی

طاقت اور زور سے شکست کھا کے مجروح ہو گئے ہیں بلکہ عامے وہ کپت نہ
جن کی بہاوری پر دم گئے نہایت اعتماد کئے تھے وہ بھی شل آفتون کے ہورے
ہیں علاوہ اسکے جو کچھ ہندو دھرم کے دشمن زندہ ہیں اور سب سے وہ
مخبر اور نیکیا مانتے ہیں جو میں یہ سمجھا ہوتا ہے کہ ہم کو جس میں غیبت
کے لئے قسم کھانے کی تھی وہ زندہ نکلیں کی غرار فرج بیکر جاسے اور اگر اسے
میں اسکا تم میں جانت کو ان کے ساتھ یا کریں وہ سہنایت ہی تھوڑا اور
برہم ہیں اور وہ ہم سے درجنوں سے جنگ جی جب کرتے ہیں +

عامی عقل و دولت دونوں غائب ہو گئے ہیں شے یہ حضور کا رہا ہے
ستہ چھ گئے، رسولان و سرمدگی دروہا سہا ہی کے کون جنہر کا رہا ہے یہی
ہیں ہر جگہ و ریا کہ نکلیں، رضاد وہ ہم ہمہ کئے ہیں تاگر کی مصیبت زخم
سستی پر دم کئے، وہی ہمارے دشمن کے ہاتھ سے بچا بیٹھے تھیں +

یہ وہ دشمنی ہے جس کا آپ کا کہہ چکا تھا، وہ میری شے کے ہاتھ سے علی اور
نہ دیکھو، ہر فرج کیت، انیس کے سیکل سے درہا میں نہیں ہی گئی، وہ نہ کو
سکھ دس بھانگ اسے کھلے ہوں، کو خانوئل کے پاس بیجا پار میں نہیں کہہ
سکا کہ، سکا تا بیٹھ ہو انیس کا قید کچھ تو ہو، یہاں تک کہ، انکی ہر ایلین کے
کا، نہ تک نہیں، میرا یہ گمان اس حد سے بڑھ کہ اس غلام سے اسکی خبر کے
تاگر کی سستی پر یہ زہم تھا کہ +

ایہی، اور حمت دل، تاگر میں تیری، جو است بھیں سو قوت کیڑا گار

کی تو درخواست دیا ہی جا گیا میں اسکو نہ کہ روگلا بلکہ وہ اسکے قاصد سے بھی
راتن تھا اور اسکے باعث وہ خوف زدہ، درخشاں بھی ہوا +

چنانچہ اس نے میرے ظہور کے لئے کا حکم دیا اور اسکے شے کی تاگر نہیں
ہا سکا تھا لیکن جب ایلین پناہیہ پر پڑے تو، تاگر کو خواہی نہ خواہی انکی
دور سنا ہی پڑا، سو ظہور کیا اور سب ایلین میں ہوئے +

تب ایلین نے کہا کہ، وہ میرا ایلین و تم میں مذکور کہ تاگر کی سرکش
ہستی جس عارے خلاف مسما، پختہ ہو گیا کی کہ سرچہ دیا کہ تم دیکھتے ہو سہ
نستی کا، قید میں نہ تھیں، ایلینوں نے بہت پہلے کی تو وہ دیکھتے
خانویل کے پاس پھر وہ خاست بھیجی، جو میں نہیں یہ بات جسکے دیا ہوں
تا کہ تم واقف ہو کہ تاگر کی کہنت سستی کے ساتھ تم کو کس طرح سے پیش
چاہئے، سنے اور میرے ساتھ بیٹھو میں میں یہ حکم دیا ہے کہ تم تاگر کی
میں سستی کو یاد دہریشانی نہ سناؤ، جو ان کو اپنی فطرت سے رنجیدہ ہی
کرے، وہ ان کی عورتوں کو میرا کرے، یہ ب کی کو دریاں کو جہت کرانے
یو، حوں کے ہرستانی کرتے، یہ میری طرف سے، انکی سخت ہماروں
کا قرہ ہو +

یہ ایلین کی میرا تہی بیان اس تاگدا و اس کی تیل میں کوئی
تہ کوئی بات درانی اسلئے کہ غشا کی کے نہ، اور کچھ نہ مانتا +

علاوہ اسکے جب ایلین میرا کہتا وہ دوسری طرف سے قلم کے ہاتھ

پر گیا اور اُس سے کہا کہ اگر تم بھانگ کھو گئے مجھے اور میرے دوپوں کو اندر آئے
 نہ دو گے تو میں تم سب کو مار بیٹاؤں گا۔ اسکے جواب میں خوف خدا سے مٹے
 گئے۔ اکیسویں دن دروازہ کا وہ گھسان تھا کہ بھانگ کسی طرح سے نہ تھا اسے
 نہ تمبار سے آدیں کے لئے کھولا جاسکا۔ علاوہ اسکے اُس نے یہ بھی کہا کہ
 چند روز کی تکلیف کے بعد آٹا لکڑ کا مل اور صبر و دعا کر کیا جائیگا۔
 تب اسی نے کہا کہ جس لوگوں نے میرے حق میں دروازہ کی چوڑی کو
 میرے حوالہ کر دیا اس کا نام برکتی بنیوں کا اُس بددعات کو مجھے دینا تو میں
 بیستی میں سے چلا آیا ہوں گا۔

تب جب خوفِ مائے ایک ایسی اٹھ کھڑا ہوا اور ہولا کہ ہمارا خدا و تم
 سے بہت اچھی بات کہتا ہے تمہارے لئے ایک آدنی کا مرناس سے مستخرج کہ
 تمہاری بیماری آٹا لکڑ خراب و خستہ ہو جائے۔

میں خوفِ خدا نے اس پر عمر میری عوب و بالہ آٹا لکڑ کب تک چارہ روانہ سے
 بچا بھانگ اُس سے اب نامِ مائے کے ختم شدہ۔ وہ پورا ہوا جس کی اصلاح کرنا
 اُس سے بہتر ہے کہ پستانِ قدیم کا اصلاح جانے دین کہ لکڑ لکڑ کے تو دوسرے
 بھی اسکے بعد چیلنے یاں بند و خوف نے اسکا کچھ جوہر بنا دیا۔

معد اسکے خدا و مذاطام نے جوہر دیا اور کہا کہ اس خطہ تجھ پر سب بات
 روشن ہو کہ تم میری باتیں مطلق نہ سنی گئے ہمارا دادہ کی کڑب تک تھانگ میں کیا۔

بھی کہ پستان و سپاہی اور دعائیں وغیرہ پر پھینکے گئے۔ جو دہریہ تہہ رنگ
 و تھمہ سے لڑا مو خوف نہ کرینگے۔

میں سے ہر پڑیا کی تم اس بات کی امید رکھتے ہو کہ میں اسکا
 میں ہوں کہ اسیس تمہاری مدد اور مان کر بچاؤ تم نے ملاؤ میں پاؤں دروازہ سے تو
 بھیجی کہ پر دروازہ نہ مائی۔ نہیں میں یہاں تک پیش ہوں کہ تمہارے سوت
 لیکن اذہ عامین کل خبر سکتیں کیا تم سمجھتے ہو کہ تم اس مقصد پر آؤ گے اور
 کامیاب ہو گے تمہاری حواس پر ہی نہ ہو گی تمہاری کوششیں میں نہ جانینگے
 کیونکہ صرف میں ہی جہیز پر ملاؤ میں ہی تم سے مخالف ہو لکڑ اُس ہی سے ہے
 نہیں مخلوب کرنے کے لئے بھیجا ہے تو تم اسے کس بات کی کہتے ہو و کس
 وسیلہ سے تم بچو گے۔

تب خداوند اعظم نے کہا کہ گناہ و جہم نے فی حقیقت کیا جو تین اُس سے
 تم کو کیا مدد ملے گی اس لئے کہ تمہارے ملاؤ میں سے بڑی و فادائی کے ساتھ یہ بات
 کہی کہ کہ وہ جو میرے پاس آئی میں نے کسی میں سے اپنے پاس سے نکال
 نہ دیا تھا وہی ہمارے حق میں ہے یہ بھی کہا کہ منہ پر لگا گناہ اور کفر ہی جہم کو
 بناتا ہے لکڑ اُس نے تمہارے لئے یہ بات نہیں کر سکتے لیکن صبر کے ساتھ
 اب بھی مان کے منتظر رہینگے۔

اٹھیسواں باب

اس باب کا ذکر کہ پستان یقین خانوں کے دربار سے تاملو

کے سرور و دیگر کے نام کے سرور ہی ہیں ورنہ یہاں اور بھی کیفیت

میں ملے گی کہ پستان یقین خانوں کے دربار سے تاملو کے قصوں میں

پاؤں کے لئے خطوں کی تعمیل لایا سوچا ہے کہ وہ ناظر نے سنا کہ

پستان یقین لوٹ آیا اور وہ میں ناظر ملیں کے ضلع و شہر کے سرور کے

دربار سے سستی کی دیوہ و قلعہ کے پھاڑوں کے پاس و گرنے کے لئے پھاڑوں

چنانچہ وہ پستان کے مکان پر آئے جس سے سلام علیک ہوا ورنہ سے

خیر و عافیت اور وہاں کی خبریں دیکھیں لیکن جب اس نے پستان یقین سے

یہ پوچھا کہ اس کی خبریں میں سنو تو یہ کہے کہ میں پستان سے کہہ کہ

میرے خدو و عورت باوجود غصے و غم کے کچھ وقت پر رست ہو چکا ہوں

کہنے اس نے یہی پستان کے مکان کے لئے کہہ کہ وہ اسکو کہہ اور باجمہ

باقی پستانوں سے خوشی کی چیز کی علامت سمجھا چکا کہ جس کا وقت پہنچ گیا تھا

اس نے سستی کے پستانوں و دیگر لوگوں کو جو قلعہ میں اپنے مکانوں پر

جو کی ہیں۔ رہا جانے شہر کے شہر کو بھی کہ پستان یقین صاحب دربار سے

وٹ آئے ہیں۔ کہ کچھ عرصہ ورنہ عرصہ میں میں بھی کہا جا رہے ہیں

چنانچہ وہ سب حاضر ہوئے و سلام و دعا کے بعد اس کے سفر کی کیفیت پر بھی



پستان یقین کا دربار سے جوت انا ورنہ خطوں کو بہشت عرصہ ۲۶۶

یاغیوں کو قتل کر کے دشمن کو بہت پست پست کر دیا اور جو تانگر کی بستی کے لئے بہت ہی بیکس نو نہ ہوا اور یہ بھی درج تھا کہ تم بعد اپنا صلہ پاؤ گے +
 تیسرا دفعہ واسطہ کو چاک کے نام پر بچھا اور اسکا معصوم بیٹہ تھا کہ نہاد اور بہت خوش ہو کہ اپنا کام تم نے ایسی دیا ستادی اور وقادری کے ساتھ کیا اور بستی کے تواریس کے مطابق تانگر کو نصیبیت و عاصمت کی اور ان کو پہلے سے آگاہ کیا سو اسکے مجھے یہ بھی بہت پسند آیا کہ تم نے یہدا شہنشاہ کی تانگر کے لوگ اپنی جنگلی کے باعث سے روز رکھیں نہت پھیں اور خاک پیشیں اور یہ بھی لکھا تھا کہ اس بات سے بھی بہت خوش ہوں کہ تم نے یہ بیہ کام کے لئے کپتان بنی رہے وہ مطلب کی و کہ تم اسکا عوض پاؤ گے +
 چوتھا خط مہار خوت خدا کے نام لکھا اور اسکا ختمین یہ تھا کہ مجھے یہہ باب علوم پر کہ جتنے تانگر کے لوگوں نے خط جمالی کا فریب دریافت کیا ان میں تم ہی دل ہو کہ وہی تھا جس نے اپنی حیرانی سے تانگر کی مبارک بستی میں سے خونی کو دھج کر کے اسے خدایہ کر دیا تھا علاوہ اسکے اس میں سے بھی لکھا تھا کہ مجھے وہ اسرار و غم یہ ہیں جو تم نے تانگر کی حالت پر بیان اور ظاہر کئے تھے اس خط میں یہ بھی درج تھا کہ مجھے خہاں پر کہ تم نے یہ اس خط جمالی کو اس کی سبزو اسکے ہماندوں کے دھیان میں اسکی خوشی کی حالت میں کہ تم نے کیا بلکہ یہی حالت میں جبکہ وہ ایسے فکر میں تھا کہ اپنے پیچھے پر کہ تانگر کی بستی میں کال کر کے دکھائے جاوےں یہ بھی کہہا کہ

میں جانتا ہوں کہ تم ہی مجھ سے اس ظالم کی دھکیوں اور کوششوں کو خیال میں لائے پھر یہی دھیری کے ساتھ قلعہ کے پھاگ کی صافیت کی بلکہ تم ہی نے تانگر واول کو بندہ راہ ستانی کہ وہ ایسے غار میں رہے اس درجاست بھیجیں جو کہ مجھے مقبول ہو اور جیکان پر کسلاتی کے ساتھ جو بٹے و کہ اس کا سرنگے ہونے میں تم پر بامصلہ پاؤ گے +
 علاوہ اس سب کے ایک دو سرا خط پیش کیا گیا جو کل بستیوں کے ہم پر لکھا گیا تھا جس سے اس لوگوں نے بہت بات دریافت کر لی کہ چارے خانے ساری ساری درختوں پر چھا لگی ہو اور کہ تم اپنے اس کردار کے پھل کے کو اس سے زیادہ حاصل کرینگے مشہور آئے اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ میں اس بات سے بہت راضی ہوں کہ تم اب دل و جان مجھ پر دھیری رہو ہر قایم ہو ہر حید کہ پھیں سے تم پر اس قدر یور نہیں کی نہیں ہو کہ اس کے ہر ہم ارادوں کو تسلیم کرنے کے لئے نہ تو تم پر خوتا کی تاثیر مونی ہو نہ سفتی نے تم کو اس کام کے اختیار کرنے کے لئے مجبور کیا اس خط کے خاتمہ پر یہ بھی لکھا تھا کہ میں تانگر کی بستی کو میری منشی اور کپان یقین کے ہاتھ میں سپرد کرتا ہوں اور یہ کہ خہر دار تم اس کی حکمت کے تابع رہو +
 اسکا عوض تم عین وقت پر پاؤ گے +

انقرض جب کپتان یقین پر تک کے نام کے خط ان کو دے چکا وہ میر منشی کے مکان پر گیا اور اس کے ساتھ بات چیت کرنے میں مشغول ہو کر کہ

بہرہ دونوں ایک دوسرے کی نگاہ میں نہ رہے سرگرم تھے۔ "فی الحقیقت وہ
 یسعیہ لوگوں کے قابل ہیں وہ اس بات سے زیادہ تر واقف تھے کہ اگر سر
 کیا کیفیت گذریگی یہ میرمنشی کہناں یقین سے بہت ہی اذیت رکھتا تھا بلکہ
 اس کے لئے میرمنشی کے دشمنوں پر سے بہت سی فحشیں بھی جاتی تھیں اور
 اس سبب سے بھی گو کہ جاتی مستیوں کے چہرے گرہے تھے چہچہہ جیسے صر
 جک بات چیت کر کے یہ کہتا تھا کہ میرمنشی نے ہر کہیں صاحب کو لایا ہے یہاں
 بہت دور عرصہ گذر گیا تھا کہ میرمنشی نے ہر کہیں صاحب کو لایا ہے یہاں
 جب وہ باتوں دونوں نے باہر گریں سلام علیکی کی جو اب بھائی کے
 کہتا تھا میرمنشی سے پوچھا کہ آپ اپنے حوالہ کیا فرماتے ہیں میرمنشی
 نے کہا ایک کلام لکھ لیا اور ایک دوسری مالی کی علامت ظاہر کر کے اس سے
 آپ کو آٹھ لکھ کی ساری فوجوں کے نو پر سپرد اور رقم کیا ہے ورنہ سے آٹھ لکھ
 کے سارے آدمی آپ کے تابع رہیں گے اور آپ ہی ان کو مدد پہنچا دیا
 اگرچہ چاہے آپ کو اپنے رتبہ کے مانند مشغول رہے اور آٹھ لکھ کے لئے
 ابلیس کی فوجوں کے مقابلہ کر لیا اتنا کام کرنا پڑ گیا اور باقی سب کیسات
 آپ کے حکم رہیں گے۔

بسیاروں پر یہ بات روشن ہوئی کہ کہتا تھا یقین کو دہرائیں وہ
 آٹھ لکھ میں میرمنشی کے ساتھ کہاں تک قتل و حاصل ہو کر کوئی نہ جانے آدمی کہ
 اس سے بدستور ہوا میں پاس بھیجے گئے تھے ان سے اتنی علم ہی ہو سکتی

تو اس کی ہی بھی خبر لائے جہاں بعد اس پر راند کرنے کے کہم سے گیوں پنی
 مصیبت میں اس کی طرف زیادہ توجہ نہ کیا ان لوگوں سے وہ کہ چک کے
 ماتھے میرمنشی کے پاس یہ کہتا تھا کہ "وہ میرمنشی جہاں" سب کچھ کو جو جلد سے
 پاس کر پتہ نہ پتہ کی مخالفت اور نظام دوسرے ہی میں یہ دکر دیکھنے۔
 وہ کہ کہ چک چاہیام بیکر گیا اور میرمنشی کے پاس سے یہ جواب بیکر
 وہ کہ کہتا تھا میرمنشی وہ شاہ کی فوج کا دشمن سے قتل کر کے میں "تھا ناگر کی
 بھائی کے لئے نظام کرینگے وہ سر سحر و جادو اور کاشکریاں اور وٹ کر
 مشغول ہو کر شہر میں لیکن یہ سب کام بہت فحش کی گئی تھے کہ اس نے
 اسی میں صاحب اتنا دیکھے پر اب ہم آپ قتل کی طرف پھر توجہ کرتے ہیں۔

استا لیسواں باب

ساتھ کے یہاں میں کہ جب اس سے دیکھا کہ حلاوت
 اطمینان میرمنشی سے قتل کیا اور حوا حوا لے دہری
 دیکھا تھی وہ اس لئے کہ اصلاح دستور کیا

حب ابلیس نے یہ بات دیکھی کہ حوا وند نامہ نے ایسی دھمکان سے
 میرمنشی لکھ لیا اور میں خوف خدا کی بہادری پر حوا کہ وہ وہ نہایت فحش
 اور خود ایک مجلس جنگی ترتیب دی تاکہ ناگزیر سے مستعملین سے لئے اصلاح

دشورہ کرے۔ چنانچہ قمر جہم کے بے شمار، وہ جکا سردار، نہ جیف بن، جتادوی
 تھا کہ کپتان اس لشکر مرہم جوہ۔ وہ سہ سوارہ کرنے لگے کہ اب کیا کرنا لازم ہوگا۔
 اس بددلی شخص کے ساتھ کا خاصہ یہ کہ کلاں قلعہ کو کس طرح سے اپنے قبضہ
 میں لائیں اسلئے کہ وہ تک وہ چارے دھنوں کے ہاتھ میں جو تپ تک
 جہم اپنے تئیں سستی کے مالک ہیں سمجھ سکتے ہیں۔

کسی نے ایک صلاح دی کہ کسی سے دوسری لیکن جب یہ بات خیال
 ہوئی کہ وہ کسی منصوبہ پر متفق نہیں ہوتے تو سر مجلس ملا کو بیٹھے اور میں نے
 اٹھ کھڑے ہوا اور ان کو یہ اطلاع دی کہ جو بھی چاہے وہ کلاں شہر کی جانب
 ہوں اور ان میں سے پہلی بات یہ ہو کہ بہتر ہے کہ ہم سستی میں سے ٹھکر
 سید لیں ہم مور میں کہیں کہ ہمارے یہاں سنے سے ہم کو کچھ فائدہ ہیں
 سنے کے قلعہ تک ہمارے دشمنوں کے ہاتھ میں ہو اور جب تک کہ تھے بہت
 سے دیر کپتان میں اور حرف عدنان سے سبب دشمن اس کے چھا لگیں کا محافظ
 درجہ تک ہمارے چہ قبضہ کرنا حال پر جبکہ ہم سید میں چار میں تو وہ خود خود
 اسی قدر آرام پاس کے بہت خوش ہو گئے اور شاید کہ وہ اپنی طبیعت سے کامل ہوتے
 لگیں گے اور شاید کہ اس سے ان کو ایسی بڑی حربہ لگی کہ ہمیں غائب ان کو اتنی
 بڑی ضرب دینا حال ہوگا۔ اگر گریہ بھی کام نہ کرے تو شاید کہ ان کے کپتان ہمارا
 متاثرہ کرنے کے لئے کسی کے ہاں کل بیٹھے اور تم خوب جلد سے ہو کہ پہلے جب
 وہ ہم سے سید میں متاثر ہوئے تھے ان کا کیا حال ہوا تھا علاوہ اسکے

اگر ہم ان کو سستی کے باوجود چار میں تو ہم سستی کی دوسری طرف لوگوں کو
 خدا سے سکتے ہو کہ یہ کیا کرنے پر قلعہ کے اندر گئے نہ بیٹھے در اس پر
 قابض ہو جائیں گے۔

لیکن یہ وہ تھا ورنہ ان کے یہ کہ وہ سب قلعہ میں سے ایک باگی
 تھا کہ میں نے ان کی سبھی حفاظت کے لئے ضرور ہی امداد دے دیا تھا سنے سے
 ان کی کوتاہی کو نہ گوارا تھا کہ ان کے اسات کا بہتر حاصل ہوئے کہ وہ
 فی حقیقت سب سستی بیٹھے ہمارے اسکی یہ سنے کوئی کچھ کچھ کی جانے
 کہ کسی اور سے وسیلہ سے ان کے ہاں۔ بڑی دانست میں ہمارے قلعہ میں
 جاتی ہیں اس میں مطلب ہو کہ یہ بہت پریش حال ہے جس کے علاج پر میں نے بہت
 سہ پہلے وہ بھی بیٹھے کہ سب تو اس کو چھڑی میں بند کر دیں کہ ان کے لئے کہا
 کہ ہم نہ تو سستی میں ہو کہ نہ ان کو سید میں نکال لے کے ان سے لڑے کہ
 ان کے آدمیوں کو ہمارے ہاتھ غائب کیلئے اسلئے کہ جب تک سستی میں ایک
 ہی اس قلعہ پر رہے۔ خدا کا ہی اٹھائی اٹھا سکتے تب تک عافیت لگی
 مار کر لگا در گردہ ان کی وہ دیکھ کر تو ہم جانتے ہیں کہ اس دن ماری کیا
 حالت ہوگی۔ سنے میری سنے میں کوئی چیز سی ہیں جو کہ ان کو مارے
 ہمارے میں اس کے کہانی کوئی نہ کوئی تہہ ہمارے [اور یہاں سے قلعہ]
 نہیں گناہ میں بند کر دیں اگر ہم نے سب شکوہ کو کھڑے یہ چیز تہہ وقت
 ہم نے کیا کرنا ہی سب جی سے ہمارے قلعہ کے مالک اور

کے ساتھ وہ ناگہانی قی کے حملہ کی اور تسلی سے بھی حیرت کا علم کھاتا تھا۔
چنانچہ اس نے وہ خطا سکھانے کے لئے اس کی اس پوجی ۱۱ کہا کہ صاحب میں تو
سکا مطلب نہیں سمجھ سکتا میری شہرت سے وہ خطا اسکے دفتر سے ہے یہ وہ خطا کچھ
دیر تک قابل کر کے کہنا کہ اہمیتوں نے آج کے دن تاگہر میں ایک ہزار مشورہ کیا ہے
تاگہر میں کہ باکفل برادر فائیں اور ان کی مشورت کا نتیجہ یہ ہے کہ تاگہر کو ایسے طور
پر رہا لگائیں کہ جو گھر میں جائے تو اسکو فی حقیقت خود ہی رہا کر ڈالے اور اس
مقدمہ سے دیاری کر رہتے ہیں کہ سنی کے بارنگلے بکھیں کہ ہماری یہ مشورہ نہیں
جانی میں یا نہیں لیکن تم اپنے آدمی بیکر کیونکہ وہ دوسرے دن میدان میں
آجائیں گے، اہمیتوں پر گرتے کے لئے ہمارا ناگہانیکہ مشورہ اور اسوقت تک میدان
میں ہر گاہا ہر سوچ بخت کھلے یا اس سے بہتر ایک کثیر ترچ لیکر ان کے مقابل یہ
آجائیں گے چنانچہ وہ ان کے سامنے ہو گا اور تم پہچے ہو گے، در تم دونوں کے
بیچ میں ان کا لشکر ضرب و شستہ ہو جائیگا۔

جب کہناں یقین ہے یہ باتیں اس میں وہ حور باقی کہناں کے پاس گیا
اور ان سے کہ کہیں نے مخالفین کے پاس سے اس حملوں کا خط پایا ہے۔ اور
بات اس کی میری جھجھ میں نہ آتی تھی اسے خدا و دیویشی نے حال کر دیا ہے اسنے
اسکے سوا یہ بھی کہا کہ اپنے خدا و دیو کی مرضی بھانا کے لئے ہکو اور کچھ بہت
کام کرنا لازم ہے چنانچہ سب کہناں خوش ہوئے اور کہناں یقین نے حکم دیا کہ سب
ہوشیاری قرانی تعلیم کے بہنوں پر چڑھ جائیں اور کل تاگہر پلیس کے دہان

سب سے عمدہ باجے چورہا کر سکتے ہیں سب سے ستر نامہ بھیلوں نے ان کے
انکم کی تیس کی دولت کے پر چڑھ گئے درتے چوکنے شروع کئے تب تو
میں چونک پڑا اور ہوا کہ یہ کیا ہو رہی ہے نہ تو قلع کے حیار کرتے کی آواز ہو
نہ تلہ کا مہر جو ان دیواروں کے پسے حوش و رشاد ہوئے گا کیا مطلب ہو
ان میں سے ایک نے جواب دیا یہ خوشی کا، جا حراں کا تہذیب اور قانون آگاہ
کی، تھوڑا کہ تاہر وہ اپنی صبح کی پیٹھ کی کرکٹ ہو وراک وہ لوگ اسکی مدد کے
لئے نرگاہ گئے ہیں۔

تاگہر والے بھی حراں کی اس خوش شہنگ اور سے بہت ہی متروک ہو
اور آپس میں کہنے لگے کہ اس سے ہم کو کچھ نقصان نہیں ہو سکتا فی حقیقت
خارا اس سے کچھ نقصان نہ ہو سکتا تب اہمیتوں نے کہا کہ یہ ہمارے لئے
اگر کسی بات کرنی بہتر ہوگی کسی نے جواب دیا کہ یہی کو چھوڑنا بہتر ہوگا اور ایک نے
کہا کہ یہ بات قدیمی پھیلی صلاح کے مطابق کر سکتے ہو اور اس کاہر کے کرنے سے
تم شس کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بہتر قابل ہو گے گروہرے کو فی
صبح حارے نوپر آگے کرے چنانچہ وہ سب دزدہ تاگہر میں سے نکل گئے
اور باہر یہ ان میں دہرہ کہا لیکس جہانگ رینی اور ہواک طور پر ہوا دہرہ تنگ
تندیس کے ساتھ وہ کچھ بھاگنے کے ساتھ ضیہ ان پورے اگلی سنی کے
اندر پہننے کی وجہ اعلیٰ وہ ان وجوہات کے شس کی بھٹان کی پھیلی جہانگ میں
ہو چکی تھی، سنی کی وہ ان کے قلعوں پر قابض رہے تھے، اس وجہ سے یہی کہ

[illegible]

وہ کہتاں تجہ کو کہ میں جیو گئے تھے سب کو جو تم اس نے بھیجی تھی
میں ہمسایوں کے ہاں نہ کھانے نہ پینے کے۔ ہوئے تھے بیکس جب
اس نے دریافت کیا کہ سب کہتاں تری کی عیاری کیونکہ تو اس نے بھی یہی
بیس کی جگہوں پر بھیجک کے ٹھکانے کھڑے اور تری کے محل کی جگہ پر
کہتے ہوئے کہ کیا میں ہوں یا ہوں جسکے سر پہ جھانک رہے ہیں؟ جب کہ
شاہ عالم نے اپنے خادموں سے ملکا بیکس جب تمہوں نے دیکھا کہ یہ سب کچھ
پرچہ آگاہی تو وہ اور زیادہ گھبرائے اور کہنے لگے کہ ان آتما گردلوں میں کیسی
طبیعت پیدا ہوگئی ہے کہ وہ تو اپنے پرچہ سے لڑتے ہیں بلکہ تو صیبا میں کچھ
چکا یہ کہتاں میں جسکے پرچہ اور بڑی دیر سے ساتھ تھی کہ یہ اور جہنم
اور جہنم تو یہ پہلے اور آخر مائے تھے کہ شاہ عالم نے اس کی تیار اور کہتاں
یعنی کی تھیں۔

جب میں نے سمجھا کہ سب کہتاں نکل چکے ہیں تو ہوا عری کے ساتھ
اس کی جگہ گھمیرا تو آئے دیکھ یہ دنیاں گہر کہ اب تو سب گھرب اور کچی
وہاں تو کچھ رہا کہ ہر کوئی بات کی تھی یہی ہیں میں سب کچھ
یہاں تو وہی بہتے سارے ملک زور کے ساتھ تھنہ وہ کی جگہ گزرتا
وہاں لڑائی تھی سب اس لڑائی میں ملے تھے سے رہتے ہیں کہتاں یعنی وہ
تو جنت کی سے شمس مری حد وہ خود کش کے غریب پہلوان کے غریب کے
یہاں کہ کہہ سکتے تھے کہ یہاں سے یہاں سے اور وہ گزرتا تھیں کی جگہ



یہاں سے وہ تار لڑائی میں جانے کے لئے جہنم کر رہا ہے۔

یاد میں کوڑنے کے لئے، عقیدہ و تپائی گرم، پاکستانی یقین نے، غصے سے سوسا
سے بڑے، امیر، غریب، کھانا کھا، اور اُکا کا خدا، صبر، رحمہ تعالیٰ +

اچھا جو سپا میرا ہو، میں وہ میں میرا ہوا تو مجھ کے ذوق میں ان
 میں تیری جیو میرا نوج، وہ آتا تو اگر کے لیے وہ فدا رہتا جس کے دیکھے سے
 بڑی خوشی حاصل ہوئی آپ لوگوں نے تنگ حسیات آپ کو تیار کیا تھا میں
 کی وجہ کے مقابل میں پتے وہ میرا وہی ثابت کیا ہی میں تک کہ وہ جو
 میں گئے مارے غم سے وہ ہنہ حاصل پر مستحق نہیں کر سکتے چنانچہ قلم ہی
 معویہ دہریہ کی کہ قلم نگہوار، اس ایک ہی مرتبہ اپنے تئیں مرثیہ لکھ کر دیکھو کہ
 اب گئے مرثیہ وہ دوسری مرثیہ کے بعد ہی آپ کا تلامیہ میں غلام مرثیہ کا سننے
 کہ تم کو اس غلام علیہ میں پروری مالتہ کہ ماسرہ، عوار، حد کے غلام میں جہر بکا
 جو میں یہ کہتے ہیں آپ سہا میں سے کلام کر بکا وہ میں میں میں علیہ
 مانے، ایک شخص شہدہ، وہ اس طرف سے بری حالت کے ساتھ وہ مانہ کہ کلام علیہ
 کے آتے کی جہر وہ چنانچہ حب کی شان سے جہر ہائی، اس غلامی میں، دیکھو
 کہ کلام علیہ ہی اس لوگوں نے آپ چاہوں کو اس سے کلام کیا، لہذا
 پندہ آوی، اس طرح پر آئیے طرح کے کوئی مرثیہ میں سے جیکے تھا جو دور
 و نرس یہ جو گئے، لہذا گئے کی فائدہ اس لوگوں نے یہ بہ مرثیہ کہ کلام علیہ
 کی تلامیہ اور تعینات تعین کی ڈھال ہے۔

میں بھی کہتا ہوں، درحقیقت ہمارے معاشرے کا لکھن سچے سچے تھک رہا ہے۔

مکتبہ خیریت، ممبئی نمبر ۱۱۱۱، بازار ۲۱، محلہ شہرہ، السیف، عرب کو

[illegible]

پہلے حسام الدین نے چوکی بستی کے پیرا گنگ اُسکے لئے مگولہ بنائے گئے
انکے علاوہ کچھ پیرا گنگ بھی بستی کے گوشے گوشے اور داخل ہوئے وقت مسلح ہوئے
انہیں سے پیرا گنگ پر گھڑے ہوئے اور حسام الدین نے انہیں تیرے لٹکا اور پیرا گنگوں پر
تیرے چنگیہ روپیہ ہونے لگا اور پیرا گنگوں پر سر اٹھا کر باغی ہو کر حیدر اور علی علیہ
تاکہ حیدر کا باور شاہ نذر آئے۔ ان لوگوں نے پیرا گنگوں کو دیا کہ یہ جہاں کا

ایسی مہلت مانگے۔ وہ بہت سے ملکی اور شہر کے پھر چھوڑ دیئے گئے۔
 جس کے بعد کہ کھانا نہیں ملے۔ وہی تکلیفیں اٹھائیں۔ وہ بھگت کر کے کالو سب سے بڑے
 اُس کے گیسٹس ٹٹ آئے تھے۔ ورتب پھر نکلا۔ ستے تھے۔ اور
 جلد ہی کے ساتھ آئے تھے کہ یہ ساجد عمو، شکاک، کسان کے اور
 پانچ بیڑے تھے۔ جس کے چھوٹے بھائی بھائی کی طرف لکھو۔ وہ عید کے
 سے میدان مبارک کو دیا جاسا۔ ایک طرف سے وہ بوس کے اوپر کے گھر
 وٹس ٹی۔ وہ بوس کے چچ میں ہو گئے۔ وہ وہ بوس کے گھر کے
 بوس میں چلے۔ اور کپتان بھائی کے وہ بوس کو کچھتے بوس کے
 جسے پھانسیا۔ وہ دیکھا کہ سب وہ گیا۔ کہ وہ وہی جان سے نہیں
 پر وہ بوس کے وہ اور کپتان نہیں کے چچ میں کہ کہ نہ ہو۔
 غور مار کے یہاں شکر کیا کہ میں پھر ہو گیا۔ وہ کہ۔ ہاں میں ہی دار و کپتان
 نہیں کی تھا۔ جس میں نہیں نے دیکھا کہ میں وہ یہ۔ یہاں ہی سب سے اور وہ
 غور شدہ شہر کے کے کہ یہ میں نے نہ گئے تو اسکو وہ جو کہ سب سے
 تھا کہ نہیں کے وہ کچھ نہ موجود وہ یہی چچ وہاں بوس اور کپتان بھائی کے
 یہ تھا کہ میں پھر نہ کو کچھ نہ کہ یہ یا پھر نہ ہاں یہ نہیں ہاں یہ
 اور ایک ملکی بھی نہ۔ وہ گیا وہ نہیں پر یہ ہاں یہ نہیں کے جس کا زمین
 ہو گیا کہ جسے نہیں۔ وہ ہاں یہ کہ

اور شاہ کوں بڑا پھر پائی جسے کہ حد نہ دی، تو تار خدا و راہ اس کے
 دیکھنا کوں پنے سر پہنچے کرو می پائی دروازا ولید سوچا وہ غیرہ

دوسرے، تاگر داس سے بھی بہت کچھ پائی کیا کہ ستو کے پھٹک پر
 سے عہدہ عہدہ ہاتھ بچا تھے مونس سہرا اور وقلہ کے چٹک ٹک ٹک اور تپ درگاہ
 اور تاگر کے مافی کوں سے رہے گاہے کے ساتھ سہرا اور وقلہ کے پھٹک
 ٹک پھی پادہ بیہ اک چھپر بہتے تھے کہ خدا، نیوں سے میری چاہا کوں میر
 اق و رطلق میرے بادشاہ کی جواں کہ سندس میں دیکھنا بڑا عہدہ تھے مونس
 کوں رہوں کے دریاں گاہاں اس کے تھے چاہو، لے پیچھے چلے

تیسرے، کپتان بھی دیکھنا کوں مونس کا بھی کچھ دیکھ کر ماسو تو وہ پنے
 پنے تہ کے موافق شہر اور کی پتوں کے لئے کھڑے وہ جبکہ وہ تاگر
 کے پھاگوں میں داخل ہو کپتان یقین آگے مر اور کپتان ٹیک ٹیک ٹیک کے
 سہرا تھا کپتان اعلیٰ چہ مافی ساہو کے ہرہ اس کے پیچھے چلے، وہ تین
 صاحب سب کے پیچھے ہو مافی سب کپتان کچھ تو رہتا، اور ہاں یہ ہو کے مافی
 کے ہرہ تاگر کے اندر داخل ہوئے ماسو، برہے تھے قرب پھر گئے
 تھے، و سب ہی پر پتہ وارت جاتے تھے رہتہ دو جو و سنے کا کتر تہ
 جو رہتہ پر سوا سستی کے نہ تھے، مونس رہتہ کے ڈنڈے چاند کے
 تھے، اس کی ٹیک سوسے کی تھی، سکا عارف، خوافی تھا، و سکا، دردن
 مونس، تاگر کی بیوں کے لئے صحت سے تھا، و تھا

چوتھے احسا شہر وہ جہی کے اندر داخل ہونے کا شگ دیکھتا ہی کہ ساری
سڑکوں میں مومن اور جیسے تھکے ہوئے مسافرین اور اگر کوئی بری برقی آہستہ
وہ شہر سے کوئی آہستہ موبی میں سرسبز و دلدل پر وہی بھرت ہوسے
تھے جیسوں نے طرح طرح پر و عجیب ندرت کے ساتھ ایک گھوڑوں کے ساتھ
کو آہستہ کر کے رکھا تھا تاکہ مٹی میں گھڑ کرتے ہوئے شہر وہ کو فروغ حاصل ہو
وہ خود بھی جب خانوں میں گھر کر رہا تھا پھر وہ خود بھی کی فرین کے ساتھ
سہ پہر کے ہونے سکوت کا کہار کہتے تھے کہ کب کب یہ وہ ستارہ جو اسے باپ قتل
کے نام پر آتا ہے

یہ بچہ میں قلعہ کے پھاٹکوں کے برگوں نے جیسے خداوند ہاتھ خود وہ
خود تھا وہ خط کہ چک پیاں علم اور سارا دل نے سہاویہ شرفا کے خانوں کو بھیج
سدا کہ کیا وہ نیکے آگے تھکے اس کی خاک کا سے خود ہوس ہوس سکوت کا کہان
یہ اس شہر وہ کے شاگرد و فرج وہ بے سائے کہ اس نے ان کی جھانوں کے
مطابق ان سے مل کر نہیں کیا بلکہ ان کی صیغوں پر اس کے کھانے ان کے
پاس سے بھر دیا تاکہ ان کی تانگہ کو مدد تک کے لئے بن کر اس میں
اس نے سیدھے قلعہ کی راہ کی کہ وہ نہ ہی چل نہ ہی وہ اس کے رہنے کا
تمام تھا جو اس کے لئے خداوند ہستی کے وہ بھلا اور کہتاں یقین کی محنت سے
ایسا کر گیا تھا چنانچہ وہ اس کے اندر داخل ہوا

دیشوئیں نہ تانگو کی بستی کے لوگ اور جو ہم دن اس اس کے پاس تھے



شہر وہ کا شہر کہان اور جہی و دن عونا

ہندوؤں نے اپنے گھروں سے پتھر پھینکے اور
 مسلمانوں نے گھر سے پتھر پھینکے اور
 ہندوؤں نے گھر سے پتھر پھینکے اور
 مسلمانوں نے گھر سے پتھر پھینکے اور

و ساتھ ساتھ میں اپنے دوزخ کی صدیقی قس اس جہت سے کہ
 ان کے سوا دے اس کو ہی تصور ہی اور اپنے جہرہ کو زحمت تھا گئے بھی جتے
 تھے اور کہ بہت دنوں تک ان پر ٹریس ہی فوج کے ساتھ چکا۔

میرزا کا کہی ہوئی بھی اب اس بات کی نگاہ میں یہی نہ کہانی اعلیٰ سید کو جو یہ اور
نکدہ اب کے سر رشتے تھے جنہی خاک و راکھ کو وہیں کیونکہ ایک ملک میں جس
لکھنؤ تک تھے جن کی پادشاہ اور اتحاد پانوں سلامت تھے۔ وہ جو اپنے دانیہ و گئے
چچ میں گھر خاندان جو تھے ۛ

نہیں یہ حدود خود مختار ان کے لئے جسے خوف کا باعث ہو اگر ہرگز ہو تو کوئی ملک
نہیں ہے۔ تناؤ خوف ہم پر تھا کیونکہ شک کا دل اس باب پر جوع تھا کہ کیا وہ خود
مستند ہو سکے؟ نقل کر ڈئے۔۔۔ جس بات کے پیچھے لگا، یا اور نہیں رہا بیت ہی تنگ
ہو چنچا اسکا دماغ گئے موکا ۔

تیسرا نمبر: مکر کی جہانگیر کی بیوی کا ایک قصہ ہے۔ اس کا عنوان ہے "مکر کی بیوی کا ایک قصہ"۔

پس منتهی حال یہ کہ وہ خدا کے لئے اپنے سر پر کھڑے ہو جائیں گے۔

جناحوں کا ذکر سزا سے خود ہی جیل میں رہا کرتی تھیں۔ ان کی سزا سیکڑ تھانے کی سزا کے ساتھ میرا چڑھتا ہے۔ میں نے ان کو جس کا کام نہیں سہی کہ ان کو ان کے سوا کسی کے لئے نہیں چاہتا۔ یہ جیل کی ایک کمرہ تھانے میں لایا۔ اس خبر کے سبب ہی ان لوگوں نے پھر ایک بار سزا دی۔ ان کے اہل خانہ

ہے جو جنتی کے چہرہ میں ایک خاص شرف کے لئے بخوبی عیاں ہوگا۔
 وہیں سے یہی خروج کیا۔ تاہم کائنات میں ہر کربن شعلہ میں ہر ایک پتھر کے
 گے اور خوشی انگہ اور کمال میں ایک کے ساتھ تینوں سوے۔
 جبکہ پہلو، ہر چیز میں جو کچھ نسبت سے تھوڑی سی چیز کے

اور چہ وراپے خویریں عربانی سب دوزخ کے مار پڑنوب سرخ ملتے تھے
وہ کے کی۔ یہ ایک شیعہ رئیس تھا۔ ان صفوں کی ہتھانگر کے پاس
تھکے شیعہ کہہ گاؤں بہاری خواست غنڈہ گردوں کو سب دھکی لائی کہ اگر
تم چاہو تو یہاں رہو گے تو عرب تہذیب و سنتی کو شکست دے گا۔ یہ کہہ کر انھوں نے
کیونکہ شیعہ چاہتے تھے کہ وہ خویر کی مینہ نشین تھی کہ تم گناہ گار ہیں
تجربہ نہیں کیا کہ وہ کھانک حوچا تھے اور وہ غنڈہ گردوں کے پاس تھے۔ یہ
سچ کہ ان لوگوں نے گناہ گار کے لوگوں سے مسرت اختیار کر لی جو روایت
کی لیکن اگر وہ ایسا کہتے تھے تو بھی ان لوگوں کا جی شہ نہ ہوتا۔ وہ تو صرف

خون ہی کے پیا سے تھے اور تاگر کے خون کے بغیر وہ زندہ رہی نہ سکے تھے اور اسی وجہ سے ان لوگوں کا یہ نام پڑ گیا تھا۔

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا

اُس نے ان خونپوں کو ایک ایک پاس لے بچا دکھا تھا کہ ساری کوششیں استعمال میں لاکے دکھائیں، وجہ کوئی بات کا ذکر نہ ہو تب ان کو خرمیں میں کریں *

جب بسترِ اوس نے یہ پیش آلودہ درختِ بانی تو ان کے دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہونے لگے لیکن وہ گھنٹہ سے کم کے عرصہ میں وہ سب اس بات پر متفق ہوئے کہ اس درخت کو مستندہ زودہ کے پاس لٹھیا کر لے جائیں اور انہوں نے اس میں یہ لکھ کر کہ خود نہ تاگر کو خونپوں سے بچا شہزادہ کے پاس لے آئے گا۔

تینتالیسواں باب

عامر بن کاہلے اور اس کے خونی اور سکی لشکر سے مقابلہ کرنے کی طہاری کفری اور جوسوں کی گہری کا تذکرہ۔

جب مستندہ زودہ سے اس خواست کو پایا تو اسکو نیکو اسیر ہو کر ماتمرد کیا اور اس مختصر درخت پر بھی عمارت کے جو تاگر طاووس نے اس خط میں درج کر دی تھی کہستان چین کو اپنے پاس بٹھایا دیا اس سے کہا کہ کہستان میں

اپنے ساتھ لے کر اور جا کر اس جانتی کی مخالفت کرو اور اس کو چیت خونی تاگر کو گھیر کر سوسے بڑے ہیں چنانچہ انہوں نے فرمائے کے مطابق کیا اور ان دونوں کہتا ہوں نے تاگر کی اس طرف سے مخالفت کی جس طرف خونپوں نے اسکا حاصرہ کر رکھا تھا *

بعد اسکے اس نے حکم دیا کہ کہستان نیک اسیدہ پستان بھت اور خداوند خود مختار سیتی کی دوسری جانب کی مخالفت کریں اور اس خود پستان تہا سے قلعہ کی دیواروں پر نصب کرونگا اور قلعہ کیوں شکیب کی طرف سے خوب ہشیار رہیں۔ اس حکم کی تعمیل کے بعد اس نے چھ مہر حکم دیا کہ کہستان تحریر اپنے آویس کو ماز کے لوگوں کے سامنے مشن کر دے کہ یہ مجھارہ بیت دن تک قلعہ پر اور دشمن خاکسار خویوں نے تاگر پر ہت شدہ شدہ حملہ کئے اور مستیوں سے اور ان سے خوب خوب شہسیریں پڑیں چاکا کہستان خود بخار سے جسکو کان بھانگ اور تگہ بھانگ کی مخالفت خویوں کے مقابل میں ہر دی گئی تھی برحے سکا ذکر پہلے ہی کر دیا ہے تھا۔ یہ کہستان خود بخا ایک جوان شخص تھا لیکن یہ دیہاد کہستان تجربہ کی مند و جی تاگر میں کا ایک رئیس تھا۔ جب طاووس تاگر میں دو بار لوٹ کے آیا تب اس نے اس شخص کو سبتیوں کی بہبودی کے لئے ایک ہزار آویس کے اور کہستان مقرر کیا چنانچہ یہ کہستان بخیر و اور دیر ہونے کے باعث سے اور تاگر کی غلامی کیے عورت دکھلائے کی تیار کھلے وقت بوقت اس خونپوں کے دیر جا کے گریزا درخت کی پوشی

رُو دینا ورجوب جھینٹ بوت بلکہ ن سے دریاں کچھ گشت و نال ہی کر داتہ
 پہنچی یہ تہ سمجھنا چاہئے کہ یہ کام نری سالی سے ہو سکتا تھا اُس کی بھی بہت
 کچھ تربت و دو کوب کی آتی کہ نر کے چہرہ پر کسی ایک داغ آئے تھے بلکہ اُس کے
 جسم پر بھی سکے بہت سے اثر نمایاں تھے ۛ

چنانچہ جب کچھ اس نکتہ پر غور کیا تو نصیب در محنت کا بخاں ہو چکا
تب شاہد خانو بی سے س سے دونوں کے دو عین بریکو دیا کہ ملائے فٹانے
من علی صنم تھکر تھکر چمے دو اور تم من سے دے بی شکیں پر گریں
در دے عین سپر شکیں کو تو جب مانہ در فتن کردوں میں سے جتنے
جسطرح سے تھ سہاقتہ لگ چا میں ن سب کو ہلاک کروں اور چوہوں کو مارنا
مت من کو زور نہ پڑے +

سو وقت میں روضہ سویرے یہ کہستان حسب احکام دشمن سے متعلق چونکہ
 کہتا ہے نیکام یہ کہستان تحت ورن کے مکر کا جیسے کہستان محصور اور کہستان
 شجرہ ہمدرد شکوے پر غلہ ہونے اور کہستان یقین اور کہستان صبر اور کہستان
 خود بخود ورن کے مکر نہ کہ پرتو نہیں پڑ چکے گئے +

جو لوگ کہ شکریوں کے تھیں گئے تھے وہ میرہ ز میں برسے باز دھکے کھائے
کہ چہ شکریوں کی مع ناز کی چھپیں بھیجا بی کو یا کر کے تعذیبہ کرنے کی خجرات
انکر سکی، ورنہ شہزادہ کے آئیں کے سامنے سے عداوت کی ننگوں
نے شکریوں کا چھپا لوگیا، ورنہ جو کونسل بھی کیا لیکن ان سب کو تیغ کھر سکے

ان جھگڑے محلوں میں سے ہفتوں کے گھمے گھمائی اور قہر پانچ پانچ تو گولوں
استرو مشرہ کے غور کے تمام کا کس میں مارے مارے پھرے اور خوشی لوگوں
پر اپنی نظر میں بہت سی ایسی ہفتوں میں رہے ان لوگوں نے نہ تنگیوں
کا ہرگز نہ قہر نہ کپا پرینے کو کچھ علام نہاد اور بعد اسکے دوڑی ٹوٹی ہو کر تپتی
کے ساتھ نظر سے نیک میں رہے کا خیال نہ رکھ سکے کیونکہ کپتان
یقین پاکستان نیک سید پاکستان تحریر کی صورت دیکھتے ہی وہ بھاگ نکلتے
تنگ ہو گئے جو غریبوں کے مقابلے میں گئے تھے جس حکم کی تعمیل کی
نہ ان کو دیا گیا تھا انہوں نے نفس کر کے پناہ قہر و کالیاں ان کے
گھبرنے کی فکر میں ہوئے جبکہ غریبوں سے انہوں نے کامیابی میں نہ دیکھا اور بھی
کہ غلامی نہیں، تاگر میں ہر کسی میں چنانچہ کپتانوں کے کامیوں کو ان کے خوشی اور
بہت خوشیوں کی یادوں کا نتیجہ سمجھ کر خوف کھانے کے غور میں ان کی تفسیر
کرتے گئے۔ یکس کپتان دھن اور چکے اپنا کام کئے گئے اور آخر کار کچھ خوب
گھبریا جس لوگوں نے تنگیوں کو شکست دی تھی وہ بھی ان کی مدد کئے قصہ کہہ
کچھ آنری سی جھڑپا تپتی کے بعد کیا کچھ غریبوں نے بھی جھگڑا کچھ کی تفسیر
بہت سی ایسی ایچاری میں پڑ گئے تھے کہ ان سے کچھ بن نہ پڑ سکے کہ اگرچہ وہ
پڑی شہر ت اور سر جی کرتے ہیں جبکہ غالبہ سکس تو بھی جونی سب بڑی
ہندوئی دکھاتے ہیں جب دیکھتے ہیں کہ گوشت بجادی برابری کے ہیں اکپتانوں
کے انہیں گرفتاری اور شہر اوہ کے پاس سے آئے +

جب وہ مشہور ہو کے پاس آئے گئے اور ان کی تحقیقات پر کچھ تو یہی ثابت ہو کہ اگر وہ کھانا ایک ہی پر نہیں رہتے تو وہ تین مختلف شہروں سے آئے ہوتے۔ ان میں سے ایک شہر کے صلیب نامیہ میں سے تھے اور وہ اپنا سب کام بدیعہ درالسنہ کرتے تھے۔

ان میں کی دوسری شخص سرگرم نامہ میں سے تھے اور وہ اپنا کام دوسرے سے کرتے تھے۔

ان میں سے تیسروں شہر کے لوگ برکت حاسد اور سستی بعض میں سے تھے۔ یہاں آپ کام بہت ممکن اور بڑی سی سنگین کے ساتھ کرتے تھے۔

ان میں سے پہلوں نے اپنے ان لوگوں نے جو صلیب نامیہ سے آئے تھے جب دیکھا کہ ہم کہاں ہیں اور کس سے لڑے ہیں تو ان کے سامنے کھڑے ہوئے کا بیٹے اور روئے تھے اور ہمتوں نے اس سے رحم چاہا اس نے ان کے لبوں کو اپنے پہلے عصا سے چھوا۔

ان لوگوں نے جو صلیب سرگرم نامیہ سے آئے تھے انہوں نے اپنے مافیہ کی مانند کوئی کام نہ کیا بلکہ ان لوگوں نے یہہ کہا کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے سوچ کیا ہو کہ چونکہ تا نگر کی بستی کے قوانین اور دستورات ان سب سے جو اسکے گرویش رہتے تھے مختلف تھے ان میں سے بہت تھوڑے تھے جنہوں نے اپنی رائی

تھوڑی سی باب ۱۰
وہ کسی باب ۱۰
وہ باب ۱۰
وہ باب ۱۰
وہ باب ۱۰
وہ باب ۱۰

کو دیکھا لیکن جنہوں نے اسکو معلوم کیا اور ہمت کے حلیہ ہے ان پر بھی رحم کیا گیا۔

اور وہ جو پرگنہ حصہ اور سستی بعض سے آئے تھے انہوں نے کچھ سخت کی اور تو یہی کی لیکن اس خیال سے کہ ہم اپنی مرضی پوری نہ کیے پریشاں ہو کر اور لوگوں کے ساتھ اپنی جان چاہتے ہوئے کھڑے رہ گئے سوائے اور ان دونوں قسم کے لوگوں سے جنہوں نے اپنے قصوں کے سے حافی نہ مانگی تھی اس نے ان پر نامہ ہوا کہ وہ اپنے کرواؤں کا نگر اندازہ کر کے باہر شاہ کے ساتھ اپنے ملک کی سبب سے شری عادت گاہ میں داخلہ کے سے حاضر ہوں ان مقام پر چہرے کہ ماوش و عالم کو مقرر سے حاکم سر پر شخص نے علیحدہ علیحدہ مقرر کیا کہ وہ پہلے کے کو اپنی عین وقت بہ حاضر نہ گئے تاکہ اپنے خداوند یاد نہ گئے پنے پنے کردار کا جواب دیں۔

بدیعہ اس دوسری فوج کی کچھ بہت ہی جس کو ہمیں لے تا نگر کو توبہ لاکر رہے سے بھیجا تھا۔

چوالیسواں باب

شکریوں میں سے میں نے جو انکا احوال خداوند خود چھانکا انکو ان کے منہ دہسواں کہا کہ سرگرم کے مقدمہ اور کھلا کھلا کے لوگوں میں سے جو آپ کی سرزمین میں سے رہتے تھے میں شخص

ایک دوسرے تک گھوم پھر کے دیکھ کر کہ جو بیچ بکھے ہیں اس جگہ سے بھی
 بہانہ بنا کر گھر کی بستی میں موجود میں خواتین کر کے اس سے بہانہ بن گئیں
 پڑے ہاں میں کہتا ہوں کہ وہ بیٹے سخت تھے نہ بچا ایک ٹانگہ پر یہ بیٹے کہا
 میں نے تین شخصوں کا ذکر کیا میری دوستیں چار تھیں ایک شکی بہانہ بنائے
 ایک پر سے رہیسی کے مکان پر گئے جو کہ ٹانگہ کا دشمن اور وہاں کے
 ایسیوں میں بڑا کارکردہ شخص تھا جب کچھ وہ ایسی کے مکان پر پہنچے کہ کوئی
 ان کو ہاس کی راہ نہ ہونہ لپٹنے کے پتہ نہ دے گئے تھے اس لئے ان کو
 بیٹھی چپاک سے کیا اور ان کی مصیبت پر اس کو کچھ نہ گھڑی ہو جو تھا
 اس سب سے ان کی خاطر داری کو اب ایک بھڑکی ہوئی نصیحت کے بعد وہ
 اس میں بہت عرصہ گزرا اس پر اس نے اپنے ان شکلیں سے بوجھ کر تم
 سب ایک ہی سی کے پورا ہوتا وہ جانتا تھا کہ یہ سب ایک ہی مصیبت کے
 میں انہوں نے جواب دیا کہ نہیں ہم ایک صوبہ کے بھی ہیں میں ایک نے کہا
 میں بزرگ وہ شکلیوں میں سے ہوں دوسرے نے کہا کہ میں ان شکلیوں
 میں سے نہیں قیصر سے لے کہا کہ میں کھات کے شکوہ میں سے ہوں اور
 جو تھے لے کہا کہ میں فصل کے شکلیوں میں سے ہوں تب اس نے کہا میں
 لے کہ میری طرح کسی صبح کے کہرتا مجھ کو قہقہہ کی کہ تم سیدان کے دھو سے
 نہ تو اسے پاؤں تھک رہا ہے سے بیٹھیں اور ہم چار سے بھول رہا ہوں نے

میں یہاں آتا ہر حال بیک جو چاہے وہ سکے اس منہ ہوے اور بہانے سے
 شاد ہوئے کہ بھلا تم نے تاکو میں لگنے کی جگہ تو پائی ہے
 تب دیکھ لیا ہے ان سے کہ کیا کہ تمہاری جماعت میں سے کتنے آدمی
 تمہارے ہمراہ تاکو کے محاصرہ کے لئے آئے ہونگے ان لوگوں نے جواب دیا
 کہ جنگوں میں سے کل اس ہی ہزار سے میں اور باقی نوج میں چند و فرخانی ہیں
 یہ فرخانی کا رہا ایک سے ہونے پتے میں ایک نمبر نے شاہ کو عادیوں کی
 نیچے تھے ان سب بچاؤں کو گھر لے کر گیا جو اس روز میں لگتا تھا اس ہزار
 یہ جاوڑو بیت اچھا تھا صاحب ایک اسٹے آدمیوں کے مرستے پر تم کو بکھر
 سکت پڑ گئے اور پتہ دشمنوں سے لڑنے کی خبر نہ کی انہوں نے کہا کہ
 نا پید ہوا بھی پہلے تھا گھنٹہ صاحب عائد نے پوچھا کہ تمہارا یہ بڑا بڑا
 پیدہاں کون تھا انہوں نے جواب دیا کہ وہ کسی دینے تاکو کا نام تھا
 ایکسٹن کو بڑا یہ سا رہا کہ جسے لے کر کوئی چھو بیٹے کے خدا اور بے غم
 سے بڑھ کر کسی شخص سے متعلق سے بکھر رہا تھا چاہے وہ ہمیں کی خدمت
 کی بڑی بڑی کو اسکا جواب دیا اسکی بیٹیا لیکن اگر وہ اسے بکارتیہ و جنگ وہ
 بہت بھانسی ہی دیتے اور پتہ منشی بہت سی زنی حیرت کر رہے ہیں
 بڑے کلاش کہ دوسرے ہزار شکلی سب اس وقت ہتھیاروں میں خوب سے مرنے و
 جی ان کا پیشہ ہوتا تو کوئی دینا کہ میں کیا کر سکتا تھا ان لوگوں نے کہا کہ
 گوارا ہوتا تو کیا جواب تھا کہ ہم بھی اسکو دیکھ کے ایک اسوس جو مشین کہتا

چیز میں اور یہ باتیں یاد رکھ کر لکھیں۔ وہ بڑے میاں پر سوالیہ دوسے میاں ذرا ہنسنا
 بہت لوہا ہاں پر خوب دیکھ دکانے بوشیا ہی سے۔ ہنسا نہیں تو سر ہی
 تو تھا ٹیگا ان ٹنگیوں نے پوچھا کیوں کیوں بڑے میاں نے تم پوچھتے ہو کہ
 کیوں دے گئے کہ شہر وہ اور میری منشی اور ان کے پستان اور سپاہی رہا ہر دست
 ہستی کے اندر حاضر میں بلکہ وہ سب ہستی کے اندر گھر سے ہرے میں علاوہ
 اس کے خود حق رہا ہے ایک شخص ہمارا بہا ہستی ہی ہر دست تدبی ہو اور اسکو تہذیب
 ہننے چھاگوں کی مخالفت سپر ہو جو درمیان حکم دے رکھا ہو کہ جہاں تک وہ ہی
 اس کے ساتھ ہو سکے وہاں تک ہر طرح کے ایسے کو گواہ نہ ہو جس کی حیثیت میں
 ہو در سب کو ملک کر ڈالو۔ اگر وہ تم کو پکڑ پکڑے وہ تم کے اور ہر جہہ کہ تمہارا
 نہ ہو نہ کہ کے سینے میں تو بھی ہم ان کے ہاتھ سے بچ نہ سکو گے۔

پر دیکھو کہ کب واقع ہوتا ہو کہ خداوند خود مختار کے وفادار سپاہیوں میں سے
 ایک مسکند نام سب علی تھا اس بڑے میاں کہ جتنے کے بچے کھڑے ہو یہ ہمدردی
 نہیں سن رہا تھا چنانچہ منشی بائیں اس میں اس کے ہماروں میں جہلی تھا
 نہ سے بھی سن میں۔

وہ نام محمد رسول پاسبانی کا اثر اعتبار تھا۔ وہ وہ اس کی نگاہ میں تھا
 ورتہ اور سبکی وہ ہر پیش کہ وہ ہر آدمی تھا اور بلندیوں کے گرفتار کرنے
 میں بڑا شہر بنا تھا۔

جیسے میں شخص اپنے رہا میں ہے، جیسے یوں کے رہا میں کی گنگوٹوں میں

نوائس نے پتہ قبا میں جا کے کہا کہ میں نے بھی یہ یہ باتیں منشی ہیں
 خداوند خود مختار کے کنا بچ کہو ساعی نامے کے کہ ہاں صاحب میں بچ کہتا
 ہوں۔ اگر خداوند میرے ساتھ ہیں تو میری ساری کی حق میں کر سکتے
 ہیں تب خداوند خود مختار نے پوچھا کہا وہ ہاں میں میں تھا، بائیں نامے سے
 غریب واقع ہوں کیونکہ یہی ہمارے کے دیوں میں تھ وہ وہ دونوں تھ۔
 اب جب تہذیب تھے یکس میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ اپ کس رہا ہی نہیں شخص
 سے جہاں دیا کہ میں تھا میں وہ اگر آپ سے جسے مزہ ہیں تو میں پکڑ کے
 تاکہ نہ بچ دوں گا۔ انہی چلو تو وہاں ساعی چلو کہ وہ خود خداوند تھا۔

جہاں چھ بہہ وہاں آدمی سیدھا کیلئے لکھ کی حرف دی ہوسکتی تھ
 تہ وہ کھلائے کے لئے آگے گئے چلتے تھا سو دیتا۔ چتر میاں پر سوالیہ ہنسنے
 کہ ریرہ پورا ہنسنے تب ساعی نے حق طلب ہو کے کہا تہ میرے خداوند یہاں
 اس بڑے میاں کی توڑ کے پچھلے سکتے میں ہاں میں ہاں میں ہاں میں ہاں
 کہ کسکاموں کو کہ میں نے اسے بہت دوس ہے ہیں دیکھا ہوتا میں جہاں
 میں محمد ترا جہی کر کہیں میرے ہاتھ سے سرک نہ گئے سکا کہ ساعی۔
 آپ سکا غرضت کیجئے کہ کو تو سہی ہم کو روزہ کیوں کہ لگا اس سے کہا کہ
 آپ اس کی بھی ٹکڑی کیجئے سو اس نے تہ خداوند کو گھوڑے کے اسکا روزہ
 کو کھار یا حضرت نے بلاناہل روزہ روزہ والا اور گھر کے اندر گھسکر باچو گونج کا
 چکر چما دی نامے نے کیا تھا ایک ساتھ گرتا کر گیا۔ وہ ان کو کہہ رہا تھ کہ

نہاں کے ہاتھ میں لکھا پناہ ہے : اُس کے حکم کے مطابق قیہ مانہ میں ڈالہ نہ گئے
صبح کو خدا اور عالم کو مدعو ہوئے کہ کسی کی گزاری کی اطلاع دی گئی : اُس کو اس خبر
سے نہایت خوشی حاصل ہوئی یہ شخص اس سبب سے کہ نیکی گرفتار ہو گئے تھے
پہلے کہ توڑا نہ جائے ہاتھ لگایا کہ دیکھ دو : فالنگر کہیت دیکھ کیا کرتا تھا کہ خود عالم
کو بھی پریشان کر رکھا تھا اس کی تلاش ڈھار دیوہ کی بھی نہیں اس تک وہ کسی کے
ہاتھ نہ پاتا تھا :

ابدا اسکے ان پانچوں کا بغور مکر کے کی خیالی جو تہ نکلے بلکہ وہی ہنر
کھا گیا وہ اس روز عجیبی لگ گئی وہ قیدی حاصر کے گئے خدا مر و محمد کو
بیمہ بقید حاصل حکما جس رحمت کو کو پڑ تھا عاصرتہ ان کو قتل کر دئے لیکن
ان کی سبب میں یہ بات ہو چکی کہ اگر وہ حالت میں لڑتے عادیں تو
ستہ او کی عزت ہوئی ورنہ لاکھوں نفوس میں ہو گئی وہ دشمن غمزدہ ہو گئے
میں دستہ گوں کو اپنے خدیوالت گاہ میں دیا تصدق نہ دھاگوں سے
قسمی گوں میں سے حلف لیا گیا وہ قیدیوں کی تحقیقات ہونے لگی حاکم سب
دوسری دوسرے کے جھگڑے تھے تار تار میں وہ کھنڈ وراثت کے سبب تخیل کا
تصویر کیا تھا ۴

تبدیل چروم میں مائے خود حکم کے تھے بیش کی گاہ اسلئے کہ منہ
ان بھیتوں کو جبکہ ان قصبہ اور ان خاطر و قسلی کی تھی سو میں سے کہا گیا

یہ تاخیر نہ درجہ کچھ عذر نہ تھا کہ یہ بقیہ میں کرنا مسدود ہو گا اور چنانچہ
"کچھ عذر یہ نہ ہو کہ" کا عذر یہ ہے۔

و جیساں بدولت تہ سے زور دوست سال بد کے نام کا خیر و عافیت کیا ہے
 کہ آقا گنگوہی جی میں غصہ ہو اگر جو ہے کیونکہ تمہارا عمل سے ایسی اور شاہ جانیوں
 سے عداوت رکھتے ہو کہ آقا گنگوہی کی برادری آپ جہاں ہو اور نہایت کاغذ
 بھی تم پر عداوت نہ ہو کہ تم بادشاہ کے دشمن کی راہ کی کرتے ہو ہر چند کہ سیکے
 پر کس حقیقت میں عداوت نہ ہو بین جاری ہو چکے تیرے سہارے کہ تم پہلے انکی
 تعلیم اور حیات کی عداوت پر شک کیا جو کہ تم نے میرے شاہی بلا بر کی پر کاٹا
 کہ میں سستی میں دس ہزار شکر مہرے کہ تم نے ان کی روح میں سے جتنے اسے
 شب کو نہول کیا کہ عداوت چاک دوں کہ اتنا دینے کو کہ سزا ہوئی کہ سزا
 دیکھ کر کہتے ہو یہ غرور ہے کہ سزا ہوئی نہیں ہے

[illegible]

تب خداوند خود مختار ہو گا جو اس سے ایک تھا ہوا میرے خداوند
اور تاکر کے سوز خاک کو اب نے اپنے کانوں سے سناسی کہ یہ مجرم اپنے نام
سے منکر ہوتا ہے وہ جھٹکتا ہو کہ میں اس تدبیر کے در بعد اپنے انرم سے بری
ہو جاؤں گا لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ وہی شخص ہے جو کہ اسکا سنا سنا ہوا ہے
جو تیس برس سے زیادہ کا عرصہ گزرنا ہو کہ جب سے میں اس سے واقف ہوا
کیونکہ جس وقت کہ اسی عالم تاکر میں مسند تھا اس وقت اس سے اور
مجھ سے دھالانکہ مجھے ایسا کہنے میں شرم آتی ہے اب بھی ملاقات تھی اور
میں اس بات کی شہادت دے سکتا ہوں کہ اس کی اصل ایسی ہی ہو رہا ہے
شاہ کا دشمن اور تاکر کی سپاہی کہ سبھی کا چرخہ ہو۔ میرے خداوند وہ بیاد
کے ایام میں میرے گھر میں رہا اور تیسویں رات میرا ہوا سوچا اور چارے
اور اسکے حج اسی طرح کی گفتگو ہوتی تھی جیسی کہ ابھی اسکے اور اسکے شکریہ کے
درمیان بات بہت ہو رہی تھی سوچ کر میں نے اسے بہت دلوں سے ہنس دیکھا تھا
مجھے ایسا گمان ہوتا ہے کہ عوام میں کے تاکر میں تینکے باؤں سے اسنے پنا گھر دیا
جو جسکو وہ تنگے اور کم کے باؤں سے اسنے پنا نام دیا ہے لیکن اگر میرے خداوند یہ شخص
تب حاکم نے اس سے پوچھا کہ تم تو بھی کچھ کیا چاہتے ہو؟
وہ بڑے میاں پورے ہاں اسنے کہ جو کچھ میرے حق میں کہا گیا ہے سو
مرف، ایک ہی گواہ کی گواہی سے جو اور تاکر کی متبرہستی کے لئے تھا
جو کہ ایک شخص کی گواہی پر کیا کہ واجب القتل ٹھہرائے؟

جو اسکے سامنے کھڑا ہو اور پورا میرے خداوند میں ایک روز
رات کو اس سبب میں دیکھی نامے سرنگ کے سر پر پہرہ دینا تھا کہ اتفاقاً
اس شخص کے مکان میں مجھے کچھ بڑا ہت کی سی چیز معلوم ہوئی یہ تنگے
میں سوچے تاکر میں کیا ہوتا ہے سو میں بہتہ بہتہ اس مکان کے نزدیک
ہاتھیں سننے کہ کچھ ہوا اس گلاب پر کہ شاہ پلیدی یہاں پر جمع ہیں اور وقت
ایسا ہی ہوا چنانچہ میں اور نوکریک ہو رہا اور تھوڑے ہی عرصہ میں یہ بات
دریافت کر لی کہ اس مکان میں پر دہی تنگے موعے میں اس کی زبان کو
خوب سمجھ سکتا تھا کہ تنگے میں سے خود بھی بہت سا سفر کیا ہے اس شخص کے
ٹوٹے پھرنے جو پڑے میں اس طرح کی باتیں سنکر میں نے اسکا نام کھڑکی کی ایک
تورخ میں لگا دیا اور انیس یہ باتیں کہتے ہوئے سنا یہ پورے پیدل رہے
ان سے پوچھا تھا کہ تم کون ہو کہاں سے آئے ہو اس مقصد سے اس طرف
کل پڑے حوان لوگوں نے اس سبب سوالوں کا جواب دیا تو بھی اس نے
ان کی بھانڈاری کی۔ اس نے یہ بھی پوچھا کہ تب ہی فوج کا تھا کہ تیری اونچ
نے چوب ویا کہ دس ہزار۔ خدا اسکے اس سے پھر یہ سوال کیا کہ تم لوگوں نے
کیوں مروی کر کے اور زیادہ جھگڑا تاکر پر میں کہتے یہ بھی اس لوگوں نے
پتلا چنانچہ اس نے ان کے سپہ سالار کو بولا کہ اس سب سے کہ وہ موت
بھاگ نکلا جب کہ اسے اپنے شاہ کے لئے زمانا سب تھا وہ اس سب
تنگے میں بڑے میاں نے یہ خبر ہوش غلام کی اور میں نے خود بھی اسکا کاش کی

حاکم نے اس سے دو جہانہ کچھ غرضاتی تو جہاں بجا سا سحر پس ہے
وہ فہمہ جہان میں قرار ناموں کے مین پر گریگی کے ملک میں سے ہے
اور کہ جس نے اسی مد میں تعلیم توفیق پائی ہو۔

اگر مجھے اپنے غیب کے لئے مرنے ہو تو میں بڑی ہی نہایت کا رجا
ہوگا۔ سنے کیا پڑا ہو۔

حاکم نے جواب میں اس سے کہا کہ اگر بڑی کی تعلیم پر شک نہ کرنا غیب کی
ایک نئی تعلیم یعنی حد کی مدد حضرت اور اس کی قدرت و مہربانی کو دیا
کرنا یا جو کہ خدا کی آزادی کے حلق پر سے اٹھا دینا، تاہم کے بیابان میں
صل کر دیا اور سخاوت کو حاصل کے عوض میں کاموں کے اور تمام کر دیا۔ اس سے
اسی کلام حاصل کیا جاتا ہے۔ تاہم کا دل سے تمام ہوتا ہے۔ ہر جا چہ سب سے
تاکون کی راہ سے تم کو مرانا نہ ہو۔

تب طلعی تنگی شل کے روبرو دیا گیا اسکا جرم نہ چھوڑا۔ اس سے
جرم سے متاثر نہ ہو۔ علاوہ الزم کیا گیا کہ اسے تھوڑا سا غیب
کئے جانے سے بچا کر دیا۔

حاکم نے اس سے بھی پوچھا کہ کیا قیام کو بھی اس مقدمہ میں کچھ کہنا ہو۔
اس نے جواب دیا کہ مجھے اس کا مطلق یقین نہیں ہے کہ خدا کسی دین
پر اور قدرت کے ساتھ تاہم کہ طلب کرنے پر پھر سے ظاہر کی۔ اس کے
اس سے بھی صورت ہی طور پر کہ وہ یہ نصیحت کرتا ہے کہ ہر کسی سے رہیں اور

تنگی کریں اور اس کام کے فراموش نہات کا وعدہ کیا گیا ہے کہ تم کو خوشی
حاصل ہوگی۔

تب حاکم نے اس سے کہا کہ تو انیس سو دو تاہم کی سنی کے شاہ کی
یعنی سچائیوں میں سے ایک کا دست کچھ کا کر گزرا ہو تو اس نے طلب
کیا ہو اور تاہم کرنے کا نوٹ کی بہایت دفع اور زبردست طلب کو کیا ہو جس سے
وید سے اس نے تاہم کی وید اور اس کی نسل بابا ہو تاکہ پے شاہ کی
واقعہ کی رفتار کے اس کی خدمت کرے اس کی مہربانی جانا وہ اور صرف اسکی
تنگی مہربانی سے خوشی حاصل کرنا منتظر ہو۔ سنے کہ تو اس بیک تعلیم سے
نفرت رکھتا ہو تبھی بلا شہد مرنے ہوگا۔

اسکے بچے خصل کا تنگی طلب کیا گیا اسکا جرم نہ چھوڑا۔ اس سے
اس نے اسکا یوں جواب دیا کہ اگر عین تنگی کے ملک میں رہیں تو یوں
مہربان مہربانی کی اولاد میں سے ہو اور اپنے پڑوسیوں سے خوب ریل و خات
اٹھتا ہو اس نے مجھے یہ یقین کرنا سکھایا ہو کہ میں انیس سو دو تاہم کی اور میرا
بہتر یقین ہو کہ جہاں تاکہ تاہم نفس کے وسیع سے کبھی بہت نہ پاس کیا۔

حاکم نے اس سے سوال کیا کہ کیوں شہزادہ کی بہتر بہتر بہتر
بہتریت تو صاف خود طور تھی کے بہت حال سے ہم بطور انتہاء مصل سے
تم غلے ہو ورتیز بہت جو کہ کاموں پر تاہم ہو تاکہ کوئی نہ شریعت کے غماں
جسم کے غماں میں عدادہ سکے تو نے بے سخن سے خدا کو اس کے غماں سے

پستال سوال باب

اے اہل بیت! جو اللہ کی طرف سے تم پر بھیجا گیا ہے، اسے قبول کرو اور اس سے انکار نہ کرو۔

[illegible]

عزیم کر کے اُس کے جلال کو بجا، انسان کے تین تختہ خوند میں سے کام لے کر وہ
وہاں کی کیفیت کو بکرب و فتن کے میں جو کچھ دیکھا وہ اُسے روح القدس
کے کام کی تفسیر کی جو وہ جس کی جو جنس اور شرعی حیثیت کو نہ جانتی ہو تو طبیعی
طبیعی کا فرزند ہو ورنہ کوہِ طیبی قوسہ کے سب سے بڑا ناپز بنگا ہے
جب کچھ جری سے ہیں تاکہ بخیر کر لی تو ان کوں کی رائے ہی وہاں توں ملتا
وہ سب کو جب عشقِ شہرِ باہر تو رنگوں میں جب غمہ بھرتے ہیں وہ روئے کو
قید و فرج ہو یہاں تل برقعہ مریخ پر کارے شہادۂ ایش کی مخالفت میں اور تاکہ اگر
کی شہرِ بستی کی مخالفت کی حد میں برے بڑے تصور و عزم و نیت ہو چکے ہیں
یہی خرم جری سے تم واجبِ تقاضا شہر سے ہو چا پختہ کو مروت کا علم سنایا
عالمی جری ہے

سوزن و لمبی ہوتے کا موی سنہا یا گیس کا مثل درجہ کم ہوتا ہے۔ یا گیس
جہاں لمبی ہوتی ہے فوج سیدہ کا گھر کی حالت یہ ہے جہاں مراد آباد رہا ہے
ماتے کو مغل شہر کے سر پہ عین کے درو سے ملتا ہے جب کسی
وہیے کا گھر ہوا ؟

سنا پختہ نہ ہو وقت نے اپنے خاتمہ مستقل نامے کے ہر اوڑھ کر میں حکم کی
 نہیں کی ہوں نے میان حاکم کو سرک پر پکڑا اور اسکے عین گھر کے مقابل
 میں سے تھل گئی کے سر سے پر پھانسی دیدیا یہ حاکم وہی شخص تھا جس نے
 یہ درخواست کی تھی کہ تانگر سے وگہ کستان پھیرے ہمیں کے ہاتھ میں سپرد
 کر دیں اس امر سے کہ وہ یہی خود کو سستی میں سے نکال بیٹھیں انہوں نے
 میاں کی نگہ کو بھی ایک روز بار میں پکڑا قانون کے مطابق اس کو بھی
 قتل کیا تانگر کی جی کے اور ایک اور دیا تہ و غریب تھوڑے شخص ہوتا
 بھی جسکا بد وقت کے نام میں کوئی چھ خیال نہ کھتا تھا اس سنی کے چنے
 اچھے دنگ اس کی قدر کرتے تھے چنانچہ لوگ اسکو ترجیح دینے پر مستعد تھے لیکن
 اگر گدھے کے پاس تانگر میں شہی دولت تھی جو عافیت کے آجکے وقت اسکے
 قادیہ کے لئے تھا رکھی گئی تھی یہ وہ سب اس تصور سے کہ سیر کر رہی تھی کہ
 نام قادیہ کے لئے وہ اسکو ستار میں اسے درجہ اسکے اسکے بیٹے ایک
 سمجھ کو دی گئی یہ ایک بھگت میں کی رہا یعنی سے پیدا ہوا تھا جو قانون کو
 نامے کی مٹی تھی

اسکے بعد میرے خداوند سے قطع وعدہ نامے کو گرا کر کیا سو من سب سے
 کہ وہ ہر خاطر بد وقت تھا کیا کہ اسکے کردار کے باعث سے بادشاہ کی بڑی
 بے انتہائی بھی سکھایا یہ راہی تاکہ عاصی و عام کو عبرت ہو وہ کچھ ہی ہیں
 حاضر کیا گیا رہے اسکے سے جس کی سرسختی گئی بعد اسکے یہ حکم نکالے تانگر

کے سارے اس کے اور کو حکم سے کوڑے میں آج میں اسکو عاصی دیکے
 اور اس پر شہید میں بعض ہمیں کو اس شخص کی سخت تر تعجب کیجائیں وہ
 جو تانگاس وفاداری کے ساتھ ہم کو رہا ہے سب سے واقعہ میں کو اعدا
 کا ایک قطع کرنا لاقہوڑے سی حوصلہ میں تانگر میں کسی نہیں تر سارہ برا کرتے
 بلکہ فی اوقات ہماری ہی رہے جو کہ اس نامہ و عزم کے جتنے آدمی ہیں سب
 کے ساتھ سی طور پر پیش آنا چاہتے

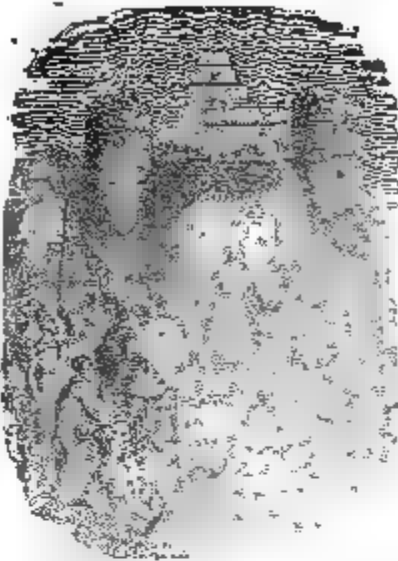
اس نے جو اس پہانی کو بھی گزرا کر کے اسکو قید میں ڈال دیا لیکن معلوم نہیں
 کہ کو کچھ دقت نہ تو اسکے بھاگ گیا بلکہ یہ وہی شہر بد وقت سستی کے اندر طبعیوں
 کے عمار میں گھومتا پھر اور وفادار لوگوں کے حکام میں باتوں کو بد وقتوں کا نامہ
 ڈاکٹر جیانی نے جنہوں کا ایک دستہ تانگر کے بار میں جانی کے گواہ تھا جو
 آج جو اس جہانی کا یہ لگا رہا اور اس وقت اور قبل کر گیا اسکو شہزادہ کی سرپرست
 پر و مرہ مشبہ لیب ہو گیا وہ تانگر کے حرا نہ کی حفاظت کا منصب پا گیا یہ کہ
 ست سے آخری اس بات کی فکر میں تھے کہ قتل کرنے کا کیا ذکر کوئی اسکے کیز
 تک نہ سکتا تھا پھر چند کہ وہ ہا ناگوں کی نظر نہ بنی گیا تھا

یہ جہان وند سے مسیح و سبت چا خدات نامے کو میں پکڑا اور اسے
 قید میں ڈالا پر وہ ان میں ہر گاہ کہ اسکے مرے سن نزاع سے وقوع ہو گیا کہ وہ تہ
 فرق میں تھل گئی

خود اس نامے بھی کچھ اہمیت عامہ میں ڈال گیا لیکن تانگر میں بہت سے

و میری تانگہ و میرے دل کے مجھ میں سے تم کو بہت سی دہریہ
 مری خستہ عدا کی میں میں سے تم کو دروں سے تنگ کر کے اپنے لئے چن لیا
 پر تمہاری نیابت سے میں میں سے تم کو عرف پہنچانے
 کی شریعت سے خوف ہی سے میں میں سے تم کو پہنچانے
 محمد کو قریب سے نصرت پر اور میں میں سے تم کو
 نیکی کر کے کا اور کیا ہو اور تاکہ بہشت کی خوشیوں کے حاصل کرنے کی راہ میں
 جتنے روک حائل ہو سکتے ہیں وہ صوبہ ہندوستان میں نے تمہاری جہاں کے
 سے کمال بخش بھی بیدا کی ہو اور تم کو اپنے لئے عید بیاہر مانی جہیز میں مناسبت
 اور چاندی سے میں پر اپنے ہونے کے نام سے اس طرح پر تم کو تمہارے مقصد سے
 یہ بیہ باپ کے دیاں میں صلح کروئی ہو و اس بادشاہی شاہ کے
 میں مکانات میں تمہیں ملکہ و ہر جہاں میری تانگہ میری جہیز میں جہیز
 یہ تمہیں سے دیکھ رہا تھا خیر آدمی کے دل میں تھا ہر

علاوہ اسکے میری تانگہ سے دیکھ رہا تھا میرے کیا کیا ہو اس طرح تم کو
 اپنے دعووں کے باوجود سے بچا کر اس سے دعوں سے ملنے کے حق میں میرے باپ
 سے بہت ہو نہ کر کے چیر گئے ملکی باہر میری تم کو پسند بھی ملکہ تم کو اپنے ہاتھوں
 ہاں ہر نامی و درتھ میں تمہیں بیاہر سے و بنا حلال و مکمل سے کے ہر پہلے
 یہ شریعت کے دوسرے سے ہر اسکے ایسی بخش سے تمہارے پاس یاں و درتھ کو
 یہ بعد ہر کہ تمہیں سے تمہارے کیا کیا اور کیا اور کتنی باہر سے باپ سے اور



شاہیہ کا احوال و حال سے شاہیہ واصل آکر و مصیقات
 نام نمبر ۲۴

محکمہ سے سرکاری کی تو بھی جیو ما تم ج دیکھتے ہو جس نے نہیں چھوڑا جس نے نہیں چھوڑا
 پاس آئے نہ ہمارے ہمارے اور کی ہواشت کی اور آخر میں تم سے عقوبت میں ہوا اپنے
 محض فصل اور صحت کے سبب سے اور تم کو مصالح ہو جائے نہ وہ حالانکہ تم خوشی
 سے اس حالت کو قبول کر لیتے ہیں نے تم کو جانوں طرف سے گمیر لیا اور ہمیں
 ہر طرف سے دایا ناگ میں تم کو تم سے طرفوں سے حاکم کر رہا تھا۔
 دل کو برقت تہا ہی سلائی، خوشی کی طرف، غم کر رہا۔ اور حکمتیں نہ تہا
 اور یہ کامل قتیابی حاصل کی وہیں نے تہا ہی کی ہمدانی کے سے گمیر لیا۔
 تم یہ بھی دیکھتے ہو کہ تم سے تم کو حاکم کر رہا۔ دے گئے
 اپنے پاس کو گنتی برقی فرج ہمارے ہر حدوں میں دے گئے اور وہیں دے گئے
 گنتان، درحد کم، دے گئے، ہر دہان جنگ لایا میں دیکھتے گئے اور دے گئے
 عہدہ خیر میں کام میں لایا میں، دے گئے، تم ہر مطلب خوب سمجھو۔ دے گئے
 کیا وہ میرے درندہ سے دے گئے کے عہدہ میں میں لگاتار کے وسیلے سے
 تم پر غالب، دے گئے کی عہدہ اور میں سے سر کا۔ کا طبعی عہدہ یہ کہ تم کو
 نے کچاوں صاف کر دے عہدہ میں عہدہ میں، دے گئے، ہر دے گئے کو س قائل
 نادر سے ہر دے گئے کی عہدہ اور دے گئے کے قائل ہو جائے کہ تم کو دے گئے
 تم نے میں دے گئے کے عہدہ میں دے گئے کے عہدہ میں دے گئے کے عہدہ میں

علاوہ اسکے ای میری۔ تاہم تم نے دیکھ کر میں نے تم ہی حلال سے
 دے گئے کیا اور تم کو چکا کیا ہو، حقیقت میں تم سے ناامنی ہو گئی ہے۔

سے باز آجوں دیکھنے کے بعد کہ تم سے پھر بھی الفت تھی اور میرا قہر اور بغیر اظہار قہر
 دشمنوں کی ہلاکت کے باعث سے نہ ہو گیا ہی۔ اور میں نے جو تمہاری خطاؤں
 کے سبب سے مرگ رہا تھا وہی تھی اور اپنی صغریٰ کو تم سے الگ کر لیا تھا وہ اب جو
 میں پھر تمہارے پاس لوٹ کے آیا ہوں اسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ تم میں کسی طرح
 کی خرابی تھی۔ تم نے بڑھتی کی راہ اختیار کی ہے میں ہی نے تم کو سدھارنے کی راہ
 اور تدبیر اختیار کی میں نے ہی تمہارے لوٹ آنے کے وسیلہ ایجاد کئے ہیں ہی
 نے تمہارے گرواحاہد بانہ سنا اور دیکھنی جبکہ تم ان چیزوں کی طرف رجوع ہو گئے
 لگے جن سے مجھ کو نفرت پیدا ہوتی تھی میں ہی نے تمہاری شہرزی اگر ڈاڑھ سے
 بدل ڈالا تمہارے دل کو راست کر دیا تمہاری چکنی راہ کو خار دار بنا دیا اور میں نے ان
 نسب کو پریشان بھی کیا جو تمہاری ہلاکت کے عوامل تھے میں ہی نے خوف خدا
 کو آتما نگرمیں کام کرنے کے لئے مغر کیا میں ہی تمہارے تمہاری بڑی اور ہیناک
 بر باد کی کے بعد تمہارے ضمیر اور فہم اور تمہاری مرضی اور خواہشوں کو اگسٹایا۔ ای
 آتما نگرمیں ہی تمہارے تمہارے طالب ہونے کے لئے جان ڈالی اور
 تاکہ تم مجھے پاؤ اور مجھے پاس کے آپ تندرستی اور خوشی و نجات حاصل کرو۔ میں ہی
 تمہارے نے اطمینان کو دوبارہ آتما نگرمیں سے نکالا میں ہی نے ان کی بدستوب
 کیا اور ان کو تمہارے آگے سے ہلاک کر ڈالا +

اور اب ایسی ہی آتما نگرمیں تمہارے پاس سلامتی کے ساتھ لوٹ آیا ہوں
 اور تمہاری خطا میں ایسی جو کچھ تھی وہ کچھ تھی ہی نہیں۔ اب تمہارا سال بڑھ گئے

دونوں کے طرفین نہ ہو گا لیکن میں اپنی انکی بدستوب سے ساتھ زیادہ تر
 نیکی سے پیش آؤ گا کیونکہ غور سے ہی غور میں میں تمہاری کلری اور پھر کو نکال
 لاؤ گا اور اسکے پھر و شہر اور دیوار و خاک اور اسکے باشندے کو اپنے ملک میں
 اور اپنے باپ کی بادشاہت میں اٹھالیاؤ گا اور اسکو وہاں اپنی حضور ملی اور
 عیال کے ساتھ رہا کر دوں گا کہ ایسا اس نے اس سلطنت میں جہاں وہ اب ہو
 ہو کر نہ دیکھا تھا میں اسکو وہاں اپنے باپ کی سکونت گاہ کے لئے قائم کر دوں گا
 کہ اگر ایسی غرض کے لئے وہ ابتدا میں اس عالم کی سلطنت میں تعمیر کیا گیا تھا اور
 وہاں میں اسکو ایک حیرت کا سفر رحمت کا باوجود اور اسکو اپنی رحمت کا مدد بنو گا
 وہاں آتما نگرمیں کے باشندے وہ باتیں نہ کہیں گے جن میں سے کچھ بھی وہ وہاں نہیں
 دیکھتے وہاں وہ ان کے برابر ہو گئے جسے وہ اب کہتے ہیں۔ اور وہ ایسی ہی آتما نگرمیں
 تم میرے اور میرے باپ اور اپنے تیرے منشی سے ایسی رفاقت رکھو گے جس کا
 میں مائل کرنا محال ہو گا اگر تم اس عالم میں ہزار برس بھی زندہ رہتے تو بھی اسے
 بزرگ حاصل نہ کر سکتے +

اور ایسی ہی آتما نگرمیں کو وہاں ہونیوں کا مطلق خوف نہ ہو گا اور نہ ہی انکی
 دھمکیں تم کو ڈرائیں گی۔ وہاں تمہاری مخالفت میں بندشیں اور پابندیاں نہ ہوں گی
 یہی جائیگی۔ تم وہاں نہ بڑی خبریں سنو گے نہ تمہارے کانوں تک ابلیس کے
 طعنوں کی جھنک پڑے گی۔ تم وہاں نہ ابلیس کے جھنڈے بردار نہ اس کے اٹھان کچھو گے
 یہی ابلیس وہاں تمہارے مقابلہ کے لئے نہیں نصب کرے گا اور نہ ابلیس کے نشان

انیسویں کے دن کو خوف و لاشیں تم کو دیاں کہتا ہوں سپاہیوں اور جوانوں
 جنگ کی محتاجی نہ ہوگی۔ وہاں تم کو رنج ہوگا نہ غم اور نہ تک کسی پلیدی کا تہا ہی
 آستینوں اور پلوں سے اور سرحدوں میں پایا جانا ممکن نہ ہوگا۔ تمہاری
 زندگی تمہاری خواہش سے زیادہ کی مدت تک قائم رہیگی بلکہ ہمیشہ شیریں اور
 تازہ رہیگی اور اس میں تمہارے کسی طرح کا روک نہ پڑے گا۔
 اسی میری آقا گزرتہا ہی وہاں ایسے لوگوں سے ملاقات ہوگی جو تمہارے
 ہی مانند تھے اور تمہاری ہی سی فلوں میں شرکت رکھتے تھے ہاں ایسے لوگوں کی
 سے جنہیں میں نے پہنا اور رانی بخشی اور تمہاری مانند شخصیں کیا مانگہ وہ میرے
 باپ کے دربار اور اس بادشاہی شہر کے ہم جلس ہوں۔ وہ سب تم سے خوش
 ہونگے اور تم بھی ان کو دیکھ کے اپنے دلوں میں شاد ہو گے۔
 اور آقا گزرتہاں میرے باپ نے اور میں نے ایسی ہی چیزیں پہنا کر رکھی
 ہیں جو دنیا کی ابتدا سے کبھی دیکھنے میں نہ آئی تھیں اور جب تک کہ تم وہاں بجاؤ
 تب تک کے لئے وہ میرے باپ کے پاس اور اسکے خزانہ میں تمہارے لئے
 سر بھر رکھی ہیں۔ میں تم سے پہلے ہی کہہ چکا کہ میں اپنی آقا گزرتہاں سے نہا کہ
 کسی اور مقام پر قائم کرونگا اور جہاں میں اسکو قائم کرونگا وہاں وہ لوگ بھی جو تم
 سے محبت رکھتے اور اب بھی تم سے خوش ہیں ہاں وہ اور بھی زیادہ مسرور ہو گئے
 جب وہ تم کو عزت کے مرتبہ پر بلند دیکھیں گے میرا باپ تم کو تمہارے لواٹے کے لئے

جیسے اور ان کے سینہ تہا ہی سواری کے لئے رقعہ میں تمہارے بازوؤں پر بٹا
 ہو گے۔ وہ آگے کے دن تم کو تمہارے ہندو مقصود میں پہنچا دیں۔
 اسی میری آقا گزرتہاں تک میں نے تمہاری تینہ حالت کو تمہارے پیشکار کر دیا
 ہو اگر تم اسکو سیکھ سجدہ سکتے ہو پر اب میں یہ بیان کیا چاہتا ہوں کہ سر دست تم پر
 کیا خوش ہو اور تمہارا کیا شغل ہو چاہئے۔ آؤ دیکھیں کہ تم کو اپنے پاس کے آؤں
 جیسا کہ کلام حق میں لکھا ہو۔
 میں تمہیں یہ بتا کر تا ہوں کہ تم اپنے خاص نامے کو جو میں نے اپنے آخر
 بخشی کے پیشتر تم کو دیا تھا اب سے زیادہ تر سفید اور صاف نکھو میں کہتا ہوں
 کہ تم یہ کہہ کر دیکھو کہ اس میں تمہاری دانشمندی ظاہر ہوگی۔ وہ تو خود باریک موتی
 ہیں لیکن تم کو انہیں سفید اور صاف رکھنا ضرور ہے۔ اس میں تمہاری دانشمندی اور
 عزت آشکارا ہوگی اور اس سے میرا جلال بڑا ہوگا۔ جب تمہاری سفیدی پوشاکیں
 ہوگی تب دنیا جھیلگی کہ تم میرے بڑے علاوہ اسکے جب تمہاری پوشاکیں سفید ہوگی
 تب مجھ کو تمہاری روشیں پسند آئیں گی کیونکہ تمہارا کھانا ہمیشہ نازکی کی ایک
 کن مانند ہوگا ایسا کہ سب حاضرین اس پر حیرت کر جائیں گی ان کی آنکھیں بھی ان کو
 دیکھ کر کھلا آئیں گی سو تم میرے فرمانے کے مطابق اپنے تئیں آراستہ کرو اور
 میری شریعت کے وسیلہ سے اپنے پانوں کے لئے سید سے راستے طیار کرو
 تو اس طرح پر بادشاہ تمہاری خوبصورتی کا چشمہ مشتاق ہوگا کیونکہ وہ یہ خواہندہ ہے
 کہ وہ اس کی پرستش کرے۔

بھلا نہ کہ تم ان کو میرے فرما نے کے مطابق رکھو میں نے جیسا کہ تم نے پہلے
 اپنی کہہ چکا ہوں ایک کھانا اور پتا ہوا چتر سیر کیا ہو تاکہ تم اپنی پوشاک میں
 دوسو ڈالروں سے زائد نہ کرو اور تم میرے چشمہ میں کٹر ٹھکانا کرو اور میرے کچیلے کپڑے
 پہن کر سب چلو پھرو گیارہ گاجی کہ اس میں میری سب عرق اور لذت ہوئی ہو ویسے
 ہی اسلئے کہیں کپڑے پہنکے چلے پھرتے سے تم بھی بے آرام ہو گے اسلئے
 میری اور اپنی اس پوشاک میں جو میں نے تمہیں دی جو جسم کی بجااست یا وہ نہ
 سے تباہ ہو سکتے نہ دو۔ اپنے کپڑے ہمیشہ سفید رکھو اور تمہارے سروں پر
 چکانی کی کٹی نہ ہو۔

اور میری آغا گرو میں نے تم کو بار بار ابلیس کی سازشوں اور کوششوں پر
 تیرے چتر لایا اور اس میں سب کے لئے میں تم سے اور کچھ نہیں چاہتا بجز اسکے کہ
 تم میری کبھی کبھی عرض میں مجھ سے برا سلو کہ نہ کرو اور کہ تم میری محبت کو یاد رکھو
 اور میری اس پرانی کے قیام پر غما کر جس سے تم کو میرا شغف ملے کہ تم اپنی
 لذتوں کے انداز کے مطابق جو میں نے تم کو دھائی میں چل سکے۔ اگلے دنوں
 میں قربانیاں فرج کے سنگوں میں دیوں سے بانسی جاتی تھیں اور میری
 سارکب آغا گرو تم اس پر جو میں تم سے کہتا ہوں خوب سوچو۔

اور میری آغا گرو میں زندہ ابلیس اور میں مر اسی میں زندہ ہوں اور پھر
 تمہارے لئے نہ کرونگا اور اسلئے کہ میں زندہ ہوں تم بھی زندہ رہو گے۔ میں
 تمہارے لئے دعا گونگا میں تمہارے لئے کرونگا میں اب بھی تمہارے ساتھ

بھلی ہے جس آدھا سو گناہ کے کوئی چیز نہیں آواز نہ پڑھا سکی گناہ کے سوا
 کوئی چیز مجھے آواز نہ کر سکی گناہ کے سوا کوئی چیز تم کو تمہارے دشمنوں کے آگے
 ذلیل نہ کر سکی اسلئے گناہ سے چوکس رہو۔

اور میری آغا گرو کیا تم جانتے ہو کہ میں نے کیوں پہلے اجازت دی اور
 اب بھی ابلیسوں کو تمہاری دیواروں کے اندر رہنے دیتا ہوں۔ یہہ اسلئے کہ تم کو
 بیدار رکھوں کہ تمہاری محبت کو انہوں کو کہیں چوکس کروں اور کہ تم میں ایسی نصیحت
 ہو کہ ان کو تم میرے شریف پنداروں اور ان کے سپاہیوں اور میری رحمت کی
 توفیق کر سکے۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ تم کو یہ یاد دلاؤں کہ تم کیا کیسی سببت
 کی حالت میں تھے میرا مطلب اس وقت سے ہے جبکہ نہ تھیست سے آدمی بلکہ سن
 کے سب تمہاری دیواروں میں نہیں لیکن تمہارے گھروں اور گلوں کے اندر رہتے تھے۔

اور میری آغا گرو میں ان سب کو جو اندر میں یاد دلاؤں تو باہر سے بہت ہیں جو
 تم کو ظلام بنانے کو مستعد ہوتے ہیں کہ تم کو ان کے سب لوگ قطع کر دے جلتے تو باہر
 تم کو سوتے ہوئے پاتے اور تب کہ ایک ہی لمحہ میں وہ تم کو چل لینے۔ اسلئے
 میں نے ان کو تم میں رہنے دیا نہ اسلئے کہ وہ تمہارا نقصان کریں اور اگر تم انکی
 بات سنو اور ان کی توجہ داری کرو تو وہ بیشک اب بھی تمہارا نقصان ہی کرینگے
 پر اسلئے کہ وہ تمہارا بھلا کریں اور وہ بیشک تمہارا بھلا کرینگے اگر تم ہوشیار کرو اور
 ان سے لڑتے رہو سو وجہ سمجھ رکھو کہ جس کی کلام کی نسبت وہ تم کو بہتان میں

اور ہر مقصد میں جو کہ وہ تم کو دور رکھنے نہ پائیں پر تم کو میرے باب کے نیلے دریا
 لائیں کہ تم کو جنگ کرنا سکھائیں اور درخواست دیا تیری نگاہ میں پسندیدہ بنائیں اور
 تم کو تہاری نگاہ میں بے حیقت کر دیں چنانچہ ایسا تم اس بات کو دلہی کے
 ساتھ سن لارے۔

بعد ازاں تم انگریز اپنی محبت کو مجھ پر ظاہر کر دے اور وہ لوگ جو تہاری دیواروں
 کے اندر ہیں تہاری محبت کو اس سے جدا نہ کرتے پائیں جس نے تہاری جان
 کو غلطی بخشی ہے۔ بلکہ ابلیس کے کہہ دیکھنے ہی سے تہاری محبت میری نسبت نامور
 رہے۔ میں ایک اور درد بلکہ ترین مرثیہ آیا تاکہ تم کو ان تیروں کے زہر سے بچاؤں
 جو تہاری موت کے باعث ہوئے تم ابلیسوں کے مقابل میں اپنے دوست سے
 دعا داری کھلاؤ تو میں اپنے باب کے اوائل کے دربار کے سامنے تہاری
 غرض آزی کر دیکھا۔ آزمائش میں میں مجھ سے محبت رکھو تو میں بھی باوجود تہاری
 کمزوریوں کے تمہیں بچا کر دیکھا۔

ای میری آقا نگراؤ کہ میرے پستانوں میں سے سپاہیوں اور میرے ہتھیاروں
 نے تہارے لئے کیا کیا کیا ہے۔ وہ تہاری طرف سے لڑے ہیں انہوں نے تہاری
 جنس میں تکلیف اٹھائی ہے اور انہوں نے تہاری بھلائی کے لئے تہا پر ہاتھ
 سے بہت کچھ آئینیں ہی میں اگر وہ تہاری مدد پر نہ ہوتے تو بیشک ابلیس کے
 غالب آئے ہر تم بھلا کر تو وہ بھی اچھے رہینگے اور اگر تم برا کرو گے تو وہ بھی بھلا اور
 علیل ہو کر رہ جائینگے۔ ایسا تم کو میرے پستانوں کو چلا کر دیکھو تاکہ اگر وہ بیمار ہو جائیں

تو تم کہتے کہ نہیں سکتے اگر وہ کمزور ہوں تو تم نہ آؤ اور نہ ہو سکو گے اگر وہ صحت مند
 میں مبتلا ہوں تو تم اپنے بادشاہ کے لئے دھیری اور جوفری نہ دیکھا سکو گے۔ تم
 حواسوں پر ہمیشہ اپنی زندگی بسر کرنے کی فکر میں نہ رہنا تم کو میرے کلام سے غدا پانا
 ضرور ہے۔ اور یہ بھی یقین کرنا کہ میری جن میں تم سے الگ ہوں باجم میں تم کو بیکار کر دیا
 اور تہاری یاد ہمیشہ تک اپنے دل پر رکھتا ہوں۔

اس لئے ایسا تم کو یاد رکھو کہ تم مجھ کو غریب پر چنانچہ جیسا کہ میں نے تم کو میدان
 میں لڑنا اور غلام لگانا اور اپنے دشمنوں سے جنگ کرنا سکھایا ہے اسی طرح میں
 اب تم کو یہ حکم دیتا ہوں کہ تم اس بات کا یقین حاصل کرو کہ میری محبت تہاری
 نسبت اعلیٰ ہے۔ ای میری آقا نگراں میں نے اپنا دل اور اپنی محبت کو کس طرح تم پر قائم
 کیا ہے خبر دار ہو۔ دیکھو میں تمہارے اوپر کوئی دوسرا پوچھ نہیں رکھتا ہوں سوا اس کے
 جو کہ تمہارے اوپر رکھا جا چکا ہے۔ جب تک میں نہ آؤں اسے جھوٹی سے مٹا دے گا۔

تمام شد